مجربات محسن

یعنی

خزینۃ العملیات معدن البرکات اعمال الصالحات

از قلم

محمد محسن منور یوسفی

مکتبہ المحسن لاہور

499۔بی جوہر ٹاؤن لاہور

دوسرے ایڈیشن کی چند خصوصیات

تصحیح شدہ عربی متن
بعض مقامات پر ضروری اضافہ جات
بین الاقوامی معیار کے مطابق حروف تہجی کے اعتبار سے کتاب کا اشاریہ
نئی دیدہ زیب، مضبوط بہترین جلد

مجرباتِ محسن

یعنی

خزینۃ العملیات معدن البرکات اعمال الصالحات

از قلم
محمد محسن منور یوسفی

مکتبہ المحسن لاہور
۹۹-بی جوہر ٹاؤن لاہور

نام کتاب: مجرباتِ محسن

موضوع: اوراد و وظائف

مصنف: محمد محسن منور یوسفی

تاریخ اشاعت پہلا ایڈیشن جنوری 2011 تعداد: 1100

تاریخ اشاعت دوسرا ایڈیشن جون 2011 تعداد: 1100

ناشر: مکتبہ المحسن

ہدیہ کتاب: 1000/=

پروف ریڈنگ: مدثر علی محسنی: (ایم اے اسلامیات)

(پرنسپل، محسن قرآن فاؤنڈیشن)

قاری اصغر رضا محسنی

حاجی عابد محسنی (بی۔اے)

کمپوزنگ: محمد عتیق الرحمٰن محسنی

سرورق خطاطی: کمال احمد

ISBN: 978-969-9628-00-9

ملنے کا پتہ: مکان نمبر 499، بلاک بی، محمد علی جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان

House#499, Block B, Muhammad Ali Johar Town
Lahore-Pakistan
Ph#35179201~2 Fax# 35179203

کتاب نہ ملنے کی صورت میں رابطہ نمبر

0300-9485866 -0333-4215140

اسمِ ذات کے قطعہ مُبارک کو اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب میاں شیر محمد صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے دستِ مُبارک سے ترتیب دیا اور خوش خط نقش ونگار سے مزین فرمایا اور آپ کے برادرِ حقیقی قطب الاقطاب حضرت میاں غلام اللہ المشہور ثانی صاحب علیہ الرحمہ نے خصوصی طور پر قُطبِ جلی پیرِ طریقت امینِ علمِ لدُنی حضرت علامہ حاجی مُحمّد یُوسف علی صاحب نگینہ علیہ الرحمہ کو عطا فرمایا۔

اللہ

دست با کار دل با یار

ہتھ کاروں تے دل یاروں

خواجہِ خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبرِ انور پہ حاضر ہو کر مُراقب ہوئے تو سرکارِ غوثیت مآب نے بھرپور توجہ فرمائی تو آپ عرض کناں ہوئے۔

اَے دستگیرِ عَالَم دَسْتِ مَرَا بِگِیر
دَسْتِ چُناں بِگِیر کہ گویَنْد دَسْتگِیر

(آپ سارے جہان کا ہاتھ پکڑنے والے ہیں میرا ہاتھ بھی پکڑ لیجیے جس کا ہاتھ آپ پکڑ لیں وہ تو خود ہاتھ پکڑنے والا دستگیر کہلاتا ہے)

تو حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوش ہو کر قبر سے جواب مرحمت فرمایا؛

اَے نقشبندِ عالَم نقشِ مَرا بِبَند
نقشے چُناں بِبَند کہ گویَنْد نقشبند

(اے جہان کے نقش کو بند کرنے والے اب میرا نقش بھی بند کرا اور ایسا نقش بند کر کہ تجھے نقشبند کہا جائے)

اس کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ حضور خواجہِ خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس پر نگاہ فرماتے اُس میں اسم ذات (اللّٰہ) نقش ہو جاتا ایک کمہار کی بھٹی پر گزرے جس میں مٹی کے برتن پک رہے تھے۔ حضور نے آوے پر نگاہ فرمائی نار کو تو نور بنا دیا اور نگاہ کرم سے تمام برتنوں پر اللہ اللہ نقش ہو گیا کمہار یہ دیکھ کر چیخا کہ:

اے شاہِ نقشبند تو نقشِ مرا ببند
نقشے چناں ببند کہ گویَنْد نقشبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت شریف (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہم مدینے جائیں گے اور وہاں کا لنگر کھائیں گے
پھر آئیں گے، پھر جائیں گے اور وہاں کا لنگر کھائیں گے

یہاں بھی اُن کا وہاں بھی اُن کا دونوں جہاں میں راج ہے اُنکا
ہم اُن کے گیت گائیں گے جن کا ہم لنگر کھائیں گے

پیالے حوضِ کوثر پینے کو، ٹھنڈا کرنے سینے کو
میں تو کیا سب غوث قطب ابدال قلندر آئیں گے

کب مدینے جائیں گے، ہم جب بھی مدینے جائیں گے
تیرا باندھ تصوُّر جائیں گے تیرا باندھ تصوُّر آئیں گے

تو غیب دان، حاضر و ناظر، شافعِ امت یا محمد
یہ سڑتے ہیں تو سڑنے دو، سڑتے سڑتے مر جائیں گے

جب وہ کہیں گے! نہیں ہیں میرے، نہیں ہیں میرے، نہیں ہیں میرے!
کہنے والے اپنا بھائی اپنی مثل جہنم میں گڑھ جائیں گے

قرآن و حدیث سمجھنے کو دونوں کو سمجھنا ہو گا اُنکو
تجھ سے ہٹ کر یا محمد وہیں پہ ٹھوکر کھائیں گے

شانِ محمد ابھی سمجھ لے بے ادب او بے مراد
نہیں تو پہنا کے سنگل بنا کے ڈنگر لائیں گے

میں ہوں سُنّی یا محمد جنت میں مَیں جاؤں گا
قیامت کو جب ڈرتے ڈرتے فرقے بہتّر آئیں گے

جلالِ الٰہی اور روزِ محشر اپنی اپنی اُمت کو لے کر
تیرے در پر یا محمد سب نبی پیغمبر آئیں گے

اپنے پیاروں کا صدقہ کرلینا مجھ کو بھی قبول
جب گنج بخش میرے غوثِ اعظم اور گنج شکر آئیں گے

درودوسلام پڑھتے پڑھتے عمر میری جو گزر گئی
ان شاءَ اللہ ابھی نہیں تو کبھی میرے گھر آئیں گے

رہا زندگی میں یہ وظیفہ سانسوں میں محبت کا
یا رسول اللہ حبیب اللہ کہتے کہتے مر جائیں گے

کاش کبھی وہ ہم کو بلائیں کہہ کر محسن آ جاؤ تم بھی
ہم دوڑیں گے ہم بھاگیں گے اورنوکر بن کر جائیں گے

میں ہوں تیرا تو ہے میرا مرنے کا پھر کیا غم گھیرا
خوش ہو محسن خوشی منا خوشی گھر جائیں گے

(از: محمد محسن منور یوسفی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ ببارگاہِ حضورغوثِ اعظم

شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہیں میرے محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی
محمد ﷺ کے نور سے نورانی شیخ عبدالقادر جیلانی

شاہین و شہباز کی رفتار میں کون تیرا ثانی
تم ہو شہبازِ لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی

گیلانی، جیلانی، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی
لقب ہے قطبِ ربّانی شیخ عبدالقادر جیلانی

جس کے سر پہ ہو تیرا ہاتھ، ولایت میں وہ شہباز
لاہور ہو یا بغداد نہیں تیرا ثانی شیخ عبدالقادر جیلانی

ہمعصر ہوں متقدم ہوں یا اَولیاءِ متاخرین ہوں
تیرا قدم ولایت پر مُہرِ حقّانی شیخ عبدالقادر جیلانی

تا قیامت فیضانِ ولایت اولیاء کو سیّدُ الاولیا سے
کہتے ہیں مجدّد الفِ ثانی، شیخ عبدالقادر جیلانی

میرے ظاہر پہ نہ جانا، اندر پہ نظر فرمانا
قادری ہُوں بھیس نقشبندی، امام ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی

میری زبان تیرے ذِکر سے ترَ ہو، میرا حضر ہو یا سفر ہو
تیرے قدموں میں میرا سر ہو، بسر ہو زندگانی، شیخ عبدالقادر جیلانی

حَسَنَیْن سے مَرَجَ الْبَحْرَیْن سے نَجِیْب الطَّرَفَیْن
بزرگی میں بزرگوں کے ہو بزرگِ خاقانی ، شیخ عبدالقادر جیلانی

تیرے انوار ، انوارِ الٰہی تیری شان ، شانِ الٰہی
مشکل تیری توصیفِ خوش الحانی، شیخ عبدالقادر جیلانی

سنبھالنے والے ہوں ہم ، تو گھبرانے کی ضرورت کیا
میری کہانی تیری زبانی، شیخ عبدالقادر جیلانی

غوثِ اعظم پیروں کے پیر ہو، پیرانِ پیر ہو
کوئی مانے یا نہ مانے یہ شعر خوانی، شیخ عبدالقادر جیلانی

نقشبندی قادری ہوں ، سہروردی یا ہوں چشتی
سبھی کو ملتا ہے تیرا فیضِ روحانی شیخ عبدالقادر جیلانی

تجھے غوث کہتے کہتے ، محسنؔ ہوئے غوث کہنے والے
محسنوں کے ہو محسنِ لاثانی شیخ عبدالقادر جیلانی

(از: محمد محسن منور یوسفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.1	اسمِ ذات (شرقپور شریف)	1
.2	اسمِ ذات (دست باکار دل بایار)	2
.3	نعت شریف	4
.4	قصیدہ ببارگاہِ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	6
.5	فہرست مضامین	8
.6	کچھ صاحبِ کتاب کے متعلق (تعارفِ مصنف منجانب مکتبہ المحسن)	22
.7	نذرِ عقیدت (انتساب)	26
.8	منظوم تقریظ: صاحبزادہ والاشان پیر طریقت جناب حاجی محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی	27
.9	تقریظ: پروفیسر ہمایوں عباس شمس گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور	31
.10	تقریظ: مفتی حافظ رب نواز	33
.11	تقریظ: پروفیسر حافظ اعتبار خان جماعتی	37
.12	غرضِ تصنیف	40
.13	اِذنِ عام	42
.14	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ	43
.15	فضائلِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ	44
.16	اَولیاءُاللہ	50
.17	بیعتِ طریقت	52
.18	طریقہ بیعت	58

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.19	آدابِ طریقت	60
.20	عملِ خاص	67
.21	اولیاء اللہ سے دشمنی، بغض و عداوت کا نتیجہ	68
.22	اوراد و وظائف و اعمالِ روحانیت میں اجازت کی ضرورت کیوں؟	75
.23	اجازت کی اہمیت	76
.24	اللہ والوں کے دم اور تعویز دھاگے	77
.25	پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو	81
.26	نماز	81
.27	ایمان کی نشانی نماز	81
.28	صلوٰۃ اللیل اور تہجد	82
.29	صلوٰۃ الاوابین	83
.30	نمازِ اشراق، نماز چاشت، تحیۃ الوضو، صلوٰۃ التسبیح	84
.31	صلوٰۃ الحاجات	86
.32	روزہ	86
.33	حج اور عمرہ	90
.34	حاضری سرکارِ اعظم حضور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	94
.35	مسجد قباء کی زیارت اور اس میں نماز	95
.36	اہلِ بقیع کی زیارت	95
.37	شہدائے احد کی زیارت	95
.38	جنت المعلیٰ کی حاضری	96
.39	زکوٰۃ	96
.40	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال ہلاک، کاروبار میں نقصان اور قحط میں مبتلا فرمایا جانا	96

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.41	ایک مثال قارون کی تباہی کی	97
.42	گنجے نابینے اور کوڑھ والے کی آزمائش	99
.43	زکوٰۃ ادا کرنے سے کاروبار، مال وغیرہ میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے	102
.44	ایک کے بدلے دس یا چھ کے بدلے ساٹھ	103
.45	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی عبادت نہ مقبول	105
.46	سود سے مال، کاروبار اور رزق میں سے برکت کا اُٹھ جانا	105
.47	تلاوتِ قرآنِ کریم	106
.48	دس رشتہ داروں کی شفاعت	107
.49	خواص وفضائل درود شریف	108
.50	درود شریف پڑھنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہمسایہ	108
.51	قیامت والے دن کون شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہوگا	109
.52	جس دعاء کے اوّل وآخر درود نہیں وہ قبول نہیں	109
.53	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خود درود بھیجنا	109
.54	کوئی بندہ کہیں بھی درود شریف پڑھے اُسکی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔	110
.55	محبت والوں کا درود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سُنتے ہیں	110
.56	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلام	111
.57	ساٹھ سال تک لگاتار حج بیت اللہ کرنے والے بزرگ	112
.58	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عارف باللہ علی بن علوی کو سلام کا جواب عطا فرمانا	112
.59	سیاہ چہرے کا روشن ہو جانا	113
.60	درودِ پاک کی برکت سے قرض، پریشانی، مصیبت کے دور ہونے کا ایک واقعہ	114
.61	بچی کے لعاب دہن سے کنویں کا پانی اوپر کناروں تک آجانا	116
.62	درود خضری کی برکت سے ایک خاتون کو بیٹا عطا ہونا	118

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.63	درودِ خضری کی برکت سے تین سالوں میں کم و بیش (29) مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارتِ مبارکہ ہونا	118
.64	دُرود وہ پڑھیں جس میں سلام بھی ہو	121
.65	سمندر کی جھاگ کے برابر بھی اگر گناہ ہوں	121
.66	درودِ شفاء	121
.67	درود مفتاح الجنہ	123
.68	درود امامِ شافع	124
.69	درودِ تنجینا	125
.70	درود شریف ہزارہ	127
.71	صلوٰۃ ذاتیہ	127
.72	ایک خاص درود شریف	128
.73	درودِ تاج شریف	128
.74	درودِ مستغاث شریف	132
.75	عہد نامہ	160
.76	اورادِ فتحیہ شریف	165
.77	دعائے رقاب شریف	210
.78	شجرہ شریف	220
.79	شجرہ شریف بہ ترتیب اسمائے گرامی	223
.80	دعائے مغنی شریف اور دعائے سیفی شریف	226
.81	تینتیس آیات	245
.82	مسبعات عشر	261
.83	حدیثِ محبت	269

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.84	الآیات الخمس فی کل اٰیۃ عشر قافات	270
.85	فضائل سورۃ الفاتحہ	275
.86	سبع مثانی	276
.87	اُم القرآن	276
.88	الواقیہ	276
.89	سب سے اعظم، افضل اور بہترین سورت کہ جس کی مثل کوئی سورت نہیں	276
.90	روئے زمین کے دریا سیاہی، درخت قلم، زمین و آسمان کاغذ بن جائیں تب بھی اسکی فضیلت نہ لکھ سکیں	278
.91	خدا کے نزدیک حمد کی قدر و قیمت	280
.92	سورۃ فاتحہ اور قرآن کے بعد کچھ حاجت نہیں رہتی	281
.93	سورۃ فاتحہ اللہ کے غصے کو روکتی ہے	282
.94	سورہ فاتحہ کو ایک مرتبہ پڑھنے والے پر جہنم کے ساتوں دروازے حرام ہیں	283
.95	قیصرِ روم کا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خط	285
.96	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنے سے چالیس سال کے لیے عذاب ٹل جانا	285
.97	دو نوروں کی بشارت	285
.98	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے نور سے جنت وملائکہ کی تخلیق	286
.99	ستر اُونٹوں کے بوجھ کی مقدار سورہ فاتحہ کی تفسیر	287
.100	سورۃ فاتحہ کا ایک مرتبہ پڑھنا تمام آسمانی کُتب کے سات مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے	288
.101	عرش کا خزانہ اور سورہ فاتحہ کا باقی قرآن سے سات گنا زیادہ وزن	288
.102	جس کام کی ابتداء سورہ فاتحہ سے نہ ہو	288
.103	نمازوں میں سورۂ فاتحہ کی تعداد کا تعین	288
.104	سورۃ فاتحہ موت کے سوا ہر مرض کے لیے شفاء ہے	290

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.105	امریکہ کے ڈاکٹروں نے سورۂ فاتحہ کا سورۂ شفاء ہونا ثابت کردیا	293
.106	لاعلاج امراض سے شفاء کامل کا عملِ خاص	296
.107	آنکھوں کی لاعلاج بیماریوں یا آنکھوں کی روشنی واپس لانے کا عمل	298
.108	محمد بن علی عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	298
.109	سورۂ فاتحہ پڑھو تو بسم اللہ کو اس کے ساتھ ملا کر ایک سانس میں پڑھو	298
.110	سورۂ فاتحہ کا وہ خاص عمل جس کی برکت سے دین و دنیا کی ہر نعمت حاصل ہو	299
.111	وسعتِ رزق اور خیر و برکت کیلئے سورۃ فاتحہ کا ایک تصرف	302
.112	ہر قسم کی موذی چیز سے حفاظت	303
.113	دعاء مستجاب	304
.114	حصولِ مراد کے لیے سورۃ فاتحہ کا عمل	305
.115	سورۃ فاتحہ کے تصرف سے دریاء دجلہ کا پار کر جانا	305
.116	رفع حاجت کے لئے ایک بزرگ کا عمل	306
.117	حصولِ اولاد کا عمل	306
.118	سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد صرف آمین کہنے ہی کی کیا برکت ہے	306
.119	سورۂ فاتحہ خیر و برکت کا ذریعہ ہے	308
.120	واسطے محبت یا تعلق و رابطہ کی مضبوطی کیلئے	309
.121	سورۃ فاتحہ کو پڑھنے کے خاص عمل	310
.122	الحمد شریف کا عمل برائے ہر حاجت مجرب ہے	310
.123	ایک اور عمل برائے ہر حاجت مجرب	310
.124	ایک اور عمل	310
.125	فاتحہ کا خاصہ تصرف کا بیان، جو بہت عظیم الشان اور افضل ہے (1)	311
.126	دعاءُ الفاتحۃِ الشّریفۃِ لِسَیّدنا حَضرَتِ غَوثِ الاَعظَمِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (2)	319
.127	دعائے خاص سورۂ فاتحہ بہ منسوب محبوبِ ربانی شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرفی	328

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	جیلانی سلسلہ عالیہ غوث العالم محبوبِ یزدانی میر سید جہانگیر اشرف سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھوچھہ شریف (3)	
333	الحمد مغربی (4)	128.
336	سورۃ فاتحہ کی دعوت ودعا (5)	129.
342	سورۃ فاتحہ کی دعوت ودعا (6)	130.
348	سورۃ فاتحہ کی دعوت ودعا (7)	131.
353	یہ اس کی زجر ہے اسے پڑھیں (8)	132.
355	سورۃ فاتحہ کی دعوت ودعا (9)	133.
365	سورۃ فاتحہ کی دعوت ودعا (10)	134.
366	سورۃ فاتحہ کی دعوت ودعا (11)	135.
369	برائے تسخیر و محبت (12)	136.
372	عمل خاص سورۃ فاتحہ	137.
374	واسطے قبولیت دُعاء	138.
376	سورہ آلِ عمران کا آخری رکوع	139.
380	ختم شریف	140.
387	واسطے پشت پناہی رجال الغیب	141.
388	سفر پر نکلتے وقت کی دعائیں	142.
390	نحوست، تکلیف اور پریشانیوں سے بچاؤ کیلئے	143.
392	داڑھی شریف	144.
393	داڑھی منڈوں سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نفرت کا عبرتناک واقعہ	145.
395	روزانہ، ماہانہ یا سالانہ محفلِ میلاد کی برکتیں	146.
395	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	147.
395	میلاد پاک کا لنگر شریف مقبولِ بارگاہ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم	148.
398	ماہانہ ختم گیارھویں شریف	149.

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.150	حضرت علی، حضرت اُویس قرنی،حضرت خواجہ بہاؤالدین اور خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہم کی محفلِ گیارھویں شریف میں تشریف آوری	401
.151	روایت تجربہ گیارھویں شریف	402
.152	گیارھویں شریف کی برکت سے آگ سے بچ کر بہشت کا حق دار بنا	403
.153	گیارھویں شریف کی برکت سے غرق شدہ مال محفوظ	403
.154	صلوٰۃ الاسرار برائے قضائے حاجت	404
.155	يَا شَيْخ سَيِّدِیْ عَبْدُالْقَادِر جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہ	404
.156	مراقبہ	406
.157	تصورِ شیخ	412
.158	ذِکرِ اسمِ ذات "اللّٰہ"	421
.159	سلبِ امراض	421
.160	شفاعت رسولِ مقبول ﷺ کا حاصلِ شرف ہونا	423
.161	متفرق سُورتوں کے فضائل	424
.162	سورۃ یٰسین	424
.163	سُوْرَۃُ الْوَاقِعَةِ	424
.164	سُوْرَۃُ الْجِنِّ	424
.165	سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَةِ	424
.166	سُوْرَۃُ الضُّحٰی	424
.167	سُوْرَۃُ الْكَهْفِ	425
.168	سُوْرَۃُ الْفَتْحِ	425
.169	جمیع امراض کے لیے آیاتِ شفاء	425
.170	دُعا کی قبولیت اور آنکھوں کی روشنی واپس لانے کا مجرب عمل	426
.171	آنکھ کی روشنی کو واپس لانے کا نہایت نفیس قابلِ قدر عمل	429

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.172	قید سے خلاصی کیلئے مجرب وآزمودہ عمل	429
.173	سالم ابنِ عوف کی رہائی کا واقعہ	430
.174	دستِ غیب کا خزانہ	432
.175	حکایتِ عجیبہ	433
.176	دستِ غیب کے متعلق اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا اِرشادِ مبارک۔	435
.177	آج ہمارے گھروں میں کاروبار میں رزق میں برکت کیوں نہیں؟	435
.178	احمد اور محمد نام سے رزق میں برکت	436
.179	نمازِ اشراق ،مالِ غنیمت سے زیادہ دولت کمانے کا ذریعہ ہے	437
.180	جو شخص اپنی عمر دراز اور رزق میں برکت چاہے	438
.181	برکت اور خوش حالی کے لیے مجرب نسخہ	438
.182	حصولِ دولت ، وسعت رزق واسطے عزت و تسخیر کیلئے	439
.183	برائے نجات از قرض	440
.184	قرض کی ادائیگی کی دعاء	441
.185	تیسرا کلمہ اور قل ھو اللہ شریف	441
.186	عملِ آیت الکرسی	441
.187	شرح صدر، حلِ مشکلات، زیادتیِ علم اور قوّت گویائی کیلئے دُعائیں	443
.188	کھانا شروع کرنے سے پہلے	443
.189	کھانے پینے کے بعد کی دعائیں	444
.190	جب سونے لگے	445
.191	جب سو کر اُٹھے	445
.192	جب سواری پر قدم رکھے	446
.193	بازار میں داخل ہوتے وقت	446
.194	بیتُ الخلاء میں جانے کے آداب	446
.195	مصیبت، کسی چیز کے گم ہو جانے، جان، مال یا اولاد کے نقصان کے موقع پر	447

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	کونسی دُعاء پڑھنی چاہیے جسکی برکت سے اُسکا بہتر بدل حاصل ہو جائے	447
196.	دشمن کے شر سے حفاظت	448
197.	اسی دعاء سے متعلق سراقہ کا واقعہ	449
198.	کسریٰ کے کنگن	451
199.	اسی دعاء سے متعلق عامر بن طفیل کا واقعہ	453
200.	دشمن کے شر اور نقصان سے محفوظ رہنے کیلئے ایک اور مجرب دعاء	458
201.	کسی عورت کو اسکا مرد طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو	458
202.	ضروری بات ان دونوں دعاؤں کے متعلق	458
203.	عہدے سے معزولی پر بحالی کے لیے	459
204.	دعائے خیر	459
205.	ستر ہزار فرشتوں کے دُرود اور دعائیں اور مفت میں جنت کا باغ	460
206.	خیر و برکت کا بہترین عمل	460
207.	علاج نظرِ بد	460
208.	مشتبہ معاملہ کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے	461
209.	اسماء اصحاب کہف	462
210.	مصیبت دُور ہو	463
211.	برائے حلِ مشکلات	463
212.	حفاظتِ اولاد	464
213.	یَاسَلَامُ یَااَللّٰہُ	464
214.	دیگر عملِ عجیب	464
215.	یاسریع یامجیب	465
216.	طلبِ بخشش	465
217.	مال، جگہ یا چیز جلدی فروخت ہو	465
218.	بخار کے لیے مجرب	465

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
465	دانت عمر بھر خراب نہ ہونے کالاجواب عمل	219.
466	دنیاوآخرت کی بھلائی کے لیے	220.
466	طلب رحم و مغفرت کی دعاء	221.
466	حل مشکلات	222.
466	طلبِ اولاد کی دُعاء	223.
467	طلبِ اولاد کے لیے ایک اور دعاء مجرب	224.
467	اولادِ نرینہ کے لیے	225.
467	بچہ آسانی سے پیدا ہو	226.
467	جس عورت کے بچے نہ بچتے ہوں	227.
468	دافعِ اِحتلام	228.
468	عمل برائے حُبّ	229.
468	یاوَدُوْدُ	230.
468	ایک اور مجرب عمل	231.
469	زیادتی شِیرعورت	232.
470	زمین وآسمان کی کوئی چیز ضرر نہ دینے پائے ہرناگہانی آفت اور دہشتگردوں سے بچنے کیلئے	233.
472	جو شخص کسی مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے تو اُس مرض اور مصیبت سے محفوظ رہے گا	234.
474	سرمہ کا نسخہ مجرب	235.
475	استمدادِ اَولیاء	236.
480	دست بوسی (بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنا)	237.
482	بُرا یا مکروہ خواب دیکھنے پر	238.
482	عمل مجرب واسطے زیارت حضور علیہ الصلوٰۃُ والسلام	239.
483	چہرہ کا حسن اور نورانیت	240.
483	علم الاعداد میں مہارت کے لیے	241.

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
242.	تعویزات و عملیات پر پکی مہر	483
243.	نسخہ مجرب برائے ماہواری	483
244.	ہر جائز شرعی چیز کی حفاظت کے لیے	484
245.	برائے مفرور ولاپتہ گمشدہ	484
246.	لڑکی کے رشتے کے لیے	484
247.	مقدمہ میں کامیابی کے لیے	485
248.	برائے علاج نامردی	485
249.	حیض جاری کرنے کا نسخہ	485
250.	حیض بند کرنے کا نسخہ	485
251.	سایہ جن وآسیب کے دفع کا عملِ خاص	486
252.	نہار منہ پانی کا استعمال	487
253.	حفاظتِ مکان از چور ڈاکو ہر بلا (ٹھیکریوں والا عمل)	487
254.	جس عورت کے بچے نہ بچتے ہوں یا اسقاطِ حمل یا اٹھرا کا مرض ہو	488
255.	ہ چیز، شخص، جانور وغیرہ کی واپسی کے لیے	488
256.	گمشدہ کی واپسی کا عمل (مٹی کے ڈھیلوں والا عمل)	489
257.	گمشدہ اور تقسیم کرنے والے کا ڈبل حصہ	490
258.	دل کی شریانیں بغیر آپریشن کھولنے کا نسخہ	491
259.	ماہواری کے لیے عمل	492
260.	ختم خواجگان	493
261.	ماہِ شعبان کے نوافل بسلسلہ شبِ برأت	494
262.	برائے حُب	495
263.	چوری سے حفاظت کے لیے (آیت الکرسی والا عمل)	496
264.	اذان پڑھنا، سننا اور اس کا جواب دینا	497
265.	تعویذ مبارک	498

صاحبِ کتاب

محمد محسن منوّر یوسفی
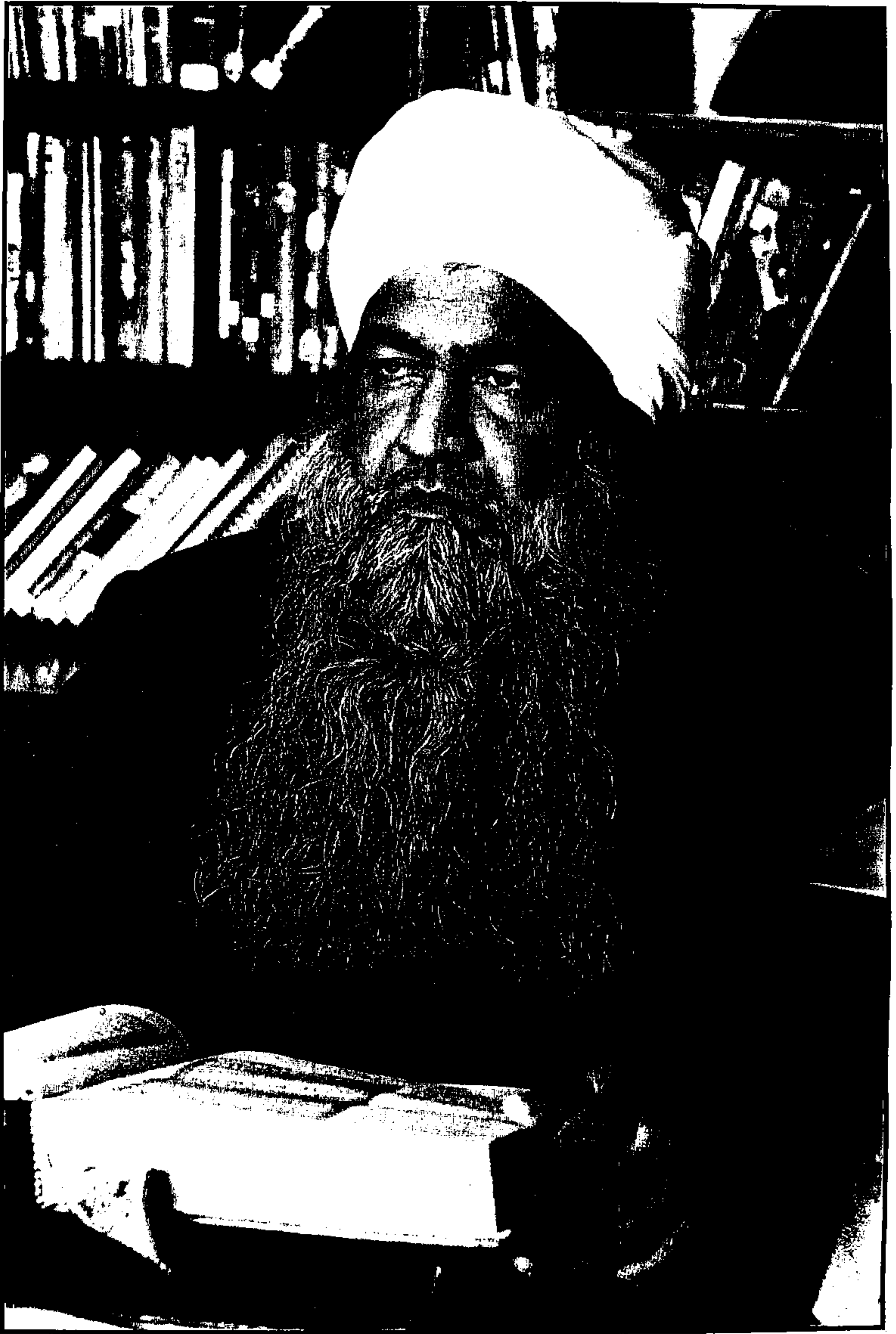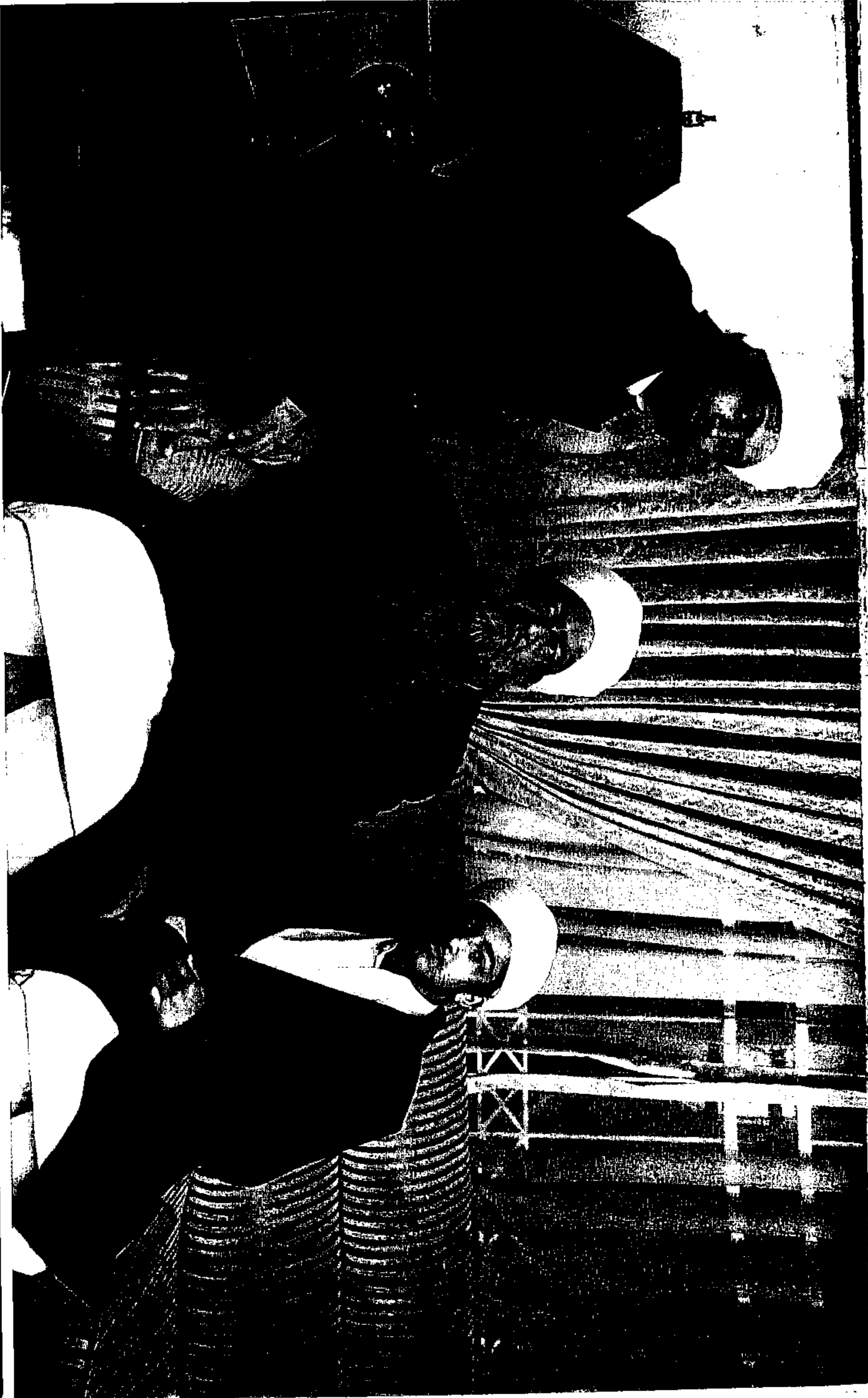
صاحبزادہ محمد بن محسن محسنی   مصنف کی اپنے دونوں صاحبزادوں کے ساتھ ایک تصویر   صاحبزادہ احمد محسن محسنی

کچھ صاحبِ کتاب کے متعلق

منجانب: **مکتبہ المحسن**

بلاشبہ اولیاءُ اللہ کے وظائف تیر بہ ہدف ہوتے ہیں اُن کی زبانیں کن فیکون کی تاثیر رکھتی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہر زمانے کے اندر اللہ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے موجود رہے ہیں جن کے وجود اللہ تبارک وتعالیٰ نے فیض کے چشمے جاری کرنے کے لیے بنائے ہیں غوث الورا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کو ہی دیکھ لیں پوری دنیا کے اولیاء جن کے در پہ سلام کرتے ہیں اُن کا فیض کل عالم کو کافی ہے اس خطہ برصغیر پر اگر نظر دوڑائیں تو کہیں داتا علی ہجویری کہیں غریب نواز، کہیں شیخِ سرہند، کہیں گنج شکر، کہیں شیر ربانی میاں شیر محمد تو کہیں نگینۂ ہند حاجی محمد یوسف علی نگینہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام ملتے ہیں ان بزرگانِ دین کے وجود وتبرکات و فرمودات بھی باعث فیض و برکت ہیں۔ ان نفوس قدسیہ کی فتوحات ان کے مخصوص اعمال اذکار یا معاملات میں تھی جس سے انہوں نے اپنے خواص کو بھی آگاہ کیا۔

اولیائے منبع و فیوض و برکات کے مبارک سلسلے کی ایک کڑی محی السنۃ پیر طریقت منبع فیوض و برکات باعثِ فیض و راحت حضرت علامہ محمد محسن منور یوسفی مدظلہ العالیٰ بھی ہیں۔ آپ قبلہ 16 نومبر 1966ء بروز بدھ بہاولپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم شریف حضرت قبلہ منور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ سیدی محی السنۃ پیر طریقت محمد محسن منور یوسفی صاحب نے ابتدائی تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ آپ نے ہیلے کالج (Hailly College) پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران حضرت بابا جی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ اقدس پر بیعت کا اعزاز حاصل کیا۔ پھر شیخ

طریقت کے فیضانِ نظر کی بدولت ''بی کام(B.Com)'' کے بعد ملازمت کی بجائے دین کی خدمت کو ترجیح دی۔ فقہ و دیگر دینی علوم مفتی محمد رمضان قادری صاحب سے حاصل کیے۔ شارح بخاری حضرت غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بہت محبت فرماتے اور اکثر علامہ شمس الزماں قادری صاحب کے ہمراہ آپ کے گھر آتے ہیں، فیضِ ملت الحاج فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا آپ سے خصوصی قلبی لگاؤ اور اُنس تھا پیر طریقت حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سمندری والے رحمتہ اللہ علیہ اکثر و بیشتر آپ کے ہاں تشریف لاتے۔

آپ نے سلوک و معرفت کی تمام منازل، مرشدِ کامل پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضرت علامہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں طے کیں۔ آپ بابا جی کی اخیر عمر میں اُن سے بیعت ہوئے مگر بزرگوں کی نظروں اپنی لگن محنت اور جذبۂ خدمت کی بدولت بہت سے پہلے آنے والوں سے بھی آگے نکل گئے۔ آپ کو سلسلہ عالیہ یوسفیہ کی خلافت ملنے کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے۔ ہوا یوں کہ حضرت بابا جی نگینہ صاحب کے وصال کے بعد حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی صاحب کو ایک شب خواب میں ان کی زیارت ہوئی۔ پیر و مرشد نے اپنے جانثار مرید کو سینے سے لگایا اور اپنی مسند پر بٹھا کر فرمایا ''لو بھئی! تم یہاں بیٹھو، اب ہم تو جا رہے ہیں۔'' اس نورانی خواب کے بعد جب آپ آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف حاضر ہوئے تو مجمع انوارِ نگینہ حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم مدظلہ نے کچھ بتانے سے قبل ہی یہ کہتے ہوئے خلافت عطا فرمائی ''محسن منور! تمہیں مبارک ہو۔ ہمیں تمہیں خلافت سے نوازنے کا حکم ملا ہے۔'' اس واقعہ سے جہاں شیخ طریقت کی اپنے مرید صادق پر شفقت و عنایت واضح ہوتی ہے وہیں صاحبِ مزار اور سجادہ نشین کے درمیان مضبوط تعلق کا بھی علم ہوتا ہے۔ خلافت عطا ہونے کے بعد حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی صاحب نے پیر کامل کے مزار پر یہ عہد کیا کہ ''مرشد کامل

نے میرے دل میں معرفت کی جو شمع روشن کی ہے۔ اس کے اُجالے کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کروں گا اور اس چند روزہ زندگی کو انسانیت کی بھلائی اور تعلیماتِ اسلام کے لئے وقف رکھوں گا۔'' بحمدہ تعالیٰ مرشدِ برحق کے مزار پر کئے گئے اس عہد کو حضرت محمد محسن منور یوسفی صاحب بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔ کم وبیش ہزاروں افراد آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے اپنی زندگی سنوار چکے ہیں۔ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خصوصی فیض وحکمت کے خزانوں سے نوازا، آپ کے آستانہ عالیہ سے ہزاروں دکھیوں کو سُکھ مِلا مصیبت زدوں کی مصیبتیں حل ہوئیں اور بیماروں کو شفا ملی طالبانِ حق نے معرفت وسلوک کی ارفع منازل حاصل کیں۔ فیض کا جو بحرِ بیکراں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے عوام وخواص آج اُس سے خوب سیراب ہو رہے ہیں۔ آپ کے زیرِ اہتمام ہر سال ایک عظیم الشان، فقید المثال محفل میلاد شریف ۲۸ ربیع الاول شریف کو منعقد ہوتی ہے۔ اس محفل کی آرائش و زیبائش، کیف و سرور نورانیت کا ڈنکا صرف لاہور ہی نہیں پورے پاکستان میں بج رہا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ماہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ محفل گیارہویں شریف منعقد ہوتی ہے۔ جس میں تلاوت ونعت کے بعد علماء حضرات شہنشاہِ بغداد سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وخصائل بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد سلام، ختم شریف اور دعا کا اہتمام ہوتا ہے اور سنت کے مطابق لنگر شریف کھلایا جاتا ہے۔ محفل اپنے دورانیے کے اعتبار سے مختصر لیکن اپنے اثرات کے اعتبار سے بڑی فیض رساں ہے۔ الغرض! پیر طریقت حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی صاحب شب وروز خدمتِ دین میں منہمک ہیں۔ محبت کا وہ جام جو اپنی نظرِ فیض اثر سے بابا جی نگینہ صاحب نے انہیں پلایا تھا وہ بھر بھر کر اپنے معتقدین ومریدین کو پلا رہے ہیں۔ آپ کی تعلیمات میں عشق رسول حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جھلک نمایاں ملتی ہے۔ آپ کی تعلیمات و بیانات کا موضوع عموماً تین چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

1۔حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت واتباع سنت

2۔تحفظِ عقائد اہلسنت 3۔معاملاتِ طریقت

حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عشق ومحبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے لگاؤ کی بدولت آج کم وبیش ہزاروں کی تعداد میں آپ کے مرید ودیگر منسلکین سنت وشریعت کا پیکر نظر آتے ہیں۔آپ قبلہ سیدی اکثر ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ہم تو آئے ہی لوگوں کو داڑھیاں رکھوانے اور پگڑیاں بندھوانے ہیں'' الحمد للہ آپ کی تعلیمات سے متاثر ہوکر ہزاروں گمراہ، راہ پا چکے ہیں۔بدعقیدہ اپنے عقائد کی اصلاح کر چکے ہیں اور کئی سالکانِ طریقت ومعرفت اپنی منازل روحانی طے کر چکے ہیں۔آپکی انہی دینی خدمات اور مساعی احیاءِ سنت کے تناظر میں علماء ومشائخ نے آپ کو ''محی السنۃ'' کا خطاب عطا فرمایا ہے۔

آپ نے اپنی زندگی کے تمام تر مجربات وعملیات وفتوحات کو صحیفۂ حکمت وفیض بعنوان ''مجرباتِ محسن'' میں درج کیا ہے۔بلاشبہ اس نادر الوجود خزینۃ العملیات میں زندگی کے ہر شعبے کے لیے راہنمائی موجود ہے۔اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کی سعادت مکتبہ المحسن کے حصے آئی ہے ہمیں یقینِ کامل ہے کہ ان شاء اللہ یہ کتاب تا قیامت سرکار قبلہ سیدی محی السنۃ کا فیض جاری رکھنے میں اپنے حصے کا کردار ادا کرے گی۔اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو صحت کاملہ اور تندرستی عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے فیوض وبرکات سے ہمیشہ وافر حصہ ملتا رہے۔آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نذرِ عقیدت

مُجَرَّباتِ مُحسن

یعنی

خزینۃ العملیات مَعدن البرکات اعمال الصالحات

کو

سیّدی قبلہ پیرِ طریقت رہنمائے شریعت واقفِ رموزِ حقیقت امینِ علم لدنّی شہنشاہِ کشف و کرامات

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے لختِ جگر

صاحبِ علم و حکمت واقفِ اسرار و انوار مجمعِ انوارِ نگینہ شاعر اہلسنت کاشفِ اسرارِ سبع مثانی، بحرِ معارج ہمہ دانی، شمعِ بزمِ عرفانی، مقتداء ارباب روحانی الشیخ

حاجی محمد اللہ دتّہ زمزم یوسفی صاحب

کی نذر کرتا ہوں

گر قبول اُفتد زہے عزّو شرف

محمد محسن منور یوسفی

منظوم تقریظ از: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت شاعرِ اہلسنت حضرت صاجزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی صاحب مدظلہ العالی

بڑی پیاری کتاب مجربات محسن
اک گڈری اوراد و دُعا دی اے

پڑھدیاں پڑھدیاں ہووے ایمان تازہ
اِک نعمت عظیم خدا دی اے

ایہدے وچ دعاواں تے نسخیاں دی
بھرمار کیتی اِنتہا دی اے

سطر سطر وچ نورِ عرفان بھریا
چلّی قلم اِک مردِ خدا دی اے

احباب ولّوں لکھ مبارکاں نیں
محسن منور یوسفی نے تحفہ عجب لکھیا

اے طالب بابا جی نگینے دیا
جو کجھ لکھیا، پُر کیف ہے سب لکھیا

ایہہ ستھرے کلام دے صدقیاں نے
کر دینا اُچّا مقام تیرا
سنگدلاں نے نرم مِزاج ہونا
پڑھ کے عشق چہ بھریا کلام تیرا
تیرے نازک خیالاں دے سب حرفاں
عرش توڑی کرنا اُچّا نام تیرا
حضرت بابا جی نگینے دی بارگاہ وچ
ہو گیا منظور سلام تیرا

بہت سارے ادیباں مصنفاں چوں
تیری وکھری قسمت برات ہو گئی
کلّی تیری نئیں تیرے نال ہوراں دی وی
غمِ دنیا دے کولوں نجات ہو گئی

تیریاں سوچاں دا پنچھی بلند اُڈّیا
کیتی مدد ربِ ذوالجلال ڈاھڈی
مستی فیضِ نگینہ نے چھل ماری
قابلِ رشک پرواز کمال ڈاھڈی
ورقے ورقے وچ عشق جو بولدا اے
ذوق شوق وچ سالک دی چال ڈاھڈی
جو کجھ لکھیا او ذی شان لکھیا
ہے اَورادِ فتحیّہ بے مثال ڈاھڈی

ایہہ کتاب دے پڑھن والیاں نوں
اللہ پاک اپنا رنگ نصیب کر دے
دین و دنیا وچ بزم محسنی نوں
اپنے ولیاں دا سَنگ نصیب کر دے

ہوراں بختاں وچ ایہو جہی شان کتھے
جیہڑی شان حدیث قرآن دی اے
ثانی نبی دی آل اصحاب دا کون
عظمت بڑی اولیائے رحمٰن دی اے
گل کرنی قرآن حدیث والی
ایہہ پکی پیڈی سند جنت جان دی اے
اپنے محسن دا یاد احسان رکھنا
ایہہ نشانی اہلِ ایمان دی اے

حضرت یوسفؔ نگینے دا فیض ونڈیا
چنگا کیتا ای محسنؔ بھلا ہووی
زمزمؔ مرشد راضی تے سب راضی
کیتا ای راضی خدا بھلا ہووی

تقریظ از: پروفیسر ہمایوں عباس شمس

شعبہ علومِ اسلامیہ۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور۔

صوفیہ کے اوراد و وظائف قرآن وسنت اور سلف صالحین کے تجربات سے مستنبط ہوتے ہیں اُن کی زندگی کا محور و مرکز یہی چیزیں ہوتی ہیں۔ امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے قرآن وسنت کے پیغام کو حقیقی روح کے ساتھ نافذ کرنے کے لیے تگ و دو کی، پیرِ طریقت حضرت محمد محسن منور یوسفی صاحب دامت برکاتہم نے زیرِ نظر کتاب "مجرباتِ محسن" میں صوفیہ کے اِسی طرزِ عمل کو اپنایا ہے۔ وجہ تالیف میں وہ خود لکھتے ہیں "اِسی طرح سیرت واحادیث کی کتب میں وارد ہونے والے اوراد، قرآنی دُعائیں، مناجات، عملیات، الغرض کوئی بھی ایسا وظیفہ جو زندگی کے کسی بھی مقام پر راقم کے عمل میں رہا اور اُسے مجرّب پایا تو اُسے اس کتاب میں لکھ دیا۔ الحمدُ لِلّٰہ ان تمام اوراد، عملیات، وظائف کی اصل قرآن وحدیث یا اکابر بزرگوں کے ارشادات ہیں اور کوئی بھی عمل غیر شرعی نہیں"۔

اس کتاب میں پیرِ طریقت رہبرِ شریعت علامہ مولانا حضرت محمد محسن منور یوسفی صاحب مدظلہُ العالی نے عقائد، عبادات اور اوراد و وظائف کو جمع کر دیا ہے تاکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ محسنیہ کے منسلکین و مریدین کے ساتھ ساتھ احبابِ دیگر بھی اِس سے استفادہ کر سکیں۔

کتاب کے مندرجات پر غور کریں تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آپ نے تمام سلاسل طریقت کے صوفیائے کبار کا تذکرہ کیا ہے جس سے سلسلہ سے منسلک احباب کی تمام سلاسل کے اَولیاء سے عقیدت ومحبت بڑھے گی۔ صوفیہ کے وظائف میں ایک اہم چیز کسی شیخ کامل کی اجازت ہوتی ہے زیرِ نظر کتاب میں عامۃ النّاس کو اس کی اجازت مرحمت فرمانا پیرِ طریقت رہبرِ شریعت جناب علامہ مولانا محمد محسن منور یوسفی صاحب مدظلہُ العالی کی وسعتِ روحانی علمی اور نظری پر دلالت کرتا ہے اور یہی آپ کے "نام" کا تقاضا بھی تھا۔ صوفیہ نے ہمیشہ

انسانی دُکھ درد کو کم کر کے معاشرتی امن وسکون پیدا کرنے کے لیے ایسی عظیم کوششیں کی ہیں جس کی ایک مثال "مجرباتِ محسن" ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنا محبتِ رسول ﷺ کا عملی ثبوت، درجات میں بلندی کا سبب، گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ، روزِ حشر قربِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور دنیا میں مشکلات، مصائب اور غم دُور کرنے کا ذریعہ ہے۔ صاحب کتاب نے صلوٰۃ وسلام کے فضائل وبرکات اور مختلف صیغہ ہائے درود شریف ذکر کر کے دراصل عامۃ النّاس کو ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہر کیفیت وحالت میں اپنا رشتہ استوار رکھنے کا پیغام دیا ہے۔ گویا اوراد ووظائف اور مجربات کا یہ مجموعہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے قدموں سے لپٹے رہنے کا پیغام ہے اور یہی دُکھوں اور پریشانیوں کا مداوا بھی ہے۔

عزیزم محمد مدثر محسنی (ایڈیٹر ماہنامہ میرے محسن لاہور) اور محمد عتیق الرحمٰن محسنی کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے مطالعہ کے لیے مسوّدہ عنایت فرمایا۔

تقریظ از: مفتی حافظ رب نواز

مفتی جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن۔

امام خطیب جامع مسجد مدینہ ایف بلاک جوہر ٹاؤن لاہور۔

زندگی کا حقیقی مقصد، تزکیۂ نفس، اصلاح قلب اور صفائے باطن ہے۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے دین سے دُور ہوتا ہے اُسے باطن کی بجائے ظاہر کی فکر ہوتی ہے وہ ظاہر کی فکر و صفائی میں اپنی طاقت و توانائی صرف کرتا ہے اور ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا پسند کرتا ہے جو دنیا کے بندے اور مال و دولت کے چاہنے والے ہوتے ہیں لیکن جو شخص مقصدِ تخلیق کو جان جاتا ہے وہ اپنے نفس کی اصلاح میں ہمہ وقت مشغول و مصروف رہنے کو ترجیح دیتا ہے اُسے نفس اور طبیعت کی فکر نہیں ہوتی بلکہ باطن اور قلب کی فکر ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا "وَمَا جِلَا ؤُهَا" اس زنگ کو اُتارنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ذِكْرُ اللّٰهِ" اللہ کا ذکر۔ دل تمام اعضاء کا بادشاہ ہے باقی اعضاء دل کے مطیع اور تابع رہتے ہیں اور اگر بادشاہ اور متبوع کی سمت درست ہو تو رعایا اور توابع بھی درست سمت پر رہتے ہیں اگر ان کی سمت ٹیڑھی ہو تو سارے اعضاء کو بگاڑ سے بچانا مشکل ہو جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَالْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ"

"یقیناً جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگاڑ کی لپیٹ میں آ جاتا ہے خبردار وہ ٹکڑا دل ہے"

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آخرت کی زندگی کو تابناک اور کامیاب بنانے کے لئے

ہمارے پاس ایک ہی موقع اور ایک ہی زادِ راہ ہے اور وہ ہے دنیا کی "حیاتِ مُستعار" جو ایک بار ملتی ہے اگر اسے ضائع ہونے سے بچالیں اور دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے مقاصدِ حسنہ میں صرف کریں تو دنیاوی عزت و آبرو بھی حاصل ہوگی اور اُخروی کامیابی وکامرانی بھی مقدر ٹھہرے گی لیکن اگر اِس حیاتِ مستعار کو ضائع کر دیا اور صحیح رُخ پر نہ لگایا اور مقصدِ خیر نہ کمایا تو دنیاوی زندگی میں بے سکونی اور اُخروی زندگی میں بھی ذلت وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا تعلق باللہ مومن کا سرمایۂ حیات ہے اور اِسے حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے اور وہ ہے ذکرِ خدا۔

ذکرِ خدا ایک ایسا اُجالا ہے جو زندگی کی شاہراہ کو روشن کرتا ہے حصولِ رضائے الٰہی کا باعث بنتا ہے اور انسان کے اندر یہ صلاحیت پیدا کرتا ہے کہ زندگی کی راہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جو خاردار جھاڑیاں اُگی ہوئی ہیں اُن سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے اپنا سفرِ حیات طے کرے۔ ذکر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "**مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ** "مثال اس کی جو ذکر کرتا ہے اور جو نہیں ذکر کرتا وہ زِندہ اور مردہ (دل) کی طرح ہے۔

"مجرباتِ محسن" یعنی خزینۃ العملیات، معدن البرکات، اعمال الصالحات، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت مولانا **محمد محسن منور یوسفی** صاحب **دامت برکاتہ العالیہ** کی یادا ور عمدہ تصنیف ہے۔ حضرت مصنف غرض تصنیف میں لکھتے ہیں "راقم الحروف 1989 میں آپ سرکار حضرت حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا، آپ علیہ الرحمہ نے اُسی وقت سلسلہ نقشبندیہ کے اورادو وظائف کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد سے آپ علیہ الرحمہ کے اس حکم کو راقم نے حرزِ جاں بنالیا استقامت و مداومت کے ساتھ اُن اوراد کو اپنے ورد میں رکھا۔ راقم الحروف کو زندگی میں بے شمار اولیاءِ عظام وصالحین کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ اُن نفوس قدسیہ میں سے بیشتر نے محبت وشفقت کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی فتوحات کے وظائف کی اجازت راقم کو

بخشی"

حضرت پیر صاحب کی یہ عبارت مریدین اور معتقدین کے لئے مژدہ جانفزا ہے کہ جس ہستی کے ساتھ ان کی وابستگی ہے وہ مال و دولت کے طالب نہیں بلکہ اُن کی زندگی کا مقصد ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اور ایسے اعمال و افعال کو حرزِ جاں بنانا ہے جو قربِ خداوندی کا ذریعہ اور باعث ہیں اور یہ طریقہ اولیاء، صلحاء اور سالکین کا رہا ہے۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا محمد محسن منور یوسفی صاحب مدظلہُ العالی اللہ تعالیٰ کے مقبول اور محبوب بندے اور فنافی الرسول ہیں اسی طرح ان کی ارادت میں آنے والا اور وابستگی اختیار کرنے والا بھی سعادت منداور خوش قسمت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" جو آدمی جس سے محبت کرتا ہے قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگا۔

کتاب میں درج ذیل اوراد و وظائف جہاں تزکیہ نفس، صفائے باطن اور قلب کی طہارت کا ذریعہ ہیں اِس کے علاوہ مختلف بیماریوں کا علاج بھی ہیں گویا حضرت صاحب کا آستانہ شریف، لوگوں کے لیے ظاہری اور باطنی بیماریوں کا شفاء خانہ بھی ہے۔ایسے افراد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قُلُوْبُھُمْ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی" کہ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ! اَیُّ جُلَسَائِنَا خَیْرٌ؟ کہ کن لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ ذَکَّرَکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہٗ وَزَادَ فِیْ عِلْمِکُمْ مَنْطِقُہٗ وَذَکَّرَکُمْ بِالْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ** (مسند ابی یعلی) "جن کے دیدار سے اللہ تعالیٰ یاد آئے۔جن کی گفتگو سے علم میں اضافہ ہو اور جن کے عمل سے آخرت کی یاد آئے"

الحمدُ للہ موصوف پیرِ طریقت محمد محسن منور یوسفی صاحب مدظلہُ العالی اُن نفوس قدسیہ میں سے ہیں جن کی زیارت سے حقیقتاً اللہ تبارک وتعالیٰ یاد آتا ہے۔جن کی مجلسِ علم ساز سے کئی گوہرِ نایاب بنے۔حضرت صاحب کی تصنیفِ پُر لطف وعطاء میں جہاں روحانی وجسمانی

بیماریوں کے اسباب وعلامات اور علاج پر روشنی ڈالی گئی ہے وہیں علم وعرفان کے دقیق نقاط نہایت وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں کہ جن سے عقائد کی پختگی اور اعمال کی اصلاح میسر آتی ہے۔

"مجرباتِ محسن" جہاں روحانی وجسمانی بیماریوں کے لیے شفاء کا پیغام ونسخہء اکسیر ہے وہیں اِس کتاب میں انبیاء وصحابہ وصلحائے اُمت کے اقوال کی رُو سے عقائد اہلسنت کی بھرپور ترجمانی بھی کی گئی ہے۔ الغرض مجرباتِ محسن اپنی نوع میں ایک منفرد کتاب ہے۔ میری دانست میں اگر اِسے امام بونی کی کتاب شمس المعارف ودیگر درجہ اُولیٰ کی کتبِ وظائف کی کیٹگری میں شامل کیا جائے تو کچھ عجیب نہیں۔

الحمدُ للہ اِس کتاب کی عربی عبارت کی تصحیح کی سعادت ناچیز کے حصے میں آئی۔ تصدیق کرتا ہوں کہ اللہ کے فضل وکرم سے اس میں عربی عبارت کی غلطیاں نہیں ہیں لیکن انسان ہونے کے ناطے اگر کہیں غلطی رہ جائے تو قارئین سے گزارش ہے کہ اس کے بارے میں مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

آخر میں بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت مصنف مدظلہُ العالی کی اس عظیم کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مریدین ومعتقدین کو بالخصوص اور ہم سب کو بالعموم اِن اوراد سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور آپ کے روحانی فیوضات سے ہمارے دلوں کو منور کرے (آمین ثم آمین)۔

تقریظ از: پروفیسر حافظ اعتبار خان جماعتی

خطیب جامعہ فاروقیہ رضویہ عمر بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔
اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ سائنس کالج، لاہور۔

آج سے تقریباً بیس برس پہلے ایک نوجوان جنکے چہرے پر سنجیدگی اور متانت، طبیعت میں انتہائی عجز وانکسار اور عبادت میں نہایت خشوع وخضوع اور گفتگو میں نہایت نرمی اور ادب، مسجد میں تشریف لاتے بالخصوص جمعۃ المبارک کو پہلی ساعتوں میں مسجد میں پہنچتے اور سب سے آخر میں مسجد سے رخصت ہوتے ایک روز مجھے فرمانے لگے کہ مجھے آپ سے چند مسائل پر گفتگو کرنے کے لیے وقت چاہیے میں نے اُنکی محبت اور اسقدر عاجزی کو مدنظر رکھتے ہوئے عشاء کے بعد اُن کے گھر آنے کا وعدہ کرلیا۔ جب میں مقررہ وقت پر اُن کے گھر پہنچا تو مجھے انتہا درجہ کی خوشی ہوئی کہ یہ نوجوان اپنے دینی اسباق کی راہنمائی کے لیے دنیائے اہلسنت کے معروف عالم دین اُستاذ العلماء حضرت شیخ الحدیث والفقہ مفتی محمد رمضان قادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جامعہ غوث العلوم سمن آباد لاہور) سے علوم شرعیہ کے حصول میں منہمک تھا راقم کو بھی حضرت مفتی محمد رمضان قادری صاحب کے سامنے زانو طے کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ حضرت کے زیرِ شفقت یہ نوجوان اپنی دینی و علمی پیاس کو سیراب کر رہا تھا۔ اس صالح اور باکردار نوجوان کا نام "محمد محسن منور یوسفی'' تھا اس اثناء میں اس نوجوان کی اسلامی علمی کتب پہ مشتمل عظیم لائبریری کو دیکھا تو ذہن میں یہ یقین تھا کہ آج نہ صرف اِن دینی کتب سے یہ نوجوان اپنی پیاس بجھا رہا ہے بلکہ ایک دن آئے گا کہ یہ نوجوان علمی اور روحانی پیاسوں کو سیراب بھی کرے گا۔ پھر ایک دن حضرت قبلہ نے مجھے ایک خوبصورت معاشرتی بندھن میں بندھنے کی خوشخبری سنائی اور اپنے نکاح کی پُر وقار تقریب میں مدعو کیا۔ تقریب میں مہمانِ خصوصی ایک نہایت مدبر، علمی وجاہت اور علمائے اسلاف کی خوبصورت تصویر اور صوفیائے عُظام کی ولایت کا چہرے پہ چمکتا نور

حضرت قبلہ شیخ طریقت مجمع انوارِ نگینہ حضرت علامہ مولانا محمد اللہ دتہ یوسفی صاحب مدظلہٗ العالی لختِ جگر منبع ءولایت قطب الاقطاب، امینِ علم الدنّی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف فرما تھے اور حضرت قبلہ اللہ دتہ زمزم یوسفی دامت برکاتہم عالیہ کی پُرخلوص دُعاؤں کے سائے میں حضرت قبلہ محسن منور یوسفی صاحب کا نکاح ہوا۔ اپنے بزرگوں سے والہانہ وابستگی اور خلوصِ نیت نے قبلہ محمد محسن منور یوسفی صاحب کو روحانی منازل میں ارفع مقام تک عرصہ قلیل میں پہنچا دیا یہ نوجوان جو پُر وقار شخصیت کا مالک تھا اتباعِ سنت و شریعت میں اور اپنے بزرگوں کی بارگاہ میں طریقت کا پہاڑ ہے۔ پھر اسی نوجوان نے محراب و منبر سے اپنے پُرخلوص مواعظِ حسنہ ء سے سامعین کے قلب و ذہن کو منور کرنا شروع کیا اور یوں اپنے والدِ گرامی محمد منور الدین یوسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں کا چراغ بن گیا اور اپنے سلف صالحین کے سلسلہ طریقت کو آگے بڑھایا اور دردِ دل کی دولت اور پُرسوز آواز سے نوجوانوں کو عشقِ رسول کا دیوانہ بنایا اور اس آفتابِ ولایت و حکمت نے اپنی خوبصورت کرنوں کو قرطاس پر بکھیرا تو ضخیم کتاب بعنوان "مجرباتِ محسن" مرتب ہوئی۔

کتاب کے عنوانات کا جائزہ لیں تو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے شیخ طریقت رہبرِ شریعت، عاشقِ غوث الوریٰ، فنافی المصطفیٰ علامہ مولانا محمد محسن منور یوسفی صاحب مدظلہٗ العالی آج کے معاشرے کی بے چینی اور بے سکونی کو محسوس کرتے ہوئے اُس کو روحانی دنیا سے سیراب کرنا چاہتے ہیں۔

یہ کتاب نہ صرف اعمال کی فضیلت پر بہترین کتاب ہے بلکہ معاشرے کے بے شمار مسائل جنکا بعض اوقات انسان دوسروں سے اظہار بھی نہیں کرسکتا اُن کی عقدہ کشائی کے لیے قُفل کشاء بھی ہے۔ بہت سے ایسے وظائف بھی اِس کتاب میں شامل ہیں کہ جو مختصر وقت میں پڑھے جاسکتے ہیں لیکن ان کے فیوض و برکات میں ایک وسعت اور گہرائی ہے اور قارئین کے لیے یہ کتاب یقیناً انکے مسائل کا حل بلکہ ان کے دلوں کے سکون کا بھی باعث

ہوگی۔الحمدُ لِلّٰہ یہ دیکھ کرنہایت خوشی ہوئی کہ اِس مژدہ جانفزا میں طریقت ومعرفت کے جو موتی حضرت نے بکھیرے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔اہلسنت والجماعت میں آج اِس طرح کے نادِرکام کی بہت ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔اِس خزینۃ العملیات کے تمام اوراد کی سند یا تو قرآن وحدیث یااقوالِ صلحائے اُمت سے ہے۔یعنی آج بازار میں جس قدر وظائف وعملیات کی کتب ملتی ہیں بیشتر کے متون کی سند یا وظائف کی اصل شریعت مطہرہ سے متضاد نظر آتی ہے۔الحمدُ لِلّٰہ مجرباتِ محسن میں جہاں شریعت کی پاسداری کا خیال رکھا گیا ہے وہیں بُراہینِ اہلسنت کونہایت عمدہ طریقے سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مثلاً اِستمداداَولیاء، بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا،حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق ومحبت کی برکات،علم غیب کے عقیدے ومیلاد کو ماننے کے روحانی فوائد، داڑھی رکھنا کیسے دینی ودنیوی حاجات کی برآوری میں کارآمد ہے۔راقم اس دعاء کے ساتھ چند سطور تحریر کر رہا ہے کہ اللہ رب العزت مصنف شیخ طریقت رہبرِ شریعت ،عاملِ باعمل ،فنافی الرسول،حضرت علامہ مولانا جناب محمد محسن منور یوسفی صاحب مدظلہُ العالی کی عمر،صحت اور علم پر ہمیشہ ہمیشہ اپنے اوراپنے محبوب کی نگاہِ لطف وکرم کا سایہ نصیب رکھے اوراس شمع ولایت سے وابستہ پروانوں کواپنے حفظ وامان میں رکھے۔

راقم۔حافظ اعتبار احمد خان جماعتی۔

ناظم۔حضرت امیر ملت اسلامک سنٹر مرغزار ٹاؤن لاہور۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غرضِ تصنیف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کروڑ کروڑ بار شکر ہے جس نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ قبلہ پیرو مرشد باباجی سرکار امین علم لدنّی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمتہ اللہ علیہ کے فیض مبارک کی برکت سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔راقم الحروف 1989 میں آپ سرکار علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا آپ علیہ الرحمہ نے اسی وقت سلسلہ نقشبندیہ کے اوراد و وظائف کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ کی مدد سے آپ کے اس حکم کو راقم نے حرز جاں بنا لیا استقامت و مداومت کے ساتھ ان اوراد کو اپنا معمول بنایا۔

راقم الحروف کو زندگی میں بے شمار اولیاء عظام و صالحین کی زیارت کا شرف حاصل ہے ان نفوس قدسیہ میں سے بیشتر نے محبت و شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی فتوحات کے وظائف کی اجازت راقم کو بخشی۔سیّدی باباجی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ " اللہ والوں کے وظائف تھری ناٹ تھری کی گولی کی مانند ہوتے ہیں کہ جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا البتہ شرط ہے کہ بندوق چلانی آتی ہو اور کندھے پر رکھنے کا ہنر معلوم ہو تو نشانہ خطا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

اسی طرح سیرت واحادیث کی کتب میں وارد ہونے والے اوراد، قرآنی دعائیں، مناجات، عملیات، الغرض کوئی بھی ایسا وظیفہ جو زندگی کے کسی بھی مقام پر راقم کے عمل میں رہا اور اسے مجرّب پایا تو اُسے اِس کتاب میں لکھ دیا ہے۔

الحمدُ للہ اِن تمام اوراد، عملیات، وظائف کی اصل قرآن و حدیث یا اکابر بزرگوں کے ارشادات ہیں اور کوئی بھی عمل غیر شرعی نہیں۔

جس طرح جسمانی اولاد کی میراث دنیا میں مال و دولت و جائیداد وغیرہ ہے اسی طرح روحانی اولاد کی میراث پیرو مرشد کے فیوض و برکات و اورادِ فتوحات ہوا کرتی ہیں۔ اور راقم اس حقیقت سے بھی آشنا ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی خاص عمل یا وظیفہ کی فتح موجود ہو تو وہ آگے کسی کو باآسانی اس کی اجازت نہیں بخشتا بلکہ طالب سے خوب خدمت یا آزمائش لے کر ہی اُس عمل کی اجازت بخشی جاتی ہے۔

اِس کتاب میں اپنے مجربات لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ ان آزمودہ نسخوں سے امتِ مسلمہ بالعموم اور راقم الحروف کے احباب و منسلکین بالخصوص استفادہ کرسکیں راقم الحروف کے مریدین و منسلکین کو حلِ مشکلات، قبولِ مناجات، حصولِ برکات، و طے مقامات کے لیے در بدر نہ پھرنا پڑے۔

راقم نے اس کتاب میں اپنے کسی بھی عمل کو مخفی نہیں رکھا بلکہ کم و بیش سب لکھ دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو مقبولِ بارگاہ کرے۔

آمین ثم آمین

محمد محسن منور یوسفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذنِ عام

کتاب ہذا بعنوان مجرباتِ محسن میں درج اوراد، وظائف، عملیات، مسنون دعاؤں و روزمرہ کے اذکارِ مسنون اور برآوری حاجات کی مقبول دعاؤں کی اجازت ہر خاص و عام کو ہے۔

البتہ صدر وظائف یعنی اورادِ فتحیّہ شریف، دعائے مغنی و سیفی، درودِ مستغاث شریف، دعائے رقاب، عہدنامہ، تینتیس آیات، دشمنوں کے شر سے حفاظت والا عمل، آیاتِ شفاء، سورۃ فاتحہ کی چند مخصوص دعاؤں کی اجازت راقم سے یا کسی بھی صاحبِ اجازت سے حاصل کرنے کے بعد عمل میں لائیں۔

اور ویسے بھی کسی عمل کو شروع کرنے سے پہلے اِجازت کی اہمیت اور ضرورت کے حوالے سے صفحہ نمبر 76,75 کو مُلاحظہ فرمالیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

تو نقش نقشبنداں را چہ دانی
تو شکل پیکر جاں را چہ دانی

☆......☆......☆......☆

گیاہ سبز داند قدر باراں
تو خشکی قدر باراں چہ دانی

☆......☆......☆......☆

ہنوز از کفر و ایمانت خبر نیست
حقائق ہائے ایماں راچہ دانی

☆......☆......☆

ترجمہ: تو نقش نقشبندیہ کو کیا جانے، تو جان کے پیکر کی شکل کو نہیں جانتا، بارش کی قدر تو سرسبز گھاس ہی جانتی ہے، تو مانند خشکی ہے، بارش کی قدر کیا جانے، ابھی تو تجھے ایمان اور کفر میں فرق کا علم نہیں۔ تو پھر بھلا تو ایمان کے معارف سے کیسے باخبر ہوسکتا ہے۔

فضائلِ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

ترجمہ: نقشبندی بزرگ عجیب سالارِ قافلہ ہیں کہ پوشیدہ پوشیدہ قافلہ کو حرم تک پہنچادیتے ہیں۔ (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اے سلسلہ نقشبند، تیری کیا شان ہے
ہمہ اولیاء و اتقیاء کو تیرا فیضان ہے

امام ملت ودین شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

''اے برادر اِس بلند طریق سلسلہ عالیہ نقشبند کے سرحلقہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد بالتحقیق تمام بنی آدم سے افضل ہیں اور اسی اعتبار سے اس طریق نقشبندیہ کے بزرگوں کی تحریروں میں آیا ہے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ان کی نسبت جس سے مراد خاص حضوری اور آگاہی ہے بعینہٖ حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نسبت اور حضوری ہے جو تمام آگاہیوں سے بڑھ کر ہے اور اس طریق میں انتہا اس کی ابتدا میں مندرج ہے اور اگر کوئی پوچھے کہ جب دوسروں کی انتہا اس سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداء میں مل گئی تو پھر ان کی انتہا کیا ہو گی جبکہ دوسروں کی انتہا وصول بحق ہے تو پھر ان کو حق سے آگے کہاں تک میسر ہو گی تو میں (حضرت مجدد الف ثانی) اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ:

''اس طریقہ عالیہ کی انتہا اگر میسر ہو جائے تو وصل عریانی ہے''

وصل عُریانی سے یہ مراد ہے کہ حجاب سب کے سب اٹھ جائیں اور تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں۔

اولیاء کے تمام سلسلوں کے درمیان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے پس صحو کی نسبت ان میں غالب ہوگی اور ان کی دعوت اتم ان کی نسبت تمام سلسلوں سے بڑھ کر ہوگی۔ دوسروں کو ان کے کمالات کا کیا پتہ اور ان کے معاملہ کی حقیقت کی کیا خبر۔

میرا (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) خیال ہے کہ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام جو ولایت کی اکملیت کے لئے مقرر ہیں، ان کو نسبت عالیہ نقشبندیہ حاصل ہوگی اور اس سلسلہ عالیہ کی تتمیم و تکمیل فرمائیں گے کیونکہ تمام ولایتوں کی نسبت اس نسبت سے نیچے ہے۔ (مکتوب نمبر 251)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سب شروع سے اخیر تک اس طریقہ کا بیان ہے جس طریقہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو ممتاز کیا ہے۔ اس کی بنیاد نسبت نقشبندیہ ہے جس کی ابتداء میں دوسروں کی انتہا مندرج ہے۔ اس بنیاد پر بہت سی عمارتیں اور کئی قسم کے محل بنائے گئے ہیں اگر یہ بنیاد نہ ہوتی تو معاملہ یہاں تک نہ پہنچتا یعنی بخارا اور سمرقند سے اس بیج کو لا کر زمینِ ہند میں جس کا خمیر یثرب و بطحا کی خاک سے ہے بویا اور فضل کے پانی سے کئی سالوں تک اس کو سیراب کیا اور احسان کی تربیت سے اس کی تربیت کی، جب وہ کھیتی کہاں سے کہاں پہنچ گئی تو ان علوم و معارف کا ثمرہ اس سے حاصل ہوا۔

جاننا چاہیے کہ اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا سلوک شیخ مقتدا کی محبت کے رابطہ پر وابستہ ہے جس نے سیر مرادی سے اس کو طے کیا ہو اور قوت انجذاب سے ان کمالات کے ساتھ رنگا ہوا ہو اُس کی نظر دلی امراض کو شفا بخشتی ہے اور اُس کی توجہ باطنی امراض کو ختم کرتی ہے۔ ان کمالات کا حاصل اپنے وقت کا امام اور اپنے زمانے کا خلیفہ ہے۔ اقطاب اور ابدال اس کے مقامات کے ظلال میں خوش ہیں۔ ہمارے اس طریقہ نقشبندیہ میں استفادہ انعکاسی ہے۔

مرید اپنے مرشد سے محبت کے رابطہ سے دم بدم اس کا رنگ پکڑتا ہے اور انعکاس کے طریق پر اس کے نور سے منور ہوتا جاتا ہے اور صاحب دولت (پیر) کی محبت یا توجہ سے اپنے بلند مقاصد حاصل کر لیتا ہے۔ (مکتوب نمبر 260 حصہ چہارم دفتر اول)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ طریقہ صوفیہ میں سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا اختیار کرنا بہت مناسب اور بہتر ہے کیونکہ ان نقشبندی بزرگوں نے اتباع سنت کو لازم پکڑا ہے اور بدعت سے اجتناب کیا ہے۔ (مکتوب 266)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''جاننا چاہیے کہ وہ طریقہ جو نزدیک تر، جلد پہنچانے والا، کتاب وسنت کے زیادہ موافق، زیادہ مضبوط، زیادہ محفوظ زیادہ پختہ، زیادہ سچا، زیادہ رہنمائی کرنے والا، بہت اونچا، بہت بزرگ، بہت بلند مرتبہ اور بہت کامل ہے وہ صرف طریقہ عالیہ نقشبندیہ ہے۔

اس طریقے کی یہ تمام بزرگی اور اس سلسلے کے بزرگوں کی یہ بلند شان وشوکت حضور نبی کریم (ﷺ) کی سنت کی متابعت اور پابندی اور ناپسندیدہ اور بدعت سے اجتناب کی وجہ سے ہے۔ یہ نقشبندی بزرگ ہی ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح ان کے کام کی نہایت ان کی ابتدائی شان میں ہی درج ہو چکی ہیں اور ان کے حضور اور آگاہی نے دوام پیدا کیا ہے اور درجہ کمال تک پہنچنے کے بعد ان کی آگاہی دوسروں سے فوقیت لے گئی ہے۔ (دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر 290)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

''حدیث قدسی میں آیا ہے اپنے نفس سے دشمنی رکھ کہ یہ میری دشمنی پر کھڑا ہے'' تو طریق مشائخ میں سے ہر وہ طریقہ جس میں احکام شرعیہ کی زیادہ رعایت ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف قریب ترین راستہ ہوگا کیونکہ اس میں نفس کی مخالفت زیادہ ہے اور سن لو وہ ہے ''طریقہ نقشبندیہ'' یہی وجہ ہے کہ ہمارے سردار قبلہ اجل شیخ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے ''میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سب طریقوں میں سے قریب ترین

راستہ پایا ہے کیونکہ اس میں نفس کی زیادہ مخالفت ہے۔" (مکتوب 9)

امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"ولایت کے بہت سے درجات ہیں کیونکہ ہر نبی کے قدم پر ایک ولایت ہے جو اس سے خاص ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ کی ولایت وہ ہے جو ہمارے نبی کریم (ﷺ) کی ولایت کے ساتھ مخصوص ہے اور علم وعین ہر لحاظ سے تمام وجودی اور اعتباری حجابات کا اٹھ جانا اسی مقام میں حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت وصل پوری طرح نصیب ہوتا ہے اور وجد درجہ گمان میں نہیں بلکہ حقیقتاً حاصل ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم (ﷺ) کی اتباع کرنے والوں میں سے کاملین کو نصیب کا حصہ وافر، اس نادر الوجود مقام سے حاصل ہو جاتا ہے تو تم لوگ اس بلند پایہ درجہ کے حصول کی تمنا رکھتے ہو تو حضور نبی کریم (ﷺ) کی اتباع اور پیروی کو لازم جانو۔

اکثر مشائخ کے نزدیک یہ تجلی برقی ہے یعنی حضرت ذات سبحانہ' سے تمام حجابات کا اٹھ جانا بجلی کی طرح تھوڑے سے وقت کے لئے ہوتا ہے پھر اسماء وصفات کے پردے لٹکا دیئے جاتے ہیں اور انوار ذات کی شعاعیں پوشیدہ ہو جاتی ہیں تو حضور ذاتی بجلی کی طرح ایک لحہ کے لیے ہوتا ہے اور اکثر اوقات غیبت ذاتی ہی رہتی ہے۔ مشائخ نقشبند کے نزدیک حضور ذاتی ودائمی کا اعتبار ہے۔ زائل ہونے اور غیبت سے بدل جانے والے حضور کا کوئی اعتبار نہیں۔ لہٰذا ان اکابر نقشبند قدس اللہ اسرارھم کا کمال تمام کمالات سے بڑھ کر ہے اور ان کی نسبت تمام نسبتوں سے فوقیت رکھتی ہے اور نسبت سے مراد حضور ذاتی دائمی ہے ان کاملین نقشبند کے طریقہ میں ابتداء انتہا میں درج ہے اور اس معاملہ میں ان کی اقتداء حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم حضور نبی کریم (ﷺ) کی پہلی صحبت میں وہ کچھ پا گئے جو دوسروں کو نہایت میں میسر آتا ہے اور نہایت کے بدایت میں درج ہونے سے ہوتا تو جس طرح محمد الرسول اللہ (ﷺ) کی ولایت تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوۃ والتسلیمات کی ولایتوں سے فائق واعلیٰ ہے اسی طرح ولایت نقشبندیہ تمام ولایتوں سے اعلیٰ اور فائق ہے اور

ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کی ولایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

دفتر اول حصہ اول (مکتوب نمبر 21)

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر قدس اللہ اسرارھم کی عبارات میں جو واقع ہوا ہے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے فائق اور اعلیٰ ہے اس سے مراد حضور و آگاہی کی نسبت ہے۔ جو حضور ان کے ہاں معتبر ہے، وہ حضور بے غیبت ہے جس کو انہوں نے ''یاد داشت'' سے عبارت کیا ہے اور تجلی ذاتی حضور ذات تعالیٰ سبحانہ کا ظہور اس کے اسماء صفات شیون اور اعتبارات کے ملاحظہ کے بغیر حضور ذات سے عبارت ہے اور اسی تجلی کو تجلی برقی کہتے ہیں۔ یعنی لمحہ بھر کے لیے شیون اور اعتبارات (پردے) اٹھ جاتے ہیں اور پھر انہی پردوں میں وہ ذات پوشیدہ ہو جاتی ہے یعنی لمحہ بھر کے لیے حضور نصیب ہوتا ہے اور اکثر اوقات حضوری نصیب نہیں رہتی۔ اس طرح کی وقتی نسبت ان بزرگان نقشبند کے ہاں کوئی اعتبار نہیں رکھتی بلکہ انہیں حضور دوام رہتی ہے اور کسی وقت پوشیدہ نہیں ہوتی اس لیے یہ نسبت نقشبندیہ تمام سلسلہ ہائے ولایت سے فائق و اعلیٰ ہے۔ (دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر 27)

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اس اعلیٰ نعمت کا شکر کس زبان سے ادا کیا جائے کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم فقراء کو اہل سنت و جماعت کی آراء کے مطابق عقائد درست کرنے کے بعد طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے مشرف فرمایا اور اس بزرگ خاندان کے نسبت یافتہ مریدین میں شامل کیا۔ فقیر کے نزدیک اس طریقہ نقشبندیہ میں ایک قدم آگے بڑھانا دوسرے طریقوں میں سات قدم آگے بڑھانے سے بہتر ہے وہ طریقہ جو تربیت اور وراثت کے طور پر کمالاتِ نبوت کی طرف کھولا جاتا ہے وہ اسی طریقہ نقشبند کے ساتھ مخصوص ہے۔ دوسرے طریقوں کی انتہا صرف کمالاتِ ولایت کی انتہا تک موقوف ہے۔ وہاں سے آگے کمالات نبوت کی طرف کوئی راستہ نہیں کھلا۔ یہی وجہ ہے کہ اس فقیر نے اپنی کتابوں اور رسالوں میں لکھا ہے کہ ان

بزرگان نقشبند کا طریقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریقہ ہے۔ جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے وراثت کے طور پر کمالات نبوت سے وافر حصہ حاصل کیا ہے اس طریقہ نقشبندیہ کے منتہی بھی تربیت کے طور پر ان کمالات سے کامل حصہ پاتے ہیں۔ وہ مبتدی اور متوسط جنہوں نے اس طریق کو لازم پکڑا ہے اور اس طریقہ کے منتہیوں کے ساتھ کامل محبت رکھتے ہیں وہ بھی کمالات نبوت میں حصہ کے امیدوار ہیں۔ دفتر اول حصہ پنجم (مکتوب نمبر 281)

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اس دولت عظمیٰ (ولایت) کا حصول اس بلند طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے ساتھ کامل اخلاص اور اس کی طرف توجہ اور رجوع کے ساتھ وابستہ ہے۔ ریاضات شاقہ اور مجاہدات شدیدہ سے بھی وہ چیز میسر نہیں آ سکتی جو ان بزرگوں کی ایک صحبت سے میسر آ جاتی ہے۔ ان بزرگان نقشبند کا طریقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریقہ ہے کہ ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اول صحبت میں وہ کمالات میسر آ گئے جو اولیاء امت کو انتہا میں پہنچ کر بھی شاید ہی نصیب ہوں اور یہ چیز نہایت کے بدایت (ابتداء) میں درج ہونے کے طور پر ہے۔ یہ اولیاء نقشبند بھی پہلی صحبت میں وہ عطا کر دیتے ہیں جو منتہیوں کو انتہاء پر جا کر میسر آتی ہے تو تم پر اکابر اولیاء کے ساتھ محبت و عقیدت رکھنا لازم ہے کیونکہ اس معاملے پر ہی دارومدار ہے۔ (مکتوب نمبر 90 دفتر اول حصہ دوم) (ماخوذ از معدنِ کرم)

کلام باباجی سرکار حضرت یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

اے دھرتی نہ ہُندی نہ اَسمان ہندا　　جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہندا

نہ شمس و قمر کہکشاں نہ ستارے　　نہ جنت نہ جنت دا سامان ہندا

کرم جے نہ ہندا میرے مصطفیٰ دا　　نہ لگدا پتا ابتداء انتہا دا

نہ یوسف نگینہؔ لٹاؤندا نگینے　　نہ مضمون ہندا نہ عنوان ہندا

اَولیاء اللّٰہ

یک زمانہ صحبت بااولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ایک لمحہ اولیاء کی صحبت میں بیٹھنا سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیرِ جستہ باز گردانند ز راہ

اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ چلے ہوئے تیر کو راستے سے پھیر دیتے ہیں۔

فیضِ حق اندر کمالِ اولیاء
نورِ حق اندر جمالِ اولیاء

اللہ کا فیض اولیاء کے کمال میں ہے اللہ کا نور اولیاء کے جمال میں ہے۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضورِ اولیاء

جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی چاہے اس کو اولیاء اللہ کی بارگاہ میں بیٹھنا چاہئے۔

چوں شوی دُور از حضورِ اولیاء
در حقیقت گشتہ دور از خدا

جب تو اولیاء اللہ کی بارگاہ سے دور ہوگا تو حقیقت میں خدا سے دور ہو جائے گا۔

پیر کامل صورتِ ظلِّ الٰہ
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

پیرِ کامل ظلّ الٰہی کی صورت ہے یعنی پیر کا دیدار اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

ہرکہ پیر و ذاتِ حق را یک نہ دید
نے مرید و نے مرید و نے مرید

جوکوئی پیر اور اللہ کی ذات کو ایک نہ دیکھے وہ مرید نہیں ہے وہ مرید نہیں ہے وہ مرید نہیں ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تاغلامِ شمس تبریزی نہ شد

مولوی ہرگز مولائے روم نہ بنتے جب تک شاہ شمس تبریزی کے غلام نہ ہوتے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کسی نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے پوچھا کہ حضور آپ کی عمر مبارک کتنی ہے تو آپ نے فرمایا دو (2) سال اُس نے حیران ہو کر آپ کی طرف دیکھا کہ وقت کے اتنے بڑے امام، امامِ اعظم یہ کیا فرما رہے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا کے اے سائل سُن میری عمر اصل میں دو سال ہی ہے کیونکہ مجھے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں داخل ہوئے ابھی صرف دو سال ہی ہوئے ہیں اور میری پچھلی ساری عمر بیکار اور ضائع گزر گئی۔
سیّدنا امام اعظم نے سیّدنا امام جعفر صادق سے دو سالہ نسبت پر فرمایا!

لَوْ لَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر یہ (نسبت کے) دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِيْ لَهْوٍ وَّ لَعِبٍ فَاَوْهٰى ثُمَّ اَوْهٰى ثُمَّ اَوْهٰى
اُحِبُّ الصّٰلِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ مِنْهُمْ صَلَاحًا

میں نے اپنی عُمر لغوِ لہو و لعب اور عبثِ غفلت میں صرف کر دی بس افسوس ہی افسوس۔ اگر چہ مَیں تیرے دوستوں میں سے نہیں ہوں مگر اُن سے محبت ضرور رکھتا ہُوں۔ مُمکن ہے کہ تُو ان کے طفیل مجھے صالح بنا دے۔

بیعتِ طریقت

بیعت طریقت وسلوک محققین اہلسنت کے نزدیک مسنون اور حضرات صوفیہ ومشائخ اسلام میں عموماً مروّج ہے، حضور قبلہ عالم باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہر خاص وعام جو بھی بیعت کے لئے حاضر ہوتا اس کو سنتِ رسول کے مطابق بیعت فرمایا کرتے تھے، کیونکہ حضور سرکارِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے جسے اسلام میں داخل فرمایا اس سے بیعت لی۔

جیسے دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ٹیچر کی ضرورت پڑتی ہے، دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے معلّم کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح تزکیۂ نفس وقلبی امراض کی اصلاح اور تربیتِ روح کے لئے ایسے مربّی کامل کی ضرورت پڑتی ہے جو نفسانی وقلبی امراض سے واقف اور کسی کامل واکمل شیخ کے زیرِ تربیت تزکیۂ نفس کے علاوہ حضور مع اللہ کی نسبتِ باطنی بھی حاصل کر چکا ہو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

اللہ پڑھیوں ، حافظ ہویوں نہ گیا حجابوں پردا ہو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں بھی طالب ہویوں زر دا ہوا
لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس نہ مردا ہو
باجھ فقیراں کوئی نہ مارے باہو چور دلِ اندر دا ہو

فرماتے ہیں بے شک اللہ اللہ کرتے رہو، حافظ ہوجاؤ، دنیاوی پردہ پھر بھی زائل نہیں ہوتا، پڑھ پڑھ علامہ فہامہ ہوجاؤ تب بھی دولت کی حرص نہیں جاتی، لاکھ کتابیں پڑھ لی جائیں ظالم نفس قابو نہیں آتا، آخر میں فرماتے ہیں سوائے راہِ طریقت کے پیر، فقیر کے دل کا چور کوئی نہیں مار سکتا۔

باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے جس کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کو پانا مقصود ہو اس کو کسی کامل مرد کے دستِ حق پرست پر بیعت ہونا چاہیے کیونکہ بنا مرشد کوئی شخص راہِ سلوک کو طے نہیں کر سکتا۔

کشکول زمزمہ نگینہ صفحہ نمبر ۲۹ پر فرماتے ہیں ۔

بناں مرشد کامل دے سالک کدی عشق دا راہ نہ مَل بیٹھیں
اس راہ دے وچ شیطان جہیاں کئی ہور بلاواں ہندیاں نے

نفس کتا ہے اس کے گلے میں کسی کا پٹہ ڈالو تا کہ مارے نہ جاؤ، مشائخ کا شجرہ گویا اس پٹہ کی زنجیر ہے جس کی پہلی کڑی مرید کے گلے میں آخری کڑی حضور ﷺ کے دستِ مبارک میں ہو، اگر یہ پٹہ اور زنجیر قائم رہی تو ان شاء اللہ نفس بہک نہیں سکتا۔ (شانِ حبیب الرحمان)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

راہ دے راہ دے ہر کوئی کہندا میں بھی آکھاں راہ دے
بن مرشد تینوں راہ نہیں لبھنا مر ویسیں وچ راہ دے
محبت مجلس پیر میرے دی بہتر نفل نمازاں
ہک ہک سخن شریف انہاں دا کردا محرم رازاں

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی مِلسی ہر رگے ہرجائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلاں تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

دوسری جگہ فرمایا:

جو دم غافل سو دم کافر مرشد ایہہ فرمایا ہو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چت مولا ول لایا ہو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہو
مرن توں اگے مرگئے باہو تاں مطلب نوں پایا ہو

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شریعت ایک شمع ہے جو راہ دکھاتی ہے

اور اس راہ پر چلنا طریقت ہے جب کہ منزل پر پہنچ جانا حقیقت ہے، چنانچہ عبادت کسی آشنائے طریقت سے ہی سیکھی جاسکتی ہے۔

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید، رسالت، عقائد، زہد وتقویٰ، مکاشفات وذکر واذکار وغیرہ کی درستگی کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے اور سلوک کا طے کرنا ایک شیخ کے بغیر ممکن نہیں۔ فرماتے ہیں کہ خواہ کوئی کتنا ہی زاہد و عابد کیوں نہ ہو وہ شیطان کے پھندوں سے بچ نہیں سکتا، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ یوسف آیت 53)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ (سورۃ یوسف آیت 5)

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اجل ابی القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں، مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیرا کبھی فلاح نہ پائے گا اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے اور علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی یہی لکھا کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

اس لئے مرشد کی بیعت کئے بغیر چارہ نہیں اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچنے کا سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ نزدیک راستہ یہی ہے اور خدائے تعالیٰ کا قانون بھی اسی طرح پر جاری ہے کہ جس طرح انسان ظاہر کی خوبیوں اور ہنروں کو اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل کر حاصل کرتا ہے اور استاد کی شاگردی حاصل کئے

بغیر کوئی فن آسانی اور صحیح طریقے کے ساتھ نہیں سیکھ سکتا، اسی طرح باطنی کمالات کو بھی طریقت کے پیر کی بیعت کے بغیر حاصل نہیں کرسکتا۔ (اِلّا ماشآءاللہ) جیسے دنیا میں مسافر کو رہبر کی ضرورت ہے، پردیس میں بغیر رہبر کے کام نہیں چلتا ایسے ہی مسافر آخرت کے لئے رہبر طریقت کی حاجت ہے وگرنہ مارے مارے پھرنا پڑتا ہے۔

بیعت کے تعلق کو خدائے تعالیٰ کے راستوں میں سب سے قریب کرنے کے لئے بزرگوں نے ایک چیونٹی کی حکایت نقل کی ہے کہ ایک چیونٹی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں خانہ کعبہ پہنچوں۔ مگر خانہ کعبہ وہاں سے بہت دور تھا، اس چیونٹی نے اپنے دل میں خیال کیا کہ نہ تو میرے پَر ہیں اور نہ طاقت و سرمایہ ہے۔ ایسی عظمت والی جگہ میں جو خدائے تعالیٰ کی خاص تجلّیات اور انعامات کے وارد ہونے کی جگہ ہے میں کس طرح پہنچ سکوں گی، اسی خیال میں تھی کہ اچانک ایک جگہ جہاں کوئی غلہ لگا تھا کبوتروں کا ایک غول دانے چگنے میں مشغول ہو گیا، جب چگنے سے فارغ ہوا تو ایک کبوتر نے کہا اب جو کچھ چگنا ہے جلدی چگ لو، کیونکہ خانہ کعبہ پہنچ کر اپنے بچوں کی خبر لینی ہے، منزل بہت دور ہے اور وقت بہت تھوڑا ہے۔ اگر بہت ہی تیز اڑیں گے تو کہیں جا کر پہنچیں گے، چیونٹی بھی وہیں تھی اس نے موقع کو غنیمت جانا کہ اگر ان کا ساتھ حاصل ہو جائے تو میرا مطلب حل ہو جائے گا، پر اُن کے رہے اور پنجہ میرا۔ چنانچہ وہ جلدی سے جا کر ایک کبوتر کے پاؤں سے چمٹ گئی اور کبوتر اسے اپنے ساتھ اڑا لے گیا، جب کبوتر خانہ کعبہ میں پہنچے اور ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ خانہ کعبہ کی زیارت اور طواف کرلو، چیونٹی سمجھ گئی کہ میری مراد اللہ تعالیٰ نے پوری کی، اس نے فوراً پنجہ چھوڑ دیا یکا یک وہ دیکھتی ہے کہ خانہ کعبہ سامنے ہے اور وہ خدائے تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کر رہی ہے۔

پس جس طرح چیونٹی نے کبوتر کے پنجے مضبوط پکڑ لئے اور اپنا مقصود حاصل کر لیا، اسی طرح اگر خدائے تعالیٰ کا طالب اس راستہ کی منزل کو طے کرنے کے لئے شہباز (مرشد) کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے تو جہاں وہ پہنچے گا اس کو بھی اپنے ساتھ

لے جائے گا، لیکن اگر کمزوری سے پکڑا یا دامن چھوڑ دیا تو نیچے گر کر دوزخ کے گڑھے میں جا پہنچے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥
تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو (یہاں اہل ذکر سے مراد مرشد خاص ہے) (سورۃ الانبیاء آیت 7)

سورۃ توبہ آیت نمبر 119 میں فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ٥
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو

اولیائے کرام کا متفقہ طور پر فیصلہ ہے کہ صادقین سے یہاں مراد صحابہ کرام اور تا قیامت آنے والے باعمل علمائے دین، صالحین اور دیگر اولیائے کرام ہیں۔

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 35 میں بیعت کے متعلق واضح طور پر حکم دیا جا رہا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ
سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔
اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔

اس آیت میں چونکہ خطاب ہی ایمان والوں سے کیا جا رہا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ وسیلہ ''ایمان'' کے علاوہ کوئی اور چیز ہے، اس آیت میں تقویٰ اختیار کرنے کا اور جہاد کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ وسیلہ ایمان، تقویٰ اور جہاد کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہی ہو سکتا ہے۔ اولیائے کرام کا فیصلہ ہے کہ وسیلے سے مراد شیخ طریقت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن منکرینِ طریقت کہتے ہیں کہ یہاں وسیلے سے مراد نیک اعمال ہیں۔ (حالانکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب "القول الجمیل" میں اور خرم وہابی نے قول

الجمیل کے ترجمہ شفاء العلیل میں اور اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں وسیلہ سے مراد مرشد لی ہے۔)

ان کے اس خیال کے ردّ میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر نیک عمل وسیلہ بنتے ہیں تو شیخ بہ درجہ اولیٰ وسیلہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مرید کے سارے کے سارے نیک کام اس کے مرشد کے سبب وجود میں آتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ۔
جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۱)

یعنی اے چشتیو، اے قادریو! اے سہروردیو! اے نقشبندیو! اے حنفیو! اے شافعیو! اے مالکیو! اے حنبلیو! چلو اور جس کا کوئی بھی امام اور شیخ نہیں ان کو بلایا جائے گا اے شیطان (کی سنگت اختیار کرنے والے منکرو!) شیطانو! کیونکہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ (روح البیان، زیر آیت يَوْمَ نَدْعُوْا)

مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ مسلم شریف ہے

من مات ولیس فی عنقهٖ بیعة مات میتة جاهلیة ۔

جس کے گلے میں کسی کی بیعت کی رسّی نہ ہو اور وہ مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

سرکار نگینہ علیہ الرحمۃ حضور باباجی فرماتے ہیں۔

لے یارھویں والے دا ناں تے ڈبی ہوئی تر جائیں گی
جے نہ بیعت دا پٹہ گل پایا موت جاہلاں دی مر جائیں گی

مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دینا سنّت ہے، کیونکہ ہاتھ ملانا عہد کی پختگی کے لئے ہوتا ہے، نیز دنیا میں لینا ہاتھ سے ہی ہوتا ہے اسی لئے دُعا کے وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں گویا کہ

رب سے لے رہے ہیں۔ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بیعت کا طریقہ یہ ہے کہ مرید بیعت ہوتے وقت مرشد کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے، قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔
ان کے ہاتھوں پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا ہاتھ ہے (سورۃ الفتح آیت ۱۰)

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ میں ہاتھ لے کر بیعت کی مگر عورتوں سے جب بیعت لی جائے تو محض بات سے اور کلام سے لی جائے ہرگز ان کا ہاتھ نہ چھوا جائے۔ بیعت کرتے وقت آپ سرکار مرید کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے یعنی مصافحہ فرماتے لیکن عورت سے مصافحہ نہ فرماتے بلکہ صرف کلام سے بیعت فرماتے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب ایمان والی عورتیں بیعت کے لئے حاضر ہوتیں تو آقائے دو عالم ﷺ ان کی بیعت کرتے تھے لیکن کبھی کسی عورت کا ہاتھ پکڑ کر بیعت نہ کیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

آپ سرکار قبلہ پیرومرشد بوقتِ بیعت ہر مرید سے عہد لیتے کہ وہ پابندی سے فرائض ادا کرے گا، خصوصاً پنج گانہ نماز، اس کے علاوہ تہجد، اشراق، اوابین، کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے اور سنت وشریعت کے اوپر کاربندر ہنے کا بھی وعدہ لیتے، شریعت کے معاملے میں آپ اتنے سخت تھے کہ کسی بے شرع کی بیعت نہ فرماتے۔ فرماتے پہلے سنت رسول کے مطابق داڑھی رکھنے کا وعدہ کرو تب بیعت کروں گا۔

طریقہِ بیعت

شیخ کو چاہیے جب مرید کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے تو اُونچا بول کر اُس کو اوّل کلمہ طیّب، دوسرا کلمہ شہادت، تیسرا کلمہ تمجید، اُسکے بعد ایمانِ مفصّل اور ایمانِ مجمل عربی میں عبارت کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھائے، مرید شیخ کے پیچھے پیچھے ویسے ہی پڑھ رہا ہو اسکے بعد

تین مرتبہ یہ قول بھی لے کہ "میں نے اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کا اسمِ پاک بسلسلہ جعفریہ قادریہ بمعہ نقشبندیہ سلوکوں کے قبول کیا" اُسکے بعد دُعاء فرمائی جائے۔

بیعت کے کلمات وطریقہ:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور حضرت محمد (ﷺ) اسکے رسول ہیں
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ o تمام تعریفیں تمام پاکیاں واسطے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہیں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے بڑا ہے نیکی کرنے کی توفیق گناہوں سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑی عظمت والا ہے
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ o میں ایمان لایا ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر دن آخرت پر تقدیر پر ہر اچھی اور بری تقدیر اللہ ہی کی طرف سے ہے اس بات پر کہ مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھنا ہے
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط میں ایمان لایا اللہ تبارک وتعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنی ذات اور اپنی صفات کے ساتھ ہے اس کے تمام احکامات کو قبول کیا زبان سے اقرار کیا دل سے تصدیق کی

تین مرتبہ: میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم پاک بسلسلہ جعفریہ قادریہ بمعہ نقشبندیہ سلوکوں کے قبول کیا

نوٹ: جو لوگ بندہ ناچیز راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کے سلسلے کو آگے بیعت کریں وہ آخری کلمہ اس طریقے پر تین مرتبہ دہرائیں یا پھر اپنے اپنے سلسلہ کے مطابق اقرار کروائیں یہ طریقہ راقم الحروف کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مُجدّدیہ یوسفیہ میں مروّج ہے۔

بیعت ہونے کا مطلب ہے اپنے آپ کو بیچ دینا، بِک جانا، فنا فی الشیخ ہو جانا، ''المرید لا یرید''یعنی مرید وہ ہے جو خود کچھ نہیں چاہتا۔ فرماتے آج کل لوگ بیعت بطور رسم کرتے ہیں، بیعت کے معنی نہیں جانتے، بیعت تو اسے کہتے ہیں جیسے کہ حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے، حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دو کہ تجھے نکال دوں۔ ان کے مرید نے عرض کیا، یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں، اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ظاہر ہوئے اور ان کو نکال دیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت)

بابا جی صاحب فرماتے تھے کہ مرید کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے اندر فنا ہو جائے، تب شیخ اس کے دائیں ہاتھ میں قرآن اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتا ہے تاکہ ان دونوں چراغوں کی روشنی میں وہ راستہ طے کر سکے نہ تو شبہے کے گڑھے میں گرے اور نہ ہی بدعت کے اندھیرے میں پھنسے۔ (بحوالہ سیرت نگینہ رسول۔ صفحہ نمبر 165-172)

آدابِ طریقت

حضرت مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں اے عزیز تو جان کہ طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کے چہرے کو تمام اطراف سے موڑ کر اپنے پیر کی طرف متوجہ کرے اور اپنے شیخ کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر نوافل اور اذکار میں مشغول نہ ہو اور اُس کے غیر کی طرف توجہ نہ کرے اور اپنے آپ کو کلیۃً اُس کی طرف متوجہ کر کے بیٹھے یہاں تک کہ اُس کے حکم کے

بغیر ذکر میں بھی مشغول نہ ہو اور فرض اور سنت نماز کے علاوہ کوئی نماز اُس کی مجلس میں ادا نہ کرے۔

موجودہ بادشاہ کے متعلق منقول ہے کہ اس کا ایک وزیر اس کے سامنے کھڑا تھا اتفاقاً وزیر کی توجہ اپنے کپڑوں کی طرف ہوگئی اور اُس نے اپنے کپڑے کے کسی بند کو اپنے ہاتھ سے درست کیا اس دوران بادشاہ کی نظر اُس پر پڑی، دیکھا کہ وزیر اس کی طرف متوجہ نہیں تو ڈانٹ کر کہا کہ میں اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ تو میرا وزیر ہوکر میرے سامنے اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے۔

غور کرنا چاہیے کہ جب کمینی دنیا کے وسائل کے لیے باریک آداب درکار ہیں تو جو چیزیں (مرشد وغیرہ) خدا تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں اُن کے آداب کی رعایت تو بہت کامل طریقہ پر کرنی لازم ہوگی اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑوں پر یا پیر کے سائے پر پڑتا ہو اور پیر کی جائے نماز پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو خانہ میں وضو نہ کرے اور اس کے خاص برتنوں کو اپنے استعمال میں نہ لائے اور اس کے سامنے پانی نہ پیئے اور نہ کھانا کھائے اور نہ کسی سے بات کرے بلکہ کسی کی طرف بھی متوجہ نہ ہو اور پیر و مرشد کی عدم موجودگی میں اس طرف پاؤں نہ کرے۔ (معدنِ کرم صفحہ نمبر 448)

حضرت بایزید بسطامی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مرید حضرت ابوالحسن خرقانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اُنھوں نے ساری زندگی اپنے مرشد پاک کے آستانہ کی طرف پیٹھ نہیں کی، بلکہ اُلٹے قدم واپس اپنے شہر جاتے تھے۔

آدابِ طریقت میں ایک مثال یہ بھی ہے کہ شیخ کے سر پر اگر ٹوپی ہے تو مرید کے سر پر پگڑی نہ ہو کہ یہ بھی آدابِ طریقت کے خلاف ہے مثلاً حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا دورانِ تقریر عمامہ شریف کا بے دھیانی میں ایک پیچ ہی کھلا تھا کہ مریدین اور حاضرین نے اپنے عمامے اور ٹوپیاں اُتار کر اپنے شیخ اور پیر و مرشد کے قدموں میں ڈال دیں۔ تفصیل سے واقعہ جو خلاصۃ المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر میں امام محمد عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دیگر کتب میں بزرگانِ دین نے نقل فرمایا وہ ملاحظہ ہو:

شیخ عارف ابوالقاسم محمد بن حمد جہنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کرسی کے نیچے بیٹھا کرتا تھا آپکے منبر کے ہر پائے کے پاس دونوں جانب کرسیوں پر آپ کے دو دو نقیب بیٹھتے تھے۔ اُن کے بیٹھنے کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ولی اور صاحبِ حال لوگ ہیں۔ آپ کی کرسی کے نیچے لوگ بیٹھتے تھے جو اپنی ہیبت اور رعب کی وجہ سے شیر معلوم ہوتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت شیخ تقریر میں اس قدر مستغرق تھے کہ آپ کے عمامہ کا ایک پیچ کھل گیا اور توجہ اُدھر نہ ہوسکی۔ یہ دیکھ کر تمام حاضرین نے اپنی اپنی ٹوپیاں اور عمامے اتار کر کرسی کے نیچے پھینکنا شروع کر دیئے۔

آپ جس وقت بیان سے فارغ ہوئے تو اپنا عمامہ درست کیا اور مجھے حکم دیا بوالقاسم! لوگوں کو عمامے اور ٹوپیاں واپس کر دو، میں نے واپس کر دیئے۔ آخر میں میرے پاس ایک سر بند بچ رہا، میں حیران تھا کہ یہ سر بند کس کا ہے؟ حالانکہ اہلِ مجلس کی ساری چیزیں واپس کر دی گئی ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ مجھے دے دو، میں نے وہ سر بند آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنے شانے پر ڈال لیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ وہ سرے سے موجود ہی نہیں۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ اس کے بعد آپ منبر سے اترے تو آپ نے میرے شانے (یا ہاتھ، راوی کو شک ہے) کا سہارا لیا اور فرمایا ابوالقاسم! جس وقت اہلِ مجلس اپنی ٹوپیاں اور عمامے اتار رہے تھے، اس وقت اصفہان میں موجود ہماری ایک بہن نے بھی اپنا سر بند اُتار پھینکا۔ جب تم نے لوگوں کو اپنے اپنے عمامے واپس کر دیئے اور میں نے اس کا سر بند شانے پر رکھ لیا تو اُس نے اصفہان سے ہاتھ بڑھا کر اپنا سر بند لے لیا۔ (بحوالہ: خلاصۃ المفاخر فی مناقبِ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

مثال کے طور پر پیر و مرشد کی نعلین مبارک اپنے عمامہ شریف میں باندھ لینا جیسے کہ مولانا برہان الدین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے تادمِ زیست اپنے شیخ نظام الدین اَولیاء دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے گاؤں غیاث پور کی طرف پیٹھ نہیں کی اور جو عقیدت و محبت اور ادب و احترام مولانا برہان الدین کو اپنے پیر و مرشد کے ساتھ تھا وہ حضرت نظام الدین (رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ) کے اور یاران طریقت کو میسّر نہ تھا گویا وہ اس مسئلہ میں اپنے تمام پیر بھائیوں کے مقتدا اور پیشوا تھے۔

منقول ہے کہ ایک روز حضرت مولانا وجیہہ الدین (حضرت محبوب الٰہی کے خاص مرید وخلیفہ) حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر تھے واپس جانے لگے تو معلوم ہوا کہ ان کی جوتیاں کوئی چور لے گیا ہے۔ حضرت محبوب الٰہی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی حکم دیا کہ ہماری جوتیاں مولانا وجیہہ الدین کو دے دو۔ خدام نعلین مبارک ان کے پاس لائے مولانا نے ان کو بوسہ دے کر اپنے امامہ میں باندھ لیا اور ننگے پاؤں گھر کی طرف چل دیئے راستہ میں کسی شخص نے آپ سے کہا تم بھی بڑے عجیب آدمی ہو حضرت نے تم کو جوتیاں اس لیے دی تھیں کہ تم ننگے پاؤں گھر نہ جاؤ اور تم نے ان کو سر پر باندھ لیا۔ مولانا نے جواب دیا میرے مخدوم کی جوتیاں میرے سر پر چاہئیں میری مجال نہیں ہے کہ میں ان پر پاؤں رکھوں۔ (باادب بانصیب، صفحہ نمبر 112 از شیخ القرآن محمد فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)۔

بابا جی صاحب حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آدابِ مرشد کے پیکر تھے، جب کبھی اپنے پیر ومرشد حضور سید علی اصغر شاہ صاحب کے آستانہ عالیہ علی پور شریف جانا ہوتا، کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاتے نگاہ بالکل سیدھی سامنے زمین کی طرف رکھتے، ادب واحترام وعقیدت کا یہ عالم تھا کہ اپنے پیر ومرشد کو اپنا روحانی قبلہ اور جان کا مالک قرار دیتے (سیرت نگینہ رسول صفحہ نمبر 158)

پہلی منزل ادب عشق دی بناں اَدب مراد نہ پاوے
بے اَدباں دی بستی اندر کدی ٹھنڈی ہوا نہ آوے
اَدب توں ودھ عبادت کیہڑی جیہڑی رب تیکر پہنچاوے
اعظم اوہدے بخت سوّلے جنہوں ایہہ دولت مِلجاوے

بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، بیٹا! مرشد جب مرید کو ڈانٹتا ہے تو اس میں کئی حکمتیں ہوتی ہیں جو مرید کی سمجھ سے بہت دور ہوتی ہیں، دراصل اس ڈانٹ

میں معلوم نہیں مرید کے کتنے مقامات میں اضافہ کرنا پیشِ نظر ہوتا ہے۔اگر مرید ادب کوملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے خاموش رہے تو فیض لے جاتا ہے اور اگر بول پڑے تو خالی رہ جاتا ہے۔ باباجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اگر مرید سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سب کچھ صحیح صحیح بیان کر دے تا کہ وہ اس کی رہنمائی کرتے ہوئے اس کو توبہ اور صراط مستقیم کا راستہ دکھا سکے، آپ فرماتے تھے، مرید اگر گناہ کر کے مرشد کے سامنے سب کچھ سچ بیان کر دے تو فیض لے جاتا ہے اور اگر جھوٹ بول دے یا چھپالے تو فیض سے محروم رہ جاتا ہے۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا۔

بے اَدباں نئیں سار اَدب دی گئے ادباں تھیں وانجھے ہو
جیہڑے تھاں مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہُندے کانجھے ہو
جیہڑے مڈھ قدیم دے کھیڑے آہے کدی نہ ہُندے رانجھے ہو
جیں دل حق حضور نہ منگیا حضرت باہو گئے دوہنہ جہانیں وانجھے ہو

اس بیت میں تہی دامانِ قسمت اور اشقیا ازلی کی طرف اشارہ ہے کہ جنہیں خواہ ہزاروں پند ونصیحت کی جائے اور خواہ بے شمار کشف وکرامات اور معجزے دکھائے جائیں وہ کور چشم نہ دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت قرب ومشاہدہ اور وصال کے قائل ہو سکتے ہیں، صرف ان کی بے ادبی اور تعلیم ملحوظ نہ رکھنے کی خاطر ایسے لوگ دونوں جہان کی نعمتوں سے خالی اور تہی دست جاتے ہیں، ان کی مثال ایسے مٹی کے برتنوں سی ہے جو آزمائش کی تھوڑی سی گرمی اور چوٹ کی تاب نہ لا کر ٹوٹ جاتے ہیں اور ان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کی قلعی نہیں چڑھ سکتی ایسے لوگوں کی مثال عاشقانِ الٰہی کے مخالفین کھیڑوں کی طرح ہے کہ وہ رانجھے کبھی نہیں ہو سکتے۔(انوارِ سلطانی،ص:۲۲)

اسی طرح حضور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز مریدین کے لئے اولیاء کاملین و پیرانِ عظام کے ادب کے موضوع پر

ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید کو چاہیے کہ وہ پیرومرشد پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہر قاتل ہے کہ کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے پھر فلاح پائے شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں حضرت خضر علیہ السلام کے واقعات یاد کرلے کیوں کہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں، بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا بے گناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہوجاتا تھا کہ حق یہی ہے جو انہوں نے کیا۔ یوں ہی مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح نہیں معلوم ہوتا، شیخ کے پاس اس کی بحث پر دلیل قطعی ہے۔ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابوسہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو اپنے پیر سے کسی بات میں ''کیوں'' کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا۔

(فتاویٰ افریقہ، ص۱۴۳، سیرت نگینہ رسول صفحہ نمبر 161)

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے اگر مرید اپنے پیرومرشد کو ناراض کر کے قطبِ وقت کے پاس بھی چلا جائے تو تب تک فیض نہ حاصل کر پائے گا جب تک اس کے اپنے پیرومرشد اس سے راضی نہ ہو جائیں۔ فرماتے تھے بزرگانِ دین نے تو اپنے اپنے مرشد کے احترام میں کیا کیا مثالیں قائم کی ہیں جیسے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد کامل کی تکریم میں انتہاء پر پہنچے ہوئے تھے کہ ایک مرتبہ سجادہ نشین صاحب نے اعلیٰ حضرت سے رکھوالی کے لئے دو کتوں کی فرمائش کی تو آپ اپنے گھر پہنچے، اپنے صاحبزادگان کو لیا اور خانقاہ میں سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ احمد رضا یہ دونوں کتے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے، یہ دن کے وقت آپ کا کام کاج کریں گے اور رات کے وقت رکھوالی کرنا بھی جانتے ہیں۔ (انوارِ رضا، صفحہ ۲۳۸)

جیسے کہ حضرت سیّدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں جب شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نوّر اللہ مرقدہٗ

کا مرید ہوا تو کامل بیس سال تک خدمت اقدس میں حاضر رہا، اس درجہ خدمت کی کہ نفس کو کبھی آپ کی خدمت سے راحت نہ دی، نہ دن دیکھتا تھا نہ رات، جہاں آپ سفر کو جاتے سونے کے کپڑے اور توشہ اٹھا کر ہمراہ ہوتا۔ (دلیل العارفین، ص۲)

ایسے ہی حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ کسی درویش نے خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آ کر سوال کیا، اتفاق سے اس وقت لنگر خانہ میں کوئی ایسی شے موجود نہ تھی جو اسے دی جاتی، خواجہ صاحب نے اپنے پاؤں سے جوتیاں اتار کر درویش کو دے دیں اور رخصت کیا، اتفاق سے اس وقت امیر خسرو بادشاہ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے، راستے میں وہی درویش مل گیا، آپ نے درویش سے اپنے پیر و مرشد کی خیریت پوچھی، جب درویش گفتگو کرنے لگا تو امیر خسرو بے ساختہ بول اٹھے، مجھے اپنے پیر کی خوشبو آ رہی ہے شاید ان کی کوئی نشانی تیرے پاس ہے، درویش نے یہ سن کر خواجہ صاحب کی جوتیاں سامنے کر دیں اور کہا یہ مجھے عنایت کی گئی ہیں، امیر خسرو اپنے پیر کی جوتیاں دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور درویش سے کہا تم انہیں فروخت کرنے کو تیار ہو، درویش تیار ہو گیا، امیر خسرو کے پاس اس وقت پانچ لاکھ نقرئی ٹنکے تھے جو سلطان نے ایک قصیدے کے صلہ میں دیئے تھے، آپ نے وہ سب کے سب درویش کو دے کر اس سے جوتیاں لے لیں اور اپنے سر پر رکھ کر مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! درویش نے اسی پر اکتفا کر لیا ورنہ اگر وہ ان جوتیوں کے عوض میری جان و مال بھی مانگتا تو میں وہ بھی دینے سے گریز نہ کرتا۔ (انوار اصفیاء، ص۹۳۵)

ایک مرتبہ عید الفطر کے موقع پر گرمیوں کے دنوں میں بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاندلیانوالہ اپنے ایک مرید محمد سلیم اصغر شاہ یوسفی صاحب کے گھر تشریف لے گئے، محمد سلیم اصغر یوسفی فرماتے ہیں میں جلدی سے کھانے کی تیاری میں مصروف ہو گیا، تندور پر گیا اور اس کو کہا بھائی جلدی سے روٹیاں لگا دو، میرے گھر مہمان آئے ہیں، جب میں روٹیاں لے کر گھر پہنچا تو آپ سرکار نورِ فراست سے سارا معاملہ دیکھتے ہوئے فرمانے لگے بیٹا میری

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا پیر و مرشد مرید کے گھر کے سائیں (مالک) ہوتے ہیں مہمان نہیں ہوتے۔آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی مرید کے گھر اس کے پیر و مرشد آئے ہوں تو وہ ایسے سمجھے جیسے کہ آج رات اس کی زمین یعنی کھیت میں پانی لگا ہوا ہے اور کسّی پکڑ کر تمام رات جاگنا ہے، مطلب یہ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی آنکھ نہیں لگنی چاہیے، یعنی ادب واحترام میں ایک لمحہ کی بھی غفلت نہ ہو جائے۔(سیرت نگینہ رسول، صفحہ نمبر163 تا165)

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

جے توں چاہیں وحدت رب دی مَل مرشد دیاں تلیاں ہو
مرشد لطفوں کرے نظارہ گُل تھیون سب کلیاں ہو
اہناں کلیاں وچوں اک لالہ ہوسی گل نازک کل پھلیاں ہو
دو ہیں جہان انہاندے باہو جنہاں سنگ کیتا دو ولیاں ہو

فرماتے ہیں کہ اے طالب! اگر تو اللہ تعالیٰ کے دریائے وحدت میں داخل ہونے کا آرزومند ہے تو مرشد کامل ڈھونڈ کر اس کی جان توڑ خدمت کرتا رہ اور خدمت کا نام زبان پر نہ لا اور رات دن، ماہ و سال شمار نہ کر بلکہ اپنا سب کچھ مرشد پر نثار کر اسے جس طرح ہو سکے اپنے اوپر مہربان کر تب مرشد خوش اور راضی ہو کر جب لطف سے باطنی نظر اور توجہ فرمائے گا تو تیرے تمام جسم اور بدن کے اندر جتنے لطائف بند ہیں وہ اسم ذات اللہ سے کھل جائیں گے۔(انوار سلطانی، صفحہ ۳۸)

عملِ خاص: میرے حضور قبلہ و کعبہ باباجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ فجر کی سنّتوں اور فرضوں کے درمیان اس وظیفہ کو گیارہ مرتبہ اپنے عمل میں رکھنا چاہیے، اوّل آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف۔

يَا عَزِيْزُ مِنْ كُلِّ عَزِيْزٍ يَا عَزِيْزُ عَزِيْزَمْ

اولیاءاللہ سے دشمنی، بغض وعداوت کا نتیجہ

صائم چشتی اپنی کتاب میرا نگینہ کے صفحہ نمبر ۱۴۱ پر فرماتے ہیں کہ جب حاجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ایک منقبت لکھی اور وہ منقبت اتنی مقبول اور ہر دلعزیز ہوئی کہ زبان زدِ خاص وعام ہوگئی اُس منقبت کے بول تھے۔

"لے یارہویں والے داناں تے ڈُبی ہوئی تر جائیں گی"

صائم چشتی فرماتے ہیں کہ یہ منقبت میں خود بھی متعدد بار نعت خواں حضرات سے سن چکا تھا، نعت خواں حضرات ہی کیا علماءِ اہلسنت بھی اُس منقبت کے بعض اشعار کو اپنے وعظ کی زینت بنایا کرتے تھے اور یہ جو میں نے کہا کہ اس منقبت کے بول زبانِ زدِ خاص وعام تھے تو یہ غلط نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ اہل سنت کے علاوہ وہابی لوگ بھی اس منقبت سے متعارف تھے۔

بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی یہ منقبت جس قدر اہل سنت کو مسرت عطا کرتی تھی، اس سے کہیں زیادہ وہابیوں کے لیے اذیت کا باعث تھی۔ چنانچہ وہ لوگ اس کا توڑ تلاش کیا کرتے تھے، اور پھر ان کے ایک شاعر ابراہیم خادم نے اس کے خلاف نظم لکھی اُس کا پہلا مصرعہ یہ تھا:۔

"اللہ باجھ ناں غیر پکار، نی اِکدن مر جائیں گی"

فی الحقیقت یہ نظم اس منقبت کا توڑ تو نہ بن سکی تاہم اس نے خادم صاحب کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اوراس کا جو حال ہوا اس کے بے شمار شاہد آج بھی موجود ہیں۔

ہوا یوں کہ ابراہیم خادم نے یہ نظم لکھی تو وہابیوں نے اسے سر پر اٹھا لیا اور ہر سٹیج پر اسے یہ نظم سنانے کے لئے فرمائش ہونے لگی، مکھڑے کے اس بول کے علاوہ باقی نظم میں اولیاءاللہ کے خلاف انتہائی حد تک زہر اگلا گیا تھا لہٰذا یہ امر وہابیہ کے لئے باعثِ تسکین تھا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دوستوں کی بے حرمتی کرنے کی کب تک اجازت دیتے، خادم

صاحب ایک جلسہ میں آ رہے تھے، اوکاڑہ سے تاندلیانوالہ آتے ہوئے ماڑی پتن پر کشتی پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھ دیگر کئی بے گناہوں کو لے ڈوبے، حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیڑا تیرانے کا مذاق اڑانے والا شخص اپنے انجام کو اسطرح پہنچا کہ پہلے اس کی بیڑی ڈوب گئی پھر بسیار تلاش کے بعد اس کی لاش کو نکالا گیا تو جسم کا ہر حصہ الگ الگ گلا سڑا ہوا ملا اور چہرہ مسخ ہو چکا تھا۔ (فاعتبروا یااولی الابصار)

اللہ تعالیٰ کسی دشمن کو بھی ایسی موت نصیب نہ کرے، حقیقت یہ ہے کہ وہابیہ دانستہ اور نادانستہ اولیاء اللہ کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو جی میں آتا ہے خالقِ کائنات کے دوستوں کو کہہ دیتے ہیں جس کی سزا بہر صورت ان کا مقدر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں جو میرے ولیوں کو تکلیف دیتا ہے، میری اس کے ساتھ جنگ ہے اب آپ خود ہی اندازہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے والے کا انجام کیا ہوسکتا ہے۔

بہرکیف! حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمِ عظیم عبدالقادر کی برکت سے کشتیاں تیر جانے کی بات کی تھی۔ وہابیہ نے عبدالقادر کو ربّ قادر کی ضد اور نہ سمجھ کر اس پکار کو پرستش اور پوجا کے معنوں میں بیان کرنا شروع کر دیا اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تذلیل وتنقیص پر اتر آئے، جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہرگز پسند نہ تھی کیونکہ اس کا اپنا فرمان ہے، جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی وعداوت رکھے گا میں اسے خبردار کئے دیتا ہوں کہ میں اس سے جنگ کروں گا۔

مثال کے طور پر امام اعظم ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کی شان میں گستاخی کرنے والے ہی کو دیکھ لیں کہ ہمارے امام اعظم سیّدنا ابوحنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کے حاسدین اُن کے زمانے میں بھی تھے اور اب بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیبی امداد سے امام صاحب

کے حاسدوں کو بُری طرح سزائیں دیں اور دیتا رہے گا۔ایک واقعہ حاضر ہے اور اُن کی زبانی جن کی برادری میں سے ہی امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کے حاسد ہیں جو غیر مقلد ہیں۔

ابو بکر غزنوی اپنے والد مولانا داؤد غزنوی کی سوانح حیات کے صفحہ نمبر (191) پر یہ واقعہ درج کرتے ہیں مفتی محمد حسن صاحب نے ایک بار مولانا عبدالجبار غزنوی کا ایک واقعہ سنایا واقعہ یوں ہے کہ امرتسر میں ایک محلّہ تیلیاں تھا جس میں اہلحدیث حضرات کی کثرت تھی۔ اس محلّہ کی مسجد اسی نسبت سے مسجد تیلیاں والی کہلاتی تھی۔ وہاں عبدالعلی نامی ایک مولوی امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے تھے وہ مدرسہ غزنویہ میں مولانا عبدالجبار غزنوی سے پڑھا کرتے تھے،ایک مرتبہ مولوی عبدالعلی نے کہا کہ "ابو حنیفہ سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ اُن کو صرف (17) سترہ احادیث یاد تھیں اور اُن سے کہیں زیادہ مجھے یاد ہیں" اس بات کی اطلاع مولانا عبدالجبار غزنوی کو پہنچی وہ بزرگوں کا نہایت ادب و احترام کرتے تھے انھوں نے یہ بات سنی تو اُن کا چہرہ غصّہ سے سرخ ہوگیا انھوں نے حکم دیا کہ اس نالائق (عبدالعلی) کو مدرسہ سے نکال دو، وہ طالب علم مدرسہ سے نکال دیا گیا تو مولانا عبدالجبار غزنوی نے فرمایا" مجھے ایسا لگتا ہے یہ شخص عنقریب مرتد ہوجائے گا"۔

مفتی محمد حسن صاحب راوی ہیں کہ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کے وہ شخص مرزائی ہوگیا اور لوگوں نے اس کو ذلیل وخوار کر کے مسجد سے نکال دیا۔

اس واقعہ کے بعد کسی نے مولوی کے متعلق مولانا عبدالجبّار غزنوی سے سوال کیا" حضرت آپ کو کیسے علم ہوگیا تھا کہ وہ عنقریب کافر ہوجائے گا" فرمانے لگے جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی اطلاع ملی تو اُسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آ گی۔ مــن عادیٰ لی ولیاًفقد اٰذنته بالحرب (حدیث قدسی) جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اُس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔

میری نظر میں امام اعظم ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ولی تھے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی

طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لئے اس شخص کے پاس کیسے ایمان رہ سکتا ہے؟ (بے ادب بے نصیب، صفحہ نمبر 103,102، از شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اُویسی)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کا دیکھ لیں

کہ ایک دفعہ حضور غوثِ اعظم سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ بغداد میں وعظ فرما رہے تھے کہ باذنِ الٰہی آپ ملکوتی لہجے میں حاضرین سے فرمانے لگے۔اے روزہ دار عابدو،اے شب بیدارو،اے پہاڑوں پر بیٹھنے والو،خدا کرے تمہارے پہاڑ بیٹھ جائیں اور خانقاہ نشینوں ،خدا کرئے تمہاری خانقاہیں زمین دوز ہو جائیں ،حکمِ خدا کے سامنے آؤ،میرا حکم خدا کی طرف سے ہے ،اے راہروان منزل ،اے ابدال ، اے اقطاب،اے پہلوانو،اے جوانو آؤ اور دریاء بیکراں سے فیض حاصل کرلو عزتِ پروردگار کی قسم تمام نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے پیش کیے گئے ،میری نظر لوح محفوظ پر جمی ہے، میں دریائے علمِ الٰہی و مشاہدہ الٰہی کا غوطہ خور ہوں میں تم سب پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حجت ، رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نائب اور اس کا دنیا میں وارث ہوں پھر فرمایا انسانوں کے بھی پیر ہیں لیکن میں تمام پیروں کا پیر ہوں، میرا قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہے۔

آپ کے مریدوں نے اس کیفیت حال کو ایک دوسرے بزرگ کے سامنے ظاہر کیا وہ بزرگ نہ جانے کس عالم میں تھے کہ غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کے فرمودات کو جھٹلاتے ہوئے کہنے لگے "عبدالقادر جیلانی کا قدم دوسرے ولیوں کی گردن پر ہوگا میری گردن پر ان کا قدم ہرگز نہیں"۔

غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کے مرید جو ہر وقت جوشِ عقیدت میں ڈوبے رہتے ان بزرگوں کی اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور تمام باتیں حضور غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کے گوش گزار کر دیں غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) نے پورا واقعہ سن کر بے اختیار فرمایا" اگر اس کی گردن پر عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کا قدم نہیں تو کسی سوّر کا قدم

ہوگا"۔ بظاہر بات ختم ہوگئی تھی اور لوگ اس واقعہ کو بھول گئے تھے مگر کچھ دن بعد ایک ایسا عبرتناک واقعہ پیش آیا کہ پچھلے واقعہ کے تمام نقوش ابھر کر سامنے آگئے تھے وہ بزرگ جنہوں نے غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کی بات پر اعتراض کیا تھا ایک دن کسی دیہاتی علاقے سے گزر رہے تھے کہ ایک خوبصورت عیسائی دوشیزہ اپنے سوّروں کو چرا رہی تھی، پچاس سور تھے جو اِدھر اُدھر گھاس چرتے پھر رہے تھے اچانک بزرگ کی نظر عیسائی دوشیزہ پر پڑی اور ان کے قدم پتھر کے ہوکر رہ گئے مریدوں نے کچھ دیر تک آپ کی بدلی ہوئی حالت کو دیکھا اور پھر بڑے ادب سے آگے چلنے کو کہا مگر بزرگ نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہیں کی اور بڑے اضطراب کے عالم میں کہا کہ تم لوگ آگے بڑھو یا واپس چلے جاؤ، میری منزل آگئی ہے میں یہی قیام کروں گا یہ کہہ کر بزرگ نے عیسائی دوشیزہ کو کھوئی ہوئی نظروں سے دیکھنا شروع کیا تمام مرید حیران تھے، کسی میں اپنے ہونٹوں کو حرکت دینے کی جرأت نہ تھی۔ مجبوراً تمام مرید واپس چلے گئے۔

دوسرے دن مرید جب اپنے پیرومرشد کی خبر لینے کے لیے گئے کہ بزرگ عیسائی دوشیزہ کے پیچھے پیچھے جنگل میں پھر رہے ہیں ایک مرید جس سے بزرگ بہت پیار کرتے تھے ڈرتے ڈرتے ان کے قریب گیا اور جنگل میں قیام کا سبب پوچھا مرید کے سوال کے جواب میں بزرگ نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ عیسائی دوشیزہ کی محبت میں گرفتار ہوگئے ہیں اب انہیں اس کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، مریدوں نے جب یہ خبر سنی تو شدّت غم سے ان کے چہرے زرد پڑ گئے مگر کسی میں دم مارنے کی طاقت نہیں تھی۔

وقت گزرتا رہا کچھ دنوں بعد مریدوں نے ایک ہولناک منظر دیکھا، جنگل میں عیسائی دوشیزہ کا دور دور تک کچھ پتہ نہ تھا اور وہ بزرگ اُس لڑکی کے سوروں کی نگرانی کررہے تھے۔ مرید دم بخود کھڑے تھے، پھر بزرگ آرام کرنے کے لیے درخت کے نیچے زمین پر لیٹ گئے سوّر کے کچھ بچے اپنے نگران کو دیکھ کر قریب آئے اپنے ناپاک منہ سے بزرگ کے پیروں کو چاٹنے لگے اور پھر کھیلتے کھیلتے ان کے سینہ پر چڑھ گئے مرید یہ منظر دیکھ کر لرز گئے اور کانپتے

ہوئے بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے :"حضرت! ہم اپنے آپ میں گستاخی کی جرأت نہیں کر پاتے مگر پھر بھی غلاموں کی حیثیت سے اتنا ضرور عرض کریں گے کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟" کچھ نہیں یہ دل کا معاملہ ہے میں عیسائی دوشیزہ سے محبت کرتا ہوں اس کا حصول میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے، عشق کی کچھ شرائط ہوتی ہیں۔عیسائی دوشیزہ کے عشق کی پہلی شرط یہ ہے کہ میں اس کے جانوروں سے عشق کروں بہر حال میں اس امتحان سے گزر رہا ہوں اگر کامیاب ہوگیا تو وہ میری شریک حیات بن جائے گی" یہ کہتے کہتے بزرگ کے چہرے پر نا قابل بیان مسّرت کی لہر دوڑ گئی اور تمام مریدوں کے چہرے فق ہوگئے بزرگ کا ایک مرید جو سب سے چہیتا تھا آگے بڑھا اور اس نے بڑے کرب کے ساتھ کہا کہ حضرت کیا آپ کو کچھ بھی یاد نہیں کہ آپ کس درجے کے بزرگ ہیں؟" نہیں مجھے یاد نہیں آتا کہ میں کبھی بزرگ بھی رہ چکا ہوں" مریدوں کے ذہنوں کو شدید جھٹکا لگا کہ ان کا روحانی پیشوا اپنے ماضی کو بالکل فراموش کر چکا ہے، کیا آپ کو قرآن بھی یاد نہیں؟ مرید نے کانپتے ہوئے دوسرا سوال کیا بزرگ کچھ دیر سوچتے رہے جیسے وہ اپنے ذہن پر زور دے کر یاد کرنے کی کوشش کر رہے ہوں آخر کار ان کے بجھے ہوئے چہرے پر کچھ روشنی سی ہوئی اور وہ بڑے عجیب سے لہجے میں بولے" ہاں مجھے قرآن کریم کی ایک سورۃ یاد ہے، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہ اللہ ایک ہے)۔یہ سن کر مریدوں کے چہرے فرطِ غم سے دھواں ہوگئے جو شخص اپنے وقت کا بہترین حافظِ قرآن تھا اسے صرف چار آیتیں یاد تھیں ۔حضرت یاد کریں آپ کو پورا قرآن حکیم یاد تھا سارے شہر میں آپ کی قرأت کی دھوم تھی" مرید نے شدید جذباتی لہجے میں کہا" جاؤ مجھے کچھ یاد نہیں، میں بس دوشیزہ فرنگ کا عاشق ہوں میں کسی کو نہیں پہچانتا تم کون ہو؟ میرا پیچھا چھوڑ دو اور مجھے کام کرنے دو، بزرگ کا لہجہ ناگواری کی حد تک تلخ ہوگیا تھا۔مرید سر جھکائے ہوئے واپس لوٹ آئے اپنے پیرومرشد کی اس گمراہی پر سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

آخر ایک روز بزرگ کے مریدوں کو وہ واقعہ یاد آ گیا جب انہوں نے فرمایا تھا" میری گردن

پر عبدالقادر کا قدم نہیں"۔جس کے جواب میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا" کہ اگر اُس کی گردن پر میرا قدم نہیں تو پھر کسی سوّر کا قدم ہوگا" یہ غوث اعظم کا جواب تھا۔اب مریدوں کے ذہن کا غبار صاف ہو چکا تھا ،دوسرے ہی لمحے ان بزرگ کے تمام مرید غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کی خدمت میں حاضر ہوکر فریاد کررہے تھے ،سارا وقعہ سننے کے بعد غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) نے فرمایا میرے دل میں اُس کے لئے کوئی غبار نہیں ہے یہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے پھر بھی میں دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے معاف کرے ۔روایت ہے کہ جیسے ہی غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ،بزرگ کے دل ودماغ پر پڑا ہوا پردہ ہٹ گیا اوران کا زنگ آلود قلب پہلے کی طرح منور ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ عشقِ دوشیزۂ فرنگ پر لعنت بھیج کر اپنی منزل کی طرف لوٹ آئے اس واقعے سے ہر دور کے بزرگوں نے عبرت حاصل کی ہے تمام زمانوں کے قطب،غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کو اولیاء کا سردار مانتے ہیں مگر خود غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) اس بات سے بے نیاز تھے کہ دنیا انہیں کیا کیا سمجھتی ہے وہ ہمہ وقت اپنے خدا کو راضی کرنے کی فکر میں غرق رہتے تھے یہاں تک کہ پیغام اجل آ پہنچا ،وصال سے پہلے آپ نے بڑے حیرت انگیز لہجے میں فرمایا" میری تکذیب تمہارے لیے زہر قاتل ہے دنیا وآخرت کی تباہی کا سبب ہے میں تلوار باز اور قاتل ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں شیشے کی بوتل کی طرح ہو۔

(بے ادب بے نصیب ،صفحہ نمبر 112 تا 118 ،شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اُویسی)

اَوراد وَ وظائف واعمالِ روحانیت میں اجازت کی ضرورت کیوں؟

سورۃ العلق کی پہلی آیت:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝
پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو

(کنز الایمان تفسیر نور العرفان صفحہ نمبر 895 حاشیہ 9)

مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سورۃ العلق کی پہلی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اپنے رب کے نام کو پڑھو یعنی اس کی تلاوت کرو، تب اس سے چند فائدے حاصل ہوں گے، ایک یہ کہ ذکر اللہ باقی عبادات سے افضل ہے کہ رب نے پہلے اسی کا حکم دیا، دوسرے یہ کہ ذکر اللہ کے لیے بزرگوں کی اجازت مفید ہے، بغیر اجازت ذکر اللہ میں خاص تاثیر نہیں پیدا ہوتی، دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے ہی ذکر اللہ کرتے تھے، مگر الہام الٰہی اور اپنے جذبہ محبت سے آج رب نے اپنے ذکر کی اجازت صراحۃً دی، تاکہ آئندہ اس کی نئی تاثیریں ظاہر ہوں، اور تا قیامت مسلمان بالواسطہ یا بلا واسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ذکر کیا کریں، صحابہ بلا واسطہ، دوسرے مومن بالواسطہ، دیکھو اگر گھر میں بجلی کی فٹنگ ہو چکی ہو مگر کنکشن نہ ملا، تو روشنی نہیں ہوتی، قرآن اور سارے ذکر روحانی بجلی کے بلب اور رحمت کے پنکھے ہیں مگر فائدہ جب دیں گے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکشن ملے گا۔

اجازت کی اہمیت اور فائدہ

بزرگانِ دین فرماتے ہیں بغیر اجازت عامل کو کوئی عمل نہیں کرنا چاہیے۔اعمال روحانیت میں اجازت شرط اوّل ہے۔میرے حضور قبلہ و کعبہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے، کسی وِرد یا وظیفہ کو پڑھنے کے لیے کسی صاحبِ اجازت سے اجازت لینا ضروری اور باعث برکت ہے۔بغیر اجازت کے پڑھنے سے مشکلات اور پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔محض کتاب پر لکھا ہوا پڑھ لینے سے کہ اس وظیفہ کی اجازت ہے کافی نہیں ہے، کیونکہ جب کوئی صاحبِ اجازت، اجازت فرماتے ہیں تو پھر وہ ضامن اور محافظ ہوتے ہیں اور مشکل وقت پڑنے پر یا کسی امتحان کے موقع پر مدد فرماتے ہیں۔بغیر اجازت اَوراد و وظائف یا عملیات روحانیت میں وہ برکت اور تاثیر ظاہر نہیں ہوتی جو اصل میں ہونی چاہیے۔مثلاً، حضور ﷺ نے ایک کافر کو فرمایا کہ اُس درخت سے کہو تجھ کو اللہ کے رسول بُلاتے ہیں، وہ شخص حضور ﷺ کی اجازت ملنے کے بعد اُس درخت کو جا کر اپنی زبان سے کہتا ہے کہ چل تجھے اللہ کے رسول بلاتے ہیں۔اب وہ درخت یہ نہیں دیکھتا کہ کہنے والا کون ہے "مسلمان ہے یا کافر" فوراً زمین چیرتا ہوا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتا ہے۔آج آپ کسی درخت کو ہزاروں لاکھوں مرتبہ بھی بُلاتے رہیں تو وہ درخت اپنی جگہ سے نہیں چلے گا۔لیکن اُس کافر نے ایک مرتبہ کہا اور اُس درخت نے اُس کے حکم پر فوراً عمل کیا بات صرف وہی ہے "حکم اور اجازت" لہٰذا بغیر اجازت کوئی عمل نہ کیا جائے۔اس لئے کسی عمل یا وظیفہ کو شروع کرنے سے پہلے کسی صاحب اجازت، بزرگ یا کم از کم اُس عمل کے عامل سے اُس کی اجازت لے لی جائے پھر وہ عمل شروع کیا جائے کیونکہ خودرَو پودا صرف پتے لاتا ہے پھل اور پھول نہیں لاتا۔مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسائلِ نعیمیہ میں فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جب قرآنی آیات نور اور شفاء ہیں تو چاہیے کہ ہر شخص ان پر عمل کر لیا کرے اعمال و وظائف میں اجازت کی اور علم

دین میں دستار بندی و سند کی شرط کیوں ہے۔عمل آگ کی تاثیر رکھتا ہے آگ کا جلانا اجازت پر موقوف نہیں۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ اعمال و وظائف اور علم دونور ہیں۔ایک تو الفاظ کا دوسرے عاملِ باعمل کی زبان کے الفاظ کا نور،اور عامل کا اثرِ فتح بابِ اجازت سے فتح یاب ہوتا ہے۔یہ اثر سینہ پاکِ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پاک سینوں کے ذریعے ایسے پہنچتا ہے جیسے شیشوں سے چھن کر شمع کا نور،تلوار کیلئے دھار اور وار دونوں ضروری ہیں۔ بغیر وار سیکھے ہوئے دھار بےکار ہے اور وار کے لیے اجازت شیخ کی ضرورت ہے نہ کہ دھار کے لئے۔اس لیے اجازت بے حد ضروری ہے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔جیسے کوئی مریض حکیم یا ڈاکٹر کی بجائے خود دوائی خانہ میں جا کر دوائیاں کھانا شروع کر دے۔

اللہ والوں کے دم اور تعویز دھاگے

صحیح بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران ہمارا قافلہ ایک جگہ رکا ہوا تھا۔قریب ہی ایک بستی میں سے ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ ہمارے سردار کو سانپ ڈس گیا ہے تم میں سے کسی کو منتر وغیرہ پڑھنا آتا ہے ہم میں سے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اُس لڑکی کے ساتھ گئے اور سردار پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تھوک سے دم کیا خدا نے اُس کو اچھا کر دیا۔اُس سردار نے اس صلہ میں اُن کو کچھ بکریاں (ایک روایت میں ہے کہ تین بکریاں دیں) ایک روایت میں ہے کہ 30 بکریاں دیں جبکہ ایک روایت میں ہے کہ بکریوں کا ریوڑ دیا۔صحابہ کرام نے مدینہ منورہ پہنچنے تک ان بکریوں کا گوشت کھانے سے پرہیز کیا تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مسئلہ دریافت کرلیں کہ ان بکریوں کا ہمارے لیے گوشت کھانا حلال ہے یا حرام۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا تم نے کیا پڑھ کر دم کیا تھا اُنہوں نے کہا سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔آپ ﷺ مسکرائے اور پوچھا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس میں شفاء ہے اُنہوں نے عرض کی کہ ہم جانتے تھے کہ سورۂ فاتحہ کو سورۂ شفاء بھی کہتے ہیں۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ بکریاں حلال ہیں اور تم ان کا گوشت کھا سکتے ہو بلکہ اس میں سے میرا حصّہ بھی الگ کر دو۔ یہ تو بخاری شریف کی روایت سے ثابت ہوا خود قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ٥
اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 82)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ابن ماجہ میں مرفوعاً روایت ہے کہ بہترین علاج قرآن ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ٥
سورہَ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

رہی بات تعویذ دھاگے کی تو حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرور عالم (ﷺ) نے شہزادگان یعنی حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے تعویز بنایا اور اُن کے گلے میں ڈال کر فرمایا کہ حضرت ابراھیم علیہ السّلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام و حضرت اسحاق علیہ السّلام کے لیے بھی تعویز بنایا تھا۔ (رواہ مسلم وغیرہ)۔

اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ دم درود، دعائیں اور اوراد وَ وظائف سے کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر بدل جاتی ہے تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی نے حضور (ﷺ) سے پوچھا یہ دعائیں اوراد وَ وظائف اور دیگر وہ اسباب جو ہم کرتے ہیں کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی سے ہی تو ہے۔

عقلی دلائل۔

اب اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ منہ کی سانس طبی قاعدے سے زہریلی ہوتی ہے اس پر پانی سے دم کرنا بیماری کا باعث ہوگا۔

جواب۔ جب آپ نے اتنا مان لیا جو باہر کی ہوا جسم کے اندرونی حصّے سے مل کر آئے اُس

میں بیمار کرنے کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے تو اتنا اور بھی مان لو کہ جو ہوا اُس زبان سے مل کر آئے جس نے ابھی ابھی قرآن پڑھا ہے اُس میں تندرست کرنے کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جیسے اگر ہوا باغ اور چمن سے گزر کر آئے تو دماغ کو معطر اور تروتازہ کر دیتی ہے اور اگر گندگی کے ڈھیر سے اُٹھ کر آئے تو دماغ کو سڑا کر جھلسا کر رکھ دیتی ہے اور برف سے مس ہو کر آئے تو ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ کوہ مری کی ہوا بخار والوں کو شفاء دیتی ہے۔ کیونکہ چیڑ کے درختوں سے ٹکرا کر مریض کو لگتی ہے ایسے ہی جس زبان سے ذکر اللہ کا کیا گیا ہو اُس سے چھو کر جو ہوا نکلے وہ بیمار کو شفاء دیتی ہے۔ (رسائلِ نعیمیہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفحہ نمبر 331)

جاپان کے مایہ ناز سائنسدان ڈاکٹر سارو ایموٹو نے انکشاف کیا ہے کہ آبِ زمزم میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اِس کے سوا دنیا کے کسی بھی پانی میں نہیں۔ انہوں نے ٹیکنالوجی کی مدد سے آبِ زمزم پر متعدد تحقیقات کیں، جن کی مدد سے انہیں معلوم ہوا کہ آبِ زمزم کا ایک قطرہ عام پانی کے ایک ہزار قطروں میں شامل کیا جائے تو عام پانی میں بھی وہی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں جو آبِ زمزم میں ہیں۔ ڈاکٹر ایموٹو جاپان میں ہیڈ وانسٹیٹیوٹ برائے تحقیق کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک لیکچر میں کہا کہ جاپان میں انہیں ایک عرب باشندے سے آبِ زمزم ملا، جس پر انہوں نے مزید تحقیق کی تو تحقیق سے معلوم ہوا کہ آبِ زمزم کے ایک قطرہ کا بلور (ایک چمکدار معدنی جوہر) ایک ایسی خاص انفرادیت رکھتا ہے جو دیگر کسی پانی کے قطرے کے بلور سے مشابہت نہیں رکھتا۔ کرّہ ارض کے کسی خطے سے لیے گئے پانی کے خواص آبِ زمزم سے کسی طرح بھی مشابہت نہیں رکھتے انہوں نے لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے معلوم کیا کہ آبِ زمزم کے خواص کو کسی طرح بھی تبدیل کرنا ممکن نہیں اس کی اصل وجہ جاننے سے سائنس قاصر ہے آبِ زمزم کی ری سائیکلنگ کرنے کے بعد بھی اس کے بلور میں تبدیلی نہیں پائی گئی۔ جاپانی سائنسدان نے مزید انکشاف کیا کہ مسلمان کھانے پینے اور ہر کام کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس پانی پر بسم اللہ شریف پڑھی جائے اس میں عجیب قسم کی تبدیلی

وقوع پذیر ہوتی ہے۔لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے عام پانی کو طاقتور خوردبین کے ذریعے دیکھا گیا اور پھراس پر بسم اللہ پڑھنے کے بعد دیکھا گیا تو اس کے ذرّات میں تبدیلی واقع ہوگئی تھی۔بسم اللہ پڑھنے کے بعد پانی کے قطرے میں خوبصورت بلور بن گئے تھے۔انہوں نے کہا ،انہوں نے پانی پر قرآن مجید کی آیت پڑھی تو اس میں بھی عجیب قسم کا تغیر واقع ہوا۔اس نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانی میں عجیب قسم کی صلاحیتیں رکھی ہیں۔پانی میں قوتِ سماعت،احساس، یاداشت اور ماحول سے متاثر ہونے کی صلاحیت ہے۔اگر پانی پر قرآنِ کریم کی آیات کی تلاوت کی جائے تو اس میں مختلف امراض سے علاج کی صلاحیت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔پانی ماحول کے مثبت اور منفی حالات کا اثر قبول کرتا ہے۔ڈاکٹر ایموٹو نے کہا کہ کرّہ ارض کی تمام مخلوقات خواہ وہ بظاہر جمادات ہی کیوں نہ ہوں ان میں ماحول کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔کائنات کا ہر ذرہ شعور رکھتا ہے اور اسی شعور کے نتیجے میں وہ اپنے خالق کی تسبیح میں مصروف ہے۔(مجلّہ حضرت کرماں والا شریف،مارچ 2009)

نوٹ:امریکہ کے ڈاکٹروں نے بھی سورۂ فاتحہ کو سورۂ شفاء ہونا تسلیم کرلیا تفصیل صفحہ نمبر 293 پر موجود ہے۔

صحابہ کرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال شریف اور لباس شریف دھوکر بیماروں کو پلاتے تھے۔خود نبی کریم (ﷺ) بیماروں کے لیے پانی میں اپنی انگلیاں شریف ڈبو دیا کرتے تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام دم کے ذریعے مردے زندہ کردیا کرتے تھے۔کیونکہ وہ خود حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دم سے پیدا ہوئے تھے۔(رسائل نعیمیہ)

سوال۔تعویز کیوں لکھا جاتا ہے اور اس کا کیا فائدہ ہے؟

جواب۔جیسے بعض مخلوق کے ناموں میں تاثیر ہے کہ کسی کو اُلّو، گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور حضرت قبلہ وکعبہ کہہ دو تو خوش ہو جاتا ہے۔حالانکہ اُلّو، گدھا بھی مخلوق ہیں اور قبلہ وکعبہ بھی۔ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں۔شافی میں شفاء کی غفار میں بخشش کی۔پھر خواہ یہ اسماء الٰہیہ لکھ کر پاس رکھو یا پڑھ کر دم کرو ضرور اثر کریں

گے۔اگر پیاز کی گانٹھ پاس ہوتو بُو اثر نہیں کرتی ایسے ہی رب کا نام ساتھ ہوتو بلائیں اثر نہیں کرتیں جو ہم پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں اور رب کے نام گناہ دور کرتے ہیں جیسے پانی نجاست کو۔لہذا ان سے شفاء ہوتی ہے۔(رسائلِ نعیمیہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفحہ نمبر 331)

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

حضرت عمرو بن میمون اودی فرماتے ہیں کہ حضور (ﷺ) نے ایک آدمی کو نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

1۔اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔ 2۔اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔
3۔اپنی امیری کو اپنی غربت سے پہلے۔ 4۔اپنی فرصت کو اپنی مصروفیت سے پہلے۔
5۔اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔(مستدرک حاکم،مشکوٰۃ شریف)

نماز

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○
ترجمہ:اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر 43)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)،اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب عطا فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز کی ادائیگی کرنا۔(بخاری،مسلم،مشکوٰۃ)

ایمان کی نشانی نماز

اہمیت نماز اس چیز سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ امام شعرانی (رضی اللہ عنہ) کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ حضور (ﷺ) کے نائب خلفاء میں سے خلفاء دین اسلام کی کسی عبادت کے چھوڑنے پر کفر کی حد لازم نہیں سمجھتے تھے مگر ماسوائے نماز کے کہ اس کے چھوڑنے کو وہ کفر خیال کرتے تھے ویسے بھی ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی نشانی نماز ہے(منیۃ المصلی)۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت ابوھریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک قیامت کے دن سب سے قبل بندہ کے اعمال میں سے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب اور فلاح پائے گا اور اگر وہ درست نہ ہوئی تو وہ نامراد اور ناکام ہوگا اور اُس کی فرض نماز میں کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندہ کے نفل میں تاکہ اس سے اس کے فرضوں کی تکمیل کی جائے اور اس طرح اُس کے باقی اعمال کا حساب ہوگا۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی اس کا نام دوزخ کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ اللہ اور اُس کا رسول (ﷺ) اس سے بیزار ہیں اور جو شخص نماز کا پابند نہیں وہ قیامت کے دن فرعون کے ساتھ ہوگا۔

صلاۃ اللّیل اور تہجد

نمازِ عشاء کے بعد جو بھی نوافل پڑھے جائیں اُن کو صلاۃ اللّیل کہتے ہیں اور عشاء کے بعد کچھ دیر سو کر اُٹھ کر جو نوافل ادا کیئے جائیں وہ نماز تہجّد ہے قبلہ پیر و مرشد قطب جلّی حاجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تہجّد کے آٹھ نوافل ادا فرمانے سے پہلے دو رکعت نفل تحیّۃ الوضو اور دو رکعت نفل شکرانہ ادا فرماتے تھے اس کے بعد دو، دو نفل کر کے آٹھ نفل بہ نیت تہجّد ادا فرماتے تھے اور ان آٹھ نفلوں میں پہلی رکعت میں پانچ مرتبہ دوسری رکعت میں تین مرتبہ سورہء اخلاص (الحمد شریف کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے) پڑھتے تھے۔ عشاء کے بعد سو کر اُٹھنے کے بعد دو نفل بھی پڑھ لیے جائیں تو تہجّد ادا ہو جائے گی۔
آپ فرمایا کرتے تھے جو درویش تین دن تک تہجد کی نماز نہ پڑھے، اس کا نام درویشوں کی فہرست سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ (سیرت نگینہ رسول صفحہ نمبر 368)
صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) سے مروی حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ربِّ عزّ وجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمانِ دنیا پر تجلی خاص

فرماتا ہے اور فرماتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اُسکی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اُسے دُوں ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اُس کی بخشش کردوں اور سب سے بڑھ کر تو نمازِ داوٗد ہے کہ بخاری و مسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب نمازوں میں اللّٰہ عزّ و جل کو زیادہ محبوب نمازِ داوٗد ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصّہ میں سوتے۔

بیہقی کی ایک روایت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ذکر فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے اور اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خوابگاہوں سے جُدا ہوتی تھیں وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لئے حساب کا حکم ہوگا۔

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اُس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اُسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔

ترمذی ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں فرماتے ہیں قیام اللّیل کو اپنے اُوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیّآت کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہوا اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو، دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

صلاۃ الاوابین: مغرب کے فرض اور سنّتیں ادا فرمانے کے بعد دو، دو کرکے کم از کم چھ رکعتیں ادا کرنا صلوۃ الاوابین کہلاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں فرماتے ہیں جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور اُنکے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو بارہ (12) برس کی

عبادت کے برابر کی جائیں گی۔ترمذی شریف کی روایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے"جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائیگا"طبرانی کی روایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں"جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں"۔

نماز اشراق: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکرِ خدا کرتا رہا یہاں تک آفتاب بلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

نماز چاشت: کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں حدیث پاک میں ہے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اور صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ** کہنا صدقہ ہے اور **اَللّٰـهُ اَكْبَرُ** کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے صحیح مسلم میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے (دُرّ مُختار)

صلاۃ التسبیح: اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ نبی ﷺ نے حضرت عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں، کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا، اگلا، پچھلا، پرانا، نیا، جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں براویت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مذکور ہے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر کہہ کر یہ پڑھے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر یہ پڑھے۔ (پندرہ مرتبہ)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ اور کوئی سورت پڑھ کر (دس مرتبہ) یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں (دس مرتبہ) پڑھے پھر رکوع سے سر اُٹھائے اور بعد تسمیع وتحمید (دس مرتبہ) کہے پھر سجدہ کو جائے اور اُس میں (دس مرتبہ) پڑھے پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر (دس مرتبہ) کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں (دس مرتبہ) پڑھے۔ یونہی چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں (75) بار تسبیح یعنی چاروں میں کل تین سو بار ہوگئی اور رکوع وسجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے فرمایا سورہ تکاثر والعصر اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللّٰہ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔ (بہارِ شریعت)

صلاۃ الحاجت (یعنی نماز ہزار حاجت)

جمعہ کی رات کو غسل کر کے پاک اور ستھرے کپڑے پہنے اور سحر کے وقت دو نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ کافرون دس (10) بار، دوسری رکعت میں دس (10) بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر دس (10) بار درود شریف اور دس (10) بار

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ ٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اور دس بار

رَبَّنَآ اٰتِنَافِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اس کے بعد جتنی حاجات و مقاصد ہوں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے، مجرب صحیح۔ انشاءاللہ۔

روزہ

يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاكُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گے جیسے اگلوں
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (سورۃ البقرہ آیت نمبر 183)

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے **وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ** روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشف المحجوب شریف میں فرماتے ہیں کہ روزہ چونکہ ایک باطنی عبادت ہے جس کا ظاہر سے کوئی

تعلق نہیں کوئی غیر اس میں حصہ دار نہیں ہوتا اور اسی لیے اس کی جزا بھی عظیم ہے لوگوں کا داخلہ بہشت میں رحمتِ الٰہی سے ہوگا۔ درجات بقدرِ عبادت ملیں گے مگر ہمیشہ بہشت میں رہنے کا ضامن روزہ ہوگا۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے خود اس کی جزا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اب تفصیل سے چند باتیں روزہ اور بھوک کے متعلق بتاتا چلوں جو حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف المحجوب شریف میں ارشاد فرمائی ہیں۔

حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا "روزہ آدھی طریقت ہے"۔ میں ایسے مشائخِ کرام سے مل چکا ہوں جو ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور کچھ ایسے بزرگوں سے بھی مِلا ہوں جو صرف ماہ رمضان میں روزے رکھتے تھے اور یہ (ماہ رمضان کے روزے) طلبِ اَجر کے لیے تھے۔ غیر از رمضان روزہ نہ رکھنا ترکِ اختیار خود اور ترک ریا کے لیے تھا۔ یہ بھی دیکھا کہ بعض مشائخ نفلی روزہ رکھتے ہیں مگر کسی کو خبر نہیں ہوتی اور کوئی کھانا لے آئے تو کھا لیتے ہیں۔ یہ بات سنّت سے زیادہ قریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر ﷺ گھر پر تشریف لائے تو دونوں نے عرض کی۔ ہم نے آپ کے لیے کھجور کا حلوہ تیار کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ آج میرا ارادہ روزے کا تھا مگر لاؤ میں روزہ کسی اور دن رکھ لوں گا۔ میں نے دیکھا کہ مشائخ ایام بیض (ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ) ماہ مبارک (محرم) سے رجب اور شعبان تک ہر عشرہ میں روزے رکھتے تھے۔ یہ بھی دیکھا کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ بھی رکھتے تھے۔ جسے پیغمبر ﷺ نے خیر الصیام کہا ہے اور وہ ایک دن روزہ رکھا جاتا ہے اور دوسرے دن افطار کیا جاتا ہے۔

روزہ درحقیقت نفس کو روکنا ہے (امساک) سب طریقت کا راز اسی میں مضمر ہے۔ روزہ کا کمترین پہلو بھوکا رہنا ہے۔ "والجوع طعام اللہ فی الارض" بھوک زمین پر حق تعالیٰ کا طعام ہے۔ بھوک سب زمانوں میں اور ہر قوم میں شرعاً اور عقلاً پسندیدہ ہے۔ رمضان کے ایک ماہ کے روزے ہر عاقل و بالغ، تندرست اور مقیم مسلمان پر فرض ہیں۔

نفس کو روکنے کی بہت سی شرائط ہیں مثلاً پیٹ کو کھانے سے بچانا، آنکھ کو نظر شہوت سے، کان کو غیبت سننے سے، زبان کو لغو اور بیہودہ باتوں سے جسم کو دنیا کی پیروی اور شریعت کی مخالفت سے، صرف ان شرائط کی تکمیل کی صورت میں روزہ درست ہے۔ پیغمبر ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا" جب تو روزہ رکھے تو تیرے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ الغرض تیرا ہر عضو روزہ دار ہونا چاہیے" اور نیز حضور ﷺ نے فرمایا" بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے روزہ سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

میں (علی بن عثمان الجلابی) نے سرور عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کی" یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے" آپ ﷺ نے فرمایا اپنی زبان اور دیگر حواس کو حبس کر" حواس کو حبس میں رکھنا ہی مکمل مجاہدہ ہے" جملہ علوم حواس کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں، (یہ حواس دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے کی قوتیں ہیں) حواس علم و عقل کے سالار ہیں جب کوئی انسان حق تعالیٰ کی نافرمانی سے مکمل طور پر محفوظ ہو جاتا ہے تو وہ ہر حال میں روزہ دار ہوتا ہے۔

مشہور ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائش کے دن روزہ سے تھے اور وفات کے دن بھی روزہ دار تھے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیسے ممکن ہے جواب ملا کہ آپ نے روزِ پیدائش تا نماز شام دودھ نہیں پیا۔ وفات کے دن ایسے ہی روزہ رکھا ہوا تھا۔ اس روایت کے ابوطلحہ مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راوی ہیں۔

طاؤس الفقراء شیخ ابو نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق یہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ آپ ماہ رمضان میں بغداد شریف پہنچے۔ مسجد شونیزیہ میں آپ کو ایک الگ حجرہ مل گیا اور درویشوں کی امامت بھی آپ کے سپرد ہوئی۔ آپ عید تک امامت کرتے رہے۔ تراویح میں آپ نے پانچ بار قرآن دہرایا۔ ہر شام خادم ایک نان حجرہ میں پہنچا دیا کرتا تھا۔ عید کے دن آپ تشریف لے گئے خادم نے دیکھا تو تیس کی تیس روٹیاں حجرہ میں اسی طرح موجود تھیں۔

علی بن بکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حفص مصیصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ رمضان میں آپ نے پندرھویں روزے کے علاوہ کسی دن کچھ نہیں کھایا۔

ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق مشہور ہے کہ رمضان میں آپ نے شروع سے آخیر تک کچھ نہیں کھایا۔ گرمی کا موسم تھا ہر روز گندم کاٹنے کی مزدوری کرتے۔ جو کچھ مزدوری کماتے تھے درویشوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ شب بھر نوافل ادا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔ نہ انہوں نے کچھ کھایا اور نہ سوئے۔

دانشمند ابو محمد بالقرای رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رحلت کے وقت میں حاضر تھا (۸۰) اسّی روز سے آپ نے کچھ نہیں کھایا تھا اور نماز باجماعت ادا کی تھی۔ میں نے متاخرین میں سے ایک بزرگ کو دیکھا اسّی (۸۰) روز تک دن رات فاقہ کیا اور کوئی نماز بغیر جماعت ادا نہیں کی۔

پیغمبر ﷺ نے فرمایا "بَطْنٌ جائِعٌ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ سَبعِینَ عَابِدًا غَافِلاً" بھوکے پیٹ والا حق تعالیٰ کے نزدیک ستر غافل عبادت گذاروں سے زیادہ محبوب ہے" پس بھوکا رہنے کا مقام بہت بلند ہے اور تمام امتوں میں پسندیدہ ہے ظاہر ہے کہ بھوکے انسان کے دل و دماغ بہت تیز ہوتے ہیں اور اس کی طبیعت صحت مند ہوتی ہے" کیونکہ بھوک نفس کو انکساری اور دل کو عجز سکھاتی ہے۔ پہلے لوگ صرف اس لیے کھاتے تھے کہ زندہ رہیں اور تم اس لیے زندہ ہو کہ کھاتے رہو۔ نیز بھوک صدیقین کا طعام، مریدوں کا مسلک اور شیاطین کی قید ہے آدم علیہ السلام کا بہشت سے نکلنا اور قرب الٰہی سے محروم ہونا قضائے حق سے ایک لقمہ کھانے کی بنا پر تھا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بے چارگی میں بھوکا ہو وہ بھوکا نہیں ہوتا۔ اسے کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور کھانے کی خواہش رکھنے والا کھانے والے سے کم نہیں ہوتا جسے بھوک کا مقام ملتا ہے وہ کھانے کو ترک کرنے والا ہوتا ہے کھانے سے منع کیا ہوا نہیں ہوتا۔ جو شخص کھانے کا سامان سامنے ہوتے ہوئے اسے ترک کرے اور بھوک کی تکلیف برداشت کرے اسے بھوکا کہا جا سکتا ہے۔ شیطان کو مقید کرنا اور ہوائے نفس روکنا بجز بھوکا رہنے کے ممکن نہیں۔

کتانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں مرید میں تین چیزیں ضرور ہونی چاہئیں "نیند غلبہ کی وجہ سے، کلام ضرورت کے سبب اور کھانا فاقہ کی بناء پر۔"

حج اور عمرہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ؕ
بے شک سب میں پہلا گھر جولوگوں کی عبادت کومقرر ہواوہ ہے جومکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان
فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ
کاراہنمااس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ،اور جواس میں آئے امان میں ہواور اللہ
عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ
کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو
اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ؕ
اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے (سورہ آلِ عمران آیت نمبر 97,96)

اور فرماتا ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ
حج وعمرہ کواللہ کے لئے پورا کرو۔(سورہ بقرہ آیت نمبر196 کا کچھ حصہ)

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی وابن ماجہ سے روایت ہے عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

ترمذی وابن خزیمہ وابن حبان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کی میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

بخاری وابوداؤد نسائی وابن ماجہ وغیرہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

بزاز نے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا حاجی اپنے گھر

والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ بزار نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں اللہ نے انہیں بلایا یہ حاضر ہوئے انہوں نے اللہ سے سوال کیا اُس نے انہیں دیا۔ اسی کے مثل ابن عمر وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

بزار وطبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اُس کے لئے بھی۔

ابو یعلیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا تو قیامت تک اُس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کرنے کے لیے نکلا اور مر گیا اُس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اُس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ طبرانی وابو یعلی ودار قطنی وبیہقی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اُس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہو گی نہ حساب ہو گا اور اُس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔

اب اللہ والوں کی کچھ خاص باتیں بتا تا چلوں کہ کشفُ المحجوب شریف میں حج کے بیان میں ہے کہ محمد بن فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مجھے تعجب ہے کہ لوگ دنیا میں اس کے (اللہ کے) گھر کی تلاش کرتے ہیں۔ اپنے دل میں اس کا مشاہدہ طلب نہیں کرتے حالانکہ خانہ کعبہ کبھی موجود ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ دل میں مشاہدۂ حق لامحالہ ہوتا ہے سنگ کعبہ کی زیارت فریضہ ہے اور اِس پر سال میں اُس کی صرف ایک بار نظر ہوتی ہے اِس کے برعکس دل پر شب وروز تین سو ساٹھ بار چشمِ رحمت ہوتی ہے۔ دل کعبہ سے بڑھ کر قابلِ زیارت ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایہہ تن رب سچّے دا حُجرہ دل کھڑیا باغ بہاراں ہُو
وچّ کوزے وچ مصلے وچ سجدے دیاں تھاراں ہُو
وچ کعبہ وچ قبلہ وچ اِلّا اللّٰــہ پُکاراں ہُو
کامل مرشِد ملیا باہو اوہ آپے لیسی ساراں ہُو

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانے ہُو
وچ بیڑے وچ جھیڑے وچ ونجھ موہانے ہُو
چوداں طبق دلے دے اندر تمبو وانگن تانے ہُو
جو دل دا محرم ہووے باھو سوئی رب پچھانے ہُو

مرشِد مکّہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ہُو
وچ حضور سدا ہر ویلے کریئے حج سوایا ہُو
ہر دم میتھوں جدا ناں ہووے دل ملنے تے آیا ہُو
مرشِد عین حیاتی باھو میرے لُوں لُوں وچ سمایا ہُو

ایہہ تن رب سچّے دا حُجرہ وِچ پا فقیرا جھاتی ہُو،
ناں کرمنت خواج خِضر دی تیرے اندر آب حیاتی ہُو،
شوق دا دیوابال ہنیرے متاں لبھی وَست کھڑاتی ہو،
مرن تھیں اگے مرگئے باھُو جنہاں حق دی رمز پچھاتی ہو،

ایک حج مقبولان عشق کا ہے منقول ہے کہ جب حضرت خواجہ خواجگان سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکہ مکرمہ پہنچے تو حاجی رسمِ قربانی ادا کر رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ ہمارے بھی ایک لڑکا ہے ہم نے بھی اسے راہ مولا میں بھینٹ چڑھا دیا۔ آپ کے ہمراہ جو مریدین تھے انہوں نے دن، وقت اور تاریخ حافظہ میں محفوظ کر لیا، جب بخارا واپسی ہوئی تو تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ حضرت کے لڑکے نے اُسی وقت اور اُسی دن وفات پائی تھی۔

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سفرِ حج پر روانہ ہوئے تو ہر گام پر دو رکعت نماز ادا کرتے ہوئے چلے اور مکمل چودہ سال میں مکہ معظّمہ پہنچے اور دورانِ سفر یہ بھی کہتے جاتے کہ دوسرے لوگ تو قدموں سے چل کر پہنچتے ہیں لیکن میں سر اور آنکھوں کے بل پہنچوں گا، اور جب مکہ میں داخل ہوئے تو وہاں سے خانہ کعبہ غائب تھا، چنانچہ آپ اس خیال سے آبدیدہ ہو گئے کہ شاید میری بصارت زائل ہو چکی ہے لیکن غیب سے ندا آئی کہ بصارت زائل نہیں ہوئی ہے بلکہ کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کے لیے گیا ہوا ہے یہ سن کر آپکو احساسِ ندامت ہُوا اور گریہ کناں ہو کر عرض کیا "یا اللہ وہ کون ہستی ہے" چنانچہ آپکی نظر اُٹھی تو دیکھا کہ سامنے سے حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا لاٹھی کے سہارے چلی آ رہی ہیں اور کعبہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے اور آپ نے رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے سوال کیا کہ تم نے نظامِ عالم کو کیوں درہم برہم کر رکھا ہے؟ جواب ملا کہ میں نے تو نہیں البتہ تم نے ایک ہنگامہ کھڑا کر رکھا ہے جو چودہ برس میں کعبہ تک پہنچے ہو۔ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میں ہر گام پر دو رکعت نفل پڑھتا ہُوا آیا ہوں جس کی وجہ سے اتنی تاخیر سے پہنچا۔ رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا کہ تم نے تو نماز پڑھ پڑھ کر فاصلہ طے کیا ہے اور میں عجز و انکسار کے ساتھ یہاں تک پہنچی ہوں، پھر ادائیگی حج کے بعد اللہ تعالیٰ سے رو کر عرض کیا، تو نے حج پر بھی اجر کا وعدہ فرمایا ہے اور مصیبت پر صبر کرنے پر بھی، لہٰذا اگر تو میرا

حج قبول نہیں فرماتا تو پھر مصیبت پر صبر کرنے کا ہی اجر عطا کردے۔ کیونکہ حج کی عدم قبولیّت سے بڑھ کر اور کونسی مصیبت ہوسکتی ہے وہاں سے بصرہ واپس ہوکر عبادت میں مشغول ہوگئیں۔

حاضری سرکارِ اعظم حضور حبیبِ اکرم ﷺ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس سے ہوسکے کہ مدینہ (منوّرہ) میں مرے تو مدینہ (منوّرہ) ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ (منوّرہ) میں مرے گا میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

بیہقی شریف کی ایک روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہے اور طبرانی کبیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے، سوائے میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔

بہارِ شریعت میں مولانا امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر تو حج کے لیے گیا ہے اور حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مدینہ طیّبہ حاضر ہو ہاں اگر مدینہ طیّبہ راستے میں ہو تو بغیر زیارت (روضۂ رسول) حج کو جانا سخت محرومی وقساوتِ قلبی ہے اور اس حاضری کو قبولِ حج وسعادت دینی ودنیوی کے لیے ذریعہ ووسیلہ قرار دے، اور کیفیت یہ ہو کہ تمام راستہ آپ سرکار ﷺ پر درود شریف اور اُن کے ذکر مبارک میں ڈوب جائے اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے شوق وذوق زیادہ ہوتا جائے۔ جب مسجد نبوی شریف میں داخل ہو تو آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دِل سب خیالِ غیر سے پاک کرے یہاں تک کہ مسجد اقدس کے نقش ونگار تک نہ دیکھے یہ یقین جان لے کہ حضور ﷺ سچّی حقیقی دُنیاوی اور جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے اور وہ ہماری حاضری، ہمارے کھڑے ہونے، ہمارے سلام، بلکہ تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں حضور ﷺ

کی بارگاہ میں حاضری کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ میں بھی حاضری دے اور سلام پیش کرے۔

مسجد قباء کی زیارت اور اس میں نماز: مسجد قبا مدینہ منورہ کے جنوب میں واقع ہے اور اسلام کی اولین مسجد ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے خود اس کی تعمیر میں پتھر اُٹھائے ہیں اور یہ مسجد دنیا میں چوتھی افضل ترین مسجد ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ ادا کرنے کے برابر ہے۔ مُلا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حج وعمرے کا بدل مدینہ منورہ کو بھی عطا فرمایا ہے عمرہ تو یہ ہے کہ مسجد قبا میں نماز ادا کی جائے اور حج یہ ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کی مسجد نبوی شریف کی جانب طہارت کر کے نماز کی نیت سے چلا جائے اور نماز پڑھی جائے تو یہ حج کے برابر ہے۔

اہل بقیع کی زیارت: مدینہ منورہ میں حضور نبی پاک ﷺ کے مزار پُر انوار سے متصل یہ قبرستان حضور نبی پاک ﷺ کے پیاروں کی آرام گاہ ہے اور اِس قبرستان میں کم وبیش دس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں۔ شہزادیِ کونین حضرت بی بی فاطمہ الزہرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک بھی اسی قبرستان میں ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت مبارکہ سے فارغ ہو کر یہاں اس قبرستان میں آنا مستحب ہے اور حصول برکات کے لئے اکسیر ہے۔ جنت البقیع میں بہت سے آئمہ ومحدثین کے مزارات بھی ہیں۔ شرح الباب ملا علی قاری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے صفحہ نمبر 344 پر محمد بن واسع کہتے ہیں کہ جمعہ اور جمعرات کے دن زائرین کا کامل علم اہل قبور کو ہوتا ہے اِس لیے مستحب ہے کہ ہفتہ میں ایک دن لازماً زیارت قبور کرے۔

راقم الحروف کی عادت ہے کہ جب بھی مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں جاتا ہوں تو لازمی جنت البقیع میں حاضری دیتا ہوں۔ طریقہ یہ ہے کہ ننگے پاؤں قبرستان میں داخل ہوں اور فاتحہ یا ختم شریف پڑھ کر تمام اہل بقیع کی ارواح کو اسکا ثواب بخشا جائے۔

شہدائے اُحد کی زیارت حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا

وَ نُحِبُّہ‘ (اُحد وہ پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں) ایک اور روایت ہے کہ یہ جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔اس کی زیارت بھی مستحبات میں سے ہے وہاں کے شہداء اور رہنے والوں کی زیارت کرنی چاہیے۔یہاں حضور نبی پاک ﷺ کے چچا سیّد الشہداء حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کا مزار اقدس ہے اور اس جگہ پر حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت معصب بن عمیر و دیگر شہداء اُحد کے مزارات ہیں جن کی کل تعداد ستر ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں پر سرور کائنات حضور نبی پاک ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔

جنت المعلیٰ کی حاضری: جنت المعلیٰ مکہ معظّمہ میں ہے۔خاتونِ اوّل حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزارِ پُر انوار اِسی قبرستان میں ہے۔راقم الحروف کی عادت ہے کہ ہر بار مکہ معظّمہ میں حاضری کے بعد جنت المعلیٰ میں بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ پُر انوار پر ضرور حاضری دیتا ہوں اور ہر بار حج یا عمرے پر جانے سے قبل یا وہاں پر ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کر کے اُس کا ثواب بی بی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روحِ مبارک کو پیش کرتا ہوں کسی بھی قسم کی قضائے حاجت کے لیے یہ نہایت ہی مجرب و بابرکت عمل ہے خصوصاً آیندہ حرمین شریفین کی حاضری کے سلسلہ میں۔

زکوٰۃ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔(سورۃ البقرہ، آیت نمبر 43)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال ہلاک، کاروبار میں نقصان اور قحط میں مبتلا فرمایا جانا۔ زکوٰۃ فرض عبادات میں سے ہے اور اس کا ادا کرنا ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔اس کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔طبرانی نے اُوسط میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو

قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے قحط میں مبتلا فرمائیگا۔اسی طرح بخاری اپنی تاریخ میں اورامام شافعی وبزار وبیہقی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ آپ نے فرمایا جب کبھی زکوٰۃ مال میں مخلوط ہوگی تو اُسے ہلاک کردے گی۔اب مال میں زکوٰۃ مخلوط ہونے کی دوصورتیں ہیں۔
یہ کہ صاحب نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہووہ حقیر بن کر لوگوں سے زکوٰۃ لے اوراپنے مال میں ملالے۔ دوسرا یہ کہ آدمی زکوٰۃ نہ نکالے وہ مال جو زکوٰۃ کا نکلنا چاہیے تھاوہ اپنے مال ہی میں رکھے تواِس طرح وہ دونوں مال ہلاک ہوجائیں گے۔مال کی برکت ختم ہوجائے گی یا کوئی ناگہانی آفت پڑے گی جس سے سارا مال برباد ہوجائے گا۔جیسے بیماری،مقدمہ،چوری،ڈکیتی سے یا جل جائے،غرق ہوجائے یا ڈوب جائے،کوئی حادثہ ایکسیڈنٹ وغیرہ۔یا آندھی طوفان میں مال برباد ہو جانا وغیرہ۔یعنی جب تک مال سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے گی اُس وقت تک وہ مال ہلاکت سے نہ بچے گا تو معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نکالنے میں فائدہ اورنہ نکالنے میں نقصان ہے۔ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
اورجو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی۔ ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ
سمجھیں بلکہ وہ اُن کے لیے براہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (سورہ آلِ عمران، آیت نمبر180)
اوراللہ ہی وارث ہے آسمانوں اورزمین کا اوراللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

ایک مثال قارون کی تباہی کی حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ میں ایک شخص قارون تھااور یہ آپ کے چچا کا بیٹا تھا،اُس کے پاس مال ودولت کی فراوانی کا یہ عالم تھا۔
قرآن حکیم میں اِرشاد ہوتا ہے:۔(سورہ القصص, آیت نمبر76)

وَاٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَا تِحَهٗ لَتَنُوْٓ اُبِالْعُصْبَةِاُولِی الْقُوَّةِ

اور ہم نے اُس کو اتنے خزانے دیئے، جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں

وہ اتنا مالدار شخص تھا، کہ اُس کے خزانوں کی کنجیاں زور آور جماعت پر بھاری تھیں، تو خود سوچئے اُس کے مال وزر کا کیا حال ہوگا؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قارون سے فرمایا:

وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ

نیکی کر جیسا کہ اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے (سورہ القصص، آیت نمبر 77)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تجھے مال ودولت سے سرفراز کیا ہے اور تو بھی اُس کی راہ میں خرچ کر جب قارون نے اپنے مال واسباب کا حساب لگایا تو بہت ساری رقم بنتی تھی جو اسے راہِ خدا میں دینا ضروری تھی۔ تو اُس بدبخت نے کہا اس میں اللہ تعالیٰ کا مجھ پر کیا احسان ہے (معاذاللہ)

اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ

یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے (سورہ القصص, آیت نمبر 78)

اُس لعین نے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی بجائے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے مخالفت اور عداوت شروع کردی۔ چنانچہ قارون کو مال سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ

پس ہم نے اس کو اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا (سورہ القصص, آیت نمبر 81)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہ مال رہا نہ مال والا رہا۔ اسی لیے بار بار قرآن کریم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے فوائد اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات کا ذکر کیا ہے۔

دُعاء: حضور نبی کریم رسولِ عظیم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، (مُسلم، بخاری، مشکواۃ)

ایک فرشتہ کہتا ہے	**اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا** ۔ اے اللہ سخی کو مالا مال کر
اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے	**اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا** ۔ اے اللہ بخیل کو برباد کر

گنجے نابینے اور کوڑھ والے کی آزمائش: سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے کوڑھ والا، گنجا اور اندھا، اللہ تعالیٰ نے اُن کی آزمائش کرنا چاہی تو اُن کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جو پہلے کوڑھ والے کے پاس آیا اور اُس سے کہا:

فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ فرشتے نے کہا تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے

اُس نے جواب دیا:

قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذَرَنِیَ النَّاسُ ○

اچھا رنگ اور اچھی جلد اور مجھ سے یہ بیماری جاتی رہے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

کوڑھ والے کا یہ جواب سُن کر اُس فرشتے نے جو کہ انسانی شکل میں اُس کے پاس بطور ولی، یا طبیب آیا تھا۔

فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا

اُس نے اُس پر اپنا ہاتھ پھیرا' تو اُس کی بیماری جاتی رہی اور اُس کو اچھا رنگ اور اچھی جلد عطا ہوگئی

اُس نے کوڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اُس کی بیماری جاتی رہی' وہ تندرست ہوگیا۔ اُس کی رنگت اور جلد درست ہوگئی اور وہ حسین وجمیل ہوگیا۔ اب فرشتہ نے اُس سے سوال کیا؟

فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے تو اُس نے کہا اُونٹ

(یا حضور ﷺ نے فرمایا گائے، راوی کو شک ہے) چنانچہ اُس کی خواہش کے مطابق اُسے ایک اُونٹنی لاکر دیدی اور اُسکے لیے برکت کی دعاء کی گئی۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس پہنچا اور اُس سے کہا:

فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟

اُس نے جواب دیا:

شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ

اچھے بال اور یہ کہ میری بیماری جاتی رہے جس سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں

میرے سر پر خوبصورت بال ہوں اور میری یہ بیماری رفع ہوجائے جس کی وجہ سے لوگ مجھے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًاO

فرشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی گنج جاتی رہی اور اُسے اچھے بال دے دیئے گئے

پھر اُس سے پوچھا کہ

فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے تو بولا گائے

تجھے کونسا مال پسند ہے؟ تو اُس نے گائے طلب کی۔

فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ

پس اُسے گابھن گائے دی گئی اور کہا کہ اللہ تجھے برکت دے۔

اب فرشتہ تیسرے آدمی کے پاس پہنچا جو کہ آنکھوں کی بینائی سے محروم تھا۔اُس سے کہا، تجھے کون سی چیز پسند ہے؟

قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ

اُس نے کہا کہ اللہ میری آنکھیں لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں

فرشتے نے نابینا کا سوال سنا:

فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ

پس اُس اندھے پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اُس کی بینائی لوٹا دی

پھر فرشتے نے پوچھا تجھے کونسا مال پسند ہے؟ اُس نے بکری طلب کی۔

قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ

پھر پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے تو بولا بکری

چنانچہ اُسے بکری دے دی اور برکت کی دعاء دی۔ بہرحال فرشتہ انسانی شکل میں آیا اور اُس نے کوڑھ والے، گنجے اور نابینا پر ہاتھ پھیرا تو اُنہیں بارگاہِ خداوندی سے صحت یابی مل گئی اور اُنہیں اپنی اپنی پسند کے مال بھی عطاء ہو گئے۔ پھر کوڑھ والا جو کہ تندرست ہو گیا تھا؟ اُس کے اُونٹوں میں اتنی برکت آ گئی کہ اُس کے پاس اُونٹوں کی قطاریں جمع ہو گئیں، گنجے کے سر پر خوبصورت بال اور اُس کی گایوں میں اتنی برکت ہوئی کہ اُس کی گایوں کا گلہ بن گیا، اندھے کو آنکھیں مل گئیں اور اُس کے پاس بکریوں کا ریوڑ بن گیا۔ الغرض تینوں آدمی جو کہ بیمار اور غریب تھے تندرست، خوبصورت، حسین وجمیل اور امیر ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں پھر وہی فرشتہ سائل کی شکل میں اُن کے پاس آیا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا:

فَقَالَ اَنَا رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ کہا کہ میں ایک مسکین ہوں

سفر کی وجہ سے میرے سارے اسباب جاتے رہے ہیں تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور تیری مدد کے بغیر میں گھر نہیں پہنچ سکتا۔

اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ

اُس اللہ کے نام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تجھے اچھی رنگت اور اچھی جلد عطاء کی ہے

فرشتے نے سائل بن کر کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے نام پر ایک اُونٹ دے دے تو اُس امیر نے کہا کہ مجھ پر بہت سے حقوق ہیں، یعنی میرے بچے اور نوکر ہیں جن کے خرچ کے باعث ان کے اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے، تجھے کہاں سے دوں۔ فرشتے نے کہا کہ شاید میں تجھے پہچانتا ہوں، تو وہی ہے، جو کوڑھا تھا اور فقیر تھا اور لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تجھے ٹھیک کیا اور مال بھی عطا کر دیا۔ اِس پر مالدار نے کہا، میں تو اُس

مال و دولت کا اکیلا وارث ہوں۔ فرشتے نے کہا!

اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَغَيَّرَكَ اِلٰى مَا كُنْتَ
اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے جیسا تو پہلے تھا ویسا ہی کر دے

پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اُس سے بھی نامِ خدا پر سوال کیا اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا کہ میں جدّی پشتی امیر ہوں۔ فرشتے نے کہا اللہ تجھے ویسا ہی کر دے، جیسا پہلے تھا۔ پھر فرشتہ نابینے کے پاس آیا اور اپنی حاجت پیش کی اور کہا

اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ الْبَصَرَ شَاةً
تجھ سے میں اللہ کے نام سوال کرتا ہوں جس نے تجھے آنکھیں دیں،

مجھے ایک بکری دے دو، تو اُس نابینا شخص نے کہا کہ میں اندھا تھا ، اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بینائی عطاء فرمائی تو اے سائل تو میرے مال میں سے جتنا چاہے لے لے جو چاہے چھوڑ دے اللہ کی قسم آج تُو جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر لے گا، میں دے دوں گا۔ اِس پر فرشتے نے کہا تم سب کی آزمائش کی گئی۔

فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَ سَخِطَ عَنْ صَاحِبَيْكَ
اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی اور تیرے دو ساتھیوں سے ناراض ہو گیا۔ (مسلم۔ بخاری۔ مشکوۃ)

زکوٰۃ ادا کرنے سے کاروبار، مال وغیرہ میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے ایک خالی ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مال خرچ کرنے سے کیسے بڑھ سکتا ہے؟ میں وضاحت کرتا چلوں تاکہ یہ مسئلہ ہمارے ذہن نشین ہو سکے کہ کچھ چیزیں ہیں جنہیں خرچ کیا جائے تو اُن میں برکت آجاتی ہے، اضافہ ہو جاتا ہے۔ عالم اپنا علم اگر لوگوں میں تقسیم کرے تو اُس کے علم میں ضرور اضافہ ہوگا اور اگر وہ علم کو اپنے پاس رکھے اور کسی کو نہ سکھائے، تو وہ خود بھی علم سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ کنویں سے اگر پانی نہ نکالا جائے تو پانی گندا اور بدبودار ہو جائے گا۔ پھر وہ پیاس بجھانے کی بجائے بیماری کا باعث بن جائے گا۔ درخت کی کچھ شاخیں کاٹ دی جائیں تو اُس کے پھل

پھول میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ایک کسان غلّہ کاشت کرتا ہے، دوسرا کاشت نہیں کرتا بظاہر کاشت کرنے والے کی بوری خالی ہوگی اور کاشت نہ کرنے والے کی بھرگئی لیکن جس کی بوری بھری رہی، وہ چندروز بعد ختم ہوجائے گی اور جس نے اپنی بوری کاشت کرلی تو آپ جانتے ہیں کہ جب فصل اُگے گی تو اُس کا مکان غلّے کی بوریوں سے بھرجائے گا۔یہی حال اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کا ہے وہ جتنا کھلے دل سے اللّٰــــہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنی ہی زیادہ برکت عطاء فرماتا ہے۔اللہ ربُّ العزت کا ارشادِ مقدس ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ
ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے
سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ
اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سودانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ؕ
چاہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے (سورالبقرہ آیت نمبر 261)

جولوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر غریبوں، مسکینوں، ناداروں اور حقداروں کو خیرات دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایک دانے کی ہے، جیسے کسان بوتا ہے تو ایک دانے کے بدلے سات سودانہ حاصل کرجاتا ہے تو اللّٰــہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے بھی اپنی خیرات سے سات سوگُنا زیادہ حاصل کرتے ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اُس سے بھی زیادہ اجروثواب عطاء فرمادیتا ہے۔اس لیے کے وہ بہت زیادہ وسعت والا اور جاننے والا ہے

ایک کے بدلے دس یا چھ کے بدلے ساٹھ۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن غلّہ خریدنے کے لیے ایک چادر بازار میں بیچنے چلے گئے اور چھ درہم کے بدلے فروخت کردی۔راستہ میں ایک سائل سوال کرتا ہوا مِلا تو سب درہم اس

سائل کو دے دیئے۔ اس بات کی کچھ پرواہ نہ کی کہ گھر میں تو سب بھوکے پیاسے ہیں گھر کیا لے کے جاؤں گا۔ لیکن خدا کی شان دیکھئے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک اعرابی کی صورت میں ایک ناقہ لئے ہوئے آپ کے سامنے آئے اور کہنے لگے اے علی اگر تم اس ناقہ کو خریدنا چاہو تو خرید لو بے شک قیمت پھر دے دینا۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے سو درہم پر خرید لی، اتنے میں حضرت میکائیل علیہ السلام ملے اور کہنے لگے کہ اگر تم اسے بیچنا چاہتے ہو تو ایک سو ساٹھ درہم لے لو آپ بہت خوش ہوئے اور ایک سو ساٹھ درہم لے کر اُسی وقت وہ اُونٹنی حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد کر دی۔ اِس کے بعد پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام ملے اور آپ نے اپنے سو درہم طلب کئے آپ نے فوراً وہ سو درہم دے دیئے اور ساٹھ درہم لے کر اپنے گھر واپس آ گئے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یہ ساٹھ درہم کیسے مل گئے۔ فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے تجارت کی تھی ساٹھ درہم کا نفع ہوا۔ پھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے رسول اللہ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا بیچنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے اور خریدنے والے میکائیل علیہ السلام تھے اور ناقہ وہ تھی جو قیامت کے دن حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سواری ہوگی (جامع المعجزات)

تو معلوم ہوا کہ: **ایک نیکی گر کوئی بندہ کرے　ایک کے بدلے میں اس کو دس ملیں**

حضرت شیر خدا علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے چھ درہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے مگر انہیں چھ کے بدلے میں ساٹھ درہم مل گئے۔

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے ہاں اکٹھے دس مہمان آ گئے۔ گھر میں ایک روٹی تھی، خادمہ سے فرمایا یہ روٹی کسی فقیر کو دے دو۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے دروازہ پر دستک دی، پوچھا کون ہے؟ جواب ملا دو روٹیاں لے کر آیا ہوں، فرمایا واپس کر دو یہ ہماری نہیں کسی اور کی ہیں تھوڑی دیر کے بعد دروازہ پر پھر دستک ہوئی خادمہ نے عرض کی کہ کوئی شخص کھانا لایا ہے پوچھا روٹیاں کتنی ہیں جواب ملا پانچ، فرمایا واپس کر دو یہ بھی ہماری نہیں ہیں۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا پوچھا کتنی روٹیاں ہیں؟ عرض کی گئی گیارہ ہیں، فرمایا

اندر لے آؤ یہ کھانا ہمارا ہے دس مہمانوں کو کھلا دیں اور ایک آدھی آدھی کر کے خود اور خادمہ کو کھلا دی۔ مہمان چلے گئے تو خادمہ نے پوچھا حضور آپ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ دو اور پانچ روٹیاں ہماری نہیں ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک کے بدلے دس اور آخرت میں ستر دوں گا۔ میں نے بھی فقیر کو ایک روٹی دے کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے سودا کیا تھا، اُس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور میری دی ہوئی روٹی بھی واپس کر دی سبحان اللہ کیا خوب اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے۔ (سورۃ الانعام پارہ 8 آیت نمبر 160 کا کچھ حصہ)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو ایک نیکی لائے تو اُس کے لئے اس جیسی دس ہیں

زکواۃ ادا نہ کرنے والے کی عبادت نامقبول: حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا ایک جگہ پر گزر ہوا جہاں ایک شخص نماز نہایت خشوع وخضوع سے پڑھ رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ جل جلالہ یہ بندہ کیسی اچھی نماز پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یہ شخص دن میں ہزار رکعت پڑھے اور ہزار غلام آزاد کرے اور ہزار آدمیوں کی نمازِ جنازہ پڑھے اور ہزار حج ادا کرے اور ہزار جنگیں لڑے تو اُسے کوئی نفع نہیں ہوگا۔ جب تک کہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے (روح البیان)

سود سے مال، کاروبار اور رزق میں سے برکت کا اُٹھ جانا: بعض لوگ اپنی رقم کو بینکوں میں جمع کرواتے ہیں اور سود لیتے ہیں یا لوگوں کو سُود پر دیتے ہیں تا کہ ہماری رقم میں اضافہ ہو، لیکن مال ودولت دینے والے مالک کا فرمانِ اقدس ہے۔ (سورۃ الروم، آیت نمبر 39)

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ
اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انھیں کے دُونے ہیں

اللہ تعالیٰ جل شانہ، کا ارشادِ مقدس ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 276)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ
اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار

جو رقم سود پر دی جائے کہ اُس میں اضافہ ہو، تو یاد رکھیے اس طرح سے کبھی مال و دولت میں اضافہ اور برکت حاصل نہیں ہوتی، بلکہ مال ہلاک ہو جاتا ہے۔ آپ نے بھی مشاہدہ کیا ہوگا کہ سُودی کاروبار کرنے والے کا انجام بُرا ہی ہوتا ہے۔ آخر کار اصل رقم سے بھی محروم ہو جاتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور برکت بھی ہوتی ہے۔ امام احمد و ابن ماجہ و بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود سے **بظاہر اگرچہ مال زیادہ ہو مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا۔** صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے **سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت فرمائی** اور یہ فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔ امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہَ عَنہُ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا **لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اُس کے بخارات پہنچیں گے** (یعنی سود دے گا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خور کے یہاں دعوت کھائے گا یا اس کا ہدیہ قبول کرے گا۔)

تلاوتِ قرآن کریم

تلاوت قرآن کو اپنے معمولات میں شامل کرنا چاہیے بے شک دو یا تین رکوع ہی روزانہ تلاوت کرے لیکن تلاوت قرآن بلا ناغہ کرے کیونکہ مشکوٰۃ شریف میں حضور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے بے شک **''دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے''** جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے جب اُسے پانی لگ جائے عرض کیا گیا اُن کی صفائی کس طرح ہوتی ہے؟ فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرنے اور قرآن کی تلاوت کرنے سے۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان مبارک ہے **''سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت قرآن کرنے والا ہے''** (کنز العمال) بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے **''بلا شبہ تم میں سب سے افضل** وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی یا دوسرے کو اس کی تعلیم دی''۔

حضور نبی پاک ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، تم میں کون چاہتا ہے کہ صبح کو بطحان یا عقیق جائے پھر بلا کسی گناہ (چوری یا غصب وغیرہ) کا ارتکاب کیے یا رشتہ توڑے بغیر، دو بڑے کوہان والی اُونٹنیاں لیتا آئے۔ ہم نے عرض کیا؛ یارسول اللہ ﷺ ہم سبھی یہ چاہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا، تو کیوں نہیں تم میں سے کوئی مسجد جاتا اور کتاب اللہ (عزّ وجلّ) کی دو آیتوں کی تعلیم دیتا یا انھیں پڑھتا یہ دو آیتیں اُس کے لیے دو بڑے کوہان والی اُونٹنیوں سے بہتر ہوں گی اور تین آیتیں اس کے لیے تین اُونٹنیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لئے چار اُونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ اسی طرح جتنی آیتیں سکھائے یا پڑھے اِتنی اُونٹنیوں اور اُونٹوں سے بہتر ہوں گی۔ (الترغیب والترھیب)

دس رشتہ داروں کی شفاعت۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قرآن پڑھا اور اُس کو یاد کرلیا، اُس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا اُس کے گھر والوں میں سے اُن دس اشخاص کے بارے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا (ترمذی، ابن ماجہ)۔ **رحمت عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے،** قرآن کریم پڑھو اور رؤ اور اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلف رونے کی کوشش کرو۔ گریہ زاری سے ہی رحمت الٰہی کو اپنی طرف متوجہ کیا جاسکتا ہے۔ **تلاوت قرآن** شروع کرتے وقت یہ پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

اور جب تلاوت ختم کرلے تو یہ پڑھے۔

صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
انْفَعْنَابِهٖ وَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ۔

خواص وفضائل درود شریف

درود شریف ایک ایسا پاکیزہ اور نیک عمل ہے جو انسان کو آسانی سے عظمت اور رفعت عطاء کرتا ہے۔ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی اور پیغمبر کو اپنی کسی نہ کسی خصوصی شان اور عظمت سے نوازا ہے سب سے پہلے اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ عظمت اور عزت عطاء فرمائی کہ فرشتوں کو اُن کے سامنے جھکا دیا پھر ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی سے نوازا اور ان کی جائے سکونت کو حج کا مرکز بنا دیا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح کے خطاب سے نوازا حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا وہ میرا سچا نبی تھا جن کا میں نے درجہ بلند کیا حضرت اسحاق علیہ السلام کو اصحابِ بصیرت میں شمار کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثل حسن سے نوازا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو با کمال معجزات عطاء فرمائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا گویا کہ ہر نبی کو اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت سے سرفراز فرمایا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے اعلیٰ یہ اعزاز دیا کہ اُن کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا اور ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ شامل کیا اور ان پر خود دُرود شریف پڑھنا اپنا شعار بنالیا۔ (خزینۂ درود شریف صفحہ نمبر 10)

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
درود اور خوب سلام بھیجو (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 56)

درود شریف پڑھنے والا اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کا ہمسایہ: ایک بزرگ اپنے جامع میں فرماتے ہیں، کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی سے زمین و آسمان کی سیر کی اجازت حاصل کی، بعد حصولِ اجازت تمام طبقات زمین و آسمان میں پھرے اور ہر چیز کا معائنہ کیا۔ جب واپس ہوئے، تو ارشادِ خداوندی ہوا کہ اے جبرائیل علیہ السلام تم نے جو تمام دنیا و ما فیہا کی سیر کی۔ کیا دیکھا؟ عرض کی کے اے خُداوندا کُل عالم کو دیکھا اور ہر چیز کا

معائنہ کیا۔تمام جن وانس وحوش وطیور وشجر وحجر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر حمد وثناء میں مشغول ہے۔کوئی ایسی شئے نہیں کہ ذکرِالٰہی سے غافل ہو۔لیکن ایک التماس باقی ہے اگر اس سے بھی سرفراز فرمایا جاوے تو عین رحمت ہے فرمایا وہ کیا بیان کرو عرض کی کہ جملہ عالم تو ذکر الٰہی میں مشغول ہے نہ معلوم کہ ذکر سبحانہ و تعالیٰ کیا ہے۔ارشاد ہوا کہ اے جرائیل علیہ السلام میرا ذکر روز وشب اپنے حبیب محمد مصطفٰی احمد مجتبٰی ﷺ پر درود بھیجنا ہے پس جو کوئی میرے حبیب مکرم ﷺ پر درود بھیجے گا۔وہ شخص میرا ہمسایہ ہے دن قیامت کے میں اس کو اپنے ہمسایوں میں سے اُٹھاؤں گا سبحان اللہ کیا شان ہے اِس درود کی" کہ جس کے پڑھنے سے انسان **اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہمسایوں میں شامل ہوجاتا ہے"**

قیامت والے دن کون شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہوگا۔

اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ
قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں
عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا
مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا ہوگا(آبِ کوثر صفحہ نمبر 31)

جس دعاء کے اوّل آخر درود نہیں وہ قبول نہیں: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ دعاء ٹھہری رہتی ہے درمیان آسمان وزمین کے اوپر نہیں جاتی جب تک تو اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ بھیجے۔روایت کیا اس کو ترمذی نے یعنی دعاء قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کے اوّل وآخر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنے والے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خود درود بھیجنا: ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ جل جلالہ کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اُس پر اللہ خود دُرود بھیجتا ہے اس کے لیے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چرند پرند شجر وحجر دعاء کرتے ہیں۔(القول البدیع)

کوئی بندہ کہیں بھی درود شریف پڑھے اُسکی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے

حَدَّثَنَا یَحییَ ابنُ اَیُّوبَ العلاف ثنا سعید بن اَبِی مریم ثنا
طبرانی شریف میں ہے جسے یحییٰ بن ابو العلاف نے سعید بن ابو مریم نے
خالد بن زید ثنا سعید بن ابی ھلال عَنْ اَبِی الدرداءؓ قَالَ
خالد بن زید سے انہوں نے سعید بن ابی ھلال سے اور انہوں نے حضرت ابودرداء سے روایت کیا ہے فرمایا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم اکثروا الصَّلوٰۃَ عَلَیَّ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کثرت سے پڑھا کرو درود (شریف) مجھ پر
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ
جمعہ کے دن، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ درود (شریف) پڑھتا ہے وہ خواہ کہیں بھی ہو
یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ
اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا کیا وصال (مبارک) کے بعد بھی
قَالَ وَ بَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَالْاَنْبِیَاءِ
فرمایا ہاں دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی کیونکہ اللہ (کریم) نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے

اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ کوئی شخص کہیں بھی درود پڑھے اُسکی آواز حضور نبی پاک ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں یعنی خود سنتے ہیں لیکن سنتے کن لوگوں کا ہیں اور وہ لوگ ہیں محبت والے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق، محبت اور اَدب میں گم ہو کر درود شریف کا ورد کرتے ہیں کیونکہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ محبت والوں کا درود میں خود سنتا ہوں جیسے کہ یہ حدیثِ پاک ہے کہ **محبت والوں کا درود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سنتے ہیں:**

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ صَلوٰۃَالْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ
عرض کیا گیا یارسول ﷺ خبر دیجیے اُن لوگوں کے درود شریف سے جو درود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ

مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَ مَنْ يَّاتِيْ بَعْدَكَ مَاحَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ
سے غائب ہیں اور جو آئیں گے آپ کے بعد، کیا حال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود سُنتا ہوں
اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَ اَعْرِفُهُمْ وَ تُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ
درود شریف اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں اُنکو اور پیش ہوتے ہیں میرے پاس درود شریف غیر محبت والوں کے
عَرْضًا۔
فرشتوں کے ذریعہ سے

"اخبار الاخیار شریف" میں ہے کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر رات تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سویا کرتے تھے انہیں ایام میں آپ کا نکاح ہوا اور تین روز تک درود شریف نہ پڑھ سکے۔ ایک شخص نے جس کا نام رئیس تھا حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ فرمارہے تھے کہ بختیار کاکی کو ہمارا سلام کہنا اور کہنا کہ ہر رات جو درود و سلام کا تحفہ بھیجا کرتے تھے تین راتوں سے ہمیں وہ تحفہ نہیں پہنچ رہا۔

راحت القلوب میں ہے کہ خواجہ سنامی رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے آپ منہ چھپائے ہوئے ہیں میں دوڑا اور آپ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی یارسول اللّٰہ ﷺ میری جان آپ پر فدا ہو چہرہ مبارک مجھ سے کیوں چھپاتے ہیں۔ آپ ﷺ مجھ سے بغل گیر ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ تم نے مجھ پر اتنا درود شریف بھیجا ہے کہ مجھ کو تم سے شرم آتی ہے، کہ کونسی چیز سے عذر چاہوں۔

سبحان اللہ خدا تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن سے کثرتِ درود شریف کے سبب حضرت خواجہِ عالم ﷺ بھی شرم کریں۔ ہزار رحمتیں ہوں اُن پر کہ جو اِس ثواب کو پہنچتے ہیں اور اسی درود پر مرتے ہیں اور اسی پر اُٹھتے ہیں خداوند ابطفیلِ حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیّدِ عالم ﷺ کے ہم سب کو اس عمل کی توفیق عطاء فرما اور اس سے بہرہ مند کر (آمین)۔

ساٹھ سال تک لگاتار حجِ بیت اللّٰہ کرنے والے بزرگ: مشہور بزرگ الشیخ الکبیر حضرت ابراہیم بن ثابت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہٗ مکہ معظّمہ میں قیام پزیر تھے، اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیتُ اللّٰہ شریف کے بعد بارگاہِ رسالت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور ﷺ کے ہاں بطور مہمان رہا کرتے اور حضور ﷺ بھی اُن کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شانِ محبوبانہ ادا رکھنے والے بزرگ تھے۔ شب و روز دس ہزار دُرود پاک پڑھا کرتے ایک مرتبہ بیماری کی وجہ سے مدینہ منورہ حاضر نہ ہوسکے تو مکہ معظّمہ میں ایک رات خواب میں جمالِ بے مثال محبوبِ ذوالجلال ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابنِ ثابت! تمہارا انتظار رہا تم نہ آئے تو ہم ملنے کیلئے آگئے۔ اور جب آنکھ کھلی تو سارا کمرہ خشبوئے مشک سے مہک رہا تھا اور عجب حالت طاری تھی اور بیماری سے کامل و مکمل شفاء ہوگئی۔ (تحفۃ الصلوٰۃ إلی النبی المختار, 407)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عارف باللّٰہ علی بن علوی رحمتہ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کو نماز میں سلام کا جواب عطاء فرمانا: عارف باللہ علی بن علوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کو حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوجاتی اور وہ اپنی مشکل کا حل حضور ﷺ سے پوچھ لیتے اور نبی محترم جواب سے سرفراز فرمادیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، تو آگے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب بھی سنتے **وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یاشیخ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** اور کبھی کبھی **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ** کو بار بار پڑھتے جب اُن سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے، جب تک آقائے دوجہاں سے جواب نہ سن لوں میں اَلتَّحِیَّاتُ میں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرّہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہیں کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دوعالم ﷺ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔ جیسے کہ امام الطّریقت قُطبِ دوراں اَلشیخ ابُوالحسن شاذلی قدس اللہ تعالیٰ سرّہ العالی مشہور اَجلّہ اَوْلیآءِ مستوُر، سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے بانی اور صاحب حزبُ

البحر مُؤلّفِ درودِ تاج شریف ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے ہمہ اوقات کے حضوری تھے۔ آپ پانچوں نمازیں سرورِ انبیاء ﷺ کی اقتداء میں ادا فرماتے۔ آپ مقبول بارگاہ خداوندی اور محبوب درگاہِ محمدی تھے عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ" آپ درود شریف کے زبردست عامل تھے اور روزانہ چالیس (40,000) ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھتے "اور حضرت سیّدی علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہوسکتا جب تک کہ سیّدالوجود، رحمت دوعالم ﷺ اور خضروالیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اِس دولت سے محروم ہیں اُن کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ایسے ہی شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہٗ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور ﷺ کے دیدار سے محروم ہوجاؤں تو میں اپنے کو فقراء میں شمار نہ کروں بعض کتابوں میں ہے کہ فرمایا" یا اپنے آپ کو مومن نہ جانوں" آپ بھی درود شریف کے زبردست عامل تھے کیونکہ آپ روزانہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے۔

سیاہ چہرے کا روشن ہو جانا: حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا" میں حج کے لیے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہولیا میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو درودِ پاک بیٹھا ہو تو درودِ پاک جائے تو درودِ پاک آئے تو درودِ پاک پڑھتا رہے۔ میں نے اُس سے اِس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکّہ مکرّمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اُترے اور آرام کیا میں سوگیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا" اے اللہ کے بندے! اُٹھ تیرا باپ فوت ہوگیا ہے اور اُس کا حال دیکھ! اُس کا چہرہ سیاہ ہوگیا ہے" میں گھبرا کر اُٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہوچکا تھا اور اُسکا چہرہ سیاہ ہوچکا تھا۔ میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آگئی میں نے عالمِ رویاء میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں اُنکے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں ایک سر کے پاس تھا ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا ابھی وہ مارنے نہ

پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، سبز پیراہن زیب تن ہے تشریف لائے۔ آتے ہی فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ تو یہ سن کروہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اُس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منوّر اور روشن کر دیا ہے میں نے عرض کی" آپ کون ہیں؟" تو فرمایا میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں میں اُٹھا اور میں نے کپڑا اُٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا جگمگا رہا تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین، آبِ کوثر صفحہ نمبر 176)

درودِ پاک کی برکت سے قرض، پریشانی، مصیبت کے دور ہونے کا ایک کمال

واقعہ: کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو ہوتا وہی ہے۔ اُس شخص کا کاروبار معطل ہوگیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔ قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اُس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اُس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اُس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے " جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درودِ پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے" الحاصل اُس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشئے میں بیٹھ کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا جب ستائیس (27) دِن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے" اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا، تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار

دینار دے دیئے۔ جب وہ بیدار ہوا تو بڑا خوش حال تھا پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ اُسے آقائے دو جہاں رحمت دو عالم شفیع اعظم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی تیسری رات پھر اُمت کے والی ﷺ تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سُنا دو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ فداك ابی و امی میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اِس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو" یہ سن کر حضور ﷺ نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درودِ پاک کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ فرما کر سیّدِ دو عالم ﷺ تشریف لے گئے۔

وہ شخص جب بیدار ہوا تو نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر نکلا، آج مہینہ پورا ہو چکا تھا وہ وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصّہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور اُس نے حضور محبوبِ کبریا ﷺ کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسّرت سے چمک اُٹھے اور فرمایا! مرحبا "برسول اللہ حقاً"! اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے اُن میں سے تین ہزار گن کر اُس کی جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا" یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کیلئے" اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے بال بچوں کا خرچہ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا" یہ تیرے کاروبار کیلئے اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آ جانا میں آپ کے کام دِل و جان سے کیا کروں گا" وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ

گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو وہ قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔ اُس نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے اَب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو اتنی رقم کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تو مفلس تھا، کنگال تھا، اُس نے سارا واقعہ بیان کر دیا قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اُٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اُسی سرکار کا غلام ہوں تیرا یہ قرض میں ادا کرتا ہوں جب قرضے والے نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی اُنکی رحمت کا حقدار ہوں یہ کہہ کر اُس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اِس کا قرض اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اور رسول ﷺ کیلئے معاف کر دیا اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا" آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے"تو قاضی صاحب نے فرمایا"اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں"تو وہ شخص بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درودِ پاک کی ہے (جذب القلوب،آبِ کوثر صفحہ نمبر 114)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی　　مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

بچی کے آب دہن سے کنویں کا پانی اوپر کناروں تک آ جانا: اَبُوعبدِاللّٰہ السیّدمُحمّد بن سُلیمان الجزولی شاذلی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَالی آپ نے فیضِ عظیم اور معرفت فخیم سے وافر حصّہ پایا اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارقِ عادات ظاہر ہوئیں ۔ آپ ایک مرتبہ مُلک بَر بَر مراکش میں سیر فرماتے ہوئے فاس پہنچے۔ وہاں ظُہر کی نماز کا وقت آخر ہونے لگا، لیکن وُضو کے لیے پانی ندارد، بسیار جُستجو سے ایک کنواں ملا، لیکن اُس میں رسی اور ڈول نہیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے اتنے میں ساتھ کے خیمے سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اُس نے کہا شیخ کیا بات ہے؟ فرمایا میں محمد بن

سُلیمان الجزولی ہوں وقتِ نماز تنگ ہے اور پانی ندارد۔ لڑکی نے کنویں میں اپنا لُعابِ دہن ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آ گیا اور کنارے سے بہنے لگا۔ وُضو کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اور آپ سیدھے لڑکی کی جھونپڑی میں گئے اور فرمایا اے بیٹی تجھے خدا کی قسم جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اللہ و رسول اللہ عزَّوَجَل وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کا واسطہ دیتا ہوں۔ جن کی شفاعت کی تو اُمیدوار ہے۔ مجھے بتا یہ مرتبہ تجھے کیسے ملا، لڑکی نے کہا اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ میں ایک درود شریف کا ورد کرتی ہوں۔ اُس نے مجھے وہ درود شریف بتایا تو یہ درود شریف سبب بنا "دلائل الخیرات مرتب کرنے کا" شیخ نے وہ دُرود شریف بمطابق سنّت اللّٰہ اِس میں پوشیدہ کر دیا جیسے ربّ کریم نے شانِ ستاری سے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ رمضان المبارک کی راتوں میں پوشیدہ کر دیا ہے اور اولیاء کرام کو اپنے رداءِ رحمت میں چھپا رکھا ہے تا کہ تلاش کی جدوجہد سے مزید مَورِدِ الطاف بنیں (سعادۃ الدارین، تحفۃ الصلواۃ الی النبی المختار صفحہ نمبر 526)۔

یہی وہ حضرت شیخ جزولی رضی اللہ تعالیٰ عَنۂ ہیں کہ جن کے متعلق یہ بات پایہء ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درودِ پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے (مطالع المسرات)۔ نیز حضرت شیخ جزولی صاحبِ دلائل الخیرات قدس سرّہٗ کے وصال کے ستتر (77) سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں۔ نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر (77) سال کے بعد جب آپ کا جسدِ مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے۔ بلکہ کسی نے برائے امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور اُنگلی اُٹھائی تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی؛ جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے

یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں درودِ پاک کی کثرت کی برکت ہے۔ (مطالع المسرات)

درودِ خضری کی برکت سے ایک خاتون کو بیٹا عطا ہونا: شادی کے تقریباً چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی ایک بی بی کو حمل نہ ٹھہرا تو اُس بی بی نے یکسوئی کے ساتھ درود شریف کے بیان کردہ آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر پانچ سو مرتبہ درودِ خضری پڑھنا شروع کیا چند دن ہی گزرے تھے کہ اُس کو خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارتِ مبارک ہوئی۔ آپ سرکار ﷺ اپنے روضہ مبارک میں تشریف فرما ہیں اور وہ بی بی آپ ﷺ کے پاس بیٹھی ہے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک اور جسم اقدس سے نور برس رہا ہے چہرہ مبارک اتنا روشن ہے کہ اُس پر نگاہ نہیں ٹک رہی اتنے میں آپ سرکار ﷺ اپنے نورانی ہاتھ مبارک اُٹھاتے ہیں اور اُس کے لیے اَوْلاد کی دعا فرماتے ہیں ٹھیک اُسی مہینے حمل ٹھہرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی دعاء اور برکت سے اُس بی بی کو یکے بعد دیگرے دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرماتا ہے حضور نبی پاک ﷺ کی محبت میں وہ عورت اور اُسکا شوہر پہلے بیٹے کا نام احمد دوسرے کا محمد رکھتے ہیں اور بیٹی کا نام ثوبیہ رکھتے ہیں۔

درودِ خضری کی برکت سے تین سال میں کم وبیش (29) انتیس مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارتِ مبارک: جو شخص درودِ خضری کو ادب اور محبت کے ساتھ بعد نمازِ عشاء ایک وقت ایک جگہ مقرر کرکے پاک لباس کے ساتھ خوشبو لگا کر مدینہ طیّبہ کی طرف رُخ کرکے بلاناغہ (500) پانچ سو مرتبہ یکسوئی کے ساتھ نبی پاک ﷺ کا تصوّر جما کر پڑھے انشاءَاللہ بہت جلد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

راقم الحروف قبلہ پیرومرشد قطبِ جلّی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید اور خادم کو بہت اچھی طرح جانتا ہے جس نے قبلہ پیرومرشد کے حکم اور اجازت سے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر پانچ سو مرتبہ یہ درود شریف (درودِ خضری) پڑھنا شروع کیا تو تقریباً پہلے تین سالوں میں ہی کم وبیش اُنتیس (29) مرتبہ وہ صاحب حضور نبی پاک ﷺ کی زیارتِ مبارک سے مشرف ہوئے اب جبکہ بائیس (22) تیئس (23) سال کا عرصہ

گزر چکا ہے اس تعداد کا کیا حساب ہوگا کچھ معلوم نہیں۔ قطب الاقطاب حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ڈاکٹر حاجی نواب الدین امرتسری، سابق وٹرنری سرجن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ تین ہزار مرتبہ درودِ خضری شریف پڑھا کرتے تھے اور اس کی برکت سے ہر شب زیارتِ نبی کریم ﷺ سے مشرف ہوتے تھے (فضائل درود، صفحہ نمبر 44)

یہ دُرود اَولیاءُ اللہ کے اکثر معمول میں رہا ہے۔ بے شمار اَولیاءُ اللہ نے اُسے پڑھا ہے خاص کر حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عارف کامل کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ یہ درود کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی یہی درود پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے کیونکہ یہ درودِ پاک الفاظ کے لحاظ سے مختصر ہے مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے اس درود پاک کے فوائد بے پناہ ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس دُرود کو پڑھنے والا حضور ﷺ کا محبوب غلام بن جاتا ہے اور دین و دنیا میں اُسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی اور سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہوجاتا ہے۔ بزرگانِ چورہ شریف حضرت بابا فقیر محمد چوراہی اور ان کے سجادہ نشین حضرات کے معمول میں یہی دُرود پاک کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ○
اے اللہ اپنے محبوب محمد ﷺ اوران کی آل اور ان کے صحابہ پر سلام اور درود بھیج

ادب، احترام اور محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی سے پہلے سیدنا اور مولانا کا اضافہ کرلیا جائے اور **اَصْحَابِهٖ** اور **وَسَلَّمَ** کے درمیان **وَبَارَكَ** بھی شامل کرلیا جائے تو بہت بہتر ہے قبلہ پیر و مرشد الحاج محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اورادِ فتحیہ شریف کو شروع کرنے سے پہلے اسی درود کو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا فرماتے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
اے اللہ دُرود، برکت اور سلام بھیج اپنے محبوب اور ہمارے سردار اور ہمارے مولیٰ

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل اور ان کے صحابہ پر

مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجدّدی تُحفَةُ الصَّلٰوةِ اِلَی النَّبِيِّ المُختَار کے صفحہ نمبر 525 پر اسی درودِ خضری شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ (دُرود شریف اَولیآءِ نقشبند یہ مجدّدیّہ اَفَاضَ عَلَینَا اَنوَارَھُم مَع فُیُوضِھِم) قُدوةُ السَّالِکِینَ الاخیَار، زُبدةُ المُقرّبِینَ الاَبرَار، قُطبُ الاقطاب جہانیاں مآب[1] مظہرِ تجلّیاتِ الٰہی، مصدرِ برکاتِ لامتناہی امام ربّانی مُجدِّدِ الفِ ثانی اَلشّیخ احمدُ سرہندی رَضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ کا فرمودہ درود شریف ہے جو منبعِ فیُوض و برَکات ہے۔ تمام درودوں میں اسمِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے بارگاہ رسالت کا منتخب شدہ اور پسندیدہ ہے۔ اِس سلسلۂ عُلیا کی بدائیت میں دوسروں کی نہایت درج ہے کہ اس درود شریف سے قُربِ مصطفوی اُن کے نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہے چونکہ اَولیآءِ نقشبندیہ مُجدّدِیہ نَفَعَنَا بَرَکَاتھُمُ العَالِیَة کا مُجاہدہ اور وظیفہ یہی درود شریف ہے جس سے پہلے ہی روز قُربِ محمدی ﷺ سے نواز دیا جاتا ہے اِس درود شریف پڑھنے والے کی تربیّت رُوحِ اقدس ﷺ سے ہوتی ہے یا وہ زیرِ تربیت خِضر علیہ السلام دے دیا جاتا ہے بدیں وجہ یہ درودِ خضری کے نام سے بھی موسوم ہے درود شریف خضری ہی دُرود شریف نقشبندی ہے صاحبِ نبرَاس اَلشّیخ عارف باللہ علاّمہ عبدُ العزیز ہاروی علَیہِ الرَّحمَةُ القوی درود شریف خضری کے عامل تھے حضرت خضر علیہ السلام نے حجرہ میں کرامةً اندر آکر ایسا نوازا کہ آپ ۷۰ عُلوم مُتداوِلہ میں ماہر اور علم لدُنی میں کامل ہوئے ہیں۔ یہ درود شریف مختصر ترین درود شریف ہے جو درجات میں بُلند تر، زبان پر سُہل اور مقامات میں جامع الصّفات ہے حضرت خضر علیہ السلام بمقام حطیم شریف مؤمنین و محسنین کو مصافحہ سے نوازتے ہیں اور درود خوان حضرات کو بُلندیِ مدارج میں مدد فرماتے اور زائر مدینہ منوّرہ کی خدمات کرتے

1۔ یہ القاب شیخ محقق علی الاطلاق برکۃ النّبی فی الہند شاہ عبدالحق المُحدّث الدہلوی علَیہِ الرَّحمۃُ نے "اخبارُ الاخیار فی اسرارِ الابرار" میں تحریر فرمائے، جواُنکے فیضانِ مجدّدی سے مُستفیض ہونے کا بلا اختلاف بیّن ثبوت اور عقیدت کی واضح دلیل ہیں۔

ہیں۔حضرت خضر علیہ السلام نے صاحب الصلوٰۃ والسّلام ﷺ سے درودِ خضری کی اجازت چاہی اور پائی۔(تُحفَۃُ الصَّلوٰۃ اِلیَ النَّبیِّ المُختار صفحہ نمبر 50 اور 171)

درود وہ پڑھیں جس میں سلام بھی ہو۔ ہنّاد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ میری طرف سے منقبض ہیں میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور ﷺ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی "یارسول اللہ! میں اصحابِ حدیث سے ہوں اور اہلِ سنت سے ہوں اور غریب ہوں یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر درودِ پاک لکھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟ س کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا ہوں تو صرف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ نہیں بلکہ پورا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمْ لکھتا ہوں۔

(سعادت الدارین، آبِ کوثر)

سمندر کی جھاگ کے برابر بھی اگر گناہ ہوں۔ اُستاد ابُو بکر مُحَمَّد، جبیر عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃُ نے حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے بیان کیا۔ دُرود شریف پڑھنے سے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو بیٹھا ہے تو اُٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے ربِّ کریم مُعاف فرما دیتا ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ
اے اللہ تبارک و تعالیٰ درود اور سلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر

(رواہ البیہقی، تُحفَۃُ الصَّلوٰۃ اِلیَ النَّبیِّ المُختار صفحہ نمبر 337)

درودِ شفاء۔ (اس کی تفصیل صفحہ نمبر 164 پر دیکھیں)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْم بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّ دَوَآءٍ وَّ بِعَدَدِ کُلِّ عِلَّۃٍ مَرَضٍ وَّ شِفَآءٍ

دوزخ کا حرام فرما دیا جانا۔ بروایت عَنْ اَبِی ہُریرۃ رضی اللہ عنہ رواہ صحیح مسلم

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُرود شریف پڑھے ایک بار

وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرَ

اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار

مَرَّاتٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ

پڑھے تو اللہ تعالیٰ سو بار رحمتیں اور[1] اور جو سو بار پڑھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَلْفَ مَرَّةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ

تو اللہ تعالیٰ ہزار رحمتیں اور جو پڑھے ہزار (1000) بار تو اللہ تبارک وتعالیٰ دوزخ حرام فرما دیتا ہے اُس

جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي

کے جسم پر اور بوقتِ نزع ثابت رکھے گا کلمہ طیّبہ پر دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالمِ برزخ میں (قبر) کے

الْاٰخِرَةِ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَآءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ

سوال وجواب پر ثابت قدم رکھے گا۔ دُرود شریف کا نور اُس کا مُمِدّ ومُعاون ہوگا سُوال وجواب میں اور داخل ہوگا

نُوْرٌ لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

وہ جنت میں اور اُس کے دُرود شریف کا نور آئے گا پُل صراط پر جو پانچ سو (500) سال کی دُوری تک ہوگا اور اللہ

وَّاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ

تعالیٰ اُس کو ہر دُرود شریف کے بدلے جنّت میں محل عطا فرمائے گا۔ اب اُمّتی کم پڑھے یا زیادہ

1۔: جو پڑھے سو (100) بار تو اللہ تعالیٰ ہزار (1000) بار۔

میں گدائے مصطفیٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو	مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ
نہ کلیم کا تصوّر نہ خیالِ طورِ سینا	میری جُستجو محمّد، میری آرزو مدینہ

ثابت ہُوا کہ دوزخ سے نجات، پُل صراط پر سلامتی اور عطیہ جنّت دُرود شریف سے ہے قبر، عالمِ قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اِس منزل میں کامیاب ہُوا وہ بفضلہٖ تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر ونشر، حساب و کتاب، میزان و پُل صراط پر کامیاب ہوگا اور جنّت میں داخل ہو جائیگا۔ (تُحفَۃُ الصَّلوٰۃ اِلَی النَّبِیِّ المُختَار صفحہ نمبر 74,75)

درُودِ مفتاحُ الْجَنَّہ قُطبُ الکبیر بدرُالاساتذہِ الشّہیر مُحمَّد البَکری نوّرَ اللّٰہ مَضْجَعَہ' فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صِرف ایک بار پڑھے گا، اگر وہ دوزخ[1] میں ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں اُس کی جناب میں پکڑ لے یہ دُرود شریف مُبتدی، متوسّط اور مُنتہی کے لئے مُفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار وعجائب بیان کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجاب قلبی کھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جن کی قدر ومنزلت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ صَلوٰۃُ الزَّاھِرۃ عَلٰی سیّدِ الدُّنیا وَالْاٰخِرَۃِ ۔

1: آپ بحرِ معارفِ الٰہیہ مُتبع سُنّت نبویہ، عظیم المرتبت ولیِ کامل اور ہمہ وقت حضور ﷺ کے حضوری تھے آپ زندگی بھر کبھی بے وُضو نہ ہوئے اور ہمہ وقت حکمِ رسول اللہ ﷺ کے لئے مُنتظر اور مُستعد رہتے باجازت بارگاہِ رسالت ﷺ میں سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے آپ کے سر پر دستار باندھی۔ آپ کا کلام عجائب مخفی اسرار کا خزینہ ہوتا ایک مرتبہ قافلہ والوں نے الشیخ مُحمّد البَکری قَدَّسَ سِرّہُ اللّٰہ اَسرارَہُ الملکوُتی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور آپ کا غلام مُرید شہر کے بلوا میں مارا گیا ہے۔ آپ معاً مراقب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اُٹھایا اور فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنّتیں دیکھی ہیں اُسے کہیں نہیں پایا عرض کیا حضور دوزخ میں؟ فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکتا کہ میرے سب مرید یہ دُرود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دنوں بعد واپس آ گیا۔ آپ فرمایا کرتے کہ جسم کی سلامتی قلّتِ طعام میں اور رُوح کی سلامتی ترکِ آثام (گناہ کے ترک) میں اور دین کی سلامتی صَلوٰۃ برخیرُ الانام ﷺ میں ہے (تُحفَۃُ الصَّلوٰۃ اِلَی النَّبِیِّ المُختَار صفحہ نمبر 534)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ
اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد (ﷺ) پر جو ہر بند چیز کو کھولنے والے ہیں آپ (ﷺ) سابق
اَلْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ اَلنَّاصِرِ الْحَقِّ الْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ
کی انتہا ہیں اور آپ حق کی مدد کرنے والے ہیں، آپ صراط مستقیم
الْمُسْتَقِیْمِ ط صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
کی ہدایت کرنے والے ہیں اے اللہ ان پر درود اور سلام بھیج اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر
حَقَّ مِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ
عظیم منزلت کے مطابق درُود بھیج۔

درود امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع میں علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ حضرت علاّمہ عبداللہ بن حکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، امام صاحب نے فرمایا کہ میری اللہ تبارک وتعالیٰ نے مغفرت کردی میرے لیے جنت ایسی سجائی گئی جیسے دُلہن کو سجایا جاتا ہے مجھ پر ایسی بکھیر کی گئی جیسے دُلہن پر کی جاتی ہے میں نے پوچھا یہ رتبہ کیسے ملا؛ فرمایا کہ جو دُرود میں نے لکھا اس کی برکت سے۔
اَحیا العِلوم میں مذکور ہے کہ ایک بزرگ ابوالحسن کو خواب میں حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ امام شافعی کو آپ ﷺ کی بارگاہ سے کیا انعام ملا انھوں نے اپنی کتاب الرساتہ میں یہ درود لکھا ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان کو ہماری جانب سے یہ انعام دیا گیا کہ انشاءاللہ بروز قیامت ان کو بلا حساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (خزینۂ درود شریف، علامہ عالم فقری، صفحہ نمبر 259)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ
اے اللہ رحمت کاملہ بھیج اوپر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہر اس وقت کہ یاد کریں
الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ
اسے یاد کرنے والے اور کہ غفلت کریں اس کی یاد سے غافل ہونے والے

ابنِ حبّان اصبہانی علیہ رحمۃ رحمانی فرماتے ہیں، میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم امام شافعی آپ کے مکرّم چچا حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اَوْلادِ پاک سے ہیں۔ اُن کے ساتھ کیا اکرام ہُوا فرمایا مَیں نے ربِ کریم سے دُعا کی کہ دُنیا میں اَجلّہ اَوْلِیاءِ اَبدال آپ کے مقلّدین سے ہوں اور روزِ قیامت آپ حساب کے لیے نہ روکے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پُوچھا ربّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلُوک کیا تو فرمایا مُجھے اِس درودِ پاک کی برکت سے بخش دیا اور بہشت میں دُولہا کی طرح لے جایا گیا اور مجھ پر ملائکہ نے موتی اور یاقُوت نچھاور کِئے جس طرح دُلہا پر کِئے جاتے ہیں۔ (تُحفَةُ الصَّلٰوة اِلَی النَّبِیِّ المُختَار صفحہ نمبر 287)

درود تنجّینا: الشیخ صالح مُوسیٰ ضَریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سمندر میں سفر کر رہا تھا کہ ہمیں سخت طوفان نے آن گھیرا، جہاز ڈوبنے لگا اور طوفان بادوباراں سے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نہ رہی لوگ انتہائی پریشان اور مایوس ہوگئے اور کُہرام مچ گیا تو میں نے فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا تو اچانک مجھ پر غنودگی اور غشی طاری ہوئی میری آنکھ لگ گئی تو حضور ﷺ نے جلوہ گری فرمائی اور مجھے زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ درودشریف 313 مرتبہ پڑھنے کا اِرشادفرمایا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ ہم نے ابھی تعداد پوری نہ کی تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے طوفانی لہروں کا رخ پھیر دیا اور ہم بخیر وخوبی منزل پر پہنچ گئے جن لوگوں نے اسے وردِ زبان اور حرزِ جان بنایا اُنہوں نے ہمیشہ اسے ایمان افروز، روح پرور بابرکت اور شفاء بخش

پایا فُتوحاتِ غَیبیّہ، قضاءِ حاجات، حلِّ مشکلات اور رَدِّ بلیّات میں اکسیر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما
صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ
جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور آفتوں سے نجات ہوجائے اور جس کی برکت سے
لَنَابِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَامِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ
ہماری تمام حاجتیں روا ہوجائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک و صاف ہوجائیں
وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی
اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن اور جس کے ذریعے ہم زندگانی
الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ
کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجہء غایت فائدہ حاصل کریں۔
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ نوٹ[1]
بے شک (اللہ تبارک وتعالیٰ) تو ہر چیز پر قادر ہے

[1]: یہ دُرود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ قبولیّت میں بجلی سے بھی زیادہ تیز، اکسیرِ اعظم، تریاقِ اکبر ہے۔ یہ اچانک مُصیبت یا حاجت کے لئے آدھی رات تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہوکر با اجازت صاحبِ مجاز پڑھے کہ خودرَو پودہ پتّے لاتا ہے پھل پھول نہیں۔ نُسخہ سہیلیّہ میں عِنْدَکَ بھی آیا ہے۔ سرتاجِ اَوْلیآء سیّدنا داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ کو یہ دُرود

شریف بہت پسند تھا حضور ﷺ کے اِذن سے اپنے عقیدت مندوں کو یہ وظیفہ فرمایا کرتے۔ دربارِ عالیّہ میں اس دُرود شریف کے پڑھنے سے آپ کی رُوح خُوش ہوتی ہے اور ایسی توجّہ فرماتے ہَیں کہ قاری کی مُراد بہُت جلد پُوری ہوجاتی ہے۔ (تُحفۃُ الصَّلٰوۃ اِلَی النَّبیِّ المُختار صفحہ نمبر 530)

درود شریف ہزارہ: بہت برکتوں والا درود شریف ہے کہ حضرت بابا شاہ قادری نوشاہی ہوشیار پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 1194ھ /1780ء) مدفون موضع جھنگی شاہ تحصیل رسوہہ ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب، بھارت) نے دریائے بیاس کے کنارہ پر **بارہ سال میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف ہزارہ پڑھا اور حضور نبی کریم ﷺ کی حضور مجلس** سے مشرف ہوئے قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی 1385ھ (1939ء) اپنے مریدین کو نماز تہجد کے بعد کم از کم ایک سو گیارہ مرتبہ درود شریف ہزارہ پڑھنے کا حکم فرماتے اور حضرت امیر ملت پیر سیّد جماعت علی محدث علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 1370ھ (1951ء) کا روزانہ معمول تھا کہ آپ نماز تہجد کے بعد تین سو بار درود شریف ہزارہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۢبِعَدَدِ
اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر
كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
ہر ایک ذرّہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔

صلوٰۃ ذاتیہ: امام سمر قندی نے سیّدنا خضر والیاس علیہما السّلامُ سے روایت کیا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص سات (7) جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ دُرود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنی برکات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیمیا اور زیارت کے لئے اکسیر، زُبان پر سُبک اور دُشمنوں پر

بھاری ہے۔درود شریف یہ ہے ۔(تُحفَةُ الصَّلٰوة اِلَی النَّبِیّ المُختَار صفحہ نمبر 539)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ ط
اللہ درود بھیجے آپ پر یا محمد (ﷺ)

ایک خاص درود شریف: شیخ ابن سیف الدین اُلحَبَاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعہ کی رات کو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ اور پھر ہر رات کو دوسرے جمعہ تک پڑھے تو قضائے حاجات اور زیارت نبی کریم ﷺ کے منجملہ عجائبات و اسرار کے ایک عجیب سر اور بھید ہے۔(خزینہ رحمت قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری صفحہ نمبر 40)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
درود اور سلام ہو آپ (ﷺ) پر، اے ہمارے سردار، اے اللہ کے رسول (ﷺ)
خُذْ بِیَدِیْ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ
میرے ہاتھ کو بھی پکڑ لیں اور اس مشکل میں میری مشکل کشائی فرمائیں

پیکرِ عشق و محبّت علامہ یُوسُف بن اسماعیل نبہانی علیہ الفضل الرّبانی کا قولِ مُبارک ہے آپ نے نقل فرمایا کہ دُرود پاک اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حلِ مشکلات کے لیے تریاقِ مجرّب ہے(حجۃ اللہ العلمین، آبِ کوثر، صفحہ نمبر 128)

درودِ تاج شریف: درود تاج امام طریقت اَلشیخ السیّد ابوالحسن شاذلی سے منسوب ہے آپ مستوُر اَولیاءِ عظام سے تھے۔آپ کا فیضان اور عرفان اسکندریہ، مصر، یمن، تیونس، عرب و عجم کے چپّہ چپّہ پر پھیلا صحرائے عیذاب اُن کے عرفانی انوار سے تاباں ہوگیا اور قلوب منوّر ہوگئے۔آپ مراکش میں قیام پذیر رہے۔راقم الحروف محمد محسن منوّر یوسفی کے نزدیک اس درود شریف کے بے شمار فضائل میں سے اس سے بڑی فضیلت اور کیا ہوسکتی ہے کہ سیّد

ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ درود شریف خود تاجدار اقلیم نبوّت و رسالت ﷺ کی حضوری میں مرتّب کر کے پیش کیا اور عرض کیا عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اس درود شریف کی منظوری عطا فرمایئے تا کہ یہ اَوْلِيَآء کے ایصالِ ثواب کے وقت پڑھا جائے تو آپ ﷺ نے اُسے منظور کر کے فرمایا اے ابوالحسن! (شاہا قبول کُن ایں تحفۂ گدارا) تجھے قیامت کے روز میرے ایک لاکھ اُمتّی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبت سے مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہے (تُحفَةُ الصَّلٰوة اِلَى النَّبِيِّ المُختَار صفحہ نمبر 527)

جیسا کہ آپکے متعلق پہلے بھی صفحہ نمبر 113,112 پر ذِکر ہوا کہ آپ بارگاہ رسالت کے ہمہ اوقات کے حضوری تھے اور پانچوں نمازیں سرورِ انبیآء کی اقتداء میں ادا فرماتے۔ بحیرۂ احمر کے کنارے نمازِ فجر میں سَجدہ کی حالت میں وصال ہُوا تین ماہ تک آپ سجدہ کی حالت میں بالکل صحیح وسلامت رہے۔ جسمِ اَطہر کو نہ مِٹّی نے کھایا اور نہ درندہؔ نے پھاڑا۔ آپ صاحب حزبُ البَحرْ ہیں۔ جو عالم دنیا میں اولیاءِ کا وظیفہ ہے۔

غرض کہ درود تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے عاشقان رسول ﷺ کا محبوب وظیفہ ہے جو شخص اس درود شریف کو روزانہ 100 مرتبہ پڑھے اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کو صاحبِ روحانیت و صاحب کشف کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ دین و دنیا کی کامیابی کیلئے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا بھی بے انتہا باعث برکت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
اے اللہ ہمارے سردار اور آقا و مولا مدد گار (حضرت) محمد (ﷺ) پر درود (رحمت کاملہ) بھیج
التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ
جو تاج اور معراج اور براق اور جھنڈے (یعنی لواء الحمد) والے ہیں جو (مجاز) بلا اور وبا

وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ

اور قحط سالی اور بیماری اور دکھ تکلیف کے دور فرمانے والے ہیں، اُن کا نام (مقدس) لکھا ہوا

مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ

بلند کیا ہوا (ارفع واعلیٰ) مقبول الشفاعت لوح وقلم کے درمیان نقش کیا ہوا (یعنی لکھا ہوا)

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ

ہے عرب وعجم کے سردار ہیں اُن کا جسم (شریف) نہایت پاک، خوشبودار پاکیزہ

مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی

گھر خانہ کعبہ اور حرم پاک میں نور دینے والا ہے سورج روشنی والے اندھیری شب کے چودھویں کے

بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ

چاند اوّل و بالا نشین بلندیوں کے ہدایت کے نور مخلوقات کی پناہ

الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط

اندھیروں کے چراغ بہت اچھی عادت والے اُمتوں کے شفاعت فرمانے والے

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ

بخش اور سخاوت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت فرمانے والا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اُن کا

خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ

خادم ہے اور براق اُن کی سواری اور معراج اُن کا سفر ہے اور اُن کا مقام سدرۃ المنتہیٰ

الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ

(یعنی پرلی حد کی بیری کے پاس) ہے اور اُن کا مطلوب قاب قوسین او ادنیٰ (یعنی قدر دو کمان کے یا زیادہ

مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ط سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

نزدیک) ہے اور مطلوب آپ کا مقصود ہے اور اُن کا مقصود موجود ہے (یعنی اللہ تعالیٰ) پیغمبروں کے سردار

خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ط اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ

تمام نبیوں کے ختم کرنے والے (آخری نبی) گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے غربا سے محبت و پیار فرمانے والے

رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ ط

تمام جہانوں کے واسطے رحمت عاشقوں کے واسطے آرام (سکھ چین) منتظروں اور آرزو مندوں کی

شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ ط

مراد معرفت رکھنے والوں کے سورج سالکوں (یعنی راہ طریقت پر چلنے والوں) کے چراغ قرب والوں کے چراغ

مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ ط سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ

فقیروں اور غریبوں اور مسکینوں سے محبت فرمانے والے جنوں اور انسانوں کے سردار

نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ط وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ

نبی (غیب کی خبریں بتانے والے) حرمین شریفین (یعنی خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ) دونوں قبلوں کے پیشواء ہمارا

صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ

واسطہ (وسیلہ وذریعہ) دونوں جہانوں (دین ودنیا) میں، قاب قوسین والے دونوں مشرقوں کے پروردگار (حقیقی)

وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ ط جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى

اور دونوں مغربوں کے پروردگار کے محبوب حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے نانا جان اور ہمارے

الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ

مولا اور دونوں جہانوں کے آقا حضرت قاسم کے بے مثل نورانی باپ حضرت عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بے نظیر بے مثال بیٹے

اللّٰهِ ط يَآ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ

اللہ کے نور سے نور، اے اُن کے نورو جمال کے جمال کا اشتیاق رکھنے والو اُن پر اُن کی آل پاک

وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥

اور اُن کے اصحابہ کرام پر درود بھیجو اور سلام جس طرح سلام پڑھنے کا حق ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

درود مستغاث شریف: یہ مکرّم و معظم درود شریف حضور محبوب سرورِ کائنات ﷺ حضرت اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ حق ترجمان سے مترشح ہے اور یہ تمام اوراد و وظائف کا سرتاج اور افضل ترین وِرد و وظیفہ ہے۔ اس کے فضائل و فوائد بے حد و بے شمار اور احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسکا ورد صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تمام اولیائے کاملین متقدین ومتاخرین سے چلا آتا ہے ہر دور کے اہل اللہ ومشائخ عظام نے اسے اپنا ورد بنایا ہے اوراس کے فیوض وبرکات ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوئے۔

یہ درودِ مکرّم و معظم حضرت اُم المومنین بی بی عائشہ صدیقہ علیہا الصلوٰۃ والسلام سے خواص میں سینہ بسینہ ہی آرہا تھا۔مگر تاجدارِ فقر وولایت حضرت سیّدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو حضور شہنشاہِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض یافتہ اور اُنکے ہم عصر ہیں، آپ نے اِس کے متعدّد نسخہ جات کتابت فرما کر اکثر اہل اللہ کو بخشے اَور اس طرح اِس نعمت بے بہا کو عام کر دیا اِس درود شریف میں حضرت اُم المومنین علیہا الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک اور دیگر کچھ اضافہ آپ نے ہی کیا ہے جو سونے پر سہاگے کے مترادف ہی ہے (خزینۂ دُرود شریف)

یہ درود خاندانِ چشتیہ کے سالکین اور خواجگان میں بہت پڑھا جاتا ہے اور اکثر سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں نے بھی اس درودِ پاک کی اپنے مریدین کو اجازت دی ۔حضرت خواجہ نور محمد مہاروی ،حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اوران کے خلفاء عظام میں یہ درود بڑا مستعمل رہا ہے۔خواجہ خواجگان شیخ شمس الدین سیالوی قدس اللہ اسرارہٗ فرماتے ہیں کہ یہ درودِ مقدس مستغاث شریف واقعی اُم المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ علیہا الصّلوٰۃ والسلام سے ہی منسُوب ہے۔ (خزینۂ دُرود شریف)

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درودِ مستغاث کے متعلق روزانہ ورد کے لیے تاکید فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس کلام میں عجیب اثر ہے اور مفید ہے۔

میرے حضور قبلہ وکعبہ پیر طریقت امین علم لدُنیّ باباجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درودِ مستغاث شریف کو اپنے وظائف کے اندر بہت محبت اور پابندی سے رکھا اوراس کے وِرد کی پابندی سے تلقین بھی فرماتے تھے۔

دَرُوْدمُسْتَغَاثْ شَرِیْف

مترجم

عالمِ یلمعی فاضلِ لوذعی

پیرِطریقت رہبرِ شریعت، عاشقِ غوث الورا،

فنا فی المصطفیٰ، اَمین عِلم لَدُنّی،

واقفِ رموزِ حقیقت، حضرت علّامہ، مولانا

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیّٖنَ بِحَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی

سب تعریف واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے وہ ذات کہ جس نے زینت دی نبیوں کو ساتھ حبیب اُسکے (اپنے) جو برگزیدہ ہیں۔

وَمَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَبِیِّهِ الْمُجْتَبٰی اَلصَّلٰوةُ

اوراحسان فرمایا اوپر ایمان لانے والوں کے ساتھ نبی اپنے کے جو برگزیدہ ہے (چناہوا) درود (رحمت کاملہ)

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی ط

اور سلام (سلامتی) اوپر رسول اسکے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کیے گئے) بہترین خلق کے۔

اَلْمُسَیَّرُ بِهٖ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتِ الثَّرٰی

سیر کرائی گئی ان کو عرش کے اوپر سے زمین کے نیچے تک ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا مَضٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا بَقٰی

تعریف واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اوپر گزشتہ کے (گزراہوا) اور سب تعریف واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے اوپر جو باقی رہا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) اس کے رسول پر جو ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کیے گئے)

مَدَحْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
میں نے تیری تعریف کی اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رسول دُرود (رحمت کاملہ) بھیجے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اوپر نبی (غیب کی خبر بتانے والے) اُمّی (مخلوق سے نہ پڑھنے والے) کے
اَنْتَ خِيَارُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى
تو برگزیدہ ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط رَسُوْلٌ
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو آپ پر اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رسول ,وہ رسول
سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ فَتَّاحٌ فَاتِحُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى
جو سردار ہیں دو جہان کے کھولنے والے مشکلوں کے جاری فرمانے والے امر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے ,فریاد چاہے گئے طرف
حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى رَسُوْلٌ سِرَاجٌ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رسول غیب کی خبریں بتانے والے برگزیدہ پیغمبر ,تمام جہانوں کے

اَلْعٰلَمِیْنَ مَحْمُوْدٌ مُّطَیَّبُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
چراغ تعریف کیے گے طیب و مطہر (پاک) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف
حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلسَّیِّدُ الْمُعَلّٰی رَسُوْلٌ نَّبِیٌّ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر سردار بلند مرتبہ رسول (پیغمبر)، نبی (غیب کی خبر دینے والے)
اَلْخَافِقَیْنِ قَاسِمٌ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
مشرق و مغرب کے تقسیم فرمانے والے بہتر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی خلق سے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ
حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَوْلٰی مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر بہتر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے بندوں سے پیغمبر دونوں

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی اللّٰہِ طَیِّبُ خَادِمُ الدَّارَیْنِ
جہانوں والے خادم اور پاک اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف
حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلنَّبِیُّ الْمُزَکّٰی رَسُوْلُ تَاجُ الْحَرَمَیْنِ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رسول غیب کی خبریں بتانے والے پاک کئے گئے پیغمبر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تاج (بادشاہ)
نَاہِ طَاھِرُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی
منع فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پاک فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَدٰنَا
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر ہدایت فرمائی ہمیں
رَسُوْلُ جَدُّ الطَّیِّبَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ دَاعٍ
پیغمبر نے جو دو پاکوں حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے نانا پاک ہیں بلانے والے

مُّطَھَّرُاللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی

پاکیزہ کئے گئے پاک اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط نَبِیٌّ

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر غیب کی خبریں دینے والے

مُّخْتَارٌ مُّرْتَضٰی اِمَامٌ رَّسُوْلٌ مُّقْتَدَی الْاَئِمَّةِ

مختار رضا طلب کیا گیا امام (پیشوا) پیغمبر اقتدا کیا گیا ہدایت فرمانے والے اماموں کے

الْمُھْدِیِّیْنَ ھَادٍ مُّبِیْنُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی

ہدایت فرمانیوالے ظاہر فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف

حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا

درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد)

رَسُوْلَ اللّٰهِ ط ھَدٰنَا رَسُوْلٌ مَّھْدِیٌّ مِّنَ الضَّلٰلَةِ

کے رسول، راہ دکھائی ہمیں پیغمبر نے جو کہ ہدایت فرمانے والا ہے گمراہی سے

مُهْتَدٍ مُّطِيْعُ اللهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللهِ
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کا فرمانبردار، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر
حَبِيْبُنَا رَسُوْلٌ مَّهْدِئُ الْاُمَّةِ وَرَسُوْلٌ صَفِیٌّ
ہمارے حبیب، پیغمبر ہدایت دینے والے امت کو اور پیغمبر برگزیدہ
حُجَّةُ اللهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللهِ تَعَالٰی
حجت (دلیل و برہان) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مُحَمَّدٌ مُّحِبُّنَا
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم بہت تعریف کئے گئے محبت فرمانے والے ہم سے
اَحْمَدُ رَسُوْلُ کَرِيْمٌ مَّرْضِیٌّ خَلِيْفَةُ اللهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ
بہت حمد فرمانے والے پیغمبر کریم پسندیدہ خلیفہ (نائب) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے، فریاد چاہے گئے

اِلٰی حَضۡرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا

طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے، درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے

رَسُوۡلَ اللّٰہِ ط رَسُوۡلُنَا رَسُوۡلٌ عَلَی الدَّوَامِ نَبِیٌّ طٰہٰ

اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے پیغمبر ہمارے پیغمبر، پیغمبر اوپر ہمیشگی کے غیب کی خبریں دینے والے طٰہٰ

قَآئِمٌ حَامِدُ اللّٰہِ ط اَلۡمُسۡتَغَاثُ اِلٰی حَضۡرَتِ اللّٰہِ

قائم رہنے والے تعریف فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے۔ فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے

تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ط

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے پیغمبر

اَمِیۡرُنَا رَسُوۡلٌ وَّنَبِیٌّ مُّحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ہمارے امیر پیغمبر اور غیب کی خبریں دینے والے حضرت محمد صلی اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کئے گئے) پیغمبر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے درود

عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نَاصِرٌ کَلِیۡمُ اللّٰہِ ط اَلۡمُسۡتَغَاثُ اِلٰی

(رحمت کاملہ) بھیجے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) اوپر اسکے اور سلام (سلامتی) مدد فرمانے والے (مددگار) کلام فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف

حَضرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ
درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے، درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ط مُعِیۡنُنَا رَسُوۡلٌ وَّ الدُّرُّ النَّبِیُّ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رسول، ہمارے مددگار پیغمبر اور موتی اور غیب کی خبریں بتانے والے
اَلْیَاسِیۡنُ اِمَامٌ اَمِیۡنُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ
یاسین پیشوا (امین) امانت دار اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ
اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ط
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر
مُصَدِّقُنَا رَسُوۡلٌ وَّ حَبِیۡبُنَا نَبِیٌّ مُّزَّمِّلٌ
سچا فرمانے والے ہمارے (ہمیں سچا فرمانے والے) پیغمبر اور حبیب ہمارے غیب بتانے والے کملی والے
بَیَانٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ
بیان فرمانے والے پیغمبر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد)

تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط
کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر
شَاھِدُنَا رَسُوْلٌ وَّنَبِیٌّ مُّدَّثِّرٌ قُرْاٰنٌ نُّوْرُ اللّٰہِ ط
ہمارے شاہد (گواہ حاضر و ناظر) پیغمبر اور غیب کی خبریں دینے والے لباس پوش نزدیک فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے نور
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط مُذَکِّرُنَا
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر ہمیں یاد دلانے والے
رَسُوْلٌ مُّعَطَّرُ الرُّوْحِ بَآرٌّ جَوَادُ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ
پیغمبر خوشبودار روح نیکی کرنے والے سخی اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے
اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط سُلْطَانُ الْاَنْبِیَآءِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر غیب کی خبریں بتانے والوں کے بادشاہ پیغمبر
اَلْفُرْقَانِ مَکِّیٌّ شَکُوْرُ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
قرآن شریف والے مکہ شریف والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے شکر گزار فریاد چاہے گئے طرف
حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اِمَامُ الْاَتْقِیَآءِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، پیشوا پرہیزگاروں کے پیغمبر
اَلْکَوْثَرِ مَدَنِیٌّ مُّنِیْرُ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ
حوض کوثر والے مدینہ شریف والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے نور دینے والے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ
اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر

سِرَاجُ الْاَوْلِيَآءِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمِيْزَانِ اَبْطَحِيٌّ
ولیوں کے چراغ ، پیغمبر میزان والے بطحٰی والے
قَرِيْبُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى
نزدیک اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) کے
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط بُرْهَانٌ
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) کے پیغمبر، برگزیدوں کی دلیل
اَلْاَصْفِيَآءِ رَسُوْلٌ سَيِّدُ الْقَوْمِ عَرَبِيٌّ يَّتِيْمُ اللّٰهِ ط
پیغمبر قوم کے سردار و امیر عربی اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) کے یتیم
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) کے درود (رحمت کاملہ) وسلام (سلامتی) ہو
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط شَفِيْعُنَا رَسُوْلٌ مَّجْرَاهُ
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبیحد) کے پیغمبر ، ہمارے شفیع پیغمبر جگہ

اَلْمَهْدِیُّ قُرَیْشِیٌّ شَهِیْدُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
جاری ہونے شفاعت کے ہدایت فرمانے والے (دینے والے) قریشی شاہد (گواہ حاضر و ناظر) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف
حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط اِمَامُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَزِیْنَةُ الْاَنْبِیَآءِ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر ایمان لانے والوں کے پیشوا اور زینت غیب کی خبریں دینے والوں کے
رَسُوْلٌ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ حِجَازِیٌّ نَّذِیْرُ اللّٰهِ ط
پیغمبر خدمت فرمانے والے فقیروں کی حجاز میں رہنے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے ڈر سنانے والے
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی)
عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط خَتْمُ الْاَنْبِیَآءِ رَسُوْلٌ
ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، ختم کرنے والے غیب کی خبریں بتانیوالوں کو پیغمبر

مَّاحِ الْكُفْرِ وَالْبِدْعَةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ط
مٹانے والے کفر اور بدعت کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کئے گئے) بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بندے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی)
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط صَادِقُنَا رَسُوْلٌ مُّرْسَلٌ
ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر راست گو (سچے) پیغمبر بھیجے گئے
مُّتَوَسِّطٌ رَّحِيْمُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ
میانہ رو اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رحیم (مہربان) فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد)
تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط
کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر
سَيِّدُنَا رَسُوْلٌ مُّسْتَغِيْثٌ مُّقْتَصِدٌ حَلِيْمُ اللّٰهِ ط
ہمارے سید (سردار) پیغمبر فریاد چاہنے والے میانہ رو اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے حلیم (بردبار)

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) و سلام (سلامتی) ہو
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَغِثْنَا يَا رَسُوْلَ الثَّقَلَيْنِ
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، ہماری فریاد کو پہنچو اے جنوں اور انسانوں کے پیغمبر
اَنْتَ حَقُّ مُنِيْبُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ
تو سچا رجوع فرمانے والا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی طرف، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد)
تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط
کے درود (رحمت کاملہ) و سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر
وَاعِظُنَا رَسُوْلٌ وَّ رَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰی اَوَّلُ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط
ہمارے واعظ (نصیحت فرمانے والے) پیغمبر اور رسول اُسکے برگزیدہ اول حبیب اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) و سلام (سلامتی)

عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ؕ اَکْرَمُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، ہمارے بزرگ ترین پیغمبر
الشَّرِیْعَةِ اٰخِرُ عَزِیْزُ اللهِ ؕ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ
شریعت والے آخری غالب اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ
اللهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ؕ
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر
اَهْلُ التَّقْوٰی رَسُوْلٌ صَاحِبُ الطَّرِیْقَةِ شِفَآءٌ
پرہیزگاری والے پیغمبر طریقت والے شافی
فَصِیْحُ اللهِ ؕ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللهِ تَعَالٰی
فصیح اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ؕ اٰمَنَّا بِكَ
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر ایمان لائے ہم ساتھ تیرے (آپکے)

اَنْتَ نَبِیُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْحَقِیْقَةِ مُضَرِیٌّ بَشِیْرُ
تو ہے (آپ ہیں) ہمارے غیب کی خبریں دینے والے پیغمبر حقیقت والے اولاد مضر کے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے مژدہ سنانے
اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ
والے (خوشخبری دینے والے)، فریاد چاہے گئے، طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ)
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اِمَامُ الْاُمَمِ مُحَمَّدٌ
اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر امتوں کے پیشوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کئے گئے)
صَاحِبُ الْمَعْرِفَةِ بُرْهَانُ رَحْمَةِ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ
معرفت والے دلیل اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی رحمت کے فریاد چاہے گئے
اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط کَبِیْرُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْجَنَّةِ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر ہمارے بزرگ (بڑے) پیغمبر جنت والے

ظَاهِرٌ كَرِيْمٌ اللهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللهِ

غالب اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے کریم فریاد چاہے گئے طرف درگاہ
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد)

تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط

کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب
الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر

سَنَدُ الْعَاصِيْنَ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْجَنَّةِ فَارِقُ جَهَنَّمَ

تکیہ گنہگاروں کے پیغمبر جنت والے دوزخ سے جُدا کرنے
والے

سُلْطٰنٌ تِهَامِيٌّ مُؤْمِنٌ اللهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ

بادشاہ تہامہ والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے مومن، فریاد چاہے گئے
طرف درگاہ

اللهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط

اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر

فَقِيْهُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الصِّرَاطِ مُبَلِّغٌ عَاقِبُ اللهِ ط

ہمارے فقیہ (فقہ والے) پیغمبر راہ والے تبلیغ فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق
و بیحد) کے پیچھے آنے والے

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اٰمَنَّا بِكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا رَسُوْلٌ
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، ایمان لائے ہم ساتھ تیرے (آپ کے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پیغمبر
صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ بَاطِنٌ خَلِیْلُ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ
شفاعت والے باطن ہیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے دوست فریاد چاہے گئے
اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
طرف بارگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر)
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط شَہِیْدُ عَوَامِنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ التَّاجِ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، شہید (گواہ حاضر و ناظر) ہمارے عوام کے پیغمبر تاج والے
مُحَلِّلٌ بِاِذْنِ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ
حلال فرمانے والے ساتھ اذن (حکم) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد)

تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر

وَمِنَ النَّارِ مُخَلِّصُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمِحْرَابِ

اور آگ (دوزخ) سے ہمیں خلاصی دینے والے پیغمبر محراب والے

حَاشِرٌ نَبِیُّ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی

حاشر (جمع فرمانے والے) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے نبی (غیب کی خبریں دینے والے) فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَفْضَلُ

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر افضل سب سے

مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ مَحْبُوْبُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ

غیب کی خبریں دینے والوں اور صدیقوں سے ہمارے محبوب پیغمبر

الْمِنْبَرِ خَطِیْبُ رَحْمَۃِ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ

منبر والے خطیب اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی رحمت کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ

اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر

مُبَشِّرُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْبَیْتِ عَامِرُکَعْبَۃِ اللّٰہِ ط
ہمارے خوشخبری دینے والے پیغمبر گھر والے آباد فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے کعبہ کو
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَکْبَرُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر ہمارے بہت بڑے (بزرگ) پیغمبر
اَلْمِعْرَاجِ عَالِمٌ غَنِیٌّ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ
معراج والے علم والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے غنی (مالدار) فریاد چاہے گئے طرف بارگاہ
اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) و سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے رسول
نَبِیٌّ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْاِجْتِهَادِ مُنْتَقِمٌ
غیب کی خبریں دینے والے آخر زمانہ کے پیغمبر (پیچھے آنے والے) اجتہاد والے بدلہ لینے والے

مُکَرَّمُ اللّٰہِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی
بزرگ کیے گئے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط وَفِی الدِّیْنِ
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر اور دین میں
صَادِقُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْقِیٰمَۃِ نَاطِقٌ شَفِیْعُ اللّٰہِ ط
ہمارے راست گو پیغمبر قیامت والے حق بولنے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے شفیع (سفارش فرمانے والے)
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط مُشَفَّعُ الْاُمَّۃِ یُعِیْنُنَا
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر امت کے شفاعت قبول کیے گئے ہمارے معین (مددگار)
بِالشَّفَاعَۃِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ النَّبُوَّۃِ مُحَرِّمٌ نَبِیُّ اللّٰہِ ط
ساتھ شفاعت کے پیغمبر نبوت والے (غیب کی خبریں دینے والے) حرام فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے نبی (غیب کی خبریں دینے والے)

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ سَابِقُنَا
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر اور رحمت کے نبی (غیب کی خبریں دینے والے) اول ہمارے
رَسُوْلٌ صَاحِبُ الدَّارَیْنِ حَرِیْصٌ رَّءُوْفُ اللّٰہِ ط
پیغمبر دو جہان کے صاحب رغبت فرمانے والے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے مہربان
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط سَیِّدُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَاہٖ
تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، سردار جنوں اور انسانوں کے منع فرمانے والے
نَبِیُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ النِّعْمَۃِ هَاشِمِیٌّ کَرَامَۃُ اللّٰہِ ط
ہمارے نبی (غیب کی خبریں دینے والے) پیغمبر، نعمت والے ہاشمی (ہاشم کی اولاد سے) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کی کرامت

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو

عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط مُقَرِّبُنَا رَسُوْلٌ اِلٰی

تجھ پر (آپ پر) اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پیغمبر، ہمیں نزدیک فرمانے والے پیغمبر طرف

رَحْمَۃِ اللّٰہِ مِائَۃُ اَلْفِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّسَلَامٍ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

اللہ کی رحمت کے لاکھ لاکھ درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) ہو اوپر اس کے پیغمبر کے

اَلْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِہِ الْمُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

برگزیدہ اور پسندیدہ حبیب اُس کے درود (رحمت کاملہ) بھیجے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اوپر اسکے (آپ کے)

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اَبَا بَکْرِنِ التَّقِیَّ وَعُمَرَ النَّقِیَّ

اور اُسکی (آپ کی) اولاد کے اور سلام (سلامتی) ہو اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) رحم فرما حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متقی پرہیزگار پر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاک پر

وَعُثْمَانَ الزَّکِیَّ وَعَلِیَّنِ الْوَفِیَّ اَسَدَ اللّٰہِ الْمُرْتَضٰی

اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاکیزہ پر اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ وفادار پر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پسندیدہ شیر پر

وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءَ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَعَآئِشَةَ
اور حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اور حضرت عائشہ
الصِّدِّيْقَةَ الْعُلْيَا وَالْحَسَنَ الرِّضَا وَالْحُسَيْنَ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلند مرتبہ پر اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضا پر اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الشَّهِيْدَ الْمُجْتَبٰى وَالشُّهَدَآءَ الْكَرْبَلَا وَالسَّعْدَ
پسندیدہ شہید پر اور کربلا کے شہید ہونے والوں پر اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وَالسَّعِيْدَ وَالطَّلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ
اور حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہااور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن
عَوْفٍ وَّاَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرِيْنَ
عوف (رضی اللہ عنہ) اور حضرت ابو عبید (رضی اللہ عنہ) بن جرّاح دس اصحاب جنہیں جنت کی خوشخبری دی گئی
وَسَآئِرَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَالْخُلَفَآءَ الرَّاشِدِيْنَ
اور تمام اصحابہ اکرام (رضوان اللہ اجمعین) اور تابعین اور خلفائے راشدین پر

رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ
راضی ہو اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) ان تمام کے اوپر اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بخشش فرما واسطے میرے (مجھے بخش دے)
وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا o وَاغْفِرْ
اور واسطے میرے والدین کے اور ان دونوں (ماں باپ) پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں (ماں باپ) نے پالا مجھے (پرورش فرمائی میری) بچپن میں اور بخشش فرما
اَللّٰهُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) تمام ایمان لانے والے مردوں کیلئے اور ایمان لانے والی عورتوں کیلئے اور اسلام لانے والے مردوں کیلئے
وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ
اور اسلام لانے والی عورتوں کیلئے جو زندہ اور وصال شدہ ہیں ان سے ساتھ رحمت اپنی کے
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط
اے زیادہ رحم فرمانے والے سب رحم کرنے والوں کے

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

عہدنامہ

مترجم: عالمِ یلمعی فاضلِ لوذعی

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت، عاشقِ غوث الورا،

فنا فی المصطفیٰ، امین عِلم لَدُنّی،

واقفِ رموزِ حقیقت، حضرت علّامہ، مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

عہد نامہ توحیدِ الٰہی کا اقرار ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے روحوں کو پیدا کیا تھا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اُن سے عہد لیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب روحوں نے کہا تھا کہ ہاں۔ اُسے یومِ میثاق کہتے ہیں یعنی یہ عہد توحید کا تھا اسی عہد کے اقرار کو عہد نامہ کہا جاتا ہے کیونکہ اس عہد نامہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے اس کے متعلق چند اسناد حسبِ ذیل ہیں۔

پہلی روایت ۔حضرت ابنِ معسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے عہد کرلیا کرو؟ عرض کیا گیا کیسے ؟ فرمایا جو ہر صبح و شام

اِس (عہد نامہ) کو پڑھے گا ایک فرشتہ اس پر مہر لگا کر عرشِ معلّٰے کے نیچے رکھ دے گا اور بروز قیامت منادی ندا کرے گا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جن کے لیے اللہ کے پاس عہد ہے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(تفسیرِ کبیر بحوالہ فقری مجموعہ وظائف، صفحہ نمبر، 471)

دوسری روایت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جس کو ابن ابی شیبہ اور حاتم اور طبرانی اور حاکم نے تصیح اور ابن مردویہ نے روایت کیا یوں ہے کہ آپ نے آیہ کریمہ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (سورہ مریم، آیت 87) پڑھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا جس شخص کا میرے پاس عہد ہو وہ کھڑا ہو جائے تو سوائے اس دعاء (عہد نامہ) کے کوئی کھڑا نہ ہو گا۔

تیسری روایت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جس کو حکیم ترمذی نے روایت کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے سلام کے بعد یہ کلمات پڑھے گا ایک فرشتہ اس کو کاغذ پر لکھ کر مہر لگا کر رکھ دے گا۔ جب بندہ اپنی قبر سے اُٹھے گا وہ فرشتہ وہ نوشتہ لائے گا اور ندا کرے گا کہ عہد والے لوگ کہاں ہیں حتّٰی کہ وہ (عہد کیا ہُوا) اُن کو دے گا۔

امام صفار نے ذکر کیا اگر میّت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر (عہد نامہ) لکھا جائے۔ تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس میّت کو بخش دے اور عذابِ قبر سے مامون فرمائے امام نصیر نے اس کے جواز کے لیے بیان کیا ہے۔ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصطبل کے گھوڑوں کی رانوں پر لکھا ہوا تھا حُبِسَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى۔ ایسے ہی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ نے قول الجمیل میں دردِ زدہ کے کے دفعیّہ کے لیے آیہ

کریمہ: وَاَلْقَتْ مَافِيْهَا وَ تَخَلَّتْO(سورۃ الانشقاق، آیت نمبر،4) کو لکھ کر عورت کی ران پر باندھنے کو تحریر فرمایا۔

ابنِ حجر رحمۃ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں (عہد نامہ) لکھنے کے جواز میں فتویٰ دیا اور فرمایا کہ اس دُعا کے لیے اصل ہے۔ابنِ عجیل فقیہ اس کے لیے اصل ہے۔ ابن عجیل فقیہ اس کے لیے حکم کیا کرتے تھے، مگر کلمہ کی انگلی سے لکھے روشنائی سے نہ لکھیں ان روایات سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بہارِ شریعت بحوالہ فقری مجموعہ وظائف۔ صفحہ نمبر473،472،471)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
ساتھ (شروع) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے غیب
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اور ظاہر کے (حقیقی) جاننے والے تو بخشش فرمانے والا نہایت مہربان ہے، اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد)

اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ
میں اس دنیا کی زندگی میں تیری طرف (تیرے ساتھ) وعدہ کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ
تیرے سواء کوئی معبود (برحق) نہیں ہے تو ایک ہے تیرے لیے کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ
یہ کہ (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں پس تو مجھے میرے نفس کی طرف نہ سونپ
فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ تُقَرِّبْنِىْ اِلَى الشَّرِّ
سو تحقیق اگر تو مجھے میرے نفس کی طرف سونپے گا (یعنی میرے نفس کے حوالے کرے گا) تو وہ مجھے برائی کے قریب کرے گا
وَتُبَاعِدْنِىْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّىْ لَآ اَتَّكِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ
اور مجھے نیکی اور بھلائی سے دُور کرے گا اور تحقیق میں بھروسہ نہیں کرتا مگر ساتھ تیری رحمت کے
فَاجْعَلْ لِّىْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
سو تو اپنے نزدیک میرے لیے عہد کردے کہ تو اس عہد کو قیامت کے دن پورا فرمائے گا

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا ، اور بہترین اس کی مخلوق سے (حضرت) محمد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ و بارک وسلم) پر اور اُن
خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط
کی ساری اولاد (پاک) پر اور ان کے سب صحبت داروں (دوستوں) پر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی رحمت
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط
نازل ہو ،اے رحم کرنے والوں کے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اپنی رحمت کے ساتھ (میری دعا قبول فرما)

نہایت مجرب عمل واسطے بواسیر

قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا میں جانے سے پہلے اس درود کو تین مرتبہ ترجمہ کو ذہن میں رکھ کر پڑھیں اور پھر بایاں قدم پہلے بیت الخلاء میں رکھیں. عقل والوں کے لیے اشارہ کافی ہے کہ یہ درود واسطے ہر مرض کے تیر بہ ہدف ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ
اے اللہ! ہمارے سردار، محمد نبی امی (اور) کریم (ﷺ) پر درود و سلام بھیج
بِعَدَدِ كُلِّ دَآءٍ وَّ دَوَآءٍ وَّ بِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ مَّرَضٍ وَّ شِفَآءٍ
ہر بیماری اور علاج کی تعداد کے برابر اور ہر مرض کی علت اور شفاء کی تعداد کے برابر

اَوْرَادِ فَتْحیّہ شریف

مع

دعائے رقاب

مؤلّف

علی ثانی خواجہ امیر کبیر سیّد علی ہمدانی

(قدس سرہٗ العزیز)

اَوراد اور دعا حضرت خواجہ سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وہ لازوال تصنیف ہے جو مختلف وظائف کا مجموعہِ بے مثال ہے۔ اسے قرآن مجید فرقانِ حمید اور احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حسین نکھری چاندنی میں حمد باری تعالیٰ کے ایسے مؤثر، منوّر اور دل نشیں انداز میں مرتّب کیا گیا ہے کہ جس کو ہر خاندان کے صوفیائے کرام اور علمائے ذی احترام نے حرزِ جان بنایا اور اپنے ورد میں شامل کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفّی 1176ھ) اپنی کتاب اِنتباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ میں اورادِ فتحیّہ کے بارے میں یوں گوہرفشاں ہیں کہ یہ اَوراد ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوئے ہیں اور فتح ہر ایک کی اِن میں سے ایک کلمہ میں

ہوئی ہے جو حُضُوری کے ساتھ اپنے پر لازم کر لے اُس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اورادِ فتحیّہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منظور شدہ مجموعہ وظائف ہے اس سے زیادہ مستند ہونے کی بھلا کوئی اور سند کیا ہوسکتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں اس مشاہدہ باطنی کو یوں بیان کیا ہے کہ ''اب اگر فضائل اور خواص اس اَوراد کے بیان کیے جائیں تو بہت طویل ہو جائے۔ اس واسطے کہ آں حضرت (یعنی میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو، (1400) اولیائے کاملین سے ملے ہیں اور ہر ولی سے رخصت کے وقت دعُا اور نصیحت اور ورد و وظائف کی التجاء کی اور اُن نصیحتوں اور ورد و وظائف کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے۔ اور اُن دعاؤں اور اذکار کو جو بے اختیار اُن کی زبان پر جاری ہوتے تھے جمع کیا ہے، یہ اَوراد ہو گیا ہے، انہی (حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے منقول ہیں کہ جب میں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو چلا اور راستے میں مسجدِ اقصیٰ پہنچا تو وہاں پر حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اِس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں اُٹھا آگے بڑھا اور سلام عرض کیا آپ محمد ﷺ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جُزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ، خُذْ هٰذِهِ الْفَتْحِيَّةِ (یعنی اس فتحیہ کو پکڑ لے) جب میں نے آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے دستِ مبارک سے پکڑ لیا اور نظر کی تو یہ وہی ''اَوراد'' تھے۔ جن کو میں نے جمع کیا تھا۔ اس اشارہ سے اس کا نام ''اورادِ فتحیّہ'' رکھا گیا۔ چونکہ اس اورادِ فتحیّہ شریف سے چودہ سو (1400) کامل اولیاء اللہ کے فیوض و برکات جاری ہیں اس لیے اس کے پڑھنے والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ان بزرگوں کا فیضان ملتا ہے۔ اس کے پڑھنے والوں کے تاثرات، مشاہدات اور تجربات علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

راقم الحروف کے پیر و مرشد بابا جی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ سب اَوراد سے بڑا وِرد میرے پاس "اورادِ فتحیّہ شریف" ہے جس میں چودہ

سو(1400)اولیاءاللہ کا فیض ہے اور بشمول آپ کے چودہ سو ایک (1401) اولیاءاللہ کے فیضان کا مجموعہ بنتا ہے۔آپ نے اکثر مریدین کو اورادِفتحیّہ شریف کی اجازت عطا فرمائی ہے۔اس وظیفہ کو تہجد کی نماز کے بعد پڑھنے کی اجازت عطاء فرماتے تھے۔عام حالات میں ایک دفعہ کی اجازت فرماتے تھے،اگر کوئی اپنی تکالیف پریشانیوں کا ذکر کرتا،تو اُسے گیارہ مرتبہ پڑھنے کا حکم فرماتے۔دنیا کے مختلف علاقوں میں اورادِفتحیّہ شریف آج بھی مختلف کیفیتوں میں پڑھا جاتا ہے۔کہیں ذِکر بِالجہر کے ساتھ کہیں خَفی کہیں انفرادی تو کہیں اِجتماعی حالت میں بقول" سلیم خان گِمی " کشمیر کے علاوہ بَلتستان کی تقریباً چالیس فیصد مساجد میں صبح کی نماز کے بعد یہ وظیفہ پڑھا جاتا ہے" (کشمیر میں اشاعت اِسلام) بقول سیّد رشیدِ اَحمد اندرابی کشمیر میں اورادِفتحیّہ صُبح و شام مساجد میں با آواز بُلند مل کر پڑھتے ہیں اور اکثر ذاکرین اورادِفتحیّہ کے وظیفہ کے بعد حضرت شیخ مُحیّ الدّین سیّدعبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کا تالیف کردہ دُرودِ کبریت احمر جو عربی ادب کا شاہکار ہے پڑھتے ہیں (اورادِفتحیہ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور)۔بقول سیّد اَسدُ اللہ شاہ دوارکی،خطیب مسجد شاہِ ہمدان اکبری منڈی لاہور،اَورادِفتحیّہ اکثر کشمیریوں کو زبانی یاد ہے۔جسے بعد اَز نماز حلقہ بگوش ہو کر پڑھتے ہیں اور خانقاہ فیض پناہ یعنی درگاہ شاہ ہمدان سرِی نگر کی اندرونی دیوار پر قُرانی آیات اور اَورادِفتحیّہ سونے کے خالص پانی سے کندہ ہیں۔یہاں عقیدت مندوں کا ہر وقت ہجُوم رہتا ہے اور صبح و شام اَورادِفتحیّہ کا وِرد بالجہر ہوتا ہے۔

مفتی آزاد کشمیر ضیاء الحق بُخاری راوی ہیں کہ کشمیر کے اکثر گھرانوں میں روزانہ اَورادِفتحیّہ بڑے ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔مولانا شمس الحق افغانی سے اِس کے متعلق پوچھا گیا تو اُنھوں نے کہا کہ وہ تیس سال سے اِسے متواتر پڑھ رہے ہیں اور اس کے حیرت انگیز اثرات کا مشاہدہ کیا ہے۔غرضیکہ اورادِفتحیّہ رُوحانی تسکین اور وجدانی کیف و سرور کا مجرّب نُسخہ ہے۔جسے بے شمار کشمیری مُسلمان بیک زبان مسجدوں میں اور تنہائیوں میں پڑھ کر جذب و سُلوک کی منازل کا بھرپور مشاہدہ کرتے ہیں۔ایسا وظیفہ جو چودہ سو

(1400) اولیاء اللہ کا فیض سمیٹے ہوئے ہو اُس کی گہرائیوں تک پہنچنا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں۔

حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیّت تھے، بیک وقت سلسلہ معظّمہ نقشبندیہ و سلسلہ مکرّمہ قادریہ کے جلیل القدر سالکِ طریقت ولی کامل تھے آپ کی پیدائش مبارک ایران کے شہر ہمدان میں بروز پیر بوقت فجر 12 رجب المرجب 714ھ (12، اکتوبر 1314ء) کو ہوئی۔ والد کی طرف سے آپکا سلسلہ نسب اٹھارویں پُشت میں شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ مکرّمہ کی طرف سے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سترہویں (17) پشت میں جاملتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ حسنی بھی ہوے اور حسینی بھی۔ آپ حضرت تقی الدین دوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور خلیفہ ہیں جناب دوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں رُوحانی کمال کی اعلیٰ منازل طے کرائیں، اُن کی وفات کے بعد حضرت علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شرفُ الدین محمودٌ مزدقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف رجوع کیا اور علوم ظاہری و باطنی کی اس پاکیزہ مجلس میں چھ سال گزارے پھر مرشد کی طرف سے سیر و سیاحت کا حکم ملا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیاحت کے دوران آپ نے چودہ سو اولیاءَ اللّٰـہ سے اِستفادہ معنوی و روحانی کیا آپکے دستِ انور پر مخلوق خدا کثیر تعداد میں مُشرف بہ اسلام اور منوّر بہ نور ایمان ہوئی ایک مُورّخ کے قول کے مطابق صرف وادیءِ کشمیر میں آپ کے دستِ حق پرَست پر سینتیس (37) ہزار ہندو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کسبِ کُلاہ دوزی جو آپ نے حضور اقدس ﷺ کے فرمان سے اختیار کیا تھا۔ آج اہل کشمیر کی خاص صنعت ہے۔ 1385ء میں اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کی غرض سے براہ لدّاخ تُرکستان جارہے تھے کہ راستے میں پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقہ کنہار میں بمقام پکھلی پہنچے تو یہاں کے حاکم سلطان محمدّ خان نے آپ کا استقبال کیا اور اُس کے اصرار پر آپ نے چند روز کے لئے یہاں قیام کرنا منظور کرلیا یہیں پر آپ شدید بیمار ہوگئے۔ اسی بیماری کے دوران رات کو مُخلصین اور مریدین کو نصیحت فرمائی۔ چنانچہ چہار شنبہ 6 ذی الحج 786ھ

(بمطابق 19 جنوری 1387ء کو وفات سے قبل یہ آپکی زبانِ مبارک سے جاری ہوگیا۔آپ نے **یَااَللّٰہُ** ، **یَارَفِیْقُ** ،**یَا حَبِیْبُ** اور **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کا ورد کیا اور جان، جانِ آفرین کے سُپرد کردی۔ویسے بھی آپ کا روزانہ وظیفہ بعد درود شریف ایک ہزار مرتبہ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** تھا۔اور کتنا حسین حُسنِ اتفاق ہے کہ از روئے حروفِ ابجد انہی آخری کلمات سے آپ کا سال وفات نکلتا ہے یعنی 786ھ۔

(اورادِ فتحیہ تعارف وترجمہ نذیر نقشبندی صفحہ نمبر 23)

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ: یہ جو نعمت عطا ہوئی ہے یہ میرے زورِ بازو سے نہیں ہے
تب تک نہ عطا ہوتی جب تک خدا نہ بخشتا

آپ کے مریدین آپ کے جسدِ مبارک کو شیخ قوام الدّین بدخشی کی رہنمائی میں مقام پکھلی سے موجودہ تاجکستان کے صُوبہ ختلان میں لے آئے۔تمام راستہ بادل کا ایک ٹکڑا قافلے پر سایہ فگن رہا۔یہ قافلہ پانچ (5) ماہ اور اُنیس (19) دن کے بعد کولاب پہنچا اتنے طویل عرصہ کہ باوجود آپکا جسد مبارک غیر متغیّر تھا اور اُس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔یوں اس علم وفضل کے روحانی آفتاب کی تدفین بمقام کولاب بعمر (77) سال عمل میں آئی۔تاجکستان کا دارُالخلافہ دوشنبہ ہے، دوشنبہ سے بطرف شمال 150 میل کے فاصلہ پر تاجکستان کے صوبہ ختلان کا دارُالخلافہ کولاب واقع ہے۔حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہیں اِستراحت فرما ہیں۔کولاب کے لفظی معنی پانی کے ہیں۔یہاں پر پانی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔جہاں سے میدانوں کو سیراب کرنے کے لئے نہریں نکلتی ہیں۔یہ شہر جس کی آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ نفوس پر مشتمل ہے، پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔کوہ حضرت شاہ کے نام سے یہ پہاڑ مشہور ہے۔آپ کا مزار آج بھی مَرجعِ خلائق ہے۔روس کے 70 ستّر سالہ دورِ اشتراکیت میں اسلامی اقدار اور نشانات کو مٹانے کی مذموم کوشش کی گئی لیکن اِس مسلم ریاست میں حضرت سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ بمقام دوشنبہ کے مزارات مقدسہ آج بھی موجود ہیں اور یہ دونوں باوقار ہستیاں یہاں کے لوگوں کے دلوں میں بستی ہیں۔(اورادِفتحیہ ،تعارف وترجمہ نذیر نقشبندی صفحہ نمبر 24)
یہ بھی بتاتا چلوں کہ اورادِ فتحیہ شریف کو نمازِ تہجد کے بعد پڑھا جاتا ہے۔اس کے پڑھنے والے کے لئے ترک جمالات وحیوانات لازمی امر ہے۔بالفرض اگر کبھی نمازِ تہجد کے بعد نہ پڑھا جاسکے تو فجر کی نماز سے قبل پڑھ لینا چاہیے۔اگر کوئی شخص فجر کی نماز سے قبل بھی نہ پڑھ سکے تو فجر کی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیے۔اگر فجر کی نماز کے بعد بھی نہ پڑھا جاسکے تو دن کے کسی پہر میں ضرور بہ ضرور پڑھ لینا چاہیے۔
اگر سفر کی وجہ سے یا کسی اور بناء پر دن کے کسی پہر میں بھی نہ پڑھا جاسکے تو اگلے دن دو دفعہ اس کا ورد کیا جائے۔تاکہ پچھلی کمی پوری ہوسکے بہرحال اس کے پڑھنے کا اصل وقت نماز تہجد کے بعد ہی ہے اور تہجد کی نماز کے بعد فجر کی اذان سے پہلے پڑھنے والے حضرات جلد فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔
قبلہ پیرومرشد حضرت پیر طریقت قبلہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کا یہ طریقہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اورادِ فتحیہ شریف کو پڑھنے سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھیں، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور سات دفعہ الحمد شریف بمعہ بسم اللہ شریف اور گیارہ دفعہ سورت اخلاص شریف بمعہ بسم اللہ شریف پڑھا کریں۔علاوہ ازیں پڑھنے والوں کے لئے جن باتوں کا خیال رکھنا اور پابندی کرنا ضروری ہے وہ درج ذیل ہیں۔

o. پڑھنے کے دوران کسی سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔اگر دورانِ تلاوت اورادِ ھذا کسی قسم کی گفتگو کی جائے گی تو اس کو دوبارہ مذکورہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھنا پڑے گا۔
o. پڑھنے کا ابتدائی طریقہ یہ ہے کہ اسکی تلاوت قدرے بلند آواز سے کی جائے اور ایسی جگہ پڑھا جائے جہاں نہ تو کوئی سویا ہو اور نہ کوئی بیمار آرام کر رہا ہو۔
o. پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بالکل آہستگی سے اور منہ میں پڑھا جائے۔
o. پڑھنے کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ اور دل سے پڑھنے کا کام لیا جائے اور حضور قلبی سے پڑھا جائے،

نیز چاہے مبتدی ہو یا متوسط یا منتہی اسکے مطالب کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے، حضورِ قلبی کے ساتھ پڑھنے سے جلد تاثیر ہوتی ہے۔

کسی ورد یا وظیفہ کو پڑھنے کے لئے صاحب اجازت شخصیت سے اجازت لینا ضروری اور باعث برکت ہے۔ بغیر اجازت کے پڑھنے سے مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں، محض کتاب پر لکھا ہوا پڑھ لینے سے کہ اس وظیفہ کی اجازت ہے کافی نہیں ہے، کیونکہ جب کوئی صاحب اجازت اوراد و وظائف کی اجازت عطا فرماتے ہیں تو پھر وہ ضامن اور محافظ ہو جاتے ہیں اور مشکل وقت اور کسی امتحان کے موقع پر راہ نمائی فرماتے ہیں۔

جب اورادِ فتحیّہ شریف کو پڑھ لیا جائے تو اس کا ثواب حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور پیر طریقت قطبِ جلی حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ارواح پر فتوح کو بطور نذرانہ پیش کیا جائے۔ **بعد ازاں ہاتھ اُٹھا کر بڑے خشوع وخضوع اور دل جمعی کے ساتھ دعائے رقاب پڑھی جائے اور جب یہ الفاظ : اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ ھٰذِہِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِیَّۃِ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَایَاتِ آئیں تو جو جائز خواہش اور دلی مراد ہو اس کی نیّت کر لی جائے (انشاء اللہ العزیز دلی مراد پوری ہوگی)**۔ اسراریہ میں لکھا ہے کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا اور روضہ اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃً وّسلاماً کے سامنے ہو کر سلام عرض کیا تو جوابِ سلام سے مشرف ہوا۔ اسی اثناء میں غنودگی طاری ہو گئی (نہ پوری طرح جاگ رہا تھا نہ پوری طرح سو رہا تھا) تو دیکھا کہ حضور ﷺ ایک مجلس میں رونق افروز ہیں جہاں کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہیں، میں نے سلام کیا تو سلام کا جواب عنایت فرما کر ایک بڑا سا کاغذ مجھے عطا فرمایا، اس میں وہی کلمات جو (1400) چودہ سو کامل اولیاء سے مجھے ملے تھے بالترتیب تحریر تھے، دل میں خیال آیا انہیں بالجہر پڑھنا چاہیے یا خفی، اسی حالت میں دیکھتا ہوں کہ ایک جماعت مدور حلقہ میں (گول دائرہ میں) کمال خوش الحانی سے یہی اوراد پڑھ رہی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا "اس طرز سے پڑھنا چاہیے" اس دن سے میں نے اِن اَوراد کو خوش الحانی کے ساتھ بالجہر (بلند آواز سے) پڑھنا شروع کر دیا۔

(زیارتِ نبی بحالتِ بیداری حصہ دوم صفحہ نمبر 51)

اَوْرَادِ فَتْحِیَّۃ شریف

مع دُعائے رقاب شریف

مترجم: عالمِ یلمعی فاضلِ لوذعی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت، عاشقِ غوث الوریٰ، فنا فی المصطفیٰ، اَمین عِلم لَدُنّی، واقف رموزِ حقیقت، حضرت علّامہ، مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

قدس سرہٗ العزیز

پڑھنے کا طریقہ۔

اورادِ فتحیہ شریف کو پڑھنے سے پہلے ایک بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- 11 مرتبہ درود شریف:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمْ۔

7 مرتبہ سُورۃ الفاتحہ شریف بمع بسم اللہ شریف اور

11 دفعہ سُورۃ اخلاص شریف بمع بسم اللہ شریف پڑھ لیں۔

نوٹ: اورادِ فتحیہ شریف پڑھتے وقت کسی سے گفتگو نہ کریں اگر دورانِ تلاوت بات چیت کریں تو پھر دوبارہ شروع سے مذکورہ بالا طریقے کے مطابق پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o
ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ o اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ o
میں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) بزرگ سے معافی چاہتا ہوں o میں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) بزرگ سے معافی چاہتا ہوں o
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ o اَلَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
میں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) بزرگ سے معافی چاہتا ہوں o وہ ذات کہ کوئی سچا عبادت کے لائق نہیں مگر وہی اور ہمیشہ
الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَ اَسْئَالُہُ التَّوْبَۃَ ط اَللّٰھُمَّ
رہنے والا ہے اور پھرتا ہوں میں اُسکی طرف اور اس سے میں توبہ کا سوال کرتا ہوں اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد)
اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ
تو سلامت ہے اور تجھ سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی پھرتی ہے
حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ
زندہ رکھ ہمیں اے ہمارے پروردگار ساتھ سلامتی کے اور داخل فرما ہمیں سلامتی کے گھر میں تو بڑا برکت والا ہے
رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ط اَللّٰھُمَّ
اے ہمارے پروردگار اور تو بلند و برتر ہے اے بزرگی اور فضل والے، اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد)

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِئُ مَزِيْدَ كَرَمِكَ

تیرے لیے تمام تعریف وہ تعریف کہ وفا کرتی ہے تیری سب نعمتوں کے ساتھ اور برابری کرے تیری زیادتی کرم کے ساتھ

اَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ

میں تعریف کرتا ہوں تیری ساتھ تیری تمام تعریفوں کے جن کو میں جانتا ہوں ان سے اور جن کو میں نہیں

اَعْلَمْ وَعَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ

جانتا اور تیری تمام نعمتوں پر جن کو میں جانتا ہوں ان میں سے اور جن کو میں نہیں

اَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

جانتا اور اوپر ہر حال کے میں پناہ لیتا ہوں ساتھ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کے شیطان

الرَّجِيْمِ ط اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا

راندے ہوئے سے، نہیں کوئی سچا معبود (عبادت کے لائق) مگر وہی اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) زندہ اور ہمیشہ رہنے والا نہیں

تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

پکڑتی اسے اُونگھ اور نہ نیند اس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط

زمینوں میں ہے کون ہے وہ ذات کہ سفارش کرے اسکے پاس مگر اسکے حکم کے ساتھ جانتا ہے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
وہ جو کچھ سامنے ان لوگوں کے ہے اور جو پیچھے ان لوگوں کے ہے اور وہ احاطہ نہیں کرتے
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
ساتھ کسی چیز کے اس کے علم میں سے مگر ساتھ اس چیز کے کہ وہ جو چاہتا ہے اور گھیرے میں لئے ہوئے ہے اس کی کرسی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ O
آسمانوں اور زمینوں کو اور نہیں گراں گزرتی اُس کو نگہبانی اُن (آسمانوں اور زمینوں) کی اور وہ بزرگ و برتر ہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ (33) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (33) بار
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) منزہ اور پاک ہے سب تعریف اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کے لیے ہے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ (34) بار
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) بہت بڑا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
نہیں ہے پرستش کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) وہ ایک ہے اس کے لئے کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لئے بادشاہی (حقیقی) ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (10بار)
اور اُسی کے لئے ہے سب (حقیقی) تعریف اور وہ اوپر سب چیزوں کے قدرت والا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) بادشاہ (حقیقی) جبر فرمانے والا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ اکیلا غالب ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) جو کہ غالب بخشنے والا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ السَّتَّارُ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ کرم فرمانے والا اور چھپانے والا گناہوں کا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ بہت بڑا ہے اور سب چیزوں پر فائق ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ پیدا فرمانے والا دنوں اور راتوں کا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْبُوْدُ بِكُلِّ مَكَانٍ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ جس کی پوجا کی جاتی ہے سب مکانوں میں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَذْكُوْرُ بِكُلِّ لِسَانٍ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ جس کا ذکر کیا جاتا ہے سب زبانوں میں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْرُوْفُ بِكُلِّ اِحْسَانٍ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ پہچان کیا گیا ہے ساتھ سب نیکیوں کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّ يَوْمٍ هُوَفِيْ شَاْنٍ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ وہ ہر روز نئے کام بنانے میں ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) اس حالت میں کہ ایمان ہے ساتھ اللہ کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانًا مِّنَ اللّٰهِ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) اس حالت میں کہ ایمان ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانَةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) اس حالت میں کہ امانت ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کی طرف سے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ نہیں ہے رکنا اور قدرت رکھنا (کسی حرکت کی) مگر ساتھ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کی توفیق کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ ط
نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کے اور ہم نہیں پوجتے سوائے اس کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ ساتھ تحقیق کے سچ ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّ صِدْقًا ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ ساتھ ایمان اور سچائی کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کہ ساتھ بندگی اور عبادت کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَلَطُّفًا وَّ رِفْقًا ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ از روئے مہربانی و سازگاری

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ ہے پہلے کُل چیزوں کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ ہے پیچھے کُل چیزوں کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْقٰى رَبُّنَا وَيَفْنٰى وَيَمُوْتُ كُلُّ شَيْءٍ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ باقی رہے گا پالنے والا ہمارا اور فنا اور مردہ ہو جائیں گی سب چیزیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بادشاہ (حقیقی) ہے اور محقق الوجود ظاہر ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْيَقِيْنُ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بادشاہ (حقیقی) ہے کہ اسی کو بادشاہی بلاشک و شبہ سزا وار ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بلند و بزرگ ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بردبار کرم فرمانے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ پالنے والا سات آسمانوں کا اور پالنے والا ہے بزرگی والے عرش کا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بڑے بڑے بزرگوں کا بڑا بزرگ ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط
نہیں کوئی معبود سچا (بندگی کے لائق) سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ مہربانوں کا مہربان ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَبِيْبُ التَّوَّابِيْنَ ط
نہیں کوئی سچا بندگی کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرمانے والا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاحِمُ الْمَسَاكِيْنَ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بہت رحم فرمانے والا درویشوں کا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَادِى الْمُضِلِّيْنَ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ ہدایت فرمانے والا ہے گمراہوں کا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَلِيْلُ الْحَآئِرِيْنَ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ حیرت میں پڑے ہوؤں کا راہ دکھانے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ڈرنے والوں کو پناہ دینے والا ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ فریاد چاہنے والوں کی فریاد کو پہنچنے والا ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ سب مدد کرنے والوں سے بہتر مدد فرمانے والا ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ سب حفاظت کرنے والوں سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ کہ سب وراثت پانے والوں سے بہتر وارث ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ سب حاکموں کا بہتر حاکم ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ سب روزی دینے والوں کا بہترین روزی رساں ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ جو بہتر سب کھولنے والوں کا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بہتر بخشنے والوں کا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ط
نہیں ہے کوئی سچا بندگی کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بہتر رحم کرنیوالوں کا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے کہ وہ ایک ہے اور سچا فرمایا اس نے وعدے اپنے کو اور مدد فرمائی بندے اپنے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَلَا شَیْءَ
اور غالب فرمایا لشکر اس کے کو اور شکست دی مخالفوں کے لشکروں کو ایک ہے وہ اور کوئی چیز
بَعْدَهٗ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَلَهُ الْفَضْلُ
اس کے بعد نہیں رہے گی اور نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ نعمتوں والا ہے اور اس کے لئے بزرگی ہے

وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ
اور اس کے لئے اچھی تعریف ہے نہیں ہے کوئی سچا بندگی کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے کہ بموافق شمار مخلوقات اسکی
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ط
اور بمطابق وزن عرش اس کے اور بمقدار اس ذات کی خوشنودی کے اور موافق شمار اس کے کلمات کی سیاہی کے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ الْفَرْدَانِيَّةِ
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) جو کہ یکتائی اور یگانگی والا ہے
الْقَدِيْمِيَّةِ الْاَزَلِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا
اور صفت قدیمی (حقیقی) والا اور صفت ازلی (حقیقی) والا اور صفت ابدی (حقیقی، ہمیشگی) والا ہے نہیں ہے واسطے اسکے کوئی مخالف (بالمقابل) اور نہ
نِدٌّ وَّلَا شِبْهٌ وَّلَا شَرِيْكٌ ۵ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
ہمسر (برابر) اور نہ مانند اور نہ شریک، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ ایک ہے وہ (ذات و صفات الوہیت میں)
لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
نہیں ہے شریک اس کے لئے اور اسکے لئے ہے بادشاہی (حقیقی) اور واسطے اسکے ہے سب تعریف، زندہ فرماتا اور مارتا ہے

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور وہ ہے زندہ (حقیقی) کہ ہرگز فوت نہ ہوگا اس کے ہاتھ میں ہے نیکی اور وہ سب چیزوں پر

قَدِيْرٌ ط وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ط هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ

قدرت والا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے وہ اوّل اور آخر اور ظاہر

وَالْبَاطِنُ ط وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ط لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ

اور باطن اور وہ سب چیزوں کا حقیقی علم رکھنے والا ہے نہیں ہے جیسے کہ مثل اسکی کوئی چیز

وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط

اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ

النَّصِيْرُ (3 بار)

کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اور بہتر وکیل کیسا اچھا مددگار اور اچھا یاری دینے والا ہے

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا

ہم بخشش طلب کرتے ہیں تجھ سے اے ہمارے پالنے والے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نہیں ہے کوئی منع کرنے والا اس

اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ
چیز کا کہ تو عطا فرمائے اور نہیں ہے کوئی عطا کرنے والا اس چیز کا کہ تو عطا نہ فرمائے اور نہیں ہے کوئی رد کرنے والا اس حکم کا کہ تو جاری فرمائے
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ0
اور کوئی نفع نہیں دیتا نصیب والے کو تجھ سے نصیب اس کا
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ (2 بار)
منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) میرا پروردگار کہ بہت بلند ہے اور بلند تر دینے والا
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْكَرِيْمِ الْوَهَّابِ يَا وَهَّابُ
منزہ و پاک (ذات و صفات الوہیت میں) ہے میرا پروردگار کہ بہت بلند ہے بڑا کرم فرمانے والا اور عطا فرمانے والا (مطلق حقیقی) اے (مطلق حقیقی) عطاء فرمانے والے (دینے والے)
سُبْحٰنَكَ مَا عَبَدْنٰكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ
تو منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) نہیں پوجا کی ہم نے تیری جو کہ حق تیری پوجا کا تھا
سُبْحٰنَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ
تو منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) ہم نے نہیں پہچانا تجھے جیسا کہ تیری پہچان کا حق تھا
سُبْحٰنَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ
تو منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) ہم نے تیرا ذکر (یاد) نہ کیا جو کہ تیرے ذکر (یاد) کا حق تھا

سُبْحٰنَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ

تو منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) ہم نے تیرا شکر ادا نہ کیا جو تیرا شکر ادا کرنے کا حق ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ

(ذات و صفات الوہیت میں) منزہ و پاک ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ ہمیشہ رہنے والا دائمی ۔ منزہ و پاک ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ اکیلا

الْاَحَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

اور ایک ہے منزہ وہ پاک ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ اکیلا بے نیاز ہے منزہ و پاک ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد)

رَافِعِ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَمْ

کہ بلند بنانے والا آسمانوں کا بغیر ستونوں کے منزہ و پاک اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) وہ ذات کہ

يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

نہیں ہے اس کی بیوی اور نہ لڑکا (ذات و صفات الوہیت میں) منزہ و پاک ہے وہ ذات کہ نہ جنا کسی کو اور نہ کسی سے

يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ سُبْحَانَ الْمَلِكِ

جنا گیا اور نہیں ہے اس کے لئے کوئی برابری والا (ذات و صفات الوہیت میں) منزہ و پاک ہے بادشاہ (حقیقی)

الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ

نہایت پاک ہے (سب عیبوں سے) (ذات و صفات الوہیت میں) منزہ و پاک ہے عالم ظاہر والا اور عالم باطن والا منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں)

ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْجَلَالِ
عزت والا اور عظمت والا اور طاقت والا اور رُعب والا اور بزرگی والا
وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْبَقَآءِ وَالثَّنَآءِ وَالضِّيَآءِ
اور خوبی والا اور باکمال اور ہمیشگی والا اور تعریف والا اور روشنی والا
وَالْاٰلَآءِ وَالنَّعْمَآءِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ
اور ظاہری لطف والا اور باطنی نعمت والا اور بڑائی والا اور صفات کی بزرگی والا منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں)
الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
بادشاہ (حقیقی) کہ زندہ (حقیقی) ہے وہ ذات کہ نہیں سوتی اور نہ مرے گی منزہ و پاک ہے (ہر نقصان سے) مطلق پاک و سلامتی والا
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
ہمارا پالنے والا اور پروردگار فرشتوں اور ہر (سب) روح کا منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اور سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے
وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
اور نہیں ہے کوئی سچا معبود بدوں اللہ اور اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) بہت بڑا ہے اور نہیں رکنا اور قدرت رکھنا (کسی حرکت کا) مگر ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ بلند مرتبہ و
الْعَظِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
بزرگ کی توفیق کے اے اللہ تبارک و تعالیٰ تو ہی ہے بادشاہ (حقیقی) سچا وہ ذات کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے تیرے

یَا اَللّٰہُ	یَا رَحْمٰنُ	یَا رَحِیْمُ
اے اللہ (تبارک وتعالیٰ)	اے مطلق رحم فرمانے والے	اے بڑے مہربان
یَا مَلِکُ	یَا قُدُّوْسُ	یَا سَلَامُ
اے بادشاہ (حقیقی)	اے نہایت پاک سلامت	اے سلامت (سب عیبوں سے)
یَا مُؤْمِنُ	یَا مُھَیْمِنُ	یَا عَزِیْزُ
اے رسولوں کی تصدیق فرمانے والے	اے نگہبان	اے عزت والے
یَا جَبَّارُ	یَا مُتَکَبِّرُ	یَا خَالِقُ
اے زبردست (بزرگی والے)	اے صاحب بڑائی	اے پیدا فرمانے والے
یَا بَارِئُ	یَا مُصَوِّرُ	یَا غَفَّارُ
اے ظاہر فرمانے والے	اے شکل بخشنے والے	اے (حقیقی) بخشنے والے
یَا قَھَّارُ	یَا وَھَّابُ	یَا رَزَّاقُ
اے غالب بحکمت	اے (حقیقی) عطا فرمانے والے	اے (حقیقی) رزق دینے والے
یَا فَتَّاحُ	یَا عَلِیْمُ	یَا قَابِضُ
اے کھولنے والے (مشکلوں کے)	اے جاننے والے (مطلق)	اے تنگ فرمانے والے (بحکمت)

یَابَاسِطُ	یَاخَافِضُ	یَارَافِعُ
اے کھولنے والے (بحکمت)	اے نیچے فرمانے والے (بحکمت)	اے اونچا فرمانے والے
یَامُعِزُّ	یَامُذِلُّ	یَاسَمِیْعُ
اے عزت دینے والے	اے ذلت دینے والے	اے سننے والے
یَابَصِیْرُ	یَاحَکَمُ	یَاعَدَلُ
اے دیکھنے والے	اے حکم فرمانے والے	اے عدل (انصاف) فرنیوالے
یَالَطِیْفُ	یَاخَبِیْرُ	یَاحَلِیْمُ
اے لطف فرمانے والے	اے خبر رکھنے والے	اے تحمل والے
یَاعَظِیْمُ	یَاغَفُوْرُ	یَاشَکُوْرُ
اے عظیم الشان	اے بخشنے والے (گناہوں کے)	اے قدر دان
یَاعَلِیُّ	یَاکَبِیْرُ	یَاحَفِیْظُ
اے بلند مرتبہ عالی شان	اے سب سے بڑے	اے نگہبان
یَامُقِیْتُ	یَاحَسِیْبُ	یَاجَلِیْلُ
اے طاقتور روزی دینے والے	اے کفایت فرمانے والے حساب لینے والے	اے حقیقی بزرگ

یَاکَرِیْمُ	یَارَقِیْبُ	یَامُجِیْبُ
اے کرم فرمانے والے	اے نگہبان و حفاظت فرمانے والے	اے قبول فرمانے والے
یَاوَاسِعُ	یَاحَکِیْمُ	یَاوَدُوْدُ
اے وسعت و سمائی والے	اے حکمت والے	اے محبوب عاشقاں اور محب عارفاں
یَامَجِیْدُ	یَابَاعِثُ	یَاشَہِیْدُ
اے فراخ، بزرگی و شرف والے	اے بھیجنے والے رسولوں کے	اے موجود حقیقی (مطلق)
یَاحَقُّ	یَاوَکِیْلُ	یَاقَوِیُّ
اے مطلق سچے بے عیب	اے ذمہ دار کارساز (حقیقی)	اے قوت طاقت ہمت والے
یَامَتِیْنُ	یَاوَلِیُّ	یَاحَمِیْدُ
اے مضبوط و شدید	اے والی	اے مطلق تعریف کئے گے
یَامُحْصِیُ	یَامُبْدِئُ	یَامُعِیْدُ
اے مطلق گھیرنے والے	اے تمام چیزوں کی عدم سے ابتداو اختراع فرمانے والے	اے خلق کو بعد موت کے لوٹانے والے
یَامُحْیِیُ	یَامُمِیْتُ	یَاحَیُّ
اے مطلق زندہ فرمانے والے	اے مطلق مارنے والے	اے زندہ مطلق

یَاقَیُّوْمُ	یَاوَاجِدُ	یَامَاجِدُ
اے اوروں کو قائم رکھنے والے	اے غنی حقیقی پالنے والنے	اے حقیقی شان وبزرگی والے
یَاوَاحِدُ	یَااَحَدُ	یَاصَمَدُ
اے مطلق اکیلے	اے حقیقی یکتا	اے حقیقی بے احتیاج
یَاقَادِرُ	یَامُقْتَدِرُ	یَامُقَدِّمُ
اے مطلق قدرت وطاقت وہمت والے	اے ہر چیز پر قدرت و قابو والے	اے آگے فرمانے والے (بمقتضائے حکمت)
یَامُؤَخِّرُ	یَااَوَّلُ	یَااٰخِرُ
اے پیچھے فرمانے والے (بمقتضائے حکمت)	اے حقیقی پہلے واجب الوجود	اے حقیقی پچھلے واجب الوجود
یَاظَاهِرُ	یَابَاطِنُ	یَاوَالِیُ
اے حقیقی آشکار واجب الوجود	اے حقیقی پوشیدہ و مخفی واجب الوجود	اے مطلق متولی ومالک و منعم
یَامُتَعَالِیُ	یَابَرُّ	یَاتَوَّابُ
ذات وصفات الوہیت میں بلند وعالیشان	اے حقیقی محسن و نیکوکار	اے توبہ قبول فرمانے والے
یَامُنْعِمُ	یَامُنْتَقِمُ	یَاعَفُوُّ
اے مطلق انعام ونعمت دینے والے	اے بدلہ لینے والے بحکمت	اے مجرموں گنہگاروں سے درگذر فرمانے والے

	یَارَءُوْفُ	
	اے حقیقی رحمت و مہربانی فرمانے والے	

یَامٰلِكَ الْمُلْكِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ		
اے مطلق مالکِ سلطنت و شہنشاہی اے حقیقی جلالت والے اور حقیقی بخشش فرمانے والے		
یَارَبُّ	یَامُقْسِطُ	یَاجَامِعُ
اے مطلق پالنے والے	اے عادل و منصف	اے بکھروں کو اکٹھا فرمانے والے
یَاغَنِیُّ	یَامُغْنِیُ	یَامُعْطِیُ
اے (مطلق) بے احتیاج و بے پرواہ	اے بے نیاز اور دولتمند فرمانے والے	اے مطلق بخشش فرمانے والے
یَامَانِعُ	یَاضَآرُّ	یَانَافِعُ
اے حقیقی منع فرمانے والے بحکمت	اے بحکمت رنج و تکلیف پہنچانے والے	اے مطلق فائدہ پہنچانے والے
یَانُوْرُ	یَاهَادِیُ	یَابَدِیْعُ
اے نور مطلق بذات واجب الوجود	اے مطلق ہدایت فرمانے والے	اے بغیر کسی نمونہ و نمود کے نیا پیدا فرمانے والا
یَابَاقِیُ	یَاوَارِثُ	یَارَشِیْدُ
اے ازلی و ابدی باقی و دائم رہنے والے	اے مطلق وارث و مالک ہر چیز کے فنا کے بعد	اے مطلق رشد و ہدایت کے ہادی

یَاصَبُوْرُ	یَاصَادِقُ	یَاسَتَّارُ
اے مطلق تحمل فرمانے والے	اے حقیقی سچ فرمانے والے	اے مطلق پردہ پوش

یَامَنْ تَقَدَّسَ عَنِ الْاَشْبَاہِ ذَاتُہٗ وَتَنَزَّہَ عَنْ مُّشَابَھَۃِ

اے وہ جو کہ منزہ و پاک ہے مثلوں سے اس کی ذات اور منزہ و پاک ہے مشابہت

الْاَمْثَالِ صِفَاتُہٗ یَامَنْ دَلَّتْ عَلٰی وَحْدَانِیَّتِہٖ اٰیَاتُہٗ

مثالوں سے صفتیں اس کی اے وہ ذات کہ دلالت کرتی ہے ایک ہونے پر جس کے نشانیاں اس کی

شَھِدَتْ بِرُبُوْبِیَّتِہٖ مَصْنُوْعَاتُہٗ وَاحِدٌ لَّامِنْ قِلَّۃٍ وَّمَوْجُوْدٌ

گواہی دیتی ہیں اس کے پروردگار ہونے پر اس کی کاریگریاں ایک ہے نہ کم ہونے کی جہت سے اور موجود ہے

لَّامِنْ عِلَّۃٍ یَامَنْ ھُوَبِالْبِرِّ مَعْرُوْفٌ وَّبِالْاِحْسَانِ

نہ کسی علت کے سبب سے اے وہ ذات کہ جو نیکی کے ساتھ مشہور ہے اور احسان کے ساتھ

مَوْصُوْفٌ مَّعْرُوْفٌ بِلَاغَایَۃٍ وَّمَوْصُوْفٌ بِلَانِھَایَۃٍ

وصف کیا گیا ہے اور پہچانا گیا ہے بغیر غایت کے اور وصف کیا گیا ہے (موصوف) بے انتہا

اَوَّلٌ قَدِیْمٌ بِلَاابْتِدَآءٍ وَّاٰخِرٌ کَرِیْمٌ بِلَاانْتِھَآءٍ وَّغَفَرَ

پہلا قدیمی (پرانا) مخلوق سے بغیر ابتدا کے (بے حد) اور پچھلا ہے (مخلوق سے) کرم فرمانے والا بے انتہا (بے حد) اور بخشتا ہے

ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ كَرَمًا وَّحِلْمًا يَا مَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهٖ
گناہ گنہگاروں کے بخشش اور بردباری سے اے وہ ذات کہ نہیں ہے اس کے مانند کوئی
شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط
شے (کچھ) اور وہ حقیقی سننے والے اور مطلق دیکھنے والا ہے
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ط
کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد) اور بہترین کارساز ہے بہترین حقیقی مولیٰ (دوست و مددگار) اور مطلق بہترین مددگار ہے
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط يَا دَآئِمُ بِلَا فَنَآءٍ وَّيَا قَآئِمُ
ہم بخشش مانگتے ہیں تجھ سے اے پروردگار ہمارے اور تیری (بارگاہ) کی طرف تمام مخلوقات کا پھر جانا ہے اے حقیقی ہمیشہ رہنے والے بغیر فنا کے اور اے حقیقی قیام رکھنے والے
بِلَا زَوَالٍ وَّيَا مُدَبِّرُ بِلَا وَزِيْرٍ سَهِّلْ عَلَيْنَا وَعَلٰى وَالِدِيْنَا
بغیر زوال کے اور اے حقیقی تدبیر فرمانے والے بغیر وزیر کے آسان فرما ہم پر اور ہمارے ماں باپوں پر
كُلَّ عَسِيْرٍ لَّآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى
سب دشواریوں (مصیبتوں، سختیوں اور دکھوں) کو، نہیں گھیر (شمار کر) سکتا۔ تعریف وثنا تیری کو جیسا کہ تو نے اپنی ذات کی خود
نَفْسِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ
تعریف کی ہے غالب ہے پناہ لینے والا تیری اور بڑی (مرتبہ) ہے تعریف وثنا تیری اور منزہ و پاک ہیں تیرے نام

وَعَظُمَ شَانُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ يَفْعَلُ اللهُ مَايَشَآءُ
اور تیری شان بڑی ہے اور نہیں ہے کوئی خدائے برحق سوائے تیرے کرتا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) وہ کچھ جو چاہتا ہے
بِقُدْرَتِهٖ وَيَحْكُمُ مَايُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ اَلَآ اِلَى اللهِ تَصِيْرُ
ساتھ مطلق قدرت اپنی کے اور مطلق حکم فرماتا ہے وہ کچھ جو ارادہ فرماتا ہے اپنے مطلق غلبہ و قدرت کے ساتھ جان لو کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی ہی طرف پھرتے
الْاُمُوْرُ ط كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ
ہیں سب کام و حکم ہر چیز فانی ہونے والی ہے مگر ذات اس کی فانی نہ ہوگی اسی کے لئے حقیقی حکم ہے اور اسی کی طرف پھیرے
تُرْجَعُوْنَ o فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o
جاؤگے سو عنقریب کفایت فرمائے گا تجھے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ان سے (بوجہ انتقام) اور اللہ حقیقی سننے والا مطلق جاننے والا ہے
حَسْبُنَا اللهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللهُ لِمَنْ دَعَالَيْسَ وَرَآءَ
کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اور کفایت کی سننے والا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) واسطے ہر اس شخص کی جس نے دعا کی نہیں ہے سوائے

اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ فَقَدْ نَجٰی
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے مقاصد و وجود کی انتہا جس کسی نے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) پر بھروسہ کیا ہے سو بے شک اس نے نجات پائی
سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ یَزَلْ رَبًّا رَّحِیْمًا وَّلَا یَزَالُ کَرِیْمًا ط
منزہ و پاک ہے (ذات و صفات الوہیت میں) کہ جو ہمیشہ رہتا ہے حقیقی پروردگار اور مطلق مہربان اور ہمیشہ رہے گا بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط
نہیں ہے کوئی برحق پرستش کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) حقیقی بردبار اور بزرگ کے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط
نہیں ہے خدائے برحق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) حقیقی زندہ و پائندہ تدبیر فرمانے والا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ
نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) حقیقی بلند و برتر اور عظمت والے کے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَنَّانُ الْعَلِیْمُ
نہیں ہے کوئی سچا پوجا کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے) کہ جو بے حد احسان فرمانے والا اور حقیقی جاننے والا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْقُدُّوْسُ الْقَدِیْمُ
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ منزہ و پاک قدیم حقیقی ہے

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ ط
نہیں ہے کوئی سچا خدا مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) مطلق وسعت والا صاحب حکمت ہے
لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ بہت رحم فرمانے والا بہت مہربان ہے
لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط
نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ حقیقی سننے والا اور مطلق جاننے والا ہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
منزہ و پاک ہے (بذات و صفات الوہیت) اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اور مطلق برکت والا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ پالنے والا
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
و مالک ہے سات آسمانوں کا اور مالک و پروردگار ہے بڑے عرش کا اور سب تعریف و ثنا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے لئے ہے کہ جو پروردگار ہے جہانوں کا
لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اَحَدٌ
ہے کوئی سچا پرستش کے لائق سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے کہ وہ ایک ہے، نہیں ہے کوئی اس کے لیے شریک، معبود ہے وہ ایک
صَمَدٌ فَرْدٌ وِّتْرٌ حَيٌّ قَيُّوْمٌ دَآئِمٌ اَبَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ
(مخلوق کی ذات و صفات سے) بے نیاز یکتا ہے طاق ہے مطلق زندہ اور قائم رکھنے والا، ہمیشہ دائمی ابدی نہ اختیار فرمائی

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
بیوی اور نہ اولاد اور نہیں لائق واسطے اس کے کوئی شریک بیچ بادشاہی (حقیقی) کے اور نہیں ہے لائق واسطے اس کے
يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
نہ کوئی دوست و مددگار (نہ حقیقی نہ مجازی) بسبب ذلت و عجز اور تعظیم کرو اس کی حق تعظیم کرنے کا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) بہت بڑا ہے

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدِيْنِنَا ط
کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) واسطے دین ہمارے کے
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدُنْيَانَا ط
کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ہماری دنیا کے لئے
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنَا ط
کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) واسطے اس کے جو کچھ کہ ہمیں غمگیں کرے
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيْنَا ط
مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) واسطے اُس شخص کے کہ ظلم کرے ہم پر
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنَا
مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) واسطے اُس شخص کے جو ہم پر حسد کرے

حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنَا بِسُوْءٍ
کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) واسطے اُس شخص کے جو برائی کیساتھ مکر کرے ہمارے ساتھ
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ
مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزدیک (وقت) موت کے
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْقَبْرِ ط
مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزدیک (وقت) قبر میں
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسَآئِلِ
مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزدیک قبر میں سوالوں کے
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزدیک وقت پُل صراط کے
حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحِسَابِ ط
مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزدیک (وقت) حساب کے

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزد (وقت) ترازو کے

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ط

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزدیک (وقت) جنت و دوزخ کے

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ اللِّقَآءِ ط حَسْبِیَ اللّٰهُ

مطلق کافی ہے ہمیں اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نزدیک اپنے دیدار کے مطلق کافی ہے مجھے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد)

الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ط

وہ ذات کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر وہ اس پر میں نے بھروسہ و تکیہ کیا اور اس کی طرف رجوع لایا ہوں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَآ اَعْظَمَ اللّٰهُ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) منزہ و پاک ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کیا (کیسا؟) بزرگ ہے

اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَآ اَحْلَمَ اللّٰهُ

نہیں ہے کوئی برحق خدا مگر اللہ منزہ و پاک ہے اللہ تعالیٰ کیا بڑا بردبار ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَآ اَكْرَمَ اللّٰهُ ط
نہیں ہے کوئی سچا خدا سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) منزہ و پاک ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کیا بخشش و بزرگی والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
نہیں ہے کوئی برحق خدا سوائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کہ ایک ہے وہ اور نہیں شریک واسطے اس کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سچے بھیجے ہوئے
اللّٰهِ حَقًّا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهٗ
اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے، اے اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ بھیج اوپر حضرت محمد ﷺ کے ہر اُس وقت کہ یاد کریں
الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ
اسے یاد کرنے والے اور رحمت کاملہ بھیج اوپر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے، کہ غفلت کریں
ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ تَعَالٰى رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
اس کی یاد سے غافل ہونے والے، ہم راضی ہوئے ساتھ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے بوجہ پروردگار و مالک ہونے کے اور
دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا
ساتھ دین اسلام پر ہونے کے اور ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کہ درود بھیجے اللہ اوپر اس کے اور سلام (سلامتی) بوجہ نبی (غیب کی خبریں بتانے والے) ہونے کے اور رسول ہونے کے

وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِالصَّلٰوةِ
اور ساتھ قرآن پاک پیشوا ہونے کے اور ساتھ کعبہ شریف قبلہ ہونے کے اور ساتھ نماز
فَرِيْضَةً وَّبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا وَّبِالصِّدِّيْقِ
فریضہ ہونے کے اور ساتھ ایمان لانے والوں کے ساتھ بھائی بھائی ہونے کے اور ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وَبِالْفَارُوْقِ وَبِذِی النُّوْرَيْنِ وَبِالْمُرْتَضٰى اَئِمَّةً ط
اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ساتھ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہ کے امام و پیشوا ہیں
رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط مَرْحَبًا
خوشنودی اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) جل جلالہٗ کی ان سب پر ہو خوشی ہو ساتھ
بِالصَّبَاحِ الْجَدِيْدِ وَبِالْيَوْمِ السَّعِيْدِ وَبِالْمَلَكَيْنِ
صبح نئی کے اور نیک بخت دن کے اور ساتھ دو فرشتوں کے
الْكَاتِبَيْنِ الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ حَيًّا كُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى
جو لکھنے والے ہیں کہ دو گواہ (حاضر و ناظر) انصاف کرنے والے زندہ رکھتا ہے تم دونوں کو اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد)
فِىْ غُرَّةِ يَوْمِنَا هٰذَا حَتّٰى اُكْتُبَا فِىْ اَوَّلِ صَحِيْفَتِنَا
بیچ شروع اس دن ہمارے کے یہاں تک کہ لکھو تم (اے دونوں فرشتوں) بیچ شروع۔ اعمالنامے ہمارے کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ وَاشْهَدُوا بِاَنَّا نَشْهَدُ اَنْ
ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) بخشش فرمانے والے مہربان کے اور تم دونوں اے فرشتوں گواہ ہو جاؤ ساتھ اس کے ہم گواہی دیتے ہیں کہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
نہیں ہو کوئی برحق پرستش کے لائق مگر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) تنہا ہے وہ نہیں ہے واسطے اس کے شریک کوئی اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد (ﷺ)
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
(بہت تعریف کئے گے) بندہ ہے اس کا اور اس کا بھیجا ہوا ہے۔ بھیجا اسے ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ج وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۝
تاکہ غالب فرمائے اُسے اوپر تمام دینوں کے اور اگرچہ برا مانیں اس کو شرک کرنے والے۔
عَلٰى هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا
اُوپر اس گواہی کے ہم زندہ رہتے ہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی
نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ
پر اگر بروز قیامت چاہا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے تو اٹھائے جائینگے میں پناہ مانگتا ہوں سب کلموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے

التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ
کہ جو پورے ہیں شرارت سے جو پیدا کی گئی ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے
خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ
کہ جو (اللہ اسم ذات) بہترین ناموں کا ہے ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے کہ جو مالک و پرورد گار زمین کا اور مالک و پرورد گار ہے آسمان کا۔
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے وہ ذات کہ نہیں نقصان پہنچاتی ساتھ نام اس کے
وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ درمیان آسمان کے اور وہ حقیقی سننے والا اور مطلق جاننے والا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ الْبَعْثُ
سب تعریف واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے ہے وہ ذات کہ زندہ فرماتی ہے کہ ہمیں بعد اس کے مارا تھا ہمیں اور طرف اس کی اٹھنا
وَالنُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ ط الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعِزَّةُ وَالْعَظَمَةُ
اور حشر و نشر ہے صبح کی ہم نے اور صبح ہوگئی۔ حقیقی بادشاہی واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے ہے اور مطلق غلبہ
وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْجَبَرُوْتُ وَالسُّلْطَانُ وَالْبُرْهَانُ لِلّٰهِ
اور حقیقی بزرگواری اور بیحد ذات کی بڑھائی اور لامحدود صفات کی بزرگی اور مطلق بادشاہی اور حقیقی دلیل اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے لئے ہے

وَالْاٰلَاۤءُ وَالنَّعْمَآءُ لِلّٰہِ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ لِلّٰہِ وَمَا سَکَنَ
اور ظاہری نعمتیں اور باطنی نعمتیں برائے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ہیں اور رات و دن واسطے اللہ کے ہے اور جو کچھ آرام پکڑتا ہے
فِیْھِمَا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ط اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ
بیچ ان دونوں (دن رات) کے واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے (حقیقی) یگانہ اور غالب ہے صبح کی ہم نے اوپر فطرت
الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
اسلام کے اور کلمہ اخلاص (لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ) کے اور اوپر دین اپنے نبی (غیب کی خبر دینے والے کے) کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ
درود (رحمت کاملہ) بھیجے اللہ اوپر اس کے اور سلامتی اور اوپر دین باپ ہمارے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ صَلَوَاتُ
کے جو حنیف مسلمان تھے اور شرک کرنے والوں سے نہیں تھے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے درود (رحمتیں کاملہ)
اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ
اور اسکے فرشتوں اور اس کے نبیوں (غیب کی خبر دینے والوں) اور اس کے رسولوں اور اس کے عرش اٹھانے والوں

وَجَمِیْعِ خَلْقِهٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اوراس کی تمام مخلوق کے اوپر سر دار ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوراس کی آل پر اور اس کے اصحابہ کرام پر اوپر اسکے

عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اور اوپر ان تمام کے سلام اور رحمت اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبے حد) کی اور برکتیں اس کی

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجد ومطلق وبسیط وبے حد) کے رسول

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ ط

درود (رحمت کاملہ) اور سلام وسلامتی آپ پر اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کے محبوب

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَلِیْلَ اللّٰهِ ط

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کے دوست

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ ط

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ پر اے نبی (غیب کی خبر دینے والے)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَفِیَّ اللّٰهِ ط

درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر اے اللہ کے برگزیدہ (چنے ہوئے)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی مخلوقات سے بہترین
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰهُ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے وہ ذات کہ جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) نے چن لیا
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کے اے وہ ذات (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) جسے بھیجا اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) نے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ زَیَّنَهُ اللّٰهُ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے وہ ذات کہ زینت دی اسے اللہ نے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے وہ ذات کہ شرف عطا فرمایا اسے اللہ نے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ کَرَّمَهُ اللّٰهُ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے وہ ذات کہ عزت عطا فرمائی اسے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) نے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے وہ ذات کہ عظمت عطا فرمائی اللہ نے
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے امیر وسردار رسولوں کے
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے پرہیز گاروں کے پیشواء
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے ختم فرمانے والے نبیوں کے (آخری نبی)
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے سفارش فرمانے والے گنہگاروں کے
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط
درود (رحمت کاملہ) اور سلام (سلامتی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اے بھیجے ہوئے جہانوں کے پروردگار ومالک کے
صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ
درود (رحمتیں کاملہ) اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) اور اس کے فرشتوں کے اور اس کے نبیوں (غیب کی خبر دینے والے) کے اور اس کے رسولوں کے اور اس کے

عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
عرش معلیٰ کے اٹھانے والوں کے اور اس کی تمام مخلوقات کے، اوپر ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور ان کی اولاد
وَاَصْحَابِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
اور ان کے صحابہ کرام کے اوپر اس کے اور اوپر ان کے سلام (سلامتی) اور رحمت اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) کی اور
وَبَرَکَاتُہٗ ط اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی
برکتیں اس کی اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بے حد) درود (رحمت کاملہ) اوپر سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے
الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ
پہلوں میں اور درود (رحمت کاملہ) بھیج اوپر سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پچھلوں میں
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی
اور درود (رحمت کاملہ) بھیج اوپر سردار ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے برتر و بلند گروہ میں
یَوْمِ الدِّیْنِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ
روزِ جزا تک اور درود (رحمت کاملہ) بھیج اوپر سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ہر

وَقْتٍ وَّحِيْنٍ ط وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ
وقت اور ہر زمانے میں اور درود (رحم ورحمت کاملہ) بھیج (نازل فرما) اوپر تمام نبیوں (غیب کی خبریں دینے والوں) اور
الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى
سب رسولوں پر اور اوپر اپنے مقربین فرشتوں کے اور اوپر اپنے نیک
عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَعَلٰٓى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ
بندوں کے اور اوپر اپنے سب فرمانبرداروں کے ، اور توہم پر رحم فرما ساتھ ان لوگوں کے
وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط
ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں کے

دعائے رقاب شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ساتھ نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) بخشش فرمانے والے مہربان کے

اَللّٰهُمَّ يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ
اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اے گردنوں کے مالک حقیقی اور اے دروازوں کے کھولنے والے
وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ هَيِّئْ لَنَا سَبَبًا لَّا نَسْتَطِيْعُ
اور اے سببوں کے بنانے والے تیار فرما واسطے ہمارے سبب کہ ہم اس کی طلب کی طاقت

لَهٗ طَلَبًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مَشْغُوْلِيْنَ بِاَمْرِكَ اٰمِنِيْنَ
نہیں رکھتے اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ہمیں اپنے حکم و کام پر مشغول ہونے والے فرما (کردے) امن پانے والے (بے خوف)
بِعَدْلِكَ آئِسِيْنَ مِنْ خَلْقِكَ اٰنِسِيْنَ بِكَ
تیرے عدل و انصاف سے ناامید ہونے والے تیری مخلوق سے انس و محبت فرمانے والے ساتھ تیری ذات و صفات کے
مُسْتَوْحِشِيْنَ عَنْ غَيْرِكَ رَاضِيْنَ بِقَضَآئِكَ
نفرت کرنے والے تیرے غیر سے راضی تیری قضا پر (تقدیر و حکم) اور صبر کرنے والے تیری
وَصَابِرِيْنَ عَلٰى بَلَآئِكَ قَانِعِيْنَ لِعَطَآئِكَ
آزمائش پر قناعت کرنے والے واسطے تیری عطا کے شکر کرنے والے تیری نعمتوں پر
شَاكِرِيْنَ لِنَعْمَآئِكَ مُتَلَذِّذِيْنَ بِذِكْرِكَ فَرِحِيْنَ
لذت حاصل کرنے والے تیرے ذکر کے ساتھ خوش ہونے والے (شاداں) تیری کتاب (قرآن مجید) کے
بِكِتَابِكَ مُنَاجِيْنَ بِكَ فِيْٓ اٰنَآءِ الَّيْلِ وَاَطْرَافِ
ساتھ مناجات کرنے والے بیچ رات کی گھڑیوں
النَّهَارِ مُبْغِضِيْنَ لِلدُّنْيَا وَمُحِبِّيْنَ لِلْاٰخِرَةِ
اور دن کے کناروں کے بغض (دشمنی) رکھنے والے واسطے دنیا کے اور دوستی رکھنے والے واسطے آخرت کے

مُشْتَاقِيْنَ اِلٰى لِقَآئِكَ مُتَوَجِّهِيْنَ اِلٰى جَنَابِكَ
شوق رکھنے والے طرف دیدار (ملاقات) تیری، کے منہ کرنے والے
مُسْتَعِدِّيْنَ لِلْمَوْتِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا
تیری درگاہ کی طرف تیار واسطے موت کے، اے ہمارے پروردگار اور دے ہم کو جو کچھ تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے
عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا
اپنے رسولوں کی زبان پر اور نہ شرمندہ کرنا ہمیں قیامت کے دن یقیناً
تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ التَّوْفِيْقَ رَفِيْقَنَا
تو نہیں وعدہ کی مخالفت فرماتا اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) فرمادے (بنا) توفیق کو رفیق ہماری
وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ طَرِيْقَنَا اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰى
اور سیدھے راستے کو ہمارا طریقہ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) پہنچا ہمیں
مَقَاصِدِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝
ہمارے مطلبوں تک اور قبول فرما ہماری توبہ یقیناً تو قبول فرمانے والا توبہ کا مہربان ہے
اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى
اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) تیرے ساتھ ہی صبح کی ہم نے اور تیرے ساتھ ہی شام کی ہم نے اور تیرے ساتھ ہی ہم زندہ ہیں

وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَذَّةَ
اور تیرے ساتھ ہی ہم مریں گئے اور تیری ہی طرف اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) پھر جانا ہے اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) عطا فرما ہمیں
النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا
لذتِ دیدار طرف اپنے منہ (ذات کے) اور شوق طرف ملاقات اپنی کے اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) دکھا ہمیں
الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا
حق کو حق اور دے ہمیں پیروی اس کی اور دکھا ہمیں باطل کو باطل
وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَآئِقَ الْاَشْيَآءِ
اور عطا فرما ہمیں اس سے بچنا اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) دکھا ہمیں حقیقتیں چیزوں کی
كَمَا هِيَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ
جس طرح کہ وہ ہیں اور فوت فرما (مار) ہمیں مسلمان اور ملا تو ہمیں صالحوں (نیکوکاروں) کے ساتھ
وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظّٰلِمِيْنَ وَشَارِكْنَا فِيْ دُعَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور دفع فرما ہم سے شرارت ظالموں کی اور شریک فرما ہمیں مومنوں کی دُعا میں
وَنَبِّهْنَا عَنْ نَّوْمَةِ الْغَافِلِيْنَ وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ
اور آگاہ فرما (جگا) ہمیں تو خواب غافلوں (غفلت کرنے والوں) کی خواب (نیند) سے اور دے ہمیں سفارش

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ

سردار رسولوں (پیغمبروں) کی اور داخل فرما ہمیں بہشت میں ساتھ سلامتی کے اور امن پانے والے

وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

اور تو حشر فرما (اُٹھا) ہمیں ساتھ پرہیزگاری کرنے والوں کے خلاصی دے (چھڑا ہمیں آگ و دوزخ سے) اے پناہ دینے والے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) بخشش فرما واسطے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت کے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) درود وسلام بھیجے اوپر اسکے (انکے)

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) رحم فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت پر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) درود وسلام بھیجے اوپر اسکے

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) مدد فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کئے گئے) کی امت پر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) درود وسلام بھیجے اوپر اسکے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کھول دے واسطے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت کے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) درود بھیجے اوپر اسکے

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) اصلاح فرما کی امت سے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) درود وسلام بھیجے اوپر اسکے
اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) کشائش فرما سختیوں اور مشکلوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت سے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) درود وسلام بھیجے اوپر اسکے
اَللّٰهُمَّ كَرِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) بزرگی بخش حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت کے اللہ درود وسلام بھیجے اوپر انکے درود وسلام بھیجے اوپر اُس کے
اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) بڑھائی (بزرگی) عطا فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت کو درود وسلام بھیجے اوپر اُس کے
اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اے میرے اللہ در گزر فرما واسطے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کئے گئے) کی امت سے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) درود وسلام بھیجے
اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا وَيَا اَمَانُ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد) اے دوست رکھنے والے توبہ کرنے والوں کی قبول فرما ہماری توبہ اور اے امن دینے والے

الْخَآئِفِيْنَ اٰمِنَّا وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ دُلَّنَا وَيَا

ڈرنے والوں کے امن دے ہمیں اور اے راہ نما دلیل حیرت زدوں کے راہ نمائی فرما ہماری اے (حقیقی)

هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ اِهْدِنَا وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

ہدایت فرمانے والے گمراہوں کے ہدایت فرما ہمیں اور اے (حقیقی) فریاد رس فریاد کرنیوالوں کے

اَغِثْنَا وَيَا رَجَآءَ الْمُنْقَطِعِيْنَ لَا تَقْطَعْ رَجَآءَنَا

ہماری فریاد کو پہنچ اور اے امید گاہ ناامیدوں کی نہ قطع فرما ہماری امیدوں کو

وَيَا رَاحِمَ الْعَاصِيْنَ ارْحَمْنَا وَيَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ

اور اے بہت رحم فرمانے والے گنہگاروں پر ہم پر رحم فرما اور اے بخشنے والے گنہگاروں کے

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ

بخش دے ہمارے واسطے گناہ ہمارے اور دور فرما ہم سے ہماری برائیوں کو اور فوت کر ہمیں ساتھ

الْاَبْرَارِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبَنَا

نیکوکاروں کے اے اللہ بخش دے ہمارے گناہوں کو اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) چھپا ہمارے عیبوں کو

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا اَللّٰهُمَّ احْفَظْ قُلُوْبَنَا

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کشادہ فرما دے ہمارے سینوں کو
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) محفوظ فرما ہمارے دلوں کو

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) روشن فرما ہمارے دلوں کو اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) آسان فرما ہمارے کاموں کو
اَللّٰھُمَّ حَصِّلْ مُرَادَنَا اَللّٰھُمَّ تَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) حاصل فرما ہماری مراد کو اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) پوری فرما ہماری کوتاہیوں کو
اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) نجات فرما اس سے ہمیں کہ جس سے ہم ڈرتے ہیں اے چھپی ہوئی مہربانیوں والے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِمَشَآئِخِنَا وَ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) واسطے ہماری بخشش فرما اور واسطے ماں باپ ہمارے اور واسطے بزرگوں ہمارے اور واسطے استادوں
لِاَسَاتِیْذِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحِبَّآئِنَا وَلِعَشَآئِرِنَا
ہمارے اور واسطے دوستوں ہمارے اور واسطے ہماری صحبت رکھنے والوں (یار دوست) اور واسطے ہمارے خویشوں کے اور واسطے
وَلِقَبَآئِلِنَا وَلِمَنْ لَّہٗ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِجَمِیْعِ اُمَّةِ
ہمارے قریبیوں کے اور واسطے ہر اس شخص کے جس کا حق ہے ہمارے اوپر اور واسطے تمام امت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ ان پر

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ

درود اور سلامتی ہو اور بچا ہمیں اے پروردگار ہمارے برائی

مَا قَضَيْتَ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ

اس چیز کی سے کہ حکم جاری فرمایا تو نے بچا ہمیں عذاب آگ (دوزخ) سے اور عذاب قبر سے

وَعَذَابَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَالْاَبْرَارِ

اور عذاب دن قیامت کے سے اور حشر کو (اٹھا) ہمیں ساتھ پرہیز گاروں کے اور نیکوکاروں کے

اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ

افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیچد) اس اورادِ فتحیہ (شریف) کی برکت سے کشادہ فرما (کھول دے) ہمارے لیے دروازے عنایتوں کے

وَالْكَرَامَاتِ وَوَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

اور کرامات (بزرگیوں) کے اور توفیق دے ہمیں تابعداریوں اور عبادتوں کی اور حفاظت فرما

وَاحْفَظْنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ وَبَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ

ہماری آفتوں اور بلاؤں سے اور برکت فرما واسطے ہمارے بیچ رزق کے

نوٹ: جب یہ الفاظ: اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ آئیں تو جو جائز خواہش اور دلی مراد ہو اس کی نیت کر لی جائے
(انشاءَ اللہ العزیز دلی مراد پوری ہو گی)

وَالْحَسَنَاتِ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا یَا فَیَّاضُ مِنْ جَمِیْعِ
اور نیکیوں کے اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) حفاظت فرما ہماری اے بہترین فیض والے ساری
الْبَلَایَا وَالْاَمْرَاضِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
بلاؤں اور بیماریوں سے اور درود (رحمتِ کاملہ) ہو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) کے، اوپر بہترین اس
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط
کی مخلوق کے حضرت محمد اور ان کی آل پر اور ان کے سب اصحاب پر ط

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ط

سیّدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی (الغوث الاعظم)

چوں ذرہ ذرہ شود ایں تنم بہ خاک لحد

تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم

قبر میں میرے جسم کا اگر ریزہ ریزہ ہو جائے

تب بھی آپ میرے جسم کے تمام ذروں سے درود وسلام کی آواز سنیں گے

شجرہ شریف

اورادِ فتحیہ شریف اور دعائے رقاب شریف کو پڑھنے کے بعد شجرہ مبارکہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ یوسفیہ محسنیہ پڑھا جائے اصل میں یہ شجرہ، شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ یوسفیہ ہے راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کی خواہش پر اسی شجرہ مبارکہ کے آخیر پر ایک شعر کا اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ جب یارانِ طریقت آخری شعر کو ملا کر شجرہ شریف کا ورد کریں تو شجرہ مبارکہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ یوسفیہ محسنیہ کے ساتھ ساتھ میرے حضور قبلہ وکعبہ قطبِ جلی حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرہ مبارکہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ یوسفیہ بھی پڑھا جائے۔

شجرہ شریف نقشبندیہ مجدّدیہ یوسفیہ محسنیہ دراصل اسماء گرامی ہیں نقشبندی سلسلۂ عالیہ کے بزرگان دین کے اور یہ ایک کڑی در کڑی زنجیر ہے جو شیخ کامل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتی ہے۔ اس شجرہ کا بلا ناغہ پڑھنا نہایت ہی بابرکت ہے۔ اِس کا پڑھنا دراصل سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگان دین سے تعلق کی مضبوطی اور اکتسابِ فیض کے لئے ہے۔

اورادِ فتحیہ شریف کے بعد بوقت تہجد اِس شجرہ کا پڑھنا روحانیت کے لیے جِلا ہے اِسی شجرہ شریف کے حوالہ سے ایک نہایت ہی اہم واقعہ راقم الحروف کے ساتھ وابستہ ہے ایک مرتبہ مکہ معظّمہ میں انڈیا کے رہنے والے ایک بزرگ (محمد یوسف، پروفیسر سائنس انسٹیٹیوٹ لرشریف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) مجھے ملے انہوں نے میرے متعلق کچھ ایسی باتیں فرمائیں جن کو میرے اور اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا، پھر اس کے بعد انہوں نے مجھے نصیحت فرمائی کہ اپنے حجرے میں جہاں آپ اوراد و وظائف پڑھتے ہیں شجرہ شریف آویزاں کر دیجیے اور تہجد کے وقت اسکو پڑھنے سے پہلے نیم گرم پانی سے غسل ضرور فرمائیں۔ الغرض شجرہ شریف کا بلا ناغہ پڑھنا نہایت ہی بابرکت اور روحانیت کے لیے جِلا ہے۔

شجرہ مبارکہ عالیہ نقشبندیہ مُجدّدیہ یوُسفیہ مُحسنیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رحم کر یا رب محمد جانِ جاں کے واسطے   سیّدِ کونین شاہ مرسلاں کے واسطے

کرعطا آلِ محمد کی غلامی اے خدا   اہل بیتِ مصطفٰے کے امتحاں کے واسطے

سب صحابہ سے محبت کی سعادت کر نصیب   سب صحابہ کے امیرِ کارواں کے واسطے

کر ہمیں صدق ویقیں کی نعمتوں سے سرفراز   بُوبکر صدّیقِ اکبر مہرباں کے واسطے

رکھ سلامت دین ودنیا میں ہمیں ربِ کریم   فارسی سلمان فخرِ قدسیاں کے واسطے

قاسمِ تسنیم وکوثر کی زیارت کر نصیب   حضرتِ قاسم کے لطفِ جاوداں کے واسطے

یا خدا کردے ہمیں دولت صداقت کی عطا   جعفرِ صادق امامِ صادقاں کے واسطے

حُسن وخوبی کر زیادہ اے خداوندِ جہاں   بایزید و بوالحسن قطبِ جہاں کے واسطے

بُوعلی سے یا خدا مجھ کو ملے بوئے علی   مُرشدِ یُوسف کے قلبِ ضوفشاں کے واسطے

بُغض وحسد ولالچ وحرص وہوس سے لے بچا   عَبدِ خالق معرفت کے نکتہ داں کے واسطے

کفروشرک وجھوٹ وبدعت سے مجھے محفوظ رکھ   عارف ومحمود و شاہانِ شہاں کے واسطے

اُلفتِ رامیتنی عشقِ سماسی کر نصیب   کملی والے کے مہکتے گلستاں کے واسطے

سیّد میرِ کلال و شاہ بہاؤالدین کی   ہو نظر ہم پر مکین لا مکاں کے واسطے

حضرت یعقوب چرخی کے عطا انوار ہوں | شاہ عبید اللہ خواجہ خواجگاں کے واسطے
خواجہ زاہد کا زہدِ بے ریا کردے عطاء | خواجہ درویش سِرّ عارفاں کے واسطے
خواجہ امکنگی کی محشر میں حمایت ہو نصیب | باقی باللہ نازشِ کُرّ و بیاں کے واسطے
کر مجدّد الف ثانی کا عطا جزب وسلوک | حضرت معصوم قیومِ زماں کے واسطے
ہوں میرے رہبر جناب حجۃ اللہ و زبیر | خواجہ قطبُ الدین قطبِ عارفاں کے واسطے
یا خدا ہم کو دِکھا اپنا جمالِ جانفزا | شاہ جمال اللہ فخرِ مہ وشاں کے واسطے
یاالٰہی بخش دے میرے قلب مُردہ کو حیات | سیّد عیسیٰ پناہِ بے کساں کے واسطے
بخش دے یارب ہمیں فیض اللہ تیرا ہی کا فیض | حضرت نُورِ محمد نُورِ جاں کے واسطے
حامی و ناصر ہوں میرے باواجی خواجہ فقیر | خاکِ چُورہ مثلِ نجم و کہکشاں کے واسطے
شاہِ لاثانی کا فقرِ بے ریا کردے نصیب | اُن کے مرقدِ پاک ہمرنگِ جناں کے واسطے
ہوں میرے حامی علی اکبر، علی اصغر سدا | اپنے دادا چارۂ بے چارگاں کے واسطے
شاہِ جماعت کی غلامی کر خداوندا نصیب | شاہ محمد حسین پیرِ کاملاں کے واسطے
ہوں امیرِ ملت و حافظ میرے حافظ سدا | یاالٰہی تیرے لُطفِ بیکراں کے واسطے
کر عطاء آہ سحر گاہی و نالہ نیم شب | مرشد یُوسف نگینہ خوش بیاں کے واسطے
زمزم کا چشمہ ہے فیضِ نگینہ | رہے جاری، زم زم رواں کے واسطے
فیضِ محسنؔ ہے تاقیامت، ہم کو نہ محروم رکھ | فیض اُن کا عام ہو کل جہاں کے واسطے

شجرہ شریف بہ ترتیب اسمائے گرامی

1۔تاجدارِ دو جہاں، شہسوارِ لامکاں، وارثِ کون ومکاں، مالک زمین وآسمان، روحِ کن فیکون، سید السادات، جوہر کائنات، جانِ حیات، منبعِ فیوض وبرکات، حضور پرنور، شافعِ یوم النشور، حبیب ربّ غفور، رسولِ خدا، شاہِ ہدیٰ، احمد مجتبےٰ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم (۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ منورہ)

2۔خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین یارِ غارِ رسول وفنافی الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ مدینہ منورہ)

3۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰ رجب ۳۳ھ مدین)

4۔حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۲۴ جمادی الاول ۱۰۶ھ مشلّل[1])

5۔حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۵ رجب ۱۴۸ھ مدینہ منورہ)

6۔سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرّہ (۱۵ شعبان ۲۶۱ھ بسطام[2] ایران)

7۔حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرّہ (۴۲۵ھ خرقان)

8۔شیخ ابوعلی فارمدی طوسی قدس سرہٗ (ربیع الاول ۴۷۷ھ طوس)

9۔خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی قدس سرّہ (۲۲ ربیع الاول ۵۳۵ھ مرو)

10۔خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرّہ (۱۲ ربیع الاول غجدوان)

11۔خواجہ عارف ریوگری قدس سرّہ (۶۱۶ھ ریوگر[3])

12۔خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی قدس سرّہ (۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ دابکنہ[4])

13۔خواجہ علی رامیتنی قدس سرّہ (۲۸ ذیقعد ۷۱۵ھ خوارزم)

---

[1] یہ جگہ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان مقامِ قدید سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔

[2] ایران کا موجودہ شہر وڈ [3] بفاصلہ اٹھارہ میل شہر بخارا

[4] بفاصلہ نومیل شہر بخارا

14۔خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرّہ (۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ سماسی)

15۔خواجہ شمس الدین امیر کلال قدس سرّہ (۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ سوخار[1])

16۔خواجہ خواجگان خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند قدس سرّہ (۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ قصر عارفاں)

17۔خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرّہ (۱۸ رجب ۸۰۲ھ قصبہ چغانیاں)

18۔مولانا یعقوب چرخی قدس سرّہ (۵ صفر ۸۵۱ھ قریہ ہلفتو[2])

19۔خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قدس سرّہ (۲۹ ربیع الاول محلّہ خواجہ کفشیر محوطہ ملایاں)

20۔مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرّہ (ربیع الاول ۹۳۶ھ وخش[3])

21۔حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرّہ (۱۹ محرم الحرام ۹۷۵ھ اسقرار، ماوراء النہر)

22۔مولانا خوجہ امکنگی قدس سرّہ (۱۰۰۸ھ قریہ امکنگ ،نواح بخارا)

23۔ سراج الملۃ مؤید الدین الرضی خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرّہ
(۲۵ جمادی الاول ۱۰۱۲ھ دہلی نزد اجمیری دروازہ)

24۔امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرّہ
(۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ سرہند شریف انڈیا)

25۔حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ قدس سرّہ (۹ ربیع الاول سرہند شریف انڈیا)

26۔قیومِ ثالث حضرت خواجہ حجت اللہ قدس سرہ (۲۹ محرم ۱۱۱۴ھ سرہند شریف انڈیا)

27۔قیومِ اربعہ حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہٗ (۴ ذیقعد ۱۱۵۲ھ سرہند شریف انڈیا)

28۔حضرت خواجہ محمد اشرف مدنی قدس سرہ (۱۱۵۰ھ جنت البقیع مدینہ منورہ شریف)

29۔حضرت سیّد حافظ جمال اللہ قدس سرّہ (رامپور انڈیا)

30۔حضرت محمد عیسیٰ قدس سرّہ (۷ ذی الحج ۱۲۲۰ھ گونڈا پور)

---

[1] ۳۵ فرسنگ بخارا

[2] حصار واقع ماوراء النہر کے مضافات میں سے ہے

[3] وخش نواح بلخ میں ولایت ختلان کا ایک شہر ہے۔

31۔حضرت بابا فیض اللہ تیراہی قدس سرّہ (۲۰ربیع الاول ۱۲۴۵ھ تیراہ شریف)

32۔حضرت خواجہ نور محمد تیراہی قدس سرّہ (۱۲شعبان ۱۲۸۶ھ چورہ شریف)

33۔حضرت بابا فقیر محمد چوراہی قدس سرّہ (۲۹محرم ۱۳۱۴ھ چورہ شریف)

34۔حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب لاثانی علی پور قدس سرّہ

(۱۶شعبان ۱۳۵۸ھ علی پور شریف)

35۔حضور پیر سید علی اصغر شاہ صاحب قدس سرّہٗ (علی پور شریف ضلع نارووال)

36۔پیر طریقت حضور قبلہ بابا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ۱۷۶ گ ب پیلے گوجراں شریف ضلع فیصل آباد)

37۔محمد محسن منور یوسفی

(تاریخِ پیدائش، ۱۶نومبر ۱۹۶۶ء، 3 شعبان، بروز بدھ، بہاولپور، صوبہ پنجاب، پاکستان)

☆☆ ☆☆ ☆☆

خواجہ خواجگان خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبند قدس سرّہ

سرکار حلقہِ اَولیاء نقشبند بُخاری رَوَّح اللہ رُوحَہ فرمایا کرتے "مافعلیا یئم" ہم فضلی ہیں محض اسکے فضل و کرم کے پروردہ اے ذُوالفضلِ العظیم! میں تجھ سے فضل مانگتا ہوں فضل کہ تیرے فضل نے بہت سے ستر (۷۰) سالہ کافروں کو صرف ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھ لینے سے قُرب کے اعلیٰ علّیین میں پہنچا دیا اور تیرے عدل نے ستر ہزار سالہ مُوحِد اور کُرہِ ارض پر چپہ چپہ کے عابد اور ساجد کو ایک سجدہ کے ترکِ انکار پر بُعد کے اسفلُ السّافلین میں گرادیا۔ الٰہی فضل کر فضل اور فضل۔

ایک دن ایک لڑکا گھر سے نکلا۔ قرآن پاک اُس کے پاس تھا اُس نے خواجہ کو سلام کیا۔ آپ نے اُس سے قرآنِ پاک لے کر کھولا تو یہ آیت نکلی وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ط تو فرمایا اُمید ہے کہ ہم وہ ہوں گے "سورۃ الکہف آیت نمبر 18" (اور اُن کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر)۔

اللّٰہُ اکبر! جتنا کوئی مقامِ ولائیت میں بلند درجات کا حامل ہے، اُتنا ہی وہ اپنے آپکو فروتر کہتا اور سمجھتا ہے یہی طریقہ ہے اکابر و اعاظم اَولیاءِ اُمّت کا۔ (تحفۃ الصلوٰۃ، صفحہ نمبر 342، 556)

سر بلندی ہے جہاں میں خاکساروں کو نصیب — بیشتر دیکھا ہے اُڑتے خاک کو افلاک پر

دُعَائے مُغنِی شریف و دُعَائے سَیفِی شریف

دعائے مغنی شریف

اس دُعا کو حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب کیا جاتا ہے یہ دعا حصول غنا اور خیر و برکت کے لیے بہت ہی مجرب ہے بے شمار صوفیاءِ کرام کے معمول میں یہ دعا شامل رہی ہے اور دعا کے فوائد اور خواص بے پناہ ہیں کیونکہ اسے پڑھنے سے مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت سنور جاتی ہے پڑھنے والے پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔ دنیا میں عزّت ملتی ہے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، ایمان میں استقامت پیدا ہوتی ہے، دشمن سے نجات ملتی ہے مشکلات آسان ہو جاتی ہیں گویا کہ اسے پڑھنے والا دنیا کے ہر کام سے غنی ہوتا چلا جاتا ہے اس لیے جو شخص اسے بعد نمازِ فجر گیارہ مرتبہ روزانہ کا معمول بنالے انشاءَاللہ اسے دین و دنیا میں بھلائی حاصل ہو گی۔ (حوالہ: مجموعہ وظائف فقری صفحہ نمبر۔345)

دعائے سیفی شریف

حضرت پیر محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرّہ العزیز نے اس دعاء کو بہت پڑھا ہے اور آپ اس دعاءِ سیفی کے پہلے عامل کامل ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ ایک روز آپ وضو فرما رہے تھے کہ اوپر ہوا سے ایک چیل نے آپ پر بیٹھ کر دی اور آپ کے کُرتے کو پلید اور خراب کر دیا، جس پر آپ نے اوپر کی طرف دیکھ کر فرمایا (تیرا سر اُڑ گیا) اُسی وقت چیل کا سر تن سے جدا ہو گیا اور وہ آپ کے سامنے زمین پر تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ اُس وقت آپ رونے لگ گئے۔ آپ کے خادم نے جو وضو کرا رہا تھا، آپ سے عرض کی کہ جناب کیا ہوا ایک موذی مردار پرندہ

ہلاک ہو گیا اس کے لیے آپ رو رہے ہیں۔اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اس چیل کے لیے نہیں رو رہا بلکہ میں اس لیے رو رہا ہوں کہ میں نے دعاءِ سیفی اتنی پڑھی ہے کہ میری زبان، میرا ہاتھ، میرا خیال، میری توجہ اور میری نگاہ بلکہ میرا سب کچھ سیف الرحمٰن یعنی اللہ تعالیٰ کے امر کی ننگی تلوار ہو گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کے امر اور کُن کی یہ ننگی تلوار قیامت تک آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہے گی۔چنانچہ آپ نے وہ کرتا اتار کر ایک مسکین کو بطور فدیہ دے دیا اور فرمایا ھٰذَا بِھٰذَا یعنی یہ اس چیل کی جان کا فدیہ ہے اور نیا کرتا منگوا کر زیب تن فرمالیا۔تمام دعوتوں اور خصوصاً اس دُعاءِ سیفی کے عمل کی کلید اور کنجی حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرّہ کے حضور سے طالبانِ دعوت کو عطا ہوتی ہے۔

دُعاءِ سیفی کے اسناد میں لکھا ہے کہ ستّر ہزار جنّ، ستّر ہزار ملائکہ یعنی فرشتے اور ستّر ہزار رُوحانی بطور موکلات اس دُعا کی خدمت پر مامور اور مقرّر ہیں، جو حسبِ استعداد اور مطابقِ قابلیت اہلِ دعوت عامل دُعاءِ سیفی کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور اس کے ظاہری و باطنی و دینی ودنیوی کاموں میں امداد کرتے ہیں۔یہ دعا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے امر سے حضور ﷺ کو سکھائی اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تعلیم فرمائی، اس کا نام دعاءِ سیفی، حرزِ یمانی اور حرزِ الصّحابہ بھی ہے۔حرزِ یمانی اس واسطے کہتے ہیں کہ یمن کا ایک بادشاہ جسے دشمنوں نے اپنی سلطنت سے نکال کر اس کے ملک اور سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا۔اس نے اپنے ملک اور سلطنت کی واپسی کی بہت کوشش کی لیکن ہر دفعہ ناکام رہا۔آخر ہر طرف سے مایوس اور نااُمید ہو کر یمن کا معزول اور مغلوب بادشاہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر باطنی اور غیبی امداد کا طالب ہوا۔آپ نے اس کے حال پر رحم فرما کر اسے یہ دعاءِ سیفی لکھ کر دی کہ

اسے پڑھا کر، ان شاءاللہ اس دعا کی برکت سے تجھے جلدی اپنی بادشاہی اور سلطنت واپس مل جائے گی چنانچہ اس بادشاہ نے دعاء سیفی پڑھنی شروع کی اور اس کی برکت سے بہت جلدی اسے اپنی کھوئی ہوئی یمن کی سلطنت واپس مل گئی اور اسے بہت ترقی و عروج حاصل ہوا۔ لہٰذا اس کا نام حرزِ یمانی پڑگیا۔ بعدہٗ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین بلکہ تمام اسلامی دنیا میں اِس دُعا کا چرچا ہوگیا اور یوں لوگ اِس دعا کی برکت سے اپنی مُرادوں اور مہمّوں میں کامیاب ہوتے رہے۔

(حوالہ مجموعہ وظائف فقری، صفحہ نمبر356 تا 358)

میرے حضور قبلہ و کعبہ پیرو مرشد حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جس گھر میں جنّات کا سایہ یا ڈیرہ ہو اُس کے ساکنوں کو دعائے مغنی شریف و دعائے سیفی شریف پڑھنی چاہیے۔ سیّدی مرشدی ہر اُس شخص کو جو آپ سے جنّات کے سایہ اور شرارتوں کی شکایت کرتا، دعائے مغنی و سیفی پڑھنے کے لئے فرماتے تھے۔ ان دعاؤں کو اُس وقت تک پڑھا جاسکتا ہے جب تک کہ جنّات کا سایہ یا ڈیرہ ختم نہ ہو۔ اس وظیفہ کو کاملانہ طرز سے پڑھنا چاہیے کاملانہ رنگ یہ ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے احکام کی پابندی کی جائے۔ حلال کو اختیار کیا جائے اور حرام سے بچا جائے۔ تہجد اور نماز پنجگانہ کو قائم رکھا جائے یہ نہیں کہ ایک طرف تو اوراد و وظائف کرلے اور دوسری طرف جو جہان کا بُرا کام اور بے ایمانی ہوئی کرلی ایسا شخص ہمیشہ بے فیض رہتا ہے۔ دعائے مغنی و سیفی شریف کو کم از کم ایک مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ اس کے پڑھنے کا افضل وقت بعد از نماز تہجد ہے۔ میرے حضور قبلہ پیرومرشد حاجی محمد یوسف علی نگینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دُعائے مغنی و سیفی شریف کی اجازت رجال الغیب کی طرف سے حاصل تھی۔

دعائے مغنی شریف

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
ساتھ نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ
اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) رحمت کاملہ نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اور اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اولاد کے اور تو برکت دے
وَسَلِّمْ وَبِكَ اَسْتَغِيْثُ فَاَغِثْنِىْ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
اور سلامتی نازل فرما اور میں تیری ذات کے ساتھ فریاد چاہتا ہوں تو میری فریاد کو قبول فرما اور میں تیری ذات پر توکل کرتا ہوں
فَاكْفِنِىْ يَاكَافِىْ اِكْفِنِىْ الْمُهِمَّاتِ مِنَ الْاَمْرِ الدُّنْيَا
تو مجھے کفایت فرما اے کفایت فرمانے والے کفایت فرما میری مشکلوں میں دنیا
وَالْاٰخِرَةِ وَيَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَا رَحِيْمَهُمَآ
اور آخرت کے کام میں اور اے بہت رحم فرمانے والے دنیا اور آخرت کے اور اے بہت مہربان دونوں (دنیا و آخرت) کے
اَنَا عَبْدُكَ بِبَابِكَ فَقِيْرُكَ بِبَابِكَ سَآئِلُكَ بِبَابِكَ
میں تیرا بندہ ہوں تیرے دروازے کا (میں) تیرا فقیر ہوں تیرے دروازے کا (میں) تیرا سوالی (مانگنے والا ہوں) تیرے دروازے کا (میں)

ذَلِيْلُكَ بِبَابِكَ اَسِيْرُكَ بِبَابِكَ مِسْكِيْنُكَ
تیرا ذلیل ہوں تیرے دروازے کا (میں) تیرا قیدی (گرفتار) ہوں تیرے دروازے کا (میں) تیرا مسکین ہوں
بِبَابِكَ ضَعِيْفُكَ بِبَابِكَ ضَيْفُكَ بِبَابِكَ يَارَبَّ
تیرے دروازے کا (میں) تیرا ضعیف و کمزور (ناتواں) ہوں تیرے دروازے کا (میں) تیرا مہمان ہوں تیرے دروازے کا اے جہانوں
الْعَالَمِيْنَ اَلطَّالِحُ بِبَابِكَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
کے پروردگار (میں) بدکردار ہوں تیرے دروازے کا اے فریاد رس (فریاد کو پہنچنے والے) فریاد کرنے والوں کے
مَهْمُوْمُكَ بِبَابِكَ يَا كَاشِفَ لِلْكُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ
(میں) تیرا اندوہگین ہوں تیرے دروازے کا اے رنج وملال والوں کے رنج وملال کو دور فرمانے والے (میں)
عَاصِيْكَ بِبَابِكَ يَا طَالِبَ الْبَارِّيْنَ الْمُقِرُّ بِبَابِكَ
تیرا گنہگار ہوں تیرے دروازے کا اے نیکوں کاروں کے چاہنے والے میں اقرار کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَلْخَاطِئُ بِبَابِكَ يَاغَافِرَ
اے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں کے (میں) خطا کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا اے بخشنے والے گناہ کرنے والوں کے (میں)
الْمُذْنِبِيْنَ اَلْمُعْتَرِفُ بِبَابِكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ
اعتراف کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا اے عالموں (جہانوں) کے پروردگار (میں)

اَلظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا مَامَلَ الطَّالِبِيْنَ اَلْمُسِيْٓءُ بِبَابِكَ
ظلم کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا اے طالبوں کی امید گاہ (میں) برائی کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا (میں)
اَلْبَآئِسُ بِبَابِكَ اَلْخَاشِعُ بِبَابِكَ اِرْحَمْنِيْ يَا
محتاج ہوں تیرے دروازے کا (میں) عاجزی کرنے والا ہوں تیرے دروازے کا، مجھ پر رحم فرما اے
مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِيْٓءُ وَهَلْ يَرْحَمُ
میرے مولا تو بخشنے والا ہے اور میں برا (خطاکار) ہوں اور کون رحم کرے گا
الْمُسِيْٓءَ اِلَّا الْغَافِرُ مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا
گنہگار وخطاکار (برے) پر سوائے بخشش فرمانیوالے کے اے میرے مولا تو پروردگار حقیقی ہے اور میں
الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ اِلَّا الرَّبُّ مَوْلَایَ مَوْلَایَ
بندہ ہوں اور کون رحم کرے گا بندے پر سوائے پروردگار حقیقی کے اے میرے مولا اے میرے مولا
اَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ
تو مالک حقیقی ہے اور میں تیرا مملوک (بندہ وغلام) اور کون رحم کرے گا تیرے مملوک (بندہ وغلام) پر
اِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا
سوائے مالک حقیقی کے اے میرے مولا اے میرے مولا تو غالب حقیقی ہے اور میں

الذَّلِيْلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيْلَ اِلَّا الْعَزِيْزُ مَوْلَایَ
ذلیل و خوار اور کون رحم کرے گا، ذلیل و خوار پر سوائے غالب حقیقی کے اے میرے
مَوْلَایَ اَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَهَلْ يَرْحَمُ
مولا اے میرے مولا تو حقیقی قوت والا (توانا) ہے اور میں ناتواں (کمزور) ہوں اور کون رحم فرمائے گا
الضَّعِيْفَ اِلَّا الْقَوِیُّ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ
ناتواں (کمزور) پر سوائے حقیقی قوت والے کے اے میرے مولا اے میرے مولا تو کرم فرمانے والا (حقیقی کریم ہے)
وَاَنَا اللَّئِيْمُ وَهَلْ يَرْحَمُ اللَّئِيْمَ اِلَّا الْكَرِيْمُ مَوْلَایَ
اور میں نااہل اور کون رحم کرے گا نااہل پر سوائے کریم (حقیقی و مطلق و بیحد) کے اے میرے مولا
مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَهَلْ يَرْحَمُ
اے میرے مولا تو رازق حقیقی (روزی دینے والا) ہے اور میں روزی دیا گیا ہوں اور کون ہے جو رحم کرے
الْمَرْزُوْقَ اِلَّا الرَّازِقُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
روزی دیئے گے پر (مجھ پر) سوائے رازق حقیقی کے اے میرے مولا اے میرے مولا تو حقیقی عزیز (غالب) ہے
وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ
اور میں ذلیل و خوار ہوں اور تو بخشنے والا ہے اور میں گنہگار اور تو

اَلْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ فِیْ
حقیقی قوت والا (توانا) اور میں ناتواں اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) امان دے امان دے
ظُلْمَةِ الْقُبُوْرِ وَضِیْقِهَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ
قبروں کے اندھیروں میں اور (قبروں) کی تنگی میں اے میرے اللہ امان دے امان دے
عِنْدَ سُؤَالِ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ وَّهَیْبَتِهِمَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ
منکر ونکیر کے سوال کے وقت اور ان کی ہیبت کے وقت اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) امان دے
اَلْاَمَانَ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ
امان دے اُس دن میں کہ ہوگی مقدار اس کی پچاس ہزار سال
اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) امان دے امان دے جس دن کے صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللهُ
جو کوئی بیچ آسمانوں اور جو کوئی بیچ زمین کے ہوگا مگر جنہیں چاہے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) وہ (بے ہوش نہیں ہونگے)
اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ یَوْمَ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ
اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) امان دے امان دے جس دن کہ زمین ہلائی جائے گی

زِلۡزَالَهَا اِلٰهِیۡ اَلۡاَمَانَ اَلۡاَمَانَ یَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ
اس کے ہلائے جانے پر اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیجد) امان دے امان دے جس دن پھٹ جائے گا آسمان
بِالۡغَمَامِ اِلٰهِیۡ اَلۡاَمَانَ اَلۡاَمَانَ یَوۡمَ نَطۡوِی السَّمَآءَ
بادلوں کے ساتھ اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیجد) امان دے امان دے جس دن کہ (تو فرماتا ہے) ہم لپیٹیں گے آسمان کو
کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلۡکُتُبِ اِلٰهِیۡ اَلۡاَمَانَ اَلۡاَمَانَ یَوۡمَ
جیسے لپیٹتے ہیں لکھے ہوئے مضمونوں کے کاغذ اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیجد) امان دے امان دے جس دن
تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوۡا لِلّٰهِ
کہ بدل دی جائے گی زمین سوائے اور زمین کے اور آسمان کے اور کھڑے ہوں گے لوگ واسطے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیجد) کے
الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ اِلٰهِیۡ اَلۡاَمَانَ اَلۡاَمَانَ یَوۡمَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ
جو حقیقی اکیلا اور مطلق زبردست ہے اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیجد) امان دے امان دے اے جس دن کہ دیکھے گا آدمی
مَا قَدَّمَتۡ یَدَاهُ وَیَقُوۡلُ الۡکَافِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرَابًا ۝
جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے اور کافر کہے گا اے کاش! کہ میں ہوتا خاک در خاک (مٹی)

اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنٌ
اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) امان دے امان دے جس دن کہ نہیں نفع کرے گا مال اور نہ بیٹے
اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ
مگر وہ جو آئیں گے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کے پاس سلامتی والے دل کے ساتھ اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) امان دے امان دے
یَوْمَ یُنَادٰی مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اَیْنَ الْعَاصُوْنَ
جس دن ندا دی جائے گی عرش کے اندر سے (کہ) کہاں ہیں عاصی
وَاَیْنَ الْمُذْنِبُوْنَ وَاَیْنَ الْخَآئِفُوْنَ وَاَیْنَ الْخَاسِرُوْنَ
اور کہاں ہیں بدکار (گناہ کرنے والے) اور کہاں ہیں خوف کھانے والے اور کہاں ہیں نقصان پانے والے (یعنی)
هَلُمُّوْا اِلَی الْحِسَابِ اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ
آؤ حساب کی طرف تو اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) جانتا ہے میرے پوشیدہ اور میرے ظاہر
فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ
پس قبول فرما مجھ سے معذرت میری اور (میرا عذر) اور (تو) جانتا ہے میری حاجت کو پس عطا فرما مجھے سوال میرا
یَا اِلٰهِیْ اٰهْ مِنْ کَثْرَةِ الذُّنُوْبِ وَالْعِصْیَانِ اٰهْ مِنْ
اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) آہ گناہوں اور خطاؤں کی زیادتی سے آہ

کَثْرَةِ الظُّلْمِ وَالْجَفَآءِ اٰهٗ مِنَ النَّفْسِ الْمَطْرُوْدَةِ
ظلم اور جفا سے کی زیادتی سے آہ بھاگے ہوئے نفس سے
اٰهٗ مِنَ النَّفْسِ التَّابِعَةِ لِلْهَوٰى اٰهٗ مِنَ الْهَوٰى
آہ نفس کی خواہش کی تابعداری سے آہ خواہش سے
اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ عِنْدَ تَغَیُّرِ حَالِیْ اِنِّیْ عَبْدُكَ
میری فریاد قبول فرمائے فریادرس میری حالت کے متغیر ہونے کے وقت بے شک میں تیرا بندہ ہوں
الْمُذْنِبُ الْمُجْرِمُ الْمُخْطِیْ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ
جرم کرنے والا خطاکار (بدکار) پناہ دے مجھے آگ (دوزخ) سے
یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَرْحَمْنِیْ فَاَنْتَ اَهْلٌ
اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اگر تو مجھ پر رحم فرمائے
وَّ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنَا اَهْلٌ فَارْحَمْنِیْ یَا اَهْلَ
سو تیری ذات لائق ہے اور اگر تو مجھے عذاب کرے گا (دے گا) تو میں لائق ہوں سو رحم فرمائے صاحب
التَّقْوٰى وَیَآ اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ وَیَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
ترس اے صاحب بخشش و مغفرت اور اے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں کے

وَیَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ
اور اے بہترین بخشنے والوں کے کافی ہے مجھے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اور بہتر وکیل کارساز
الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ٥ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
ونگہبان بہتر مولیٰ اور بہتر مددگار حقیقی اور درود (رحمت کاملہ) اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) نازل فرمائی
خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ
بہترین مخلوق پر کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (بہت تعریف کئے گئے) ہیں اور اُن کی اولاد پر اور اُن کے صحبت
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ٥
داروں (یاروں) سب پر ساتھ اپنی رحمت کے (تیری رحمت کے) اے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں کے
دعائے سیفی شریف
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥
ساتھ نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحٰبَ السِّحْرِ وَالْوَسْوَاسِ
عزیمت کی میں نے اوپر تمہارے (قسم دی میں نے تمہیں) اے جادو اور وسواس والو
وَاعْتَصَمْتُ بِكَ یَا اَللّٰهُ بِحَقِّ الْخِضْرِ وَالْاِلْیَاسِ
اور چنگل مارا میں نے ساتھ تیرے (تیری ذات سے) اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بحق حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ السلام

وَبِحَقِّ کَھِیْجٍ مَّھِیْجٍ کَھْکَھِیْجٍ جُوْجُوْجٍ مَرْخُوْجٍ
اور بحق (طفیل میں) کھیج مھیج کھکھیج جوجوج مرخوج
مَرْمَخُوْخٍ مَھْمَجُوْغٍ وَبِحَقِّ اَیْخٍ اَیْخٍ زَجْرٍ ھِیْمُوْغٍ
مرخوخ مھمجوغ کے اور بحق «طفیل میں» ایخ ایخ زجر ہیموغ
مَخُوْخٍ طَفْعَاجٍ اَزْرٍ اَنْحَاسٍ وَبِحَقِّ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ
مخوخ طفعاج ازر انحاس اور بحق (طفیل میں) حضرت آدم اور حضرت نوح علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام
وَّاعْتَصَمْتُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اور اعتصام کیا (چنگل مارا میں نے) ساتھ تیری ذات کے اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) بدی سے جنوں اور انسانوں
وَالْاَھْرَمَنِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَالْجُنُوْدِ وَالْاَتْبَاعِ وَمِنْ
اور دیو اور شیطانوں اور لشکروں اور تابعوں سے اور
اٰفَةٍ وَّعَاھَةٍ وَّاعْتَصَمْتُ بِكَ مِنْ كُلِّ بَلَآءٍ وَّبِحَقِّ
آفت اور سختی سے اور اعتصام کیا میں نے (چنگل مارا) ساتھ تیری ذات کے اے اللہ (تبارک و تعالیٰ) تمام بلاؤں سے اور بحق (طفیل میں)
دَانِیَالَ وَ بِحَقِّ اَیْخٍ اَیْخٍ وَاَرْشٍ وَاَرْشٍ
حضرت دانیال علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بحق (طفیل میں) ایخ ایخ اور ارش اور ارش

وَنُوْرَشٍ وَنُوْرَشٍ وَبِحَقِّ اِهْيَا اَشَرَ اِهْيَا اِهِيْ
اور نورش اور نورش اور بحق (طفیل میں) اہیا اشر اہیا اہی
اَشَرَ اِهِيْ اَصْبَا غُوْثَ وَبِحَقِّ عَظْمَتِكَ
اشر اہی اصبا غوث کے اور بحق (طفیل میں) تیری عظمت و بزرگی
يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ وَاحْفَظْنِيْ مِنَ الْبَلَآءِ وَالْاٰفَةِ
اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اور مجھے محفوظ فرما بلاء و آفت
وَالْعَاهَةِ وَبِحَقِّ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَبِحَقِّ دَاوٗدَ
ورنج اور سختی سے اور بحق (طفیل میں) حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام اور بحق (طفیل میں) حضرت داود
وَزَكَرِيَّا وَبِحَقِّ اِسْمٰعِيْلَ وَيَحْيٰى وَبِحَقِّ اِدْرِيْسَ
اور حضرت زکریا علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام اور بحق (طفیل میں) حضرت اسماعیل اور حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام
وَشِيْثَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اور بحق (طفیل میں) حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہما الصلاۃ والسلام اور بحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (بہت تعریف کیئے گئے) درود (رحمت کاملہ) نازل فرما اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) اور ان کی اولاد پر اور سلام (سلامتی)

وَبِحَقِّ اَسَدِ اللهِ الْغَالِبِ مُرْتَضٰی عَلِیٍّ وَّبِحَقِّ

اور بحق (طفیل میں) اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) کے پسندیدہ وغالب شیر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

حَضْرَتِ اِمَامِ حَسَنٍ وَبِحَقِّ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَیْنٍ

اور بحق (طفیل میں) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بحق (طفیل میں) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَبِحَقِّ حَضْرَةِ سَیِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةِ الزَّهْرَآءِ

اور بحق (طفیل میں) عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃالزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

وَبِحَقِّ دَوَازْدَهْ اِمَامِ وَچِهَارْدَهْ مَعْصُوْمِ

اور بحق (طفیل میں) حضرت بارہ اماموں (پیشوا) اور چودہ محفوظ و معصوم

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَبِحَقِّ

رحمت کاملہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد) سے نازل ہواوپر ان سب کے اور بحق (طفیل میں)

اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ

ابو محمد محی الدین عبدالقادر (قادر حقیقی کے بندے) جیلانی

رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ

راضی ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد ان سے توکل (بھروسہ) کیا میں نے اس حی (زندہ حقیقی مطلق و بیحد) پر وہ ذات

لَا بِدَايَةَ لَهُ وَلَا نِهَايَةَ لَهُ وَاعْتَصَمْتُ بِكَ مِنْ

کہ نہیں ہے اس کے لئے شروع اور نہ اس ذات کے لئے نہایت (ختم ہونا) اور اعتصام کیا میں ساتھ تیری ذات کے

شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِقِرَآءَةِ سَيْفِيٍّ وَاسْتَجِبْ

جنوں اور انسانوں کی بدی سے سیفی شریف کی قرات (پڑھنے) سے اور میری دعا کو قبول فرما

دُعَآئِيْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ يَا مَنْ

اے فریاد رس (فریاد کو پہنچنے والے) فریاد کرنے والوں کے میری فریاد کو قبول فرما اے وہ ذات

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط حَسْبِيَ

کہ نہیں ہے جیسے کہ مثل اس کی کوئی چیز اور وہ حقیقی سننے والا اور حقیقی دیکھنے والا ہے مجھے کافی ہے

اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ط

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد اور بہتر کارساز و نگہبان مطلق و حقیقی بہتر مولیٰ اور بہتر مددگار حقیقی

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

اور رحمت کاملہ نازل فرما اے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد اوپر بہترین و برتر خلق اپنی کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بہت تعریف کیے گئے) اور ان کی اولاد

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اور سب صحبت داروں (یاروں) اس کے ساتھ رحمت تیری کے (اپنی کے) اے زیادہ رحم فرمانے میں، رحم کرنے والوں کے۔

نوٹ: دعائے مغنی و دعائے سیفی پڑھنے کے بعد چاروں قل شریف بمعہ بسم اللہ شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیں۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل شانہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ٥ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ٥
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم) اے کفر کرنے والوں میں نہیں پوجتا جو کچھ کہ تم پوجتے ہو
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ٥ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ
اور نہ ہی تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں
مَّا عَبَدْتُّمْ ٥ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ٥ لَكُمْ
جو کچھ کہ تم پوجتے ہو اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جو کچھ کہ میں پوجتا ہوں تمہارے لیے
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ٥
تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیک وعلٰی آلِک واصحابک وبارک وسلم) اور اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہ)) حقیقی (ایک ہے اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) بے نیاز ہے اور (اُس نے) کسی کو نہیں جنا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
اور نہ وہ (کسی) سے جنا گیا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک و تعالٰی واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیک وعلٰی آلِک واصحابک وبارک وسلم) میں صبح کے پروردگار (حقیقی) کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ ڈوبے اور (اُن) عورتوں کی شرارت جو گرہوں میں
فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝
دم کریں (پھونکیں) اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیک وعلی آلِک واصحابک وبارک وسلم) میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا (حقیقی) پروردگار ہے سب لوگوں کا (حقیقی) بادشاہ ہے سب لوگوں کا
النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ
معبود (برحق) ہے۔ وسوسے کے شر سے چھپے ہوئے شیطان کے جو کہ لوگوں کے
يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝
سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے (وہ شیطان) خواہ جنوں کی جنس ہو یا آدمیوں کی جنس سے ہو

تینتیس آیات

(منزل)

ان آیات کا نام آیات الخوف اور آیات الحرس بھی ہے

یہ آیات جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین، درندے اور جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے۔ جو اس کا ورد رکھے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا نہ اسے کوئی درندہ دکھ دے گا اور نہ ہی کوئی چور اُسے نقصان پہنچائے گا۔

(33) تینتیس آیات) یہ قرآن کریم فرقانِ حمید کی وہ آیات ہیں جو آج کل منزل کے نام سے مشہور ہیں۔ فضائل ان کے بے شمار ہیں۔ راقم الحروف کے مجربات میں سے ہے کہ اگر کسی کے جان ومال کو خطرہ لاحق ہو جادو یا آسیب ہو اور وہ بندہ یہ آیات اپنے عمل میں رکھے تو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہے گا اسی طرح چوروں، ڈاکوؤں کے حوالے سے خدشات ہوں تو اِن آیات کے عامل کو اللہ تعالیٰ حفاظت عطا فرماتا ہے۔ پرانے زمانے میں جب ذرائع آمدورفت کی قلّت تھی اور راستے بھی سنسان ہوا کرتے تھے، ایسی صورت حال میں سفر پُر خطر ہوتے تو لوگ بالخصوص اپنی نوجوان لڑکیوں کو یہ آیات حفظ کروا دیا کرتے تھے تاکہ سنسان راستوں میں عزت وآبرو کی حفاظت رہے۔

علامہ ابو محمد عبداللہ یمنی المشہور بہ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم میں لکھتے ہیں کہ سرورِ عالم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دن رات میں ایک بار اِن 33 آیتوں کو پڑھ لیا کرے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا نہ اسے کوئی درندہ دکھ دے گا اور نہ ہی کوئی چور اُسے نقصان پہنچائے گا ان آیات کا نام آیات الخوف اور آیات الحرس ہے یہ آیتیں حصین ہیں اِن میں ہر بیماری کی شفاء ہے جن میں سے ایک جذام اور برص بھی ہیں۔

علامہ ابنِ سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں تھے اور ایک نہر پر قافلہ کا پڑاؤ ہوا وہاں کے لوگوں نے ہمیں خبردار کیا کہ یہاں پر چوروں ڈاکوؤں کا ناکہ ہے اور یہاں اکثر لوگ لُٹ جاتے ہیں لہٰذا آپ یہاں قیام نہ کریں۔ ابنِ سیرین فرماتے ہیں کہ میرے قافلے کے ساتھی وہاں سے چل دیئے، مگر چونکہ میں آیات حرز (33 آیات) پڑھا کرتا تھا، اس لئے میں بے خوف وہاں ٹھہرا رہا۔ جب رات ہوئی اور میں ابھی سونے بھی نہ پایا تھا کہ چند آدمی ہاتھوں میں تلواریں لیے آئے مگر وہ مجھ تک نہ پہنچ پائے جب صبح ہوئی تو میں نے وہاں سے کوچ کا ارادہ کیا تو ایک شخص گھوڑے پر

سوار مجھے ملا اور کہنے لگا کہ رات ہم لوگ سو بار سے زیادہ مرتبہ تیرے پاس گئے، مگر درمیان میں لوہے کی ایک دیوار حائل ہو جاتی تھی، اس میں کیا معاملہ ہے ؟ تو میں نے اِسے بتایا کہ یہ سب اِن ہی آیات کی برکت ہے۔ وہ شخص یہ سن کر تائب ہو گیا۔

یہ آیات پڑھنے سے آسیب، درندہ، چور اور ہر قسم کی بلا و آفت دفع ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ اِن آیات میں سو بیماریوں کی شفاء ہے۔ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے کسی جاننے والے معمر کو فالج لاحق ہو گیا اِس پر یہ آیات پڑھی گئیں تو اُس کو شفاء ہو گئی۔ یہ آیات عافیت، جان و مال کے لیے، جمیع امراض کے لئے نہایت مجرب اور بابرکت ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "یہ (33) تینتیس آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین درندے اور جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے"۔

اِن آیات کی اصل تعداد 33 تینتیس ہی ہے مگر بزرگانِ دین نے اِن میں مزید (4) چار آیات برکت کے لئے شامل کر دی ہیں اور یہ آیات منزل کے نام سے بھی معروف ہیں اور اِن کو آیات الخوف اور آیات الحرس بھی کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان، رحمت والا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِكِ یَوۡمِ
سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا روز جزا کا
الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ
مالک ہم تجھ ہی کو پوجیں اور تجھ سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ

الْمُسْتَقِيمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ

چلا راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ ۝ (آمین)

غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ

الم وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وُہ جو

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے

يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ

ہماری راہ میں اُٹھائیں اور وُہ کہ ایمان لائیں اِس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں، وہی لوگ اپنے رب کی

مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے اور تمہارا معبود ایک معبود ہے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۝ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْحَيُّ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان اللہ ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں

اَلْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اُسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ
کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے
مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ
علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے،اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین
وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قف
اوراُسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی،اوروہی ہے بلند بڑائی والا کچھ زبردستی نہیں دین میں
قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے
وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا
اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی
انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ
جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور

اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط

کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِى

یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے اللہ ہی کا ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط

رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ تف لَا نُفَرِّقُ

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ
یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط
اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اُس کا
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ
اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا
اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
جس کی ہمیں سہارنہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولا ہے
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ شَهِدَ
تو کافروں پر ہمیں مدد دے . اللہ نے گواہی دی
اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے

بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط ۝

قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ،

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ

اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری

مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝

بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ز

تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے

وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز

اور مُردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ

اور جسے چاہے بے گنتی دے، بے شک تمہارا رب اللہ ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے ،

عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا

پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اُس کے پیچھے لگا آتا

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا

ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سُن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا

لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اُدْعُوْا

اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ٥ وَلَا

گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں اور

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا

زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد

وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ٥ قُلِ

اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے

ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے

الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ

نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ

اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو، اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ

لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں

مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ

اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے

عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں، تو بہت بلندی والا ہے

الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ

اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک، اور جو اللہ کے ساتھ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ

کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب

رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو اے میرے رب

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے اُن کی کہ باقاعدہ صف باندھیں، پھر اُن کی جھڑک کر چلائیں ، پھر اُن جماعتوں کی

اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا

کہ قرآن پڑھیں بے شک تمھارا معبود ضرور ایک ہے ، مالک آسمانوں

بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا

اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا اور بے شک ہم نے

بِزِيۡنَةِ ۨالۡكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا

نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش سے،

يَسَّمَّعُوۡنَ اِلَى الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى وَيُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾

عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے، اُنھیں بھگانے کو اور اُن کے

دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ

لئے ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اوچک لے چلا تو

فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا

روشن انگار اس کے پیچھے لگا ، تو ان سے پوچھو کیا انکی پیدائش

اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝

ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا، بیشک آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی اور مخلوق یا ہماری زیادہ مضبوط ہے

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ

اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہوسکے کہ

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا

آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ

بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا

جہاں نکل کر جاؤ گے اس کی سلطنت ہے، تو اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے، تم پر چھوڑی جائے گی بے دھویں

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کی آگ کی لپیٹ اور بے لپیٹ کا کالا دھواں، تو پھر بدلا نہ لے سکو گے تو اپنے رب کی کونسی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

نعمت کو جھٹلاؤ گے، پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہوجائے گا

كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ

جیسے سرخ نری، تو اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے

لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تو اس دن گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی
اور جن سے تو اپنے رب کی کونسی نعمت کو

تُكَذِّبٰنِ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ

جھٹلاؤ گے، اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ

لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں، وہی اللہ ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں و عیاں کو جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

بادشاہ وہی ہے اللہ جس کے سواء کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک، سلامتی دینے والا،

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا، عظمت والا تکبر والا، اللہ کو پاکی ہے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

ان کے شرک سے، وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا، اسی کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

ہیں سب اچھے نام اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
اور وہی عزت اور حکمت والا ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے
قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا
تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا، تو بولے ہم
سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط
نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے
وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ
اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کریں گے ،اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝
نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ ط
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ
تم فرماؤ اے کافرو! نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ
پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۠
اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین اور مجھے میرا دین

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ
تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠
اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ
تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق کی شر سے اور اندھیری

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ
ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ
اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ
تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ سب لوگوں کا خدا
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۖ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ
اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرات ڈالے اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں
صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ
وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی

مسبعات عشر (منسوب حضرت ابراھیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ)

مسبعات عشر : یہ ایک ورد ہے جو حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سے جناب ابراھیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہدیہ کیا گیا اور اسی وقت سے اولیاء اللہ کا معمول رہا ہے۔جناب ابراھیم تیمی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اللہ کے بزرگ دوستوں میں ہوتا ہے اس ورد کے عطیہ کی سند امام غزالی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں یوں تحریر فرمائی کہ '' زین ورہ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہمانے جو ابدال تھے، مجھ سے کہا کہ میرے ایک شامی بھائی (ابدال) نے مجھے یہ تحفہ دیا اور کہا کہ میری جانب سے یہ تحفہ قبول کرو جو سارے تحفوں سے بہتر ہے میں نے پوچھا آپ کو یہ تحفہ کس نے بخشا وہ کہنے لگے کہ یہ وہ تحفہ ہے جو ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت خضر علیہ السلام نے مرحمت فرمایا تھا ابراہیم رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے اس تحفہ کے متعلق یوں بیان فرمایا کہ میں خانہ کعبہ کے قریب میں ورد وظائف میں مشغول تھا کہ ایک صاحب میرے پاس آئے اور مجھے سلام کر کے میرے دائیں طرف بیٹھ گئے میں نے ان سے زیادہ خوبصورت شخص نہیں دیکھا۔سفید لباس جس سے خوشبو کی مہک آرہی تھی میں نے سلام کا جواب دیکر پوچھا آپ کون ہیں تو بولے میں خضر ہوں تمہارے پاس خدا واسطے کی دوستی کے سبب آیا ہوں اور تم کو ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں میں نے پوچھا وہ کیا ہے ؟ تو انہوں نے صبح و شام طلوع وغروبِ آفتاب سے پہلے پڑھنے کے لئے مسبعات عشر پڑھنے کی تلقین کی اور کہا اس ورد کو کبھی ترک نہ کرنا میں نے پوچھا آپ کو یہ تحفہ کس سے ملا؟ فرمایا مجھ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عنایت فرمایا کہ جب تمہاری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہو اور یہ ملاقات عنقریب ہی ہو گی ۔اس وقت حضور ﷺ سے دریافت کر لینا۔

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ فرشتے مجھے اُٹھا کر لائے اور بہشت میں لا کر چھوڑ دیا میں نے بہشت کے عجائب اور

اس کی نعمتیں دیکھیں اور فرشتوں سے پوچھا یہ بہشت اور اس کی نعمتیں کس کے لئے ہیں؟ فرشتوں نے جواب دیا، یہ اس شخص کے لئے ہیں جو تیرے جیسا عمل "مسبعات عشر" کا کرے۔ وہاں میں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت بھی کی۔ آپ کے ہمراہ ستّر ہزار انبیاء کرام علیہم السّلام تھے اور ستر صفیں فرشتوں کی تھیں کہ اُن کے سرے مشرق و مغرب کو چھوتے دکھائی دیتے تھے۔

میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کے حوالہ سے حضرت خضر علیہ السّلام نے مجھ سے ایسا ایسا کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر نے جو کہا سچ کہا، وہ سب حق ہے اور خضر اہلِ زمین سے متعلق سب سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ ابدالوں کے رئیس و سربراہ ہیں پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری طرح اگر کوئی اور بھی یہ عمل کرئے تو کیا اس کو بھی میرے برابر اجر و ثواب عطا ہو گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا (ہر عامل کو) اللہ تعالیٰ ایسا ہی اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ اس کے تمام گناہِ کبیرہ معاف فرمائے گا۔ اس سے اپنے عذاب و غصّہ کا وبال اُٹھالے گا اور بائیں طرف کے فرشتے کو حکم فرمائے گا کہ اس کے گناہ درج نہ کرے اور یہ عمل وہی شخص کرے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے نیک بخت کیا (اوکما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ بات حضرت اعمش نے بھی نقل کی اور جناب ابوطالب نے اپنی کتاب "قوت القلوب" میں نیز امام غزالی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے "احیاء العلوم" میں اس کو بیان فرمایا۔

دس چیزوں کو سات سات مرتبہ پڑھنا مسبعات عشر کہلاتا ہے اور وہ دس چیزیں یہ ہیں

- 1) سورہ فاتحہ (سات مرتبہ)
- 2) سورہ الناس (سات مرتبہ)
- 3) سورہ الفلق (سات مرتبہ)
- 4) سورہ اخلاص (سات مرتبہ)

- 5) سورہ کافرون (سات مرتبہ)
- 6) آیت الکرسی (سات مرتبہ)
- 7) کلمہ تمجید (سات مرتبہ)
- 8) درود ابراھیمی (سات مرتبہ)
- 9) دعا نمبر 1 (سات مرتبہ)
- 10) دعا نمبر 2 (سات مرتبہ)

1 سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ (سات مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾
سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ
روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد
نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ
چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (آمین)
اور نہ بھٹکے ہوؤں کا

2 سُوْرَةُ النَّاسِ (سات مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ ومعصوم محبوب ،صلی اللہ علیک وعلی آلک واصحابک وبارک وسلم) میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا (حقیقی) پروردگار ہے سب لوگوں کا (حقیقی) بادشاہ ہے سب لوگوں کا
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
معبود (برحق) ہے۔ وسوسے کے شر سے چھپے ہوئے شیطان کے جو کہ لوگوں کے
صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝
سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے (وہ شیطان) خواہ جنوں کی جنس ہو یا آدمیوں کی جنس سے ہو

3 سُوْرَةُ الْفَلَقِ (سات مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیک وعلیٰ آلِک واصحابک وبارک وسلم) میں صبح کے پروردگار (حقیقی) کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ
اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ ڈوبے اور (اُن) عورتوں کی شرارت جو گرہوں میں
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ
دم کریں (پھونکیں) اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے

4 سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ (سات مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیک وعلیٰ آلِک واصحابک وبارک وسلم) اور اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہ) (حقیقی) ایک ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) بے نیاز ہے اور (اُس نے) کسی کو نہیں جنا
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۧ
اور نہ وہ (کسی) سے جنا گیا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

5 سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ (سات مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم) اے کفر کرنے والوں میں نہیں پوجتا جو کچھ کہ تم پوجتے ہو
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝
اور نہ ہی تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝
جو کچھ کہ تم پوجتے ہو اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جو کچھ کہ میں پوجتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین

6 آیت الکرسی (سات مرتبہ)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا
اللہ ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اُسے نہ اُونگھ آئے نہ
نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ
نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے

يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اُس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا
اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ نہیں پائے اس کے علم میں سے مگر
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ
جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اُسے بھاری نہیں
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ٥
ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا

7 کلمہ تمجید (سات مرتبہ)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ٥
پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں واسطے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے

8 درود ابراھیمی (سات مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
الٰہی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا

مَّجِيۡدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
بزرگ ہے۔ الٰہی برکت دے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبۡرٰهِيۡمَ
آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراھیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو
اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ٥
بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

9 دعا نمبر 1 (سات مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِىۡ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنۡ تَوَالَدَ وَلِاَهۡلِىۡ وَلِجَمِيۡعِ
الٰہی بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ اور میری اولاد اور میرے اہل خانہ اور تمام
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمٰتِ
مومن مرد اور مومن عورتیں اور تمام مسلمان مرد اور تمام مسلمان عورتوں کو
الۡاَحۡيَآءِ مِنۡهُمۡ وَالۡاَمۡوَاتِ بِرَحۡمَتِكَ يَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِيۡنَ
ان میں سے جو زندہ ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں اپنی رحمت کے ساتھ اے رحم فرمانے والے

10 دعا نمبر 2 (سات مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افۡعَلۡ بِىۡ وَبِهِمۡ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِى الدِّيۡنِ
اے اللہ ! اے ربّ ! میرے اور اُن کے ساتھ دین، دنیا اور آخرت کے

وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَآ اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا

بارے میں جلد یا دیر اس طرح کا معاملہ فرما جس طرح کہ تجھے لائق ہے

يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اے ہمارے مولا! ہمارے ساتھ اس طرح کا معاملہ نہ فرما جس طرح کہ ہم اس کے اہل ہیں۔ بیشک تو بخشنے والا برد

جَوَّادٌ كَرِيْمٌ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

بار، سخی، کرم فرمانے والا۔ مہربان رحم فرمانے والا ہے

اس ورد کا اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے اس پر مداومت ضروری ہے اور روزانہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اس ورد کو پابندی سے پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ حضور ﷺ کی زیارت مبارکہ اور ملاقات خضر علیہ السلام بھی نصیب ہوگی۔

حدیثِ محبت

حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنے والدین، اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف)

الآیات الخمس فی کل آیۃ عشر قافات: قرآن حکیم میں پانچ آیتیں ایسی ہیں کہ ہر آیت میں دس قاف ہیں۔ان آیات میں عجیب اسرار پائے جاتے ہیں اور ان کے منافع اور فضائل بے شمار ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ **رسول اللہ** ﷺ نے فرمایا جو شخص ان پانچ آیتوں کو جن میں پچاس قاف ہیں جمعہ کے دن لکھے اور ان کو (دھوکر) پی لے گا تو اس کے پیٹ میں ہزار شفاء اور دوا اور ہزار صحت اور ہزار رحمت اور ہزار رافت (نرمی) اور ہزار یقین اور ہزار قوّت اور ایک لاکھ نور داخل ہو جائیں گے اور اس سے تمام بیماریاں اور غم و حزن نکال لیے جائیں گے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی ساری عمر گناہ کیے ہیں، اب یہ میری عمرِ آخر ہے مجھے کوئی ایسی چیز سکھلایئے جس کو میں پڑھا کروں، میری عمر دراز ہو، میرے گناہ معاف ہوں اور میری مراد حاصل ہو رسول اللہ ﷺ نے یہ پانچ آیتیں سکھلائیں اور فرمایا جو ان آیتوں کو پڑھا کرے اس کی عمر دراز ہو گی، اس کے گناہ معاف ہوں گے اور وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔(کذافی تفسیر العرائس و تفسیر الکواشی و بعض کتب خواص القرآن) ان آیات کے اور بھی خواص ہیں۔جو شخص ان آیات کو پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ اپنے دشمنوں پر غالب ہو گا اور ان کے شر و مکر سے محفوظ رہے گا اور لوگوں کے دلوں پر اس کی ہیبت چھائی رہے گی۔یہ شر انس و جن سے بھی حجاب کا کام دیتی ہے وہ آیاتِ جلیلہ یہ ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ
اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا
مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ
جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے کھڑا کردو ایک بادشاہ

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ قَالَ ہَلۡ عَسَیۡتُمۡ اِنۡ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ
کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا
الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ؕ قَالُوۡا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیۡ
جائے تو پھر نہ کرو ! بولے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ کی
سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِیَارِنَا وَاَبۡنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا
راہ میں نہ لڑیں حالانکہ کہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے تو
کُتِبَ عَلَیۡہِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ
پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے اور اللہ
عَلِیۡمٌۢ بِالظّٰلِمِیۡنَ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 246) (ایک مرتبہ)
خوب جانتا ہے ظالموں کو
(قَدِیۡرٌ عَلٰی مَا یُرِیۡدُ) (تین مرتبہ)
لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰہُ قَوۡلَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیۡرٌ
بے شک اللہ نے سُنا جنھوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی
وَّنَحۡنُ اَغۡنِیَآءُ ۘ سَنَکۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَہُمُ الۡاَنۡۢبِیَآءَ
اب ہم لکھ رہے گے اُن کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا

بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ○

اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب

(سورہ آل عمران آیت نمبر 181) (ایک مرتبہ)

(قَوِیٌّ لَّا یَحْتَاجُ اِلٰی مُعِیْنٍ) (تین مرتبہ)

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا

کیاتم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ اور نماز قائم

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ

رکھو اور زکوۃ دو پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو اُن میں

اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ

بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی

خَشۡيَةً ۚ وَقَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ ۚ لَوۡلَاۤ

زائد اور بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا تھوڑی مدت تک ہمیں

اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ ۚ

اور جینے دیا ہوتا تم فرما دو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے

وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ○

اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور تم پر دھاگے برابر ظلم نہ ہوگا (سورۃ النساء، آیت نمبر 77) (ایک مرتبہ)

قَهَّارٌ لِّمَنْ طَغٰى وَعَصٰى (تین مرتبہ)
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا
اور انہیں پڑھ کہ سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی
فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ
تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا
لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 27) (ایک مرتبہ)
قسم ہے میں تجھے قتل کردوں گا کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے
قُدُّوْسٌ يَّهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (تین مرتبہ)
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ
تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ تم فرماؤ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنا لئے ہیں جو اپنا
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۵
بھلا برا نہیں کرسکتے اور تم فرماؤ کیا برابر ہوجائیں گے اندھا اور انکھیارا یا

اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوۡرُ ۚ۵ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ

کیا برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اُجالا کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے

شُرَکَآءَ خَلَقُوۡا کَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَیۡهِمۡ ؕ قُلِ

ہیں جنھوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انھیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا تم

اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّهُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ 0

(سورہ الرعد آیت نمبر 16) (ایک مرتبہ)

فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے

(قَیُّوۡمُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ الۡقُوَّةَ) (تین مرتبہ)

ہر آیت کے پڑھنے کے بعد اُن اسماء کی تین مرتبہ تکرار کی جائے جو اس کے بعد بریکٹ میں لکھے گئے ہیں۔ان آیات کا دشمنوں اور حاسدوں کے مقہور ہونے کے لیے صبح و شام تین مرتبہ یا اس سے زیادہ یا صرف ایک ہی مرتبہ پڑھنا اکسیر ثابت ہوا ہے۔(خزینۃ الاسرار)

حسن مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا حسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا، اگر آپ کا پورا حسن و جمال ظاہر کیا جاتا تو ہماری آنکھیں آپ کے دیدار کی طاقت نہ رکھتیں۔

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ②
سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ
روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد
نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ
چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦ (آمین)
اور نہ بہکے ہوؤں کا
بعض مشائخ کے نزدیک سورۃ فاتحہ اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے

فضائلِ سورہ فاتحہ: سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی سب سے پہلی اور یکمشت نازل ہونے والی سورت ہے۔ گویا مکمل سورۃ کی شکل میں نازل ہونے والی پہلی سورۃ "الفاتحہ" ہے۔ یہ سورۃ دو بار نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ معظّمہ میں اور دسری مرتبہ مدینہ منورّہ میں۔ **سبع مثانی**[1] اس سورت کو سبع اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی سات آیتیں ہیں اور مثانی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ہر دو رکعت نماز میں اس کو دو بار پڑھا جاتا ہے اس سورت کو پڑھنے کے بعد نماز میں کوئی دوسری سورت پڑھی جاتی ہے۔ اس سورت کو مثانی کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ دو مرتبہ یعنی ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں جبکہ مسلمانوں پر نماز فرض ہو چکی تھی نازل ہوئی۔ دوسری مرتبہ یہ سورت مدینہ منورہ میں تحویل کعبہ کے وقت نازل ہوئی۔ سورۃ فاتحہ کا ایک نام **اُم القرآن**[2] ہے۔ ام کسی چیز کی اصلیت اور کُل کو کہتے ہیں کیونکہ اس سورت میں پورے قرآن پاک کی تعلیم کا آئینہ پیش کیا گیا ہے اس لیے اسے اُم القرآن کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوھریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ "اُم القرآن" ہے اور "اُم الکتاب" اور "سبع مثانی" ہے۔ ایک اور حدیث میں حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو اُم القرآن نہ پڑھے اس کی نماز کامل نہیں۔ **الواقیہ**[3] (بچانے والی) کیونکہ یہ اپنے قاری کو تمام آفات وامراض سے بچاتی ہے۔ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی روایت نقل کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اپنے گھر میں سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھے گا اس دن وہ انسانوں اور جنّوں کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

سب سے اعظم، افضل اور بہترین سورت کہ جسکی مثل کوئی سورت نہیں

حضرت ابوسعید بن معلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ بعد میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں

(1، 2، 3 سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

مصروفِ نماز تھا (اس لئے حاضر نہ ہوا) اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے کو سنو اور جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جاؤ۔ اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم دینے کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔ اِس سورت کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے (بخاری شریف)

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں کسی منزل پر ٹھہرے۔ ایک آدمی آپ کے پہلو میں آیا۔ آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کیا میں تجھے قرآن کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت نہ بتاؤں؟ پھر آپ ﷺ نے اس کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھ کر سنائی۔ (المستدرك للحاكم)

حضرت عبداللہ بن جابر رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْه سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ پانی بہا رہے تھے۔ میں نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ آپ نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر کہا السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے جواب نہ دیا۔ چنانچہ آپ چلنے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلتا گیا، آپ اپنے گھر مبارک میں داخل ہو گئے اور میں مسجد میں چلا گیا۔ چنانچہ میں مغموم اور رنجیدہ ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نہا دھو کر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، پھر فرمایا اے عبداللہ بن جابر! میں تجھے قرآن کی بہترین سورت نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ آپ نے فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ آخر تک (پوری سورت) پڑھا کرو۔ (مسند احمد)

حضرت ابوھریرہ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْهُ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ حضرت ابی بن کعب کی طرف تشریف لائے اور انہیں آواز دی۔ اے ابی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے آپ

کی طرف دیکھا لیکن جواب نہ دیا پھر مختصر نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ کی طرف پلٹے اور کہا "السلام علیک یا رسول اللہ" رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "وعلیک السلام" اے ابی! جب میں نے تجھے پکارا تو جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کلام میں جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیا نہیں پایا کہ "اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی" آپ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آئندہ ایسا نہیں ہوگا انشاءاللہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی سورت سکھاؤں جو تورات، انجیل اور زبور میں نہیں اتری اور نہ قرآن پاک میں اس کی مثل کوئی اور سورت ہے۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! (سکھلایئے) نبی پاک ﷺ نے فرمایا نماز میں کیسے پڑھتے ہو۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابی نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اسکی مثل تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں کوئی سورت نہیں اتری۔ یہ سات آیتیں سبع مثانی اور قرآن عظیم سے ہیں جو مجھے عطاء کی گئیں۔ (ترمذی، فضائل قرآن فاتحۃ الکتاب)

روئے زمین کے دریا سیاہی، درخت قلم، زمین وآسمان کاغذ بن جائیں تب بھی اسکی فضیلت نہ لکھ سکیں

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُم بھی کافی تعداد میں آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں دی گئیں

پھر ارشاد فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ جبرئیل علیہ اسلام نے آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں نے تیرے پاس جو کتاب بھیجی ہے اس میں ایک ایسی سورت ہے کہ اگر وہ تورات میں ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت سے کوئی شخص گمراہ نہ ہوتا۔ اگر انجیل میں ہوتی تو کوئی عیسائی بت پرست نہ ہوتا اگر زبور میں ہوتی تو کوئی شخص حضرت داؤد علیہ السلام کی اُمّت سے غنی نہ بنتا۔ یہ اس لیے بھیجی گئی ہے تا کہ اس کی برکت سے تیری امت اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرے اور قیامت کے دن جہنم کے خوف سے اور عذاب سے خلاصی پائے۔
حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ وہ کون سی سورت ہے؟ فرمایا وہ سورۃ فاتحہ ہے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا، مجھے اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا، اگر روئے زمین کے دریا سیاہی اور تمام درخت قلم بن جائیں اور ساتوں آسمان اور زمینیں کاغذ بن جائیں اور ابتدائے عالم سے لے کر اب تک فرشتے اور تمام دنیا کے انسان اس کے فضائل لکھنا چاہیں تو اس کی فضیلت نہ لکھ سکیں۔
ایک دفعہ حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سورۂ فاتحہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی کہ جس شخص کی نمازیں قضاء ہوگئی ہوں اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کتنی ہیں تو وہ پیر کی رات کو پچاس رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ نمازوں کا کفارہ قبول فرماتا ہے۔ خواہ اس نے سو سال بھی نماز قضاء کی ہو۔ (وظائف سورۃ فاتحہ، عالم فقری، صفحہ نمبر 19)
ایک مرتبہ حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ فاتحہ کی فضیلت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، حضرت خواجہ یوسف حسین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو کوئی سوتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھتا ہے، وہ قیامت کے روز امینوں میں سے ہوگا اور

پیغمبروں کے بعد سب سے پہلے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جنت میں جاتے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہوگا۔ (وظائف سورہ فاتحہ صفحہ نمبر 19، عالم فقری)

خدا کے نزدیک حمد کی قدر و قیمت: بیہقی کی روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد ﷺ اگر آپ کو پسند ہو کہ خدا کی ایسی عبادت کریں جیسا کہ عبادت کا حق ہے تو یہ کہا کیجئے "اے اللہ آپ کی ایسی حمد کثرت سے کرتا ہوں جو دوام کے ساتھ جب تک ہم رہیں ہوتی رہے اور ایسی حمد جس کا عوض آپ کی رضامندی کے سوا اور کچھ نہ ہو"۔

حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے کہ ایسا کوئی بندہ نہیں جو اپنے اوپر خدا کی نعمت دیکھ کر یہ کہے کہ "ساری حمد اس خدا کی ہے جس کی نعمت سے نیک کام پورے ہوتے ہیں اور ہمیشہ برقرار رہتے ہیں" اور خدا اس کو غنی نہ بنا دے۔

کسی بزرگ نے بیان کیا ہے کہ **شیطان اپنی عبادت میں کبھی "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ" نہیں کہتا تھا** اور اگر کہتا تو خدا کبھی اسے اس آزمائش میں نہ پھنساتا۔ **امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو فرمایا ہے کہ میں نے بلعم باعور کو جو کچھ عطا فرمایا تھا اس پر اس نے میرا شکر ادا نہیں کیا اور اگر وہ شکر کرتا تو میں اپنی نعمت اس سے ہرگز سلب نہ کرتا۔** جب خدا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے والدین سے ملا دیا اور آپ کے بھائیوں نے آپ کو سجدہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا نام لے کر ان کا شکر ادا کیا اور اپنے مصائب کا قطعاً تذکرہ نہیں کیا۔ **حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جب خدا کی نعمتوں کو دیکھو تو شکر کے ذریعے ان کو قید کرلو۔** ایک روایت میں ہے کہ ایک عابد کی عبادت کی کثرت کی وجہ سے جبرائیل علیہ السلام بہت حیرت زدہ تھے، چنانچہ خدا سے اس کی زیارت کی درخواست کی تو اس شرط پر اجازت ملی کہ پہلے لوحِ محفوظ پر ایک نظر ڈال لیں۔ جب انہوں نے دیکھا تو اس کا نام اشقیائے امت کے زُمرے میں لکھا ہوا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے اس سے ملاقات کی اور اس کے شقی ہونے کی خبر دی اس نے کہا

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اس پر جبرائیل کو گمان ہوا کہ شاید اس نے سنا نہیں اور دوبارہ انہوں نے پوچھا اس عابد نے پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس پر جبرائیل علیہ السلام کو تعجب ہوا تو اس شخص نے کہا میرا نام اشقیاء میں اس لئے ہے کہ میں واقعی اِسی قابل ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اب پھر لوحِ محفوظ دیکھ۔ آپ نے جب نظر اُٹھائی تو دیکھا اس کا نام نیک بختوں کے زُمرہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں کہ **بخت نصر بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کو ایک کنوئیں میں دو شیروں کے ساتھ ڈال دیا۔ پانچ دن بعد دیکھا تو اُن کو صحیح سالم** پایا جب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ اس خدا کی حمد ہے جو اپنے یاد کرنے والوں کو فراموش نہیں کرتا۔ اس خدا کی حمد جس سے دعاء کرنے والا نامراد نہیں۔ اس خدا کی حمد جس پر بھروسہ کرنے والا درماندہ نہیں۔ (حسنِ نماز صفحہ نمبر 487،488,489 از قلم پیر عبداللطیف خان نقشبندی)

سورۂ فاتحہ اور قرآن کے بعد کچھ حاجت نہیں رہتی: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے رسول ﷺ ہم نے سورۂ فاتحہ اور قرآن کی شکل میں جو آپ کو نعمت عطا کی یہ اتنی عظیم ہے کہ اس کے بعد دنیاوی جاہ وجلال کی طرف آپ کی (اور مسلمانوں کی) نگاہ نہیں اُٹھنی چاہیے۔ اس نعمتِ عظمیٰ کی موجودگی میں دولتِ دنیا اس قابل ہی کہاں ہے کہ آپ اس دنیا کی طرف التفات کریں۔ جس کے پاس کوہ نور کا ہیرا ہے تو وہ کوڑیوں کی طرف کب دیکھتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" جس شخص کو دولتِ قرآن بخشی گئی اور اس نے کسی دنیادار کو دیکھا اور اس کے مال و دولت کو نعمتِ قرآن سے افضل جانا تو اس نے بڑی بے انصافی کی اس نے عظیم المرتبت چیز کو حقیر جانا اور ایک حقیر چیز (دنیا) کو بڑا خیال کیا۔ حدیث رسول ﷺ ہے کہ جس نے کسی مالدار کی عزت اس کے مال کی وجہ سے کی تو اس کا ایک تہائی دین جاتا رہا۔ اس سورۃ کی عظمت کے لئے قرآن کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ (سورۂ الحجر آیت 87 اور 88 کا کچھ حصہ)

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنَ

اور بے شک ہم نے عطا فرمائیں آپ (ﷺ) کو سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن

الْعَظِيْمَ ۝ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ

عظیم آپ اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھئے ان (اموال) کی طرف جس سے ہم نے لطف اندوز کیا

اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ۝

ان کے مختلف طبقوں کو اور آپ (ﷺ) رنجیدہ خاطر بھی نہ ہوں ان (کی گمراہی) پر۔

(حسنِ نماز صفحہ نمبر 489 از قلم پیر عبداللطیف خان نقشبندی)

سورۂ فاتحہ اللہ کے غصّہ کو روکتی ہے

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دس سورتیں دس چیزوں کو روک دیتی ہیں۔

1۔ سورۂ فاتحہ اللہ کے غصّہ کو روکتی ہے۔

2۔ سورۂ یٰسین قیامت کی پیاس سے بچاتی ہے۔

3۔ سورۂ دخان قیامت کی ہولناکی کو روکتی ہے۔

4۔ سورۂ واقعہ فاقہ سے آڑ بنتی ہے۔

5۔ سورۂ ملک عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

6۔ سورۂ کوثر جھگڑوں سے مانع ہوتی ہے۔

7۔ سورۂ کافرون موت کے وقت کفر سے بچاتی ہے۔

8۔ سورۂ اخلاص نفاق کو دور کرتی ہے۔

9۔ سورۂ فلق حاسدوں کے حسد سے اور۔

10۔ سورۂ ناس وسواس سے بچاتی ہے۔ (روضۃ المتقین و مشکوٰۃ المصابیح)۔

سورۂ فاتحہ کو ایک مرتبہ پڑھنے والے پر جہنم کے ساتوں دروازے حرام ہیں

حضرت مولانا قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب سورہ فاتحہ مع فضائل وخواص کے صفحہ نمبر 26,27 پر ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات جب میں عرش کے نیچے بیٹھا تھا تو میں نے اوپر جو دیکھا تو وہاں دو تختیاں لٹکی ہوئی نظر آئیں، یہ تختیاں یاقوت وگہر کی تھیں، ان میں سے ایک میں سورۂ فاتحہ مرقوم تھی اور دوسری میں پورا قرآن، میں نے عرض کیا رب العالمین یہ دونوں تختیاں میری اُمّت کو مرحمت فرما کر اکرام فرمایئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے آپ کو اور آپ کی امت کو ان کے عطیّہ سے مکرم کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ○

میں نے پھر عرض کیا کہ اے اللہ جو سورۂ فاتحہ تلاوت کرے اس کا کیا اجر وثواب ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ یہ سات آیات ہیں ان کو جو بھی ایک مرتبہ پڑھے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے حرام ہیں (لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَاب میں جہنم کے دروازوں کا ہی ذکر ہے) میں نے پھر پوچھا کہ اے رب قرآن کو ایک مرتبہ پڑھنے والے کا اجر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس کو ہر حرف کے بدلہ جنت میں ایک پیڑ (درخت) عطاء کروں گا جس پر جنت کی ساری نعمتیں موجود ہوں گی۔ پھر میں نے (قرآن والی) تختی کی طرف دیکھا تو اس میں تین مقامات پر تین نور (نمایاں) نظر آئے، میں نے عرض کیا اے اللہ یہ تین نور کیسے ہیں تو ارشاد ہوا، کہ یہ آیت الکرسی، یٰسین اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ کی جگہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا باری تعالیٰ آیت الکرسی کا ثواب کیا ہے؟ ارشاد ہوا یہ میری صفت ونعت (خاص) ہے جو بھی اس کو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ قیامت کے دن میرا جلوہ بلا حجاب دیکھے گا

(وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ o اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ o سورۃ القیٰمۃ، آیت نمبر 22,23 میں اسی طرف اشارہ ہے) اور سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے اس میں اسی (80) آیات ہیں جو روزانہ ایک مرتبہ اس کی تلاوت کرے گا، میری طرف سے اس کو اسی (80) انعام ملیں گے، بیس تو دنیاوی زندگی میں، بیس موت کے قریب، بیس قبر میں اور بیس قبر سے اٹھائے جانے کے وقت، جب قبر سے اٹھایا جائے گا نورانی ہار گلے میں پہنایا جائے گا اور سر پر عــزّو وقار کا تاج رکھا جائے گا اور پل پر سے پہلے ہی مرحلہ میں بجلی کے کوندے کی تیزی سے گزر جائے گا اور جنت میں محمد ﷺ کے رفیقوں مین شامل ہوگا۔ اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰہ یہ میری نسبت (تعلق خاص) ہے، اس میں چار آیات ہیں جو ان کو پڑھے گا میں اس کو جنت میں بہنے والی چاروں نہریں مرحمت کروں گا (ان نہروں کا ذکر سورۂ محمد کی اس آیت میں ہے)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ

احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیز گاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں

مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ

جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں

طَعْمُهٗ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۵ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ

جس کے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں

عَسَلٍ مُّصَفًّى ط

جو صاف کیا گیا۔ (سورۂ محمد آیت نمبر 15 کا کچھ حصہ)

(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ 26,27,28، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

قیصر روم کا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھنا

ایک روایت ہے کہ روم کے قیصر نے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ کی خدمت میں خط لکھا کہ ہمیں انجیل میں یہ لکھا ہوا ملا ہے کہ جو کوئی ایسی سورت پڑھے گا جو سات حروف سے خالی ہو وہ جنتی ہے، وہ حروف، ث، ج، خ، ز، ش، ظ، اور ف، ہیں۔ ہم نے انجیل میں ایسی آیت بہت تلاش کی مگر نہیں ملی، آپ اپنی کتاب دیکھئے ممکن ہے اس میں کوئی ایسی سورت ہو۔ حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ نے یہ خط پڑھ کر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُمُ کو بھی اس کے مضمون سے آگاہ فرمایا تو حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ نے فرمایا کہ امیر المومنین سورۂ فاتحہ اِن حروف سے خالی ہے، چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ نے قیصر کو جواب لکھ کر بھیج دیا، قیصر یہ خط پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور اسلام ہی پر اس کی موت ہوئی (کذا فی الشیخ زادہ)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنے سے چالیس سال کے لئے عذاب ٹل جانا: حضرت حذیفہ یمانی اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُما سے مرفوعاً مروی ہے کہ ایسی قوم جس پر عذاب نازل کرنے کا حتمی فیصلہ ہو چکا ہو ان کا کوئی بچہ کسی مکتب میں جب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ محض اس کی برکت سے چالیس سال تک کے لئے ان سے عذاب ٹال دیتا ہے۔

(تفسیر الفاتحہ وتفسیر ابنِ عادل، بحوالہ سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ 29، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

دو نوروں کی بشارت: حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک رسول اللہ ﷺ نے ایک آواز سنی۔ نبی ﷺ نے سر اُوپر اُٹھایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جس کو صرف آج کھولا گیا اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا

گیا۔ پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا "یہ فرشتہ جو آج نازل ہوا یہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا" اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا "آپ کو ان دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو دیئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرہ کا آخری حصّہ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو اس کے مصداق مل جائے گا" (مسلم کتاب فضائل قرآن)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے نور سے جنت و ملائکہ کی تخلیق

سورۃ النور: جیسا کہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے ام الکتاب کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا اسی طرح میں نے بھی جبرئیل سے پوچھا، تو جبرئیل نے بتایا کہ میں نے میکائیل سے سوال کیا، اس نے اسرافیل سے پوچھا، اس نے لوح محفوظ سے، لوح محفوظ نے قلم سے، تو قلم نے جواب دیا کہ جب مجھے اللہ تعالٰی نے نور محمد ﷺ کے ایک جز سے پیدا فرمایا تو ارشاد ہوا کہ اے قلم لکھ میں نے عرض کیا، کیا چیز لکھوں، ارشاد ہوا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** لکھو۔ میں نے جب یہ جملہ لکھا تو اس سے ایک نور ساطع نکلا، اس وقت میں نے لکھنے سے احتراز کیا اور جتنی مدت اللہ تبارک وتعالٰی کو منظور ہوئی رکا رہا۔ اللہ تعالٰی نے اس نور کے دو حصّے کئے ایک حصّہ سے جنت کی دوسرے حصے سے ملائکہ کی تخلیق فرمائی اور ان کو حکم فرمایا کہ اُمّتِ محمد ﷺ کی طرف سے سورۂ فاتحہ کا ثواب لکھتے رہیں اور جو خلوصِ قلب کے ساتھ اسکی تلاوت کرے اسکے لیے جنت کا وعدہ لکھیں۔ پھر قلم کو حکم ہوا کہ وہ **الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** لکھے، جب یہ جملہ مرقوم ہوا تو عرش کے نیچے سے ایک نور نکلا، جس سے اللہ تعالٰی نے بحرِ رحمت کو پیدا کیا، پھر قلم کو حکم ہوا کہ **مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ** لکھے، جب اس نے یہ لکھا تو عرش کے نیچے سے ایک اور نور نکلا جس سے اللہ تعالٰی نے بحرِ عدل پیدا کیا۔ جب اللہ تعالٰی اپنے کسی بندہ کو بخشنے

کا ارادہ کرتا ہے تو بحرِ عدل کے پانی کا ایک قطرہ اس کے سر پر ٹپکا دیتا ہے، اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے قلم کو **اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** لکھنے کا حکم دیا، جب قلم نے یہ لکھا تو پھر ایک نور عرش کے نیچے سے نکلا، جس کو اللہ تعالیٰ نے دو حصے کیا، نصف اس کا اُمّتِ محمد ﷺ کو توفیق اطاعت کے لئے اور نصف دیگر اُمم کے لئے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم ﷺ تک ہوں گی پھر قلم کو حکم ہوا کہ **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** لکھے، جب قلم نے یہ لکھا تو عرش کے نیچے سے ایک اور نور نکلا جس کو اللہ تعالیٰ نے خاص امت محمد ﷺ کے لئے ہدایت مقرر فرمایا۔ پھر حکم ہوا کہ **صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** لکھے، جب قلم نے یہ لکھا تو ایک نور عرش کے نیچے سے نکلا اس کو اللہ تعالیٰ نے جمع فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس نور کی برکت سے بندوں کو رزق ملتا رہے گا اور یہ قیامت تک میری طرف سے حلال ہے پھر ارشاد ہوا کہ **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ** لکھو، جب یہ لکھا گیا تو عرش کے نیچے سے ایک نور نکلا اس نور سے ایک صور بنایا گیا اس میں ہوا اور کڑک بند کر کے صور، اسرافیل علیہ السلام کی سپردگی میں دیدیا۔

(دُرِ منثور، بحوالہ سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری صفحہ نمبر 15)

ستر اُونٹوں کے بوجھ کی مقدار فاتحہ کی تفسیر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے کے خزانوں میں سے نازل ہوئی ہے اور وہ خزانہ اسرارِ معارف ہے جو معرفت، صفات، اسماء افعال، معاد، صراط، جزا اور تمام احکام باریِ تعالیٰ کو مُحیط ہے۔

احیاء العلوم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آپ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہے تو میں ستر اونٹوں کے بوجھ کی مقدار فاتحہ کی تفسیر اکھٹا کر سکتا ہوں۔

(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ نمبر 13,14، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

سورۂ فاتحہ کا ایک مرتبہ پڑھنا تمام آسمانی کتب کے سات مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے

منقول ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں ایک سو چار کتب آسمانی نازل فرمائی ہیں۔ ان کا خلاصہ قرآن پاک میں ہے اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ سب سورۂ فاتحہ میں ہے اور جس نے سورۂ فاتحہ کو پڑھا گویا اس نے تمام کتب اللہ کو پڑھا اور جس نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر سمجھ لی اس نے گویا تمام کتب اللہ کی تفسیر کو سمجھ لیا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس نے سورۂ فاتحہ کو پڑھا اس نے گویا توریت، زبور، انجیل، قرآن پاک اور صحیفہ ادریس علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو سات سات مرتبہ پڑھا۔ سورۂ فاتحہ اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہے۔ سورۂ فاتحہ میں ستر شفائیں ہیں اور سورۂ فاتحہ میں زہر کی شفاء بھی ہے۔

عرش کا خزانہ اور سورہ فاتحہ کا باقی قرآن سے سات گنا زیادہ وزن

حضرت ابودردا رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، سورۃ فاتحہ ایسی جزا اور ثواب دیتی ہے کہ اس کے برابر سارے قرآن میں کوئی اور سورۃ نہیں دیتی اگر میزان کے ایک پلڑے میں سورۃ فاتحہ رکھی جائے اور دوسرے پلڑے میں قرآن رکھا جائے تو سورۃ فاتحہ باقی قرآن سے سات گنا زیادہ وزنی ہوگی۔ (کنز العمال)

جس کام کی ابتداء سورۂ فاتحہ سے نہ ہو

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مہتم بالشان کام شروع کیا جائے اور اس میں الحمد اور درود نہ پڑھا جائے وہ دم بریدہ ہے اور بے برکت ہے (کنز العمال) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ذی شان کام جو اللہ تعالیٰ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے تو وہ ادھورا اور بے برکت ہوتا ہے (کنز العمال)

نمازوں میں سورۂ فاتحہ کی تعداد کا تعین

پیر عبداللطیف خان نقشبندی حسنِ نماز کے صفحہ نمبر 480 پر لکھتے ہیں کہ جو لوگ باقاعدگی

سے نماز ادا کرتے ہیں ان کے ذہن میں یہ خیال ضرور آتا ہے کہ کیا سورۂ فاتحہ کا دن میں ایک بار پڑھنا، یا ہر نماز میں ایک بار پڑھ لینا کافی نہ تھا؟ اس کے ساتھ ہی دل میں اس سوال کا جواب بھی آتا ہے کہ ہر رکعت میں اس سورۂ کا پڑھنا اور اس کی تلاوت کو ہر رکعت میں واجب کر دیا جانا ضرور اپنے اندر کوئی بہت بڑی حکمت پوشیدہ رکھتا ہے۔ صوفیاء میں سے کسی کو بذریعہ کشف اس بات کا الہام ہوا کہ ہر رکعت میں اس سورۃ کا پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ ایک مسلمان کو دن میں اسے کچھ بار پڑھ لینے سے ایسی قوت عطا کر دی جاتی ہے جس سے وہ زندگی کے ہر پہلو میں کچھ کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے۔ سورۂ فاتحہ کی ایک خاص تعداد روزانہ پڑھ لینے سے بہت سی برکتوں، رحمتوں اور کامرانیوں کے خزانے قاری کے ہاتھ لگ جاتے ہیں۔ جو شخص دن میں چالیس بار اس کی تلاوت کرے وہ اس کا عامل قرار دیا جاتا ہے اور اس سورۂ میں مخفی تمام خوبیوں کا حامل بن جانا غیر معمولی سعادت سے کم نہیں۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ (سورۂ فاتحہ کی تلاوت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مرض، بلا، وبا، مصیبت، قحط، فقر و فاقہ، تنگدستی غرضیکہ ہر مصیبت کا علاج رکھ دیا ہے۔)

اس کتاب میں اس سورۃ کی تفسیر اس لئے شامل کی گئی ہے کہ نماز میں بجائے میاں مٹھو کی طرح اس کی تلاوت کرنے کے، اس کی خوبیوں کو سمجھ کر پڑھنا نمازی کے لئے خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ اس سورۂ کا ترجمہ جاننے، اس کی ہر آیت کا مفہوم سمجھنے اور اس کے مخفی اسرار کو سمجھنے سے نماز کی نوعیت ہی بدل جاتی ہے۔

الفاظ و معنی میں تفاوت نہیں لیکن ملّا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

(مذکورہ بالا کشف میں یہ بھی ظاہر ہوا کہ دن بھر کی پانچ نمازوں کے فرائض، وتروں اور سنن مؤکدہ میں پڑھی جانے والی سورۃ فاتحہ کی تعداد کا مجموعہ 32 ہوتا ہے۔ جو لوگ عصر اور عشاء کی چار چار سنن غیر مؤکدہ بھی پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے روزانہ پڑھی جانے والی سورۂ فاتحہ کی تعداد کا مجموعہ چالیس ہوتا ہے۔) اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد وغیرہ کے نوافل کا (ظہر، مغرب، اور عشاء کے نوافل کے ساتھ) ستّر کا مجموعہ بنتا ہے۔ یہ دونوں

اعداد (40 اور 70) روزمرّہ کے اوراد و وظائف میں خاص اثر رکھتے ہیں۔صوفیاء کے لئے وظیفوں میں 11، 21، 40، 70 اور 81 کے عدد بہت معروف ہیں اور حضور ﷺ دن میں 70، بار استغفار فرماتے تھے۔چنانچہ ایک مسلمان اگر دن کی پانچوں نمازوں کے دوران 40 بار سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر لیتا ہے تو سورۂ فاتحہ کا فیضان اس میں جاری ہو جاتا ہے اور اگر اس کے باقی معاملات درست ہیں تو وہ ولیِ کامل کہلایا جا سکتا ہے اور سورۂ فاتحہ کے تمام اثرات اس میں جاری ہو جاتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ موت کے سوا ہر مرض کے لیے شفاء ہے

عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ o

حضرت عبدالملک بن عمیر سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔(مشکوٰۃ فضائل قرآن حدیث 2066 بحوالہ دارمی)

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سورۂ فاتحہ موت کے سوا ہر مرض کیلئے شفاء ہے اسی لیے اس کا ایک نام سورۃ الشفا اور سورہ الشافیۃ بھی ہے جیسا کہ سعید بن منصور اور بیہقی نے ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورۂ فاتحہ زہر کے لیے شفاء ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ بیماریوں، دکھوں اور پریشانیوں کو دور کر دیتی اور فوری عافیت دیتی ہے۔احادیث صحیحہ وصریحہ اس کے بارے میں موجود ہیں جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ فاتحہ میں ستّر (قسم کی) شفاء ہے۔حضرت مولانا قاضی خلیلُ الرحمٰن نعمانی مظاہری اپنی کتاب سورۂ فاتحہ میں لکھتے ہیں کہ اس کا ایک نام الاساس بھی ہے۔ مروی ہے کہ ابن الشعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت اُبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کوکھ کے درد کی شکایت کی تو آپ نے کہا اساس قرآن یعنی فاتحہ سے اس کا مداواء

کرو، میں نے ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سے سنا ہے کہ ہر شے کی اساس ہوتی ہے اور قرآن کی اساس سورۃ فاتحہ ہے اور سورۃ فاتحہ کی اساس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے، جب بھی تمہیں کوئی تکلیف ہو فاتحہ سے علاج کرو، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شفاء ہو جائے گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن کی پہلی سورت ہونے کی وجہ سے گویا اس کی اساس ہے۔

(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ 13,14، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

شیخ تمیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک شاگرد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ملتان شہر میں وباء عظیم پھیل گئی تو شیخ نے اپنے شاگردوں اور ساتھیوں سے فرمایا کہ طاعون وباء سے متاثر شخص پر بِسْمِ اللّٰهِ کو فاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھ کر دم کرو، ہم نے آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا تو اللہ کی مدد سے اس کا مظاہرہ شفا کی صورت میں دیکھا۔ طاعون جاتا رہا۔ بِسْمِ اللّٰهِ کو ملا کر اکتالیس مرتبہ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے بیماری جاتی رہتی ہے، یہ مجرب ہے (بحوالہ فتاوی الصوفیہ) حضرت ابن عباس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما بیمار ہوئے تو حضور ﷺ مغموم ہوگے، تب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی، کہ ایک برتن میں پانی لے کر چالیس مرتبہ وہ سورت پڑھے جس میں لفظ "ف" نہیں ہے۔ پھر اس پانی سے حسن (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، چہرہ، سر، پیٹ، پیٹھ دھوئیے ، اللہ تعالیٰ اِن کی تکلیف و مرض دور فرمائے گا۔ کیونکہ یہی قرآن کی اصل جڑ، بنیاد اور اس کی پہلی سورت ہے۔ **جو شخص فجر کی سنت وفرض کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ کے وصل کے ساتھ اکتالیس مرتبہ پڑھنے پر مداومت کرلے** وہ جو بھی چاہے گا پالے گا، اگر فقیر ہو تو اللہ تعالیٰ مالدار کردے گا، مقروض ہو تو قرضہ ادا ہو جائے گا اور اگر مریض ہے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد شفاء عطا فرمائے گا، کمزور وناتواں ہے تو قوی وزور آور ہوگا۔ اگر اجنبی ہے تو لوگوں میں عزو شرف کا وہ مرتبہ پائے جو قیاس ووہم میں بھی نہ ہو، عالم علوی وسفلی ہر جگہ محبوبیت حاصل ہو، ہر شخص اُس کی بات سنے اور اُس کا ہر کام مقبول ہو، دشمن اس سے خوف کھائیں اور دوست اُس سے محبت کریں، جب تک اس کی مداومت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے امن میں رہے۔ (سورۂ فاتحہ مع فضائل و

خواص صفحہ نمبر 39، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ ہر مرض کے لئے دوا موجود ہے اور میں نے سورہ فاتحہ کی مداومت سے شفاءِ امراض کے لئے عجیب تاثیر دیکھی، ہوا یوں کہ قیام مکہ معظّمہ میں مجھے ایک مرض لاحق ہوا، اس وقت نہ کوئی طبیب میسر آیا نہ ہی کوئی دوا ملی، میں نے اپنے دل میں کہا چھوڑو علاج ومعالج، اپنا علاج سورہ فاتحہ سے ہی کروں گا، چنانچہ جب میں نے ایسا کیا تو بڑی عجیب تاثیر دیکھی، اب جو بھی شدید تکلیف والا مجھے ملتا، میں اسی کی تعریف کرتا اور بہت سے مریض فاتحہ کی برکت سے فوری شفایاب ہوتے۔ اس کے بعد علامہ موصوف کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کو جو شفاء نہیں ہوتی اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ عمل کرنے والا ضعیف الاعتقاد ہوتا ہے، یا اس سے ناواقف ہوتا ہے کہ یہ جگہ پڑھ کر علاج کرنے کی ہے، یا لکھ کر، اسی طرح پڑھنے والا کمزور ارادہ ہو یا صحیح مخارج وصفات کے ساتھ نہ پڑھے یا اس بات سے ناواقف ہو کہ اس موقع پر کونسی صورت اختیار کرنی چاہیے تو بھی آرام نہیں آتا ورنہ آیات اور دعائیں اپنی جگہ یقیناً موثر ونافع ہوتی ہیں۔

ایسے واقعات بھی پیش آتے ہیں کہ بہت سے لوگ کوئی عمل کرتے ہیں مگر ان کا مقصد حاصل نہیں ہوتا اور ناکام رہتے ہیں، تو ایسا ہونے کی دو وجہیں ہوتی ہیں، اوّل تو یہ کہ وہ عامل فاسق ونافرمان ہو کہ مکاشفات اور تاثیرات قبول کرنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو، یا وہ عمل تجربہ وآزمائش کی خاطر کرتا ہو اور اس کی اثر آفرینی کے بارے میں مذبذب اور مشکوک ہو۔

(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ 59,60، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

پیر عبداللطیف خان نقشبندی حُسن نماز میں فرماتے ہیں کہ مشائخ کا تجربہ ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے مرگی، دردِ گردہ، سانپ اور بچھو کے کاٹے پر اور دیگر بہت سی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں اس کا وظیفہ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے اور اس سلسلہ کے اکثر تعویزات سورہ فاتحہ کے لکھنے سے مکمل ہوتے ہیں۔ اس آیت کی تلاوت سے جہنم کے عذاب سے چھٹکارا ملتا ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ بعض گناہ گار قوموں پر عذابِ الٰہی آنے

والا ہوگا مگر ان میں سے کوئی بچہ مکتب میں جا کر سورہ فاتحہ پڑھے گا تو اس کی برکت سے چالیس روز تک عذاب دور ہو جائے گا۔ روایات میں ہے کہ جو کوئی سواری کے وقت سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھے تو اسے سواری کے ہر قدم پر نیکی ملے گی۔ دنیاوی بلاؤں میں اس کی تلاوت کرنے والا بلاؤں سے نجات پائے گا۔ جو انسان سورہ فاتحہ یا قرآن پڑھتا ہے اِس کی تلاوت سے فضا میں تاثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اولیاء کرام عموماً اپنا کمرہ علیحدہ رکھتے ہیں تاکہ دوسروں کے تاثرات شامل نہ ہو جائیں۔ جنگل چونکہ تاثرات سے مبرا ہیں اس لئے بہت سے اولیاء کرام عام طور پر کچھ مدّت کے لئے وہاں جا کر چلّے کیا کرتے تھے حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کا غارِ حرا میں عبادت کرنا ثابت ہے، غارِ حرا شہر سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

امریکہ کے ڈاکٹروں نے سورۂ فاتحہ کا سورۂ شفاء ہونا ثابت کردیا (ڈاکٹر زین العابدین پروفیسر جامعہ ملّیہ دہلی کا واقعہ)

امریکہ کے ڈاکٹروں نے کچھ آلات کی مدد سے
اس بات کی تصدیق کی ہے کہ سورہ فاتحہ میں شفا ہے کیونکہ جب اِن کے ایجاد کردہ آلہ پر یہ آیت پڑھی گئی تو اس کے وہی اثرات مرتب ہوئے جو انہوں نے صحت حاصل کرنے کے لئے خصوصی سینیٹوریم سے حاصل کئے تھے۔ گویا سورہ فاتحہ کی تلاوت کا وہی اثر تھا جو ایک مریض پر ان کے سینیٹوریم میں جانے سے ہوتا ہے امریکہ کے ڈاکٹروں نے سورہ فاتحہ کا سورۂ شفا ہونا ثابت کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کی اِس حدیث کی تصدیق کی ہے جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اَلْفَاتِحَةُ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ سَقِيْمٍ ٥ (سورہ فاتحہ ہر روگ اور بیماری سے شفاء دیتی ہے) (حسنِ نماز صفحہ نمبر 485، پیر عبداللطیف خان نقشبندی)

"تربیتِ عُشاق" میں نقل ہے کہ ایک پاکستانی ڈاکٹر امریکہ گئے تو وہاں انہوں نے ایک سینیٹوریم دیکھا جس میں بیماریوں کی شفاء کے لئے مختلف پودے اور ساز یکجا کئے گئے تھے

اوران چیزوں سے پیدا ہونے والے ماحول کا اثر ایک آلہ میں ریکارڈ ہوتا تھا۔ اس میں مختلف قسم کے پرندے اور جانور بھی شامل کیے گئے تھے۔ اس کے علاوہ وہاں پرندوں اور سازوں کی آوازوں سے ایک عجیب قسم کا سماں پیدا کیا گیا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ ان آوازوں کے سننے سے جسم پر ایسا اثر ہوتا ہے جو بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ پھر ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس میں اس سینیٹوریم کے اثرات معلوم ہو جاتے تھے۔ وہ اس بات پر تجربہ کر رہے تھے کہ کونسی آواز، ساز اور موسمی حالات ایسے ہیں جن سے مریض کی صحت پر اچھا اثر ہوتا ہے۔ دورانِ گفتگو وہاں کے ڈاکٹروں نے پاکستانی ڈاکٹر سے پوچھا کہ ہم نے سنا ہے کہ تمہارے ملک میں لوگ کچھ پڑھ کر دم کرتے ہیں جس سے مریض ٹھیک ہو جاتے ہیں کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ لوگ کیا پڑھتے ہیں؟ پاکستانی ڈاکٹر نے کہا کہ ہمارے صوفی لوگ کچھ پڑھتے ہیں۔ مجھے تو اس کا کوئی علم نہیں پوچھا کہ وہ کس قسم کا کلام پڑھتے ہیں انہوں نے کہا وہ قرآن میں سے کچھ آیات پڑھتے ہیں۔ امریکی ڈاکٹروں نے کہا "آپ قرآن میں سے کچھ پڑھیں تاکہ ہم اس کا بھی تجربہ کرسکیں" ڈاکٹر صاحب نے دل میں کہا کہ مجھے اَلْحَمْد شریف ہی آتی ہے وہی پڑھ دیتا ہوں۔ جب اَلْحَمْد شریف پڑھی تو امریکی ڈاکٹر نے اِس کلام کو چار بار دہرانے کے لئے کہا اور آخر انہوں نے حیرانگی کے ساتھ بتایا کہ یہ نہایت عجیب بات ہے کہ جو اثرات اس سینیٹوریم میں اتنا خرچ کرنے کے بعد حاصل ہوئے ہیں وہ صرف ایک بار اَلْحَمْد شریف پڑھنے سے ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے آج سائنس والے بھی یہ ثابت کر رہے ہیں کی قرآن میں شفاء ہے۔ جیسا کہ قرآن بھی یہی کہتا رہا ہے مگر مسلمان اس پر یقین نہیں رکھتے۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82 کا کچھ حصہ)۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن میں وہ چیزیں جو (باعث) شفاء ہیں اور سراپا رحمت ہیں مومنوں کے لئے

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان جن ذہنی، قلبی، جسمانی اور اخلاقی بیماریوں سے دوچار

ہوتا ہے، اس نسخہء کیمیا میں ان تمام روگوں کے لئے شفاء موجود ہے۔

راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کو یقینِ کامل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام میں بیماری وغیرہ ہر مصیبت اور تکلیف کا پکا اور سچا علاج موجود ہے جس کو ہم نے ہزاروں لوگوں پر آزمایا اور مؤثر پایا۔ ایک مشہور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسی سفر سے مدینہ شریف واپس آرہے تھے کہ راستے میں کفار کی ایک بستی میں رات گزارنے کے لئے ٹھہرے وہاں کے لوگوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کیا حتیٰ کہ ان کو ضروریات اکل وطعام دینے سے منع کر دیا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنۡھُمۡ چار و نا چار اپنے خیموں میں سونے لگے کہ رات کو اہلِ بستی سے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ ان کے سردار کے پیٹ میں سخت درد ہو رہا ہے۔ (**بعض روایات میں ہے کہ اُن کے سردار کو سانپ کاٹ گیا تھا**) اگر تم کچھ کلام پڑھ کر پھونکنا جانتے ہو تو اس کا علاج کرو۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنۡھُمۡ نے کہا کہ تم لوگوں نے ہماری مہمانداری سے انکار کیا تھا۔ اب ہم اس کام کو بلا معاوضہ نہیں کریں گے۔ لوگوں نے کہا کہ اگر ہمارا سردار ٹھیک ہو جائے تو وہ بکریوں کا ایک ریوڑ (جس میں 30 بکریاں ہوتی ہیں) دینے کے لئے رضامند ہیں۔ چنانچہ جب ان صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنۡھُمۡ میں سے ایک نے دم کیا تو ان کے سردار کا درد غائب ہو گیا اور اپنے وعدے کے مطابق انہوں نے ایک ریوڑ بکریوں کا دے دیا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنۡھُمۡ نے مدینہ شریف پہنچنے تک ان بکریوں کا گوشت کھانے سے پرہیز کیا کہ شاید ایسی سودے بازی اسلام میں جائز نہ ہو۔ جب حضور ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے کیا پڑھا تھا؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنۡھُمۡ نے عرض کی، سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر کے دم کر دیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ اس میں شفاء ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ جانتے تھے کہ سورۂ فاتحہ کو سورۂ شفاء کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہ بکریاں حلال ہیں اور تم ان کا گوشت کھا سکتے ہو، بلکہ اس میں سے میرا حصہ بھی الگ کرو۔ گویا یہ سورۂ فاتحہ کا شفا ہونا اور اس کا دم کرنا صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ

عَنْهُمْ سے بھی منقول ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سورہ الفاتحہ کو سورہ رقیہ (یعنی پھونکنے والی سورہ) بھی پرانے زمانے سے کہتے ہیں اور سورہ کے اس طرح سے قرآن کی آیات پڑھ کر دم کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ (حسن نماز صفحہ نمبر 486، پیر عبداللطیف خان نقشبندی)

لاعلاج امراض سے شفاء کامل کا عملِ خاص: راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی اپنی زندگی کے نہایت آزمودہ (بیماریوں سے شفا کے) عملیات میں سے ایک نہایت مجرب عمل لکھ رہا ہے جس سے بے شمار کینسر، ہیپاٹائٹس B/C دل، سانس، جلد وغیرہ وغیرہ کے لاعلاج مریضوں کہ جنہیں ڈاکٹروں، طبیبوں اور حکیموں نے جواب دے دیا اور وہ لوگ ہڈیوں کے ڈھانچے بن کر زندگی سے مایوس ہو چکے تھے، اُن کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے دوبارہ تندرست اور صحت مند ہوتے ہوئے دیکھا۔

عمل یہ ہے کہ جیسے ہی فجر کا وقت شروع ہو سنتیں ادا کریں، سنتیں پڑھنے سے پہلے پانی کی ایک بوتل قریب رکھیں، سلام کے بعد وہیں بیٹھے بیٹھے اس طرح پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ 0 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　(ایک مرتبہ)

درودِ شفاء　(گیارہ مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ بِعَدَدِ كُلِّ دَآءٍ وَّ دَوَآءٍ وَّ بِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ مَّرَضٍ وَّ شِفَآءٍ

سورۂ فاتحہ۔1　(اکتالیس مرتبہ)

آیاتِ شفاء　(اکیس مرتبہ)

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ﴿﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿﴾

نوٹ: 1 (سورہ فاتحہ بِسْمِ اللّٰهِ شریف کے وصل کے ساتھ یعنی مِلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے آخر میم کو اَلْحَمْدُ کے لام میں ملا کر پڑھے آمین تک۔ سمجھ میں نہ آئے تو کسی قاری یا عالم دین سے سمجھ کر پڑھے)

يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

دعاء (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَسَيِّىءِ الْاَسْقَامِ

دعاء (تین مرتبہ)

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

دعاء (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَاتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ؀

درودِ شفاء (گیارہ مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ بِعَدَدِ كُلِّ دَآءٍ وَّ دَوَآءٍ وَّ بِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ مَرَضٍ وَّ شِفَآءٍ

اب اس پانی پر دم کرے اور اُٹھ کر فجر کے دو فرض ادا کرے اس پورے عمل میں کم وبیش 25 منٹ لگتے ہیں ۔ اکتالیس دن روزانہ اسی طرح عمل کرے اور اسی بوتل پر دم کرے اسی میں سے روزانہ بلاناغہ پانی پیئے جتنا پانی کم ہو جائے اتنا اور بھرے یہ ذہن میں رکھے پانی پینے یا عمل کے پڑھنے میں اگر ایک ناغہ بھی ہو گیا تو عمل ٹوٹ جائے گا دوبارہ سے شروع کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اکتالیس دن کے اندر شفایاب ہوگا ورنہ دو مرتبہ اکتالیس اکتالیس دن اور کرے۔

آنکھوں کی لاعلاج بیماریوں یا آنکھوں کی روشنی واپس لانے کا عمل

یہ عمل بالکل پچھلے عمل کی طرح ہے جسکا لاعلاج امراض سے شفاء کے سلسلے میں ذکر ہوا۔ اس میں فرق صرف اتنا ہے کہ آیاتِ شفاء کے بعد اور دُعاؤں سے پہلے تین مرتبہ یہ بھی پڑھنا ہے۔

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ

تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے (سورۂ قٓ آیت نمبر 22 میں سے)

پہلے دن سے اکتالیس دن تک روزانہ یہ پانی پیئے بھی اور ایک برتن میں پانی ڈال کر اُس میں تھوڑا سا بوتل میں پڑھا ہوا پانی ملا کر اُس سے آنکھوں کو اچھی طرح دھوئیں پھر یہ برتن والا پانی باہر پودوں یا کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیں۔ اس عمل کی برکت سے بھی راقم الحروف نے اُن آنکھوں کو بھی شفاء ملتے ہوئے دیکھی جن کو لاہور کے بڑے بڑے (Eye Specialist Doctors) حکیم اور طبیب جواب دے چکے تھے۔

محمد بن علی عراقی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میری پلک پر کچھ گوشت بڑھ گیا مجھے لوگوں نے کہا بغداد کا ایک یہودی طبیب اس کا علاج کرسکتا ہے تو میں نے کہا میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔ ایک دفعہ مجھ کو کسی نے خواب میں کہا کہ وضو کے بعد اس پر روزانہ سورۂ فاتحہ پڑھ دیا کر چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن وضو کے دوران فاتحہ کی برکت سے وہ زائد گوشت جُدا ہو کر گر پڑا۔

سورۂ فاتحہ پڑھو تو بِسْمِ اللّٰہِ کو اس کے ساتھ ملا کر ایک سانس میں پڑھو

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتوحات مکیہ میں تفسیر سورۂ فاتحہ کے تحت فرمایا ہے جب سورۂ فاتحہ پڑھو تو بسم اللہ کو اس کے ساتھ ملا کر ایک سانس میں پڑھو۔

(اس کے بعد انہوں نے قسم کھا کر اپنی سند نقل کی ہے۔ اس میں ہر راوی نے یہ روایت قسم کھا کر بیان کی ہے حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ نے بھی قسم کھا کر فرمایا کہ مجھ سے یہ روایت جبرائیل علیہ السلام نے بقسم بیان کی ان سے حضرت میکائیل علیہ السلام نے ان سے حضرت

اسرافیل علیہ السلام نے بقسم کہا) اللہ تعالیٰ نے اسرافیل علیہ السلام سے فرمایا اے اسرافیل مجھے اپنے عزت وجلال، جود وکرم کی قسم جو شخص بِسْمِ اللہ کو ملا کر سورہ فاتحہ ایک مرتبہ بھی پڑھے گا تو گواہ رہو کہ میں اس کو بخش دوں گا، اس کی نیکیاں قبول کروں گا، برائیوں سے درگزر کروں گا، اس کی زبان کو آگ سے نہ جلاؤں گا اس کو عذاب قبر، عذاب دوزخ اور عذاب قیامت اور اس کی گھبراہٹ و پریشانی سے نجات دوں گا، اور وہ مجھ سے تمام انبیاء واولیا سے پہلے ملے گا۔ (روح البیان میں بھی اس قسم کا مضمون آیا ہے)

ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ سے روایت بیان کی کہ میں مسجد میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نماز کے لئے آیا، اس نے نماز شروع کی اور اَعُوْذُ پڑھ کر اَلْحَمْدُ شروع کردی، آپ ﷺ نے اسکو بلا کر فرمایا کہ تم نے اپنی نماز خراب کر لی، تمہیں معلوم نہیں کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی فاتحہ کا حصہ ہے، جس نے اسے ترک کیا اس نے ایک آیت چھوڑی اور جس نے (فاتحہ کی) ایک آیت چھوڑ دی اسکی نماز فاسد ہوگئی۔ ابوعبید رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ نے محمد بن کعب قُرظی سے بیان کیا کہ سورۂ فاتحہ کی بِسْمِ اللّٰہ سمیت سات آیتیں ہیں۔ (دُرمنثور)

سورۂ فاتحہ کا وہ خاص عمل جس کی برکت سے دین ودنیا کی ہر نعمت حاصل ہو

جو شخص فجر کی سنّتوں کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ ملا کر اس طرح پڑھے کہ الرَّحِیْمِ کی میم اَلْحَمْدُ کے لام کے ساتھ مل جائے (آمین تک) اور اسی طریقہ سے مغرب کے فرض اور سنّت سے فارغ ہو کر چالیس مرتبہ پڑھے اور اگر ہو سکے تو عشاء کی نماز کے بعد رات سونے سے پہلے خلوت وتنہائی میں طہارت تام کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ پڑھے اوّل آخر درود شریف کا ورد رکھے ان شاءَ اللّٰہ دین ودنیا کی ہر نعمت اور برکت، کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوگا۔ جس جائز چیز کی خواہش کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو وہ چیز عطا فرمائے گا اُس کی دعائیں قبول ہوں گی رنج وغم، تکلیف،

شیطانی وسوسے اور شر غرض کہ کوئی ناگوار چیز قریب نہ پھٹکے، رزق کی تسخیر کے، قبولیت، شہرت، عزّتوں اور برکتوں ہیبت وجلال، بزرگی، فتوحات اور نعمتوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے معاشی مشکلات آسیب وسحر جادو وغیرہ سے نجات حاصل ہو، راہ ہدایت، پاکیزگی باطن اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل ہو ہر قدم ہر میدان میں انشاء اللہ فتح و نصرت حاصل ہوگی دشمن ذلیل وخوار شکستِ فاش سے دوچار ہونگے۔

کنزالمقربین کے حوالے سے امام بونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب شمس المعارف میں ابن سبعین کی روایت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ایک قصیدہ نقل کیا ہے، جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ جب تم کو رزق کی تلاش ہو اور کسی شخص سے کوئی مقصد حاصل کرنا ہو، یا کسی آرزو میں جلد کامیابی منظور ہو اور مخالفت و دشمنی سے بچنا چاہو، تو اس کے لئے سورۃ فاتحہ کا ورد اس طرح لازم کرلو کہ ہر نماز پنجگانہ کے بعد بیس بیس مرتبہ پڑھو گویا دن بھر میں سو مرتبہ ہوجائے گی، اس کے خواص وفوائد جو حاصل ہوں گے وہ یہ ہیں۔عزت وجاہ، بڑائی، ہیبت اور بلند مراتب حاصل ہوں گے، کسی کے محتاج نہ رہوگے، کوئی بیماری اور دکھ درد نہ ہوگا، حوادث روزگار سے مامون ومحفوظ رہوگے، نیک توفیق اور فراخی حاصل ہوگی، ہر شر و قید سے امن رہے گا، فقر وتنگی اور حاکم کے جبر وظلم سے بچے رہوگے۔اگر تم نے اس پر مداومت کرلی تو غیب سے ایسی دستگیری ہوگی کہ عوام وخواص سے مستغنی ہوجاؤ گے اور پوری زندگی راحت وآرام وسکون اور عزت سے بسر ہوگی ۔ امام غزالی اور شیخ اکبر رحمہما اللہ نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے

حضرت شہاب الدین احمد بن موسیٰ العجیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو قطبِ وقت اور فقیہ العصر تھے، حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی، حضور ﷺ نے سورۃ فاتحہ کے اسرار و رموز ان کے سامنے بیان فرمائے، انہوں نے ان اسرار کو منظوم کرلینے کی درخواست کی حضور ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی۔اُن کے اشعار کا خلاصہ یہ ہے "جب تم رنج و غم دور کرنا چاہو اور ہر ناگوار اور تکلیف دہ بات سے بچنا چاہو اور سہولت وآسانی سے رزق کا

حصول چاہو اور تنگی وعسرت کو دور کر کے وسعت رزق مطلوب ہو، عز و جاہ اور حصول مقاصد کی آرزو ہو تو سورۂ فاتحہ کی تلاوت اپنے اُوپر لازم کرلو۔ کیونکہ اسکے ظاہر و باطن میں ہزار ہزار اسرار و رموز ہیں۔ اس میں ہر بیماری کی شفاء ہے، اس کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے فوراً بعد ایک ایک سو مرتبہ پڑھو، پڑھنے کے دوران کوئی کلام نہ کرو، یہ بہت ضروری شرط ہے" دوسری ترکیب یہ ہے کہ خلوت وتنہائی میں طہارت تام کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ پڑھو، یہ گویا کلیدی کامیابی ہے۔ دونوں طریقے پسندیدہ ہیں اور اللہ سے ڈرتے رہنا ایسی صفت ہے کہ اس سے ساری دشواریاں حل ہوتی اور کامرانی کے راستے کھلتے جاتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ پر درود کا ورد بھی اس کے ساتھ رکھنا چاہیے۔

بعض علماء نے خواصِ فاتحہ میں کچھ اور اشعار کہے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ جب تم یہ چاہو کہ غنا حاصل ہو اور فقر و تنگی دور ہو تو سورۂ فاتحہ کا پڑھنا لازم کرلو، اس کو کسی حال میں نہ چھوڑو۔ اس کے اسرار نہایت تعجب خیز ہیں، روزانہ رات کے وقت اس کا ورد رکھو، کیونکہ اسباب امور میں اس کا بہت بڑا دخل ہے۔ اس کے ذریعے قبولِ عام حاصل ہوتا ہے اور زمانہ کی سختی بھی اس کے ذریعے ٹل جاتی ہے۔ حضرت مولانا قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری اسرار الفاتحہ کے حوالے سے سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص میں لکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ گن کر پورا ہزار مرتبہ پڑھنا، دو ہزار دشمنوں پر بھی بھاری ہے، اس کی خاصیت یہ بھی ہے کہ دل مسرت سے لبریز رہتا ہے اور جس چیز کی چاہت اور رغبت ہو وہ حاصل ہوتی ہے، عافیت وخوش بختی میّسر آتی ہے، ہر حادثہ کی روک تھام کرتی اور جس سے کوئی خوف یا ڈر ہو اس سے بچاتی ہے۔ سورۂ فاتحہ مبتدی کے لئے اسرار کا خزینہ اور منزل رسیدہ حضرات کے لئے انوار کا دفینہ ہے، دین، سچائی، ثابت قدمی، توفیق، نصرت، قہر، غلبہ تابعداری، عطف ومحبت، کفایت، بچاؤ، امن، تملیک، ارادہ، علم، کشادگی، سرور، فہم وفراست، مال وجاہ، اہل وعیال کی زیادتی، پاکیزہ زندگی، نقصان وفساد سے اہل وعیال و متعلقین کی حفاظت، لطائف علوم، اور نکتہ رسی، عجائب وغرائب، حکمت، حقائق ومعارف پر اطلاع، اور بے شمار منافع

وبرکات یہ سب سورۂ فاتحہ سے حاصل ہوتے ہیں۔اور اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے، زمانہ کے حوادثات سے اس کو بچاتا ہے۔فقر و فاقہ کی تکلیف نہیں ہونے دیتا۔مخلوق کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اور وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرتا ہے پورا کیا جاتا ہے۔(صاحب دُرۃ الافاق کہتے ہیں ان تمام خواص کے حصول کے لئے ایک بڑی شرط تو مداومت ہے اور دوسری شرط مداومت کرنے کے لئے اس کے پڑھنے کی اجازت ہے، تو مصنف کہتے ہیں جو مداومت کرنا چاہے اس کو ہماری طرف سے اجازت ہے، جس طرح ہمیں اپنے مشائخ سے حضور ﷺ کی موجودگی میں اجازت حاصل ہوئی)۔ایک روایت میں پڑھنے کا طریقہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ نماز فجر کے بعد تیس مرتبہ، بعد ظہر پچیس مرتبہ، بعد عصر بیس مرتبہ، بعد مغرب پندرہ مرتبہ اور بعد عشاء دس مرتبہ، یہ کل سو مرتبہ ہوئی اور یہ دونوں ہی طریقے اچھے ہیں۔اور جو شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ ہمیشہ پڑھتا رہے اس کی مطلب برآوری بہت ہی جلدی ہوتی ہے۔

(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ 35,36,37,40,41، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

وسعتِ رزق اور خیر و برکت کیلئے سورۂ فاتحہ کا ایک تصرّف

نئے چاند کا جب پہلے اتوار کا دن آئے، اس دن ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے، پیر کے دن ساٹھ مرتبہ، منگل کو پچاس، بدھ کو چالیس، جمعرات کو تیس، جمعہ کو بیس اور ہفتہ کو دس مرتبہ پڑھے، یعنی ہر دن دس گھٹاتے گھٹاتے ستر سے دس تک لے آئے۔حاصل کلام یہ کہ ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ کے سات دن اسی طرح پڑھتا رہے، مجھے اسی طریقہ سے اپنے شیخ سے اجازت ملی، میرے شیخ علماءِ ہند میں سے تھے، مجھے یہ اجازت مدینہ منورہ میں حاصل ہوئی میرے شیخ کی کیفیت یہ تھی کہ لوگوں سے الگ تھلگ ایک جگہ قیام تھا مختلف مزاج و طبقہ کے بے شمار لوگ آپ کے مرید تھے، وہ اپنے ہر مرید کے مزاج کے مطابق روزانہ اس کے کھانے کا انتظام فرماتے تھے نہ ان کا کوئی کاروبار تھا، نہ آمدنی کا کوئی ذریعہ صرف سورہ

فاتحہ کا تصرف تھا۔ یہ زمانہ ۱۲۶۲ھ کا تھا۔ (یہ واقعہ خزینۃ الاسرار کے مصنف کا ہے)

شیخ محی الدین ابنِ عربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ اگر کسی کو کوئی امر درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ مغرب کی نماز کے بعد فرض وسنّتوں سے فارغ ہو کر چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے، یہ تعداد پوری کرنے سے پہلے اپنی جگہ سے نہ اُٹھے، یہ تعداد پوری کر کے اپنی مراد اللہ تعالیٰ سے مانگے، اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی حاجت پوری فرمائے گا، ہم نے اس کا تجربہ کیا اور نافع پایا۔ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اِلٰهِیْ عِلْمُكَ كَافٍ عَنِ السُّؤَالِ ط اِكْفِنِیْ بِحَقِّ
الْفَاتِحَةِ سُؤْلاً ط وَكَرَمُكَ كَافٍ عَنِ الْمَقَالِ ط
اَكْرِمْنِیْ بِحَقِّ الْفَاتِحَةِ مَقَالاً وَّحَصِّلْ مَافِیْ
ضَمِیْرِیْ۔

(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ 43، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

ہر قسم کی موذی چیز سے حفاظت

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو سونے کے لئے بستر پر لیٹتے وقت الحمد اور سورۂ اخلاص پڑھ لے تو ہر ایذا دینے والی چیز سے بجز موت کے مامون رہے گا۔ دُرۃ الافاق فی علم الحروف والادفاق کے مصنف کہتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اس کی آیات کی تعداد کے موافق سات مرتبہ الحمد مع بسم اللہ پڑھنے پر مداومت کر لے، تو جب تک وہ پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس پر خیرات وبرکات کے دروازے کھلے رکھے گا اور اس کے تمام دینی ودنیاوی اہم امور کی انجام دہی کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار رہے گا۔

دعاءِ مستجاب: نہایہ شرح ہدایہ میں حضرت ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ کی روایت مذکور ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی دن میں یا رات میں بارہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ دو رکعت کی نیّت کرے، ہر رکعت میں فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھے دوسری رکعت میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے سجدہ کرے اور اس سجدہ میں سات مرتبہ فاتحہ، سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى
اے اللہ میں تیرے عرش سے بھی بلند تر تیری عظمت کے تصدق تجھ سے سوال کرتا ہوں
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ وَجْهِكَ
اور تیری کتاب درج رحمت کی انتہاء کے تصدق اور تیرے اسم اعظم کے تصدق اور تیرے وجہہ
الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ ٥
اعلیٰ کے تصدق تیرے مکمل کلام کے تصدق سوال کرتا ہوں کہ تو میری حاجت پوری فرماء

اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے، پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیرے۔ ہر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو ضرور پورا فرمادے گا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بیوقوفوں کو یہ دعا نہ سکھاؤ، کیونکہ یہ دعا ایسی ہے جو

مستجاب ہوتی ہے۔(بیوقوف آدمی چونکہ یہ شعور نہیں رکھتا کہ کیا دعا مانگی جائے کیا نہ مانگی جائے۔کوئی اُلٹی سیدھی دعا مانگ بیٹھا،تو کسی آفت میں مبتلا نہ ہو جائے، ہر چیز کی طرح دعا کے بھی بہر حال کچھ آداب وحدود ہوتے ہیں جو ان سے واقف نہ ہو وہ بھی اس ممانعت میں داخل ہوگا)۔(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ نمبر 46،از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

حصولِ مراد کے لیے سورۃ فاتحہ کا عمل

یہ عمل بے شمار بزرگوں کا آزمودہ ہے اور معمول میں رہا ہے۔اگر کسی شخص کی کوئی جائز مراد ہو تو اس کو چاہیے کہ اس عمل کو اس طرح پڑھے کہ نمازِ فجر کی سنّتوں اور فرضوں کے درمیانی وقفے میں سورت فاتحہ کو اکتالیس (41) مرتبہ پڑھے اور اس کے اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودِ پاک بھی پڑھے۔اس پڑھائی کو اپنی مراد پوری ہونے تک جاری رکھے۔اللہ تعالیٰ مرادوں کو پورا کرنے والا ہے اگر مراد پوری ہوتی ہوئی نظر نہ آتی ہو تو یہ محسوس نہ کرے بلکہ مکمل دل جوئی کے ساتھ پڑھائی کو جاری رکھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مراد کو پورا فرمانے والا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے تصرف سے دریا دجلہ کا پار کر جانا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک زمانے تک مسلسل حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ سفر میں رہا۔ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہم دریائے دجلہ کے کنارے پر پہنچے۔اتفاق سے اس وقت وہاں کوئی کشتی نہ تھی۔حضرت عثمانِ ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی آنکھیں بند کرلیں جب تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں کھولیں تو میں نے خود کو اور حضرت عثمانِ ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دریا دجلہ کے دوسرے کنارے پر پایا میں نے حضرت عثمانِ ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ یہ کیسے ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے پانچ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی اور دوسرے کنارہ پر پہنچ گئے۔(سورہ فاتحہ سے مشکلات کا حل،صفحہ نمبر 77)

رفع حاجت کے لئے ایک بزرگ کا عمل

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ یہ نماز ہر حاجت کے پورا کرنے کے لیے مجرب و درست ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس بھی مقصد کے لئے عمل کرنا ہو اس کا ارادہ کرے اور چار رکعت نفل نماز ایک سلام سے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں اکتالیس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد کوئی بھی سورۃ ملا کر رکعت تمام کرے جب سلام پھیرے تو اپنا دایاں رخسار زمین پر رکھ کر اکتالیس مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھے۔ پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھے اور اکتالیس مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ کر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دے اور جس مقصد کے لیے نماز ادا کی ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔(وظائف سورۃ فاتحہ عالم فقری، صفحہ نمبر 66)

حصولِ اولاد کا عمل

اگر کوئی عورت یہ چاہتی ہے کہ اس کے گھر اولادِ نرینہ پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ اسلامی مہینہ کی پہلی پیر کو ایک سو اکیس (121) مرتبہ سورت فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد ایک سو اکیس مرتبہ (121) درج ذیل اسم جبروت کا بھی وظیفہ کرے اور پھر پانی دم کر کے عورت کو پلا دیا جائے۔اس طرح سات پیر تک اس عمل کو بلا ناغہ جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی پیدائش پر قادر ہے اور وظیفہ پڑھنے والے کے لیے بہتر کرے گا۔

(وظائف سورۃ فاتحہ، عالم فقری، صفحہ نمبر 84)

يَاخَالِقُ تَخَلَّقْتَ بِالْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِىْ خَلْقِ خَلْقِكَ يَاخَالِقُ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد صرف آمین کہنے ہی کی کیا برکت ہے

فضائل وخواص سورۂ فاتحہ کے صفحہ نمبر 34 پر ہے۔(آمین) اس کے چار حروف ہیں، الف اسم آدم علیہ السلام سے، میم اسم محمد ﷺ سے ی اسمِ یحییٰ علیہ السلام سے اور نون اسم نوح

علیہ السلام سے ماخوذ ہے۔(تفسیر الفاتحہ)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آمین کے چار حروف ہیں، جب کوئی آمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو چار قسم کی بلاؤں سے امن عطا فرماتے ہیں. (۱) زوال ایمان کی بلا سے (۲) یوم قیامت کے خوف سے (۳) پل صراط کے ہول سے (۴) درکات (جہنم کے حصے) میں ہمیشہ پڑے رہنے سے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ آمین کا الف عرش کے پایہ پر رقم ہے اور میم کرسی کے پایہ پر، ی لوح محفوظ پر اور نون قلم پر، جب کوئی اپنی دعا میں آمین کہتا ہے تو یہ سب حرکت میں آتی ہیں اور اس کے کہنے والے کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں تب اللہ تعالیٰ ان کو کہتا ہے تم گواہ رہو میں نے اس بندہ کو بخش دیا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ الف جبرئیل علیہ السلام کی پیشانی پر، میم میکائیل علیہ السلام کی، ی اسرافیل علیہ السلام کی اور نون عزرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر مرقوم ہے جب بندہ مومن آمین کہتا ہے تو یہ سب سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ آمین کہنے والے کی مغفرت فرما اور جب تک اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمادیں یہ سجدہ ہی میں رہتے ہیں۔

(سورۂ فاتحہ مع فضائل وخواص صفحہ نمبر 34، از مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری)

اسی طرح حسنِ نماز کے صفحہ نمبر (514) پر ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پڑھنے والے اور سننے والے کو آمین کہنا سنت ہے اور اسی طرح ہر دعاء کے بعد کہنا بھی سنت ہے۔

تفسیر رُوح البیان میں حدیث نقل ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ فاتحہ کے لئے آمین ایسے ہے جیسے کتاب کے لئے مہر یعنی جس طرح کتاب مہر کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اسی طرح سورۂ فاتحہ آمین کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ آمین (تو) ربُّ العالمین کی مہر ہے جس سے وہ بندے کی دعا پر مہر لگاتا ہے، یعنی دعا کے اس لفافے کو جس پر آمین کی مُہر ہو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کھولتا نیز وہ دعا یا تو قبول ہوتی ہے یا اس کا اجر کچھ (دوسری شکل میں) دے دیا جاتا ہے۔

حضرت وہب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ آمین کے چار حروف ہیں اور کہنے والے

کے لئے چار فرشتے دعا کرتے ہیں۔ایک حدیث میں ہے کہ جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی اس وقت آمین کہتے ہیں۔جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس سورۃ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ شیطان اس دعا سے مایوس ہوجاتا ہے جس کے اخیر میں آمین کہہ دی گئی ہو، کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس پر مہر لگ چکی ہے اب میں اس کو توڑ نہیں سکتا۔روح البیان میں ہے کہ دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا دونوں دعا میں شریک ہوتے ہیں اس کا ثبوت یہ لاتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تو ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہا۔اس دعا کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا۔ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا (سورۃ یونس آیت نمبر 89 میں سے) (یعنی تو دونوں کی دعا قبول کرلی گئی) اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی دعا میں شریک تصور کیا۔اسی وجہ سے بزرگانِ اسلام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے مجمع میں دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر ایک کی آمین قبول ہوگی تو سب کی دعا قبول ہوجائے گی۔

فاتحہ خیر و برکت کا ذریعہ ہے: یہ عمل بہت مقبول اور باعث خیر و برکت ہے۔جب کھانا سامنے آئے، پہلے (1) ایک بار دُرود شریف اور (1) ایک بار الحمد شریف (3) تین بار قل ہواللہ شریف (1) بار درود شریف پڑھ کر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اَولیاء اللہ اور تمام مسلمانوں کو اس کا ثواب بخش کر کھائے۔اللہ تعالیٰ روز افزوں ترقی دے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا بس اک جان کیا دو جہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

واسطے محبت یا تعلق و رابطہ کی مضبوطی کیلئے: شوہر یا بیوی یا اولاد یا ملازم جو دوسروں کے فریب میں آکر آپ سے نفرت کرنے لگتا ہے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہو، بار بار بھاگ جاتا ہو اس کے لیے بِسۡمِ اللہِ شریف کی آخری میم کو الحمد کے ساتھ ملا کر سو بار پڑھے اور میٹھی چیز پر دم کر کے کھلائے۔اگر مطلوب کی عادت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہو یا مطلوب کسی اور جگہ ہو کہ جب تک وہ نہ آجائے کچھ کھلایا پلایا نہیں جاسکتا تو مطلوب کے نام کے اعداد کے مطابق پڑھ کر اس طرف منہ کر کے دم کرے جہاں وہ ہو۔اور اگر مطلوب بیوی یا شوہر یا اولاد کے علاوہ کوئی اور ہے تو اس کے اور اس کی ماں کے نام کے اعداد شامل کر کے پڑھے اور یہ دعا اور عمل ہر دوشنبہ کو کرے پڑھتے وقت تصّور مطلوب کا رکھے بہت مجرب ہے طریقہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ سے لے کر وَلَاالضَّآلِّیۡنَ (آمین تک) بَسۡتَمۡ بَسۡتَمۡ بَسۡتَمۡ سَہۡتَا پَاھَرۡھَرۡعُضۡوَ فُلَاں بِنۡ فُلَاں تَامَنۡ نَکۡشَایَمۡ کَسۡ نَکۡشَایَدۡ بِحَقِّ اَلۡعَجَلُ اَلۡعَجَلُ اَلۡعَجَلُ اَلسَّاعَۃُ اَلسَّاعَۃُ اَلسَّاعَۃُ اَلۡوَحَا اَلۡوَحَا اَلۡوَحَا بِرَحۡمَتِكَ یَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ۔ مگر بسم اللہ شریف کی آخری میم کو اَلۡحَمۡدُ کے لام میں ملا کر پڑھنا نہ بھولیں اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی صاحب علم سے دریافت کر کے صحیح کرلیں اور اس عمل کو زود اثر کرنا چاہیں، تو کالی مرچ پر دم کر کے آگ میں ڈالتے جائیں۔اگر کالی مرچ سے کام لینا ہو تو (101) ایک سوایک بار پڑھنا بھی کافی ہے مگر یہ عمل روز کرنا ہوگا۔

(حوالہ: شمع شبستانِ رضا، حصّہ چہارم، صفحہ نمبر 127)

سورۃ فاتحہ کو پڑھنے کے خاص عمل

سورۃ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ع آمین

الحمد شریف کا عمل برائے ہر حاجت مجرّب ہے: اُم القرآن یعنی سورۃ فاتحہ کو ایک ہی جلسہ میں عشاء کی نماز کے بعد سے صبح کی نماز تک پانچ ہزار مرتبہ مع اوّل آخر درود شریف 11-11 بار پڑھے لا محالہ حاجت پوری ہو انشاءَ اللہ تعالیٰ وصدقہ حضور نبی پاک ﷺ مراد حاصل ہو۔

ایک اور عمل برائے ہر حاجت مجرّب۔ روزانہ بعد نمازِ عشاء ایک نشست میں (1000) ایک ہزار مرتبہ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اسکا ذکر تفصیل سے صفحہ نمبر 301 پر بھی ہوا ہے۔

ایک اور عمل: ہر ماہ صرف سات دن سورۂ فاتحہ (70) ستر سے شروع کر کے 10 تک جسکا ذکر صفحہ نمبر 302 پر بھی ہے۔

عملِ دیگر: ایک اور عمل فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان جس کی تفصیل صفحہ نمبر 299 پر موجود ہے۔

عملِ دیگر: فرض نماز کے بعد 7 مرتبہ جسکا ذکر صفحہ نمبر 303 پر موجود ہے۔

ایک اور عمل: مغرب کی سنتوں کے بعد 40 مرتبہ، تفصیل صفحہ نمبر 303 اور 299 پر دیکھیں۔

فاتحہ کے خاصۂ تصرف کا بیان، جو بہت عظیم الشان اور افضل ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جو شخص درج ذیل ترتیب کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھے گا وہ اپنی دنیا و آخرت کی تمام مرادوں کو باآسانی و بسہولت پالے گا، اللہ تعالیٰ اولادِ آدم میں سے مرد و عورت کے قلوب اس کے لیے مسخر کر دے گا، دنیا اور آخرت کی تمام بلائیں اور لغزشیں اس سے اُٹھالے گا۔ اس ترتیب کے ساتھ روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہو گا۔

شریف البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یوں مروی ہے کہ جو ترتیب ذیل کے مطابق فاتحہ پر مداومت کرے گا وہ دنیاوی ضروریات میں کسی کا بھی محتاج نہ ہو گا۔ غیبی دروازے اللہ تعالیٰ اس پر کھول دے گا اور جسے کوئی بہت اہم و مشکل کام آپڑے اسے چاہیے کہ خلوت کی جگہ پر وضو کامل اور بدن و کپڑوں کی پاکی کے ساتھ دو رکعت نماز نفل پڑھے، بعد سلام ستّر مرتبہ استغفار اور ستّر مرتبہ دورد شریف اور پھر بمطابق ترتیب ذیل سورہ فاتحہ ستّر مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنا سوال کرے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو اسی دن اسی وقت پورا فرمائے گا اور بے شمار فتوحات اس کو حاصل ہوں گی اور اپنے لطف و کرم سے اس کو بے نیاز کر دیگا۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ترتیب ذیل کے مطابق جو کوئی سورہ فاتحہ روزانہ سات مرتبہ پڑھتا رہے تو وہ عالم غیب کا جو مخلوق سے مستور ہے، مشاہدہ

کر لے گا، عالم ملکوت وجبروت کی روحانیت پر مطلع ہو جائے گا، عالم سفلی سے منقطع ہو کر عالم بقا کے ساتھ کامل طور پر متصل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے احسان، اس کے فیض وکرم کے سبب دنیاوی اور اخروی مقاصد میں کامیاب ہو گا (اسرار الفاتحہ)۔ مصنف خزینۃ الاسرار فرماتے ہیں کہ پہلا دن اتوار ہے اس دن کو شروع کرے اور اس طرح پڑھے (سورۂ فاتحہ مع فضائل از قلم مولانا قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری صفحہ نمبر 48تا52)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ٥
اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا۔
يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَجِبْ، يَارُوْقِيَائِيْلُ سَمِيْعًا مُّطِيْعًا
اے زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے! ہماری دعا قبول فرما۔ اے روقیائیل اس حال میں کہ تو سننے والا اور اطاعت کرنے والا ہے
اَنْتَ وَخُدَّامُكَ مُذَهَّبٌ، بِحَقِّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
تو اور تیرے خدام سنہری ہیں ، الحمد للہ رب
الْعَالَمِيْنَ، وَبِحَقِّ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ، وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا
العالمین کے وسیلہ سے ، اور الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ کے وسیلہ سے اور نبی
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ، وَبِحُرْمَةِ الْمَلٰۤئِكَةِ
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے، اور ملائکہ

الْمُوَکَّلِیْنَ بِقَوَآئِمِ الْعَرْشِ، اَبْجَدُ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
حاملین عرش کے وسیلہ سے ،ابجد ،نہایت مہربان رحم فرمانے والا
یَا رَءُوْفُ یَا عَطُوْفُ اَجِبْ،یَاجِبْرَآئِیْلُ عَلَیْكَ السَّلَامُ
اے رؤف اور اے عطوف ذات ہماری دعا قبول فرما ،اے جبرائیل علیك السلام
سَمِیْعًا مُّطِیْعًا اَنْتَ وَخُدَّامُكَ اَبْیَضُ بِحَقِّ الرَّحْمٰنِ
اس حال میں کہ آپ سننے والے اور اطاعت کرنے والے ہیں آپ اور آپ کے خدام سفید ہیں، بہت مہربان
الرَّحِیْمِ وَبِحَقِّ الرَّءُوْفِ الْعَطُوْفِ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا
رحمت والے کے وسیلہ سے ،رؤف اور عطوف کے وسیلہ سے
مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَبِحُرْمَۃِ الْمَلَآئِکَۃِ
اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اور ملائکہ
الْمُوَکَّلِیْنَ بِقَوَآئِمِ الْعَرْشِ، هَوْزَحُ (مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ)
حاملین عرش کے وسیلہ سے، ہوزح ، (قیامت کے دن کا مالک ہے)
یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ اَجِبْ، یَاسَمْسَمَآئِیْلُ
اے دلوں اور نظروں کو پھیرنے والے،دعا قبول فرما ،اے سمسمائیل

سَمِيْعًا مُّطِيْعًا اَنْتَ وَخُدَّامُكَ اَحْمَرُ، بِحَقِّ
اس حال میں کہ تو سننے والا اور اطاعت کرنے والا ہے تو اور تیرے خدام سرخ ہیں،
مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَبِحَقِّ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ
مالک یوم الدین کے وسیلہ سے ، اور دلوں
وَالْاَبْصَارِ وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
اور آنکھوں کو پھیرنے والے کے وسیلہ سے،اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ
وَالسَّلَامُ وَبِحُرْمَةِ الْمَلَآئِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِقَوَآئِمِ
سے اور ملائکہ حاملین عرش کے
الْعَرْشِ، طِيكَلُ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
وسیلہ سے ، طیکل ، (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)
يَاسَرِيْعُ يَاقَرِيْبُ اَجِبْ،يَامِيكَآئِيْلُ سَمِيْعًا مُّطِيْعًا
اے جلدی فرمانے والے اور قریب والے دعا قبول فرما ، اے میکائیل اس حال میں کہ تو سننے والا اور اطاعت کرنے والا ہے
اَنْتَ وَخُدَّامُكَ بُرْقَانُ، بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
تو اور تیرے خدام برقان ہیں ایاک نعبد وایاک

نَسْتَعِيْنُ وَبِحَقِّ السَّرِيْعِ الْقَرِيْبِ وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا
نستعین کے وسیلہ سے اور سریع و قریب کے وسیلہ سے اور نبی پاک صلی اللہ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَبِحُرْمَةِ الْمَلَائِكَةِ
علیہ وسلم کے وسیلہ سے، اور ملائکہ
الْمُوَكَّلِيْنَ بِقَوَآئِمِ الْعَرْشِ، مَنْسَعُ، (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
حاملین عرش کے وسیلہ سے، منسع، (ہمیں سیدھے رستہ پر
الْمُسْتَقِيْمَ) يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ اَجِبْ يَا صَرْفِيَائِيْلُ
ثابت قدم رکھ) اے قادر اور مقتدر ذات دعا قبول فرما، اے صرفیائیل
سَمِيْعًا مُطِيْعًا اَنْتَ وَ خُدَّامُكَ شَمْهُوْرَشْ، بِحَقِّ
اس حال میں کہ تو سننے والا اور اطاعت کرنے والا ہے تو اور تیرے خدام
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، وَبِحَقِّ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ،
شمھورش ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کے وسیلہ سے،
وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ،
قادر و مقتدر کے وسیلہ سے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اور ملائکہ

وَبِحُرْمَةِ الْمَلَآئِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِقَوَآئِمِ الْعَرْشِ،

حاملین عرش کے وسیلہ سے،

فَصْقَرَ ،(صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) يَا عَلِيْمُ

فصقر ،(ان لوگوں کے رستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا)۔ اے علیم

يَاحَكِيْمُ اَجِبْ، يَاعِيْنِيَائِيْلُ سَمِيْعًا مُّطِيْعًا اَنْتَ

و حکیم دعا قبول فرما اے عینیائیل اس حال میں کہ تو سننے والا اور اطاعت کرنے والا ہے

وَخُدَّامُكَ زَوْبِعَةُ بِحَقِّ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

تو اور تیرے خدام زوبعہ (آندھیاں) ہیں، صراط الذین انعمت علیہم کے وسیلہ سے،

وَبِحَقِّ الْعَلِيْمِ الْحَكِيْمِ وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

علیم و حکیم کے وسیلہ سے، نبی پاک

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَبِحُرْمَةِ الْمَلَآئِكَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اور ملائکہ

الْمُوَكَّلِيْنَ بِقَوَآئِمِ الْعَرْشِ، شَتْشَخْ ،(غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

حاملین عرش کے وسیلہ سے ، شتشخ ،(نہ کہ ان لوگوں کے

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) يَاقَاهِرُ يَاعَزِيْزُ اَجِبْ
رستہ پر جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے) اے قاہر اور عزیز ذات دعا قبول فرما
يَا كِسْفِيَائِيْلُ سَمِيْعًا مُّطِيْعًا اَنْتَ وَخُدَّامُكَ
اے کسفیائیل اس حال میں کہ تو سننے والا اور اطاعت کرنے والا ہے ، تو اور تیرے خدام
مَيْمُوْنٌ، بِحَقِّ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
بابرکت ہیں، غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین کے وسیلہ سے ،
وَبِحَقِّ الْقَاهِرِ الْعَزِيْزِ وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
قاہر اور عزیز کے وسیلہ سے ، نبی پاک
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَبِحُرْمَةِ الْمَلَآئِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ
صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اور ملائکہ
بِقَوَآئِمِ الْعَرْشِ، ذَضْطَغْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَآئِكَةُ
حاملین عرش کے وسیلہ سے، ذضطغ ، اے عالم
الرُّوْحَانِيِّيْنَ مِنَ الْعِلْوِيَّاتِ وَالسِّفْلِيَّاتِ وَيَا خُدَّامَ
علوی و سفلی کے روحانی فرشتو ! میں نے تم پر قسم دی ہے۔
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَجِيْبُوْنِيْ وَاَمِدُّوْنِيْ وَاَعِيْنُوْنِيْ
اے سورہ فاتحہ کے خدام مجھے جواب دو اور میری مدد ونصرت کرو

فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ
میرے تمام کاموں میں الوحا الوحا العجل العجل
اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ بِحَقِّ السَّبْعِ
العجل الساعۃ الساعۃ سورہ فاتحہ
الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِحَقِّ الْاَسْرَارِ وَالْبَرَکَاتِ
اور قرآن پاک کے وسیلہ سے ، ان میں موجود
فِیْهِمَا وَبِحَقِّ مَا تَعْتَقِدُوْنَهٗ مِنَ الْعَظَمَةِ
اسرار و برکات کے وسیلہ سے ، اس عظمت اور
وَالْبُرْهَانِ ،وَبِحُرْمَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ
دلیل کے وسیلہ سے جس پر تم اعتقاد رکھتے ہو ، اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
وَالسَّلَامُ ، اَللّٰهُمَّ سَخِّرْلِیْ عَبْدَكَ الرَّفْرَفَ الْاُخَیْضَرَ
کے وسیلہ سے، اے اللہ! میرے لیے اپنے بندے رفرف اخیضر کو مسخر فرما
اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط
بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اپنی رحمت کے وسیلہ سے۔

2.دُعاءُ الفاتحةِ الشَّرِیفةِ

لِسَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا حَضرَتِ غَوثُ الْاَعْظَمُ

شَیخ عَبدُالقَادِر جِیلَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالیٰ عَنْہُ

(حوالہ : گنجینۂ حبیبیہ تونسویہ، صفحہ نمبر 220، مؤلف ڈاکٹر سید دلاور علی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o قَیُّوْمِ السَّمٰوٰتِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے ۔ قائم رکھنے والا ہے زمینوں

وَالْاَرَضِیْنَ مُدَبِّرِ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِیْنَ o مُنَوِّرِ

اور آسمانوں کو ، تمام مخلوقات کی تدبیر فرمانے والا ہے ۔ معرفت اور یقین

بَصَآئِرِ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَالْیَقِیْنِ o جَاذِبِ

کے نور سے عارفین کی نگاہوں کو منور فرمانے والا ہے ۔

اَزِمَّةِ اَسْرَارِ الْمُحَقِّقِیْنَ بِجَذْبِ الْقُرْبِ

قرب وتمکین سے محققوں کے بھیدوں کی لگاموں کو کھینچنے والا۔

وَالتَّمْکِیْنِ o فَاتِحِ اَقْفَالِ قُلُوْبِ الْمُوَحِّدِیْنَ

شکر کرنے والوں کے شکر کی چابیوں کے ساتھ موحدوں کے دلوں کے تالوں

بِمَفَاتِيْحِ حَمْدِ الشَّاكِرِيْنَ ۝ اَحْمَدُهٗ حَمْدًا يَفُوْقُ

کو کھولنے والا ہے۔ میں اسکی ایسی تعریف کرتا ہوں جو فوقیت

وَيَفْضُلُ وَيَعْلُوْ اَجَلَّهٗ وَاَفْضَلَهٗ وَاَكْمَلَهٗ

فضیلت اور بلندی دیتی ہے اس کے جلال اسکی برتری اور اس کے کمال کو

حَمْدَ الْحَامِدِيْنَ حَمْدًا يَّكُوْنُ لَنَا فِيْهِ رِضًا

اور تعریف کرنے والوں کی تعریف ایسی ہے جس میں ہمارے لئے اسکی رضا،

وَّفَوْزٌ وَّذُخْرٌ وَّحِفْظٌ وَّحِرْزٌ عِنْدَ خَالِقِيْ وَخَالِقِ

کامیابی ذخیرہ، حفاظت اور حصار ہے میرے خالق اور اقلیموں کے خالق،

الْاَقَالِيْمِ وَالْاَقْطَارِ وَالْاَمْطَارِ وَالْاَبْصَارِ وَالْاَفْلَاكِ

اطراف اور بارشوں کے خالق اور نظروں اور آسمانوں کے خالق

وَالْاَمْلَاكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْاَرَضِيْنَ رَبِّ الْاَوَّلِيْنَ

اور تمام ملکیتوں کے خالق کے نزدیک جو سارے جہانوں اور زمینوں کا رب ہے اوراولین

وَالْاٰخِرِيْنَ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَجْمَعِيْنَ ۝

و آخرین کا رب ہے اور تمام ملائکہ مقربین کا رب ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْاَزَلِيِّ الْقَدِيْمِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ

نہایت مہربان، رحم کرنے والا، ازلی، قدیم، سننے والا، جاننے والا،

اَلْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ الْعَلِيْمِ الْعَظِيْمِ الْمُقْتَدِرِ الْحَكِيْمِ
بردبار، کرم فرمانے والا، علم و عظمت والا، قدرت و حکمت والا،
اَلَّذِیْ دَحَے الْاَقَالِيْمَ وَاخْتَصَّ مُوْسَى الْكَلِيْمَ
جس نے ہفت اقالیم کو بچھا دیا اور موسیٰ کو
بِالتَّكْلِيْمِ، وَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
کلام کے ساتھ خاص کیا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام
بَيْنِ سَآئِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ بِالْقَلْبِ الرَّحِيْمِ،
انبیاء و مرسلین میں سے قلبِ رحیم کے ساتھ خاص کیا
وَاَحْيَ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ٥ وَسَمّٰى نَفْسَهٗ
اور بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کیا۔ اس نے اپنے
بِاسْمَيْنِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥فَهُمَا اسْمَانِ رَحِيْمَانِ
آپ کو دو ناموں رحمٰن و رحیم سے مسمّٰی کیا ہے۔یہ دونوں نام رحم و
كَرِيْمَانِ شَرِيْفَانِ جَلِيْلَانِ وَهُمَا شِفَآءٌ لِّكُلِّ
کرم اور شرف و جلالت والے ہیں۔ اور یہ دونوں نام ہر
ذَلِيْلٍ وَّسَقِيْمٍ وَّدَوَآءٌ لِّكُلِّ عَلِيْلٍ وَّ اَلِيْمٍ وَّغِنَآءٌ
ذلیل اور بیمار کی شفاء اور ہر بیمار و الم زدہ کا علاج ہیں اور

لِّكُلِّ فَقِيْرٍوَّعَدِيْمٍ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اَلَّذِىْ لَيْسَ

ہر فقیر و مسکین کے لیے سبب غنا ہیں۔ اور وہ مالک یوم الدین ہے

لَهٗ فِىْ مُلْكِهٖ مُنَازِعٌ وَّلَا قَرِيْنٌ وَّلَا مُشَارِكٌ وَّلَا

اور ایسا مالک ہے کہ جس کی ملکیت میں نہ کوئی اس کا جھگڑالو ہے، نہ ساتھی ہے نہ کوئی شریک اور نہ کوئی

كَفِيْلٌ وَّلَا وَزِيْرٌ وَّلَا مُنَاظِرٌ وَّلَا مُدَبِّرٌ مُّشِيْرٌ وَّلَا ظَهِيْرٌ

کفیل ہے، نہ اس کا کوئی وزیر ہے اور نہ اس کو کوئی چیلنج کرنے والا ہے اور نہ اُس کو کوئی خفیہ صلاح دینے والا ہے، نہ اسکا

وَّلَا مُعِيْنٌ بَلْ كَانَ قَبْلَ وُجُوْدِ الْعٰلَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ ۝

کوئی مددگار ہے نہ مشیر ہے اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہے بلکہ اس کا وجود تو تمام جہانوں سے پہلے کا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝ سُبْحٰنَهٗ

اے جلال اور اکرام والے کوئی معبود نہیں سوائے تیرے، وہ معبود پاک

وَتَعَالٰى قَيُّوْمًا اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ ۝

ہے، بلند ہے ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔

فَهُوَ اَحَاطَنِىْ مِنْ جَمِيْعِ الشَّيَاطِيْنِ وَالسَّلَاطِيْنِ ۝

پس اس نے تمام شیاطین و سلاطین سے میری حفاظت کی

وَعَوَّقَنِىْ عَنْ جَمِيْعِ الْاَقْرَبِيْنَ وَالْاَبْعَدِيْنَ ۝

اور تمام قریبی (دشمنوں) اور دور والوں سے

وَحَجَبَنِیْ عَنْ جَمِیْعِ الْاَجْنَاسِ الْمُخْتَلِفِیْنَ مِنَ

نجات دی - اور اس نے مجھے تمام

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَوَجَّهَنِیْ اِلٰی جِهَاتِ

جن وانس سے محفوظ کیا اور میری متقین کی سمت

الْمُتَّقِیْنَ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ یَا مَوْلٰنَا

رہنمائی کی ہے ۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔اے ہمارے مولا

اِیَّاكَ نَعْبُدُ بِالْاِقْرَارِ وَنَعْتَرِفُ لَكَ بِالتَّقْصِیْرِ

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اقرار کے ساتھ اور اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَخْجَلُ مِنْ جَمِیْعِ

تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں

الذُّنُوْبِ وَنَتُوْبُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ

اور شرمندہ ہیں تمام گناہوں سے اور توبہ کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے

لَا شَرِیْكَ لَكَ وَلَا ضِدَّ لَكَ وَلَا شِبْهَ لَكَ وَلَا مِثْلَ

تیرا کوئی شریک نہیں ، تیرا کوئی مقابل و مثیل نہیں

لَكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ سُبْحٰنَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَقُّ

اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پاک ہے تو، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو ہی واضح حق ہے

اَلْمُبِیْنُ٥ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے
اَلرَّسُوْلُ الصَّادِقُ الْاَمِیْنُ الْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّةِ
اور رسول ، سچے ، امین اور تمام مخلوق کی طرف
الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ٥ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی
مبعوث ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر ، آپ کی پاک
اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَعَلٰٓی اَصْحَابِهِ السَّادَاتِ
طاہر آل پر آپ کے تمام صحابہ پر اور
الْاَكْرَمِیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْۢبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ،
تمام انبیاء ومرسلین پر اپنی شان کے مطابق درود بھیج
وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ٥ نَسْتَعِیْنُ بِكَ عَلٰی طَاعَتِكَ
صرف تجھ سے مدد چاہتے ہیں تیری اطاعت پر تجھ سے مدد چاہتے ہیں
یَآاللهُ عَلٰی کُلِّ حَاجَةٍ وَّاَمْرٍ مِّنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ
اے اللہ ہر حاجت اور دین و دنیا کے امور کے انجام پانے کے
وَالدُّنْیَا ٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ٥ هُمْ اَهْلُ
معاملے میں تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

الْاِسْتِقَامَةِ وَالتَّقْوِيْمِ، صِرَاطَ اَهْلِ الْاِخْلَاصِ

جو اہل استقامت اخلاص والوں

وَالتَّسْلِيْمِ صِرَاطَ الرَّاغِبِيْنَ اِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ، صِرَاطَ

اور جنت کی رغبت رکھنے والوں

الْمُشْتَاقِيْنَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ

اور تیرے مشتاق لوگوں کا راستہ ہے۔

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تیرا انعام ہے وہ نبی ہیں صدیق ہیں

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

شہید ہیں اور نیک لوگ ہیں اور وہ بہتر رفیق ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ نَسْئَلُكَ

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ علیم کافی ہے۔

يَارَبِّ اَنْ تُنْعِمَ عَلَيَّ بِرِضَاكَ وَيَا مٰلِكَ رِقَابِ

اے رب اور تمام کائنات کی گردنوں کے مالک ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو اپنی رضا کی

الْعٰلَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

نعمت مجھے نصیب فرما۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسم اعظم کا راستہ
تَفْتَحَ لِیْ طَرِیْقَ مَعْرِفَةِ اسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْعَظِیْمِ
اور اسکی معرفت مجھے عطا فرما ، وہ اسم اعظم
الْاَقْدَمِ الْقَدِیْمِ الْاَکْرَمِ الْکَرِیْمِ الْمَخْزُوْنِ
جو اقدم ، اکرم ہے ، چھپا خزانہ ہے ،
الْمَکْنُوْنِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاھِرِ الْبَاطِنِ الْفَرْدِ
اوّل ، آخر ظاہر ، باطن ، وہ اکیلا ہے ،
الْوِتْرِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَتُوْصِلَنِیْ بِهٖٓ اِلٰی جَمِیْعِ مَطَالِبِیْ
زندہ ہے زندہ رکھنے والا ہے تو اس اسم اعظم کے ذریعے سے
وَتُیَسِّرَلِیْ بِهٖ اَسْبَابَ طَاعَتِكَ وَتُفَرِّجَنِیْ بِهٖ فِیْ
مجھے میری جمیع حاجات تک رسائی عطا فرما۔ اپنی اطاعت
سَعَةِ مُلْکِكَ الْاَکْبَرِ وَتُمَلِّکَنِیْ بِهٖ نَاصِیَةِ کُلِّ ذِیْ
کے اسباب آسان فرما اور مجھے اپنے بڑے ملک کی وسعت میں فراخی عطا فرما۔ اور مجھے ہر ذی روح کی

رُوْحِ نَاصِيَةُ كُلِّ شَیْءٍ بِيَدِكَ وَتُنْجِيَنِیْ بِهٖ مِنْ
پیشانی پر غلبہ عطا فرما ہر چیز تیری دسترس میں ہے اور مجھے
مُوْجِبَاتِ غَضَبِكَ وَتُبَاعِدَلِیْ بِهٖ بَيْنِیْ وَبَيْنَ
اپنے غضب کے اسباب سے نجات عطا فرما۔ اور
مَعَاصِيْكَ يَا اَللّٰهُ اَدْرِكْنِیْ بِلُطْفِكَ يَا اَللّٰهُ اَدْرِكْنِیْ
اپنی معصیت سے دور فرما۔ اے اللہ تو اپنی مہربانی میرے شامل
بِلُطْفِكَ يَا اَللّٰهُ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
حال فرما اور وہ راستہ عطا فرما جو غیر المغضوب علیھم
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ ۝
ولاالضالین کا راستہ ہے (یعنی جو مغضوب علیھم اور ضالین کا ہے اس سے محفوظ فرما) آمین

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

3. دعائے خاص سورہ فاتحہ منسوب بہ محبوب ربانی شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی سلسلہ عالیہ غوث العالم محبوبِ یزدانی میر سید جہانگیر اشرف سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھوچھہ شریف

یہ عمل کشائش رزق اور حصول دولت و غنااور تسخیر قلوب کے لیے مفید ہے۔بعد نماز عشاء یا صبح اکتالیس بار یا اکیس بار اور بعد حصول مراد ہر روز برابر پڑھتا رہے۔(وظائف اشرفی صفحہ نمبر103)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
یارب درود بھیج ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ہمارے آقا
مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥
محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل پر اور برکت اور سلام بھیج ، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۔
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاوَدُوْدُ یَاوَهَّابُ ۔ اِفْتَحْ عَلَیْنَا
اے زندہ ، اے قائم رہنے والے ! اے بہت محبت کرنے والے ! اے عطا کرنے والے ! ہم پر

اَبْوَابَ الرِّزْقِ وَالْفُتُوحَاتِ۔ اِنَّا فَتَحْنَالَكَ فَتْحًا
روزی اور فتوحات کے دروازے کھول دے (جیسا کہ تو نے فرمایا) ہم نے تمہیں روشن فتح
مُّبِيْنًا، فَاللّٰهُ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥
دی ہے، پس اللہ بہتر فتح فرمانے والا ہے۔ نہایت مہربان رحم والا
يَا بَاسِطُ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا عَزِيْزُ عَزِّزْنِیْ بِحُصُوْلِ
اے کھولنے والے، اے فتح کرنے والے، اے رزاق، اے غالب مجھے غلبہ دے
مُرَادِیْ وَمَطْلُوْبِیْ مِنَ الرِّفْعَةِ وَالْعِزَّةِ وَالدَّوْلَةِ
میری مراد اور میرے مطلب کے حصول کے ساتھ، رفعت اور عزت اور دولت
وَالْاِقْبَالِ وَبِارْتِفَاعِ الْمَنْزِلَةِ وَالْحَشْمَةِ وَالشَّوْكَةِ
اور اقبال اور بلندی مرتبہ و حشمت و شوکت
وَالْجَلَالِ بِاَمْرِاللّٰهِ تَعَالَى الْمَلِكِ الْمُتَعَالِ وَاللّٰهُ
وجلال کے ساتھ، بحکم خدائے برتر جو کہ بلند بادشاہ ہے اور اللہ اپنے
غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥
امر پر غالب ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں۔
مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ٥ يَا مُنْعِمُ يَا كَافِیْ يَا مُعْطِیْ
روز جزا کا مالک! اے! منعم اے کافی! اے دینے والے! مجھے

اَعْطِنِیْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقُمَاشِ وَطَعَامِ
دے سونا اور چاندی اور لباس اور قسم قسم کی
الْاَقْسَامِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَهُوَ
خوراک ہر روز غیب و شہادت سے اور وہ (اللہ)
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥
ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں
يَاقَوِیُّ يَا مَتِيْنُ يَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ،
اے قوی! اے زبردست! اے غنی! مجھے اپنے لطف خفی کے ساتھ غنی کردے
يَا لَطِيْفُ الْطُفْنِیْ يَا مُحِيْطُ يَا سُبْحَانُ فَاِنَّكَ
اے لطیف! مجھ پر لطف فرما اے محیط! اے سبحان! تو نے
قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ، اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ
فرمایااور تیرا قول حق ظاہر ہے کہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَالْقَوِیُّ الْعَزِيْزُ ٥ وَسَخِّرِ الْاِنْسَ
جسے چاہے زیادہ روزی دیتاہے اور وہ قوی و غالب ہے۔ اور مطیع کر انسانوں کو
وَالْجِنَّ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ
اور جنوں کو مردوں اور عورتوں میں سے ان کے مالوں اور جانوں پر،

وَاَنْفُسِهِمْ وَزَيِّنِّيْ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا بِحَقِّ جُوْدِكَ

اور مجھے آراستہ کر دنیا کی زینت کے ساتھ اپنے جودوکرم کے طفیل ،البتہ

لَاُزَيِّنَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ اِهْدِنَا

میں ان کو زمین میں مزین کروں گا اور ان سب کو ضرور اغوا کروں گا۔ ہمیں سیدھی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ يَاوَاجِدُ يَامَاجِدُ يَا وَاهِبُ

راہ دکھا۔ اے پالنے والے! اے بزرگی والے! اے بخشنے والے! اے قبول کرنے والے!

يَامُجِيْبُ يَاسَرِيْعُ سَخِّرْلَنَا كُلَّ شَيْءٍ فَاسْتَجَبْنَا

اے سریع الاجابۃ! ہمارے لیے ہر چیز مسخر کر (جیسا کہ تو نے فرمایا) ہم نے اس کی دعا

لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

قبول کی اور ہم نے اس کو نجات دی غم سے اور ہم ایسے ہی ایمانداروں کو نجات دیتے ہیں۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَابَدِيْعَ الْعَجَائِبِ

راہ ان کی جن پر تو نے انعام کیا اے حیرت انگیز مظاہر کے پیدا

وَالْبُدُوْحِ وَابْسُطْ عَلَيَّ رِزْقًا وَّاقْصِدْ كُلَّ قَرْضٍ

کرنے والے! اے اشیاء کے ظاہر کرنے والے! اور مجھ پر روزی وسیع کر اور ہر قرض کو ختم کر

وَّاقْضِ كُلَّ حَاجَةٍ، اِنَّ اللهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ

اور ہر حاجت کو روا فرما۔ بے شک اللہ پہنچنے والا ہے

اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا
اپنے ہر امر کو، بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔
اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
اس کا امر یہی ہے کہ جب وہ کچھ چاہے، فرمائے ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ
نہ گمراہوں کا۔ اے ضرورتوں کو پورا کرنے والے ، اے مشکلوں میں کفایت کرنے والے
يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ يَا جَامِعَ
اے درجے بلند کرنے والے، اے بلاؤں کو دفع کرنے والے ! اے پراگندگیوں کو جمع فرمانے
الشَّتَاتِ اَنَا مُحْتَاجٌ اَنَا ذَلِيْلٌ اَنْتَ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ
والے! میں محتاج ہوں، میں کمزور (لاچار) ہوں، تو ہر ایک سے بے پرواہ ، بے مانگے عطا کرنے والا،
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَارْحَمْنِيْ وَاَغِثْنِيْ يَا رَبِّ اٰمِيْنَ
ہر ایک پر نرمی فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے، مجھ پر رحم فرما اور میری فریاد رسی کر، اے میرے رب! قبول فرما،
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا
قبول فرما، قبول فرما اور اللہ درود بھیج اپنی بہترین خلق ہمارے آقا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، بِرَحْمَتِكَ
محمد مصطفےٰ ﷺ پر اور ان کی آل و اصحاب پر، سب پر، صدقہ اپنی رحمت کا

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o
اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

الحمد مغربی

پڑھنا الحمد مغربی کا ہے، یعنی مغرب والوں کے قاعدے کے موافق الحمد کو پڑھے روایت ہے بزرگانِ دین اور مشائخ کبار سے کہ جو شخص حمد مغربی کو جس نیت اور مراد کے واسطے پڑھے وہ مطلب اور مراد حکم اللہ تعالیٰ سے روا ہو خصوصًا واسطے محبت اور جذبِ قلوبِ خلق کے اگر پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو لوگوں میں عزیز اور مکرم اور مقبول ہوگا، الحمد کی سات آیتیں ہیں اور ہر ایک آیت ستارے سے علاقہ رکھتی ہے واسطے دفع سحر کے پڑھنا اور اپنے پاس رکھنا چاہئے، نہایت مجرب ہے، صحیحاً شرعیاً وہ حمد یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین
الْعَالَمِیْنَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ
میں نے تمہیں قسم دی اے روحانی ارواح
الرُّوْحَانِیَّةِ وَالْمُوَکَّلِیْنَ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِیْفَةِ
اور اس سورۂ مبارکہ کے موکلین کے گروہ

بِحَقِّ جِبْرَآئِیْلَ الرَّحْمٰنِ ۰ الرَّحِیْمِ ۰ مَالِكِ یَوْمِ
جبرائیل کے واسطے ۔ الرحمٰن الرحیم مالک یوم
الدِّیْنِ ۰ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَمْلَاكُ الْمُوَکَّلُوْنَ
الدین تمہیں قسم ہے اے ان عظیم ناموں پر
بِھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ الْعِظَامِ بِحَقِّ اِسْرَافِیْلَ وَحَمَلَۃِ
مقرر بادشاہو ، بواسطہ حضرت اسرافیل وحاملین
الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
قرآن ۔ ایاک نعبد وایاک نستعین
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۰ اِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ ۰
اھدنا الصراط المستقیم ۔ بے شک یہ ایک عظیم قسم ہے اگر تم سمجھو تو۔
عَظِیْمٌ ۰ بِحَقِّ عِزْرَآئِیْلَ ، صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عزرائیل کے واسطے ۔ صراط الذین انعمت
عَلَیْھِمْ یَا شَمْشَآئِیْلُ بِحَقِّ الْمِیْکَآئِیْلِ ، غَیْرِ
علیھم اے شمشائیل ! میکائیل کے واسطے ۔ غیر
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۰ اَجِیْبُوْنِیْ وَاحْضُرُوْنِیْ
المغضوب علیھم ولاالضالین میری بات کو قبول کرلو اور میرے پاس حاضر ہوجاؤ

يَآ اَمْلَاكُ الْمُوَكَّلُوْنَ بِهٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْعِظَامِ
اے موکلوں کے بادشاہو! ان عظیم
وَالْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ
اور اولین وآخرین ناموں کے واسطے اس سورت شریف
وَالْاٰيَاتِ الْمُبَارَكَةِ بِحَقِّ قُلْ قُلْ قُلْ قُلْ قُلْ
اور مبارک آیات کے صدقے قل قل قل قل قل
هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ٥ وَبِحَقِّ نُوْرِالطَّيِّبِ الطَّاهِرِ الْمُصْطَفٰى
ھو اللہ احد کے صدقے اور نور ، طیب ، طاہر ، مصطفیٰ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِيْنَ، اِقْضِ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین کے صدقے،
حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥
میری حاجت کو پورا فرما۔ساتھ اپنی رحمت کے ، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

فریدا کالے مینڈھے کپڑے، کالا مینڈھا ویس
گناہیں بھریا میں پھراں، لوکی کہن درویش

سورۃ فاتحہ کی دعوت ودعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رَبِّ أَسْئَلُكَ بِالِاسْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ساتھ سوال
الَّذِیْ فَتَحْتَ بِهٖ عَالَمَ الْاَمْرِ وَالْخَلْقِ بِسِرِّ التَّجَلِّیْ
کرتا ہوں جس سے تو نے عالم خلق وامر تجلی کے راز کے ساتھ کھولا
الْمُظْهِرِ لِسَبَبِ التَّنْزِيْلِ وَالْمُتَعَالِیْ اَمْرًا وَّوُجُوْدًا
جو سبب تنزیل کے لیے حق کو ظاہر کرنے والی ہے اور جو امر اور وجود
وَّبُطُوْنًا وَّمَعْقُوْلًا ذٰلِكَ حِسًّا لِّمَنْ اَيَّدْتَّ بَلْ مَعْلُوْمًا
اور بطون اور معقول کے طور پر بلند ہے ازروئے حس کے ۔ جس کی تو نے تائید کی بلکہ اس کے لیے معلوم ہے
لِّمَنْ اَشْهَدْتَّ مَجْهُوْلًا لِّمَنْ شِئْتَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
جس کے لیے تو موجود کردے اور جس کے لیے تو چاہے اس کے لیے متشابہ ہیں اس کے لیے جس کے لیے تو چاہے
لَا تَقْدَحُ فِیْ وَحْدَةٍ مَا اَحْكَمْتَ مِنَ الْحِكْمَةِ يَا عَلِيْمُ
اور قدح نہیں ہوسکتی اس کی وحدت میں جس کی حکمت کو تو نے محکم کیا ہے اے علیم ،
يَا حَلِيْمُ يَا فَتَّاحُ يَا رَبِّ ، أَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِسِرِّ
اے حلیم ! اے فتاح ! اے میرے رب ! اے اللہ ! میں تجھ سے اس

الْاِضَافَةِ الرَّابِطَةِ بَيْنَ حَضْرَةِ الْوُجُوْدِ وَالْاِمْكَانِ
سر اضافت کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو حضرت وجود اور امکان کے
الْمُقْتَضِيَةِ لِظُهُوْرِ النَّعْتِ الْاَعْظَمِ وَالسِّرِّ الْمِيْمِيِّ
درمیان رابطہ ہے جو نعت اعظم اور سر میمی کے ظہور کے
بِثُبُوْتِ الْاِلٰهِيَّاتِ عُمُوْمًا وَّ خُصُوْصًا بَدْأً وَّعَوْدًا عَنْ
لیے ثبوت الٰہیات کے ساتھ مقتضی ہے اور خصوصاً بدأً اور عوداً ان علوم روحانیات
سَعَةِ عُلُوْمِ الرُّوْحَانِيَّهِ الَّتِيْ لَا تَتَنَاهٰى اسْتِقْرَارًا
کی گنجائش سے منتہی نہیں ہوتے ہیں استقراراً
وَّثُبُوْتًا عَنْ فَيْضِ خَاصِّ الرَّحِيْمِيَّةِ الَّتِيْ لَا تَتَنَاهٰى
فیض خاص رحیمیت سے ثبوت ہیں اور جو منتہی نہیں ہوتی ہے
الْوَاقِعَةِ بِشُهُوْدِ الْبَيَانِ الْمُقْتَرِبِ بِالْقُرْبِ
جو شہودو بیان کے ساتھ واقع ہے اور قربت حاصل کرنے والوں کے ساتھ قرب
الْمَجْهُوْلِ الْمَاهِيَّةِ۔ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا فَتَّاحُ
مجہول الماہیت ہے اے رحمان! اے رحیم! اے فتاح!
أَسْئَلُكَ التَّنْوِيْرَ وَالتَّيْسِيْرَ وَالْمَعُوْنَةَ وَالتَّقْدِيْرَ
میں تجھ سے روشنی، آسانی، مدد، قدرت،

وَالْحِفْظَ وَالْفَوْزَ وَالرِّعَايَةَ وَالسَّتْرَ وَالتَّكْمِيْلَ
حفاظت، کامیابی ، رعایت ، پردہ پوشی ، تکمیل
وَطِيْبَ الرِّزْقِ وَالْبَرَكَةَ وَالرَّجَآءَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ
عمدہ رزق، برکت اُمید اور تیرے ساتھ نیک گمانی
وَالْيَأْسَ مِنْ غَيْرِكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اور تیرے غیر سے نا امیدی کا سوال کرتا ہوں ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تَكُوْنُ بِاَمْرِكَ وَتَكُوْنُ بِوُجُوْدِكَ وَبَرَكَةٍ مِّنْكَ تَبَارَكَ
تیرے ہی حکم سے ہوتی ہے اور تیرے وجود کے ساتھ اور تیری طرف سے برکت ہے
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ بِكَ اٰمَنَّا وَلَكَ
تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہم تجھ پر ایمان لائے
اَسْلَمْنَا وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا، حَقِّقْنَا اللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ
اور تیرے لیے ہم نے گردن جھکائی اور تجھ پر ہم نے توکل کیا اے اللہ ہمیں اپنے نور کے ساتھ تحقیق دے ، اے
يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ وَنَوِّرْ بَصَآئِرَنَا بِنُوْرِكَ يَا بُرْهَانُ
روز جزا کے مالک ، اور اپنے نور کے ساتھ ہماری آنکھوں کو منور کردے اے برہان!
يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا هَادِىَ الْمُضِلِّيْنَ لَا هَادِىَ غَيْرُكَ
اے نور کے نور! اے گمراہوں کو ہدایت کرنے والے! تیرے سوا کوئی گمراہوں کو ہدایت کرنے والا نہیں ہے۔تمام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ اَغْنِنَا بِكَ عَنْ غَيْرِكَ
تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔ اپنے غیر سے ہمیں غنی کر دے
يَاغَنِيُّ يَامُغْنِيْ يَا اَللّٰهُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شُهُوْدُ
اے غنی ، اے مغنی ، اے اللہ ، اے رحمان ، اے رحیم ، تیری ذات
ذَاتِكَ يَا رَحْمٰنُ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۝ مَالِكِ
کی گواہی ہے اے رحمان ، سلام بولنا ہے رب رحیم سے۔
يَوْمِ الدِّيْنِ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۝ اَللّٰهُمَّ
روز جزا کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اے اللہ!
اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ فِيْ حَقَآئِقِ مَحْضِ
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ بے شک تو ہی
التَّخْصِيْصِ وَبِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مِّنْ
تخصیص محض کے حقائق میں اللہ ہے اور بے شک تو
اَحْوَالِ الْجِدِّ وَالتَّعْدِيْلِ وَبِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُقَدَّسُ
جد اور تعدیل کے احوال میں سے ہر حال پر اللہ ہے ،
بِخَصَآئِصِ الْاَحَدِيَّةِ وَالصَّمَدِيَّةِ عَنِ الضِّدِّ وَالنِّدِّ
اور بے شک تو احدیت اور صمدیت کے خصائص کے ساتھ اللہ ہے جو ضد، ند،

وَالنَّقِيْضِ وَالنَّظِيْرِ وَالظَّهِيْرِ، وَبِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

نقیض، نظیر اور مدد گار سے پاک ہے اور بے شک تو ہی اللہ ہے

الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

کہ جس کی مثل کوئی نہیں ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

أَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یہ کہ تو سیدنا محمد

وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلِّ وَسَلِّمْ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ

صلی اللہ علیہ وسلم ,ان کی آل اوران کے اصحاب پر درود و سلام بھیج ، یہ کہ میری ضرورت پوری کر

بِحَقِّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

اور اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین

اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ أَسْئَلُكَ اَنْ تُنْعِمَ عَلَیَّ بِقَضَآءِ

انعمت علیھم کے حق میں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر انعام کر میری حاجت پوری

حَاجَتِیْ وَمَا یَکُوْنُ لِیْ فِیْهِ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ،

کرنے کے ساتھ اور جس میں میرے لیے دین و دنیا کی بھلائی ہو۔

مَحْفُوْظًا بِالرِّعَایَةِ مِنَ الْاٰفَاتِ بِخَصَآئِصِ

رعایت کے ساتھ آفات سے محفوظ ہو، عنایات کے خصائص کے ساتھ۔

الْعِنَايَاتِ يَا عَوَّادُ بِالْخَيْرَاتِ يَا مَنْ هُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ
اے بار بار بھلائیاں دینے والے، اے وہ ذات جو حقیقت میں
اَهْلُ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ
اہل تقویٰ اور اہل مغفرت ہے، اے اللہ! ہمیں دنیا کی زندگی میں اہل
الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاجْعَلْنَا مِنْ غَيْرِ
ذلت سے نہ بنا اور نہ ہی ان لوگوں میں سے بنا
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (اٰمِيْنَ) اَللّٰهُمَّ
جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں میں سے، قبول فرما۔ اے اللہ
لَا تَجْعَلْنَا ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ وَلَا عَنْ بَابِكَ
ہمیں گمراہ اور گمراہ کرنے والے نہ بنا اور نہ ہی ایسے جن کو تیرے دروازے سے
مَطْرُوْدِيْنَ وَلَا عَنْ وَّجْهِكَ اٰئِسِيْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ
دور کیا گیا اور نہ ہی اپنی ذات سے نا امید اپنی رحمت کے ساتھ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۝
اے زیادہ رحم فرمانے والے، سب رحم کرنے والوں سے اور اللہ تعالیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر درود وسلام بھیجے۔

شرح شمسُ المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ نمبر 117

6 سورہ فاتحہ کی دعوت ودعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں

الْعَالَمِيْنَ٥ حَمْدًا يَّفُوْقُ حَمْدَ الْحَامِدِيْنَ رَبِّ

کا رب ہے۔اللہ کے لیے حمد ہے جو کل حمد کرنے والوں کی حمد پر فوقیت رکھتی ہے۔

الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ حَمْدًا يَّكُوْنُ لِىْ رِضًا وَّحِفْظًا

وہ اولین وآخرین کا رب ہے۔ ایسی حمد جو میرے لیے رضا مندی اور

عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ الَّذِىْ دَحَى

رب العالمین کے نزدیک حفاظت ہو وہ رحمٰن رحیم ہے جس نے

الْاَ قَالِيْمَ وَاخْتَارَ مُوْسَى الْكَلِيْمَ مُحْيِ الْعِظَامِ

اقالیم کو بچھایا اور موسیٰ کلیم اللہ کو برگزیدہ کیا۔ ہڈیوں کو زندہ کرنے والا ہے

وَهِىَ رَمِيْمٌ۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ فَهُمَا اِسْمَانِ شَرِيْفَانِ

جب وہ بوسیدہ ہو جائیں۔ رحمان و رحیم دو بزرگ نام ہیں۔

وَرِضًا لِّكُلِّ سَقِيْمٍ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ٥ الَّذِىْ لَيْسَ

ان میں ہر ایک بیمار کی دواء ہے۔یوم جزا کا مالک ہے جس کا ملک میں کوئی

لَهٗ فِی الْمُلْكِ مُنَازِعٌ وَّلَا قَرِيْنٌ وَلَا وَزِيْرٌ وَّلَا مُشِيْرٌ۔
مخالف نہیں ہے۔ اس کا نہ کوئی دوست نہ وزیر اور نہ مشیر ہے
بَلْ كَانَ قَبْلَ وُجُوْدِ الْعَالَمِ وَالْعَوَالِمِ اَجْمَعِيْنَ۔
بلکہ وہ عالم اور عالموں کے وجود سے پہلے تھا۔
اَنْتَ اِحَاطَتِیْ وَعُدَّتِیْ مِنْ جَمِيْعِ الشَّيَاطِيْنِ وَعَوْنِیْ
تو ہی تمام شیاطین سے میرے حفاظت اور احاطہ ہے اور تو ہی تمام
عَلَى الْاَبْعَدِيْنَ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَوِجْهَتِیْ عَلَى الْاَجْنَاسِ
قریب و بعید پر میرا مددگار ہے تو ہی میری سمت توجہ ہے
الْمُخْتَلِفِيْنَ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ بِالْاِقْرَارِ وَنَخْجَلُ مِنَ
ہم اقرار کے ساتھ تیری عبادت کرتے ہیں اور گناہوں
الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنَ الذُّنُوْبِ
وخطاؤں سے شرمسار ہیں۔ ہم تیری طرف توبہ کرتے ہیں گناہوں سے
وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
وَلَا نِدَّلَهٗ وَلَا شَبِيْهَ لَهٗ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔
نہ کوئی اس کی نظیر اور نہ شبیہ ہے۔ اس کی ذات جلال و بزرگی والی ہے

وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ
اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک سیدنا محمد صلی اللہ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝
علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں
عَلٰی کُلِّ حَاجَةٍ وَّاَمْرٍ مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
امور دنیا و آخرت کی ہر حاجت کے لئے ،
یَا هَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
اے گمراہوں کو ہدایت کرنے والے ہمیں سیدھی راہ دکھا دے۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ، مِنَ النَّبِیّٖنَ
ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا جو انبیاء
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۔ غَیْرِ
صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ ان لوگوں کا راستہ نہ دکھا
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْنَ
جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا آمین!
بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ خَالِقِ مَنْ
اللہ کے نام کے ساتھ جو رب اولین و آخرین کا رب ہے۔ جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ، بَاعِثِ الْاَنْبِیَآءِ
آسمانوں اور زمین میں ہے انہیں پیدا کرنے والا ہے ۔ انبیاء
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحَقِّ، قَادِرٌ قَاهِرٌ جَلِیْلٌ
علیہم السلام و مرسلین و مؤمنین کو حق کے ساتھ بھیجنے والا ہے۔ قادر قاہر جلیل
مُغْنِی رَّحِیْمٌ رَّبٌّ وَّاحِدٌ فِی الْعٰلَمِیْنَ الْمَعْبُوْدُ فِیْ
مغنی رحیم رب واحد ہے۔ عالمین میں معبود ہے
کُلِّ مَکَانٍ اِلْمُوَحَّدُ بِکُلِّ لِسَانٍ اِلْفَاضِلُ الْقَدِیْمُ
ہر مکان میں ہر ایک کی زبان کے ساتھ موحد فضیلت والا ہے۔ قدیم
الْمُتْقِنُ لِمَا صَنَعَ الْقَاهِرُ لِخَلْقِهٖ اَجْمَعِیْنَ، قُدُّوْسٌ
اور جو کچھ اس نے بنایا ہے اسکو مضبوط کرنے والا ہے، اپنی مخلوق کے لئے قاہر ہے ،
الَّذِیْ ذَلَّتْ لَهُ الرِّقَابُ وَخَضَعَتْ لَهُ الشُّمُّ
ایسا پاک ہے جس کے لیے گردنیں جھک گئیں اور اونچے بلند ہونے والے اس کے سامنے
الشَّامِخَاتُ۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ
پست ہوگئے اور زندہ قیوم کے واسطے چہرے ذلیل ہوگئے
وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ٥ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مُقَدِّمُ
اور جس نے ظلم کیا اس نے نقصان اُٹھایا۔ اے زندہ اے قیوم اے مقدم

يَامُؤَخِّرُ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَاظَاهِرُ يَابَاطِنُ يَاوَالِیُ
اے موٴخر اے اول اے آخر اے ظاہر اے باطن اے والی
يَامُتَعَالِیُ يَابَرُّ يَاتَوَّابُ يَامُنْتَقِمُ يَاعَفُوُّ يَارَءُوْفُ
اے بلند اے نیکی کی توفیق دینے والے اے توبہ قبول کرنے والے اے انتقام لینے والے اے معاف کرنے والے اے مہربان
يَامٰلِكَ الْمُلْكِ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَآئِمُ قَيُّوْمُ
اے مالک الملک اے بزرگی و عظمت والے اے قائم اے قیوم
دَائِمُ دَيْمُوْمُ، اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ٥ يَاحَیُّ
اے دائم اے دیموم۔ خبردار اللہ کے ذکر کے ساتھ دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔
يَاقَيُّوْمُ اَنْتَ تَرَانِیْ تَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَضَرُّعِیْ وَشَكْوَایَ
اے حیّ اے قیوم تو مجھے دیکھتا ہے، میرا کلام سنتا ہے اور میری عجزوانکساری بھی اور میری شکایت بھی۔
اَنْتَ مَقْصَدِیْ وَسُؤَالِیْ وَرَجَآئِیْ وَاَنَا الْمُحْتَاجُ اِلَيْكَ،
تو میرا مقصد میرا سوال اور میری اُمید ہے۔ میں تیری طرف محتاج ہوں۔
وَاَنْتَ عَالِمُ السِّرِّ وَالنَّجْوٰی وَلَا يَخْفٰی عَلَيْكَ شَیْءٌ
تو پوشیدہ وظاہر کو جاننے والا ہے۔ زمین و آسمان میں کوئی چیز تجھ پر
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔
مخفی نہیں ہے۔ تو رب عرش عظیم ہے۔

أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّدِيْنًا قَيِّمًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا
میں تجھ سے علم نافع سیدھا دین سچا یقین
وَّحِكْمَةً بَالِغَةً، يَا قَيُّوْمُ يَا هُوَ أَسْئَلُكَ كَشْفَ
اور حکمت بالغہ چاہتا ہوں۔ اے قیوم! اے وہ ذات میں تجھ سے حجاب
حِجَابِ الْغَيْبِ بِمَا فِيْهِ حَتّٰى أُشَاهِدَ الرُّوْحَ الْبَاقِيَ
غیب کے کھلنے کا سوال کرتا ہوں۔ مع اس کے جو اس کے اندر ہے یہاں تک کہ روح باقی کا مشاہدہ کروں۔
اَنْتَ يَا قَيُّوْمُ يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
اے قیوم اے آسمانوں اور زمین کے اور ان کے درمیان کے نور
وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ
اور رب عرش عظیم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود و سلام بھیج
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ لِيْ عَنْ اَسْرَارِ
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہ کہ تو میرے لیے اپنے
اَسْمَائِكَ وَاَنْ تُسَخِّرَ لِيْ جَمِيْعَ خَلْقِكَ بِالطَّاعَةِ
اسماء کے اسرار کھول دے اور اپنی تمام مخلوق کو میری طاعت
وَقَلْبِيْ لَكَ بِالْعِبَادَةِ وَاَنْ تَرْزُقَنِيْ اَنْوَارَ هِدَايَتِكَ
کے لیے مسخر کر دے۔ میرے دل کو عبادت میں لگا دے۔ مجھے اپنی ہدایت کے انوار

وَ مَعْرِفَةَ اَسْرَارِكَ حَتّٰى اَكُوْنَ مُبْتَهِجًا بِبَاهِرِمَا

اور اپنے اسرار کی معرفت عنایت کر دے تاکہ میں روشن

یَظْهَرُ مِنْ لُطْفِكَ یَا لَطِیْفَ اللُّطْفِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

ہو جاؤں تیرے لطف کے ساتھ اے لطیف لطف والے، اے زیادہ رحم فرمانے والے، سب رحم کرنے والوں سے

(شرح شمس المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ نمبر 118،119)

7 سورۂ فاتحہ کی دعوت و دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جو جہان والوں

الْعٰلَمِیْنَ ۝ مُنَوِّرِ بَصَآئِرِ الْعَارِفِیْنَ بِاَنْوَارِ الْمَعْرِفَةِ

کا پروردگار ہے، جو منور کرنے والا ہے عارفین کی آنکھوں کو معرفت اور یقین کے انوار کے ساتھ

وَالْیَقِیْنِ۔ وَجَاذِبِ سَآئِرِ الْمُحَقِّقِیْنَ بِجَذَبَاتِ

اور جذب کرنے والا ہے تمام محققین کو جذبات

الْقُرْبِ وَالتَّمْكِیْنِ۔ وَفَاتِحِ اَقْفَالِ قُلُوْبِ الْمُوَحِّدِیْنَ

قرب اور تمکین کے ساتھ اور موحدین کے دلوں کے تالوں کو

بِمَفَاتِیْحِ التَّوْحِیْدِ وَجَاذِبِهَا بِجَذَبَاتِ الْقُرْبِ

توحید کی کنجیوں کے ساتھ کھولنے والا ہے اور انہیں قرب اور فتح مبین کے جذبات کے ساتھ جذب کرنے والا ہے۔

وَالْفَتْحِ الْمُبِیْنِ۔ اَلَّذِیْ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ

وہ ذات ہے جس نے ہر چیز کی خلقت کو اچھا کیا

وَبَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ

اور گندھی ہوئی مٹی سے انسان کی پیدائش کی ابتداء کی۔

مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

پھر اس کی نسل کو بے قدر پانی (نطفہ) سے کیا۔ وہ رحمٰن رحیم

الْحَکِیْمِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الْاَزَلِیِّ الْقَدِیْمِ السَّمِیْعِ

حکیم بہت بلند عظیم ازلی قدیم سمیع

الْعَلِیْمِ۔ اَلَّذِیْ کَتَبَ اٰیٰتِ التَّوْحِیْدِ بِاَقْلَامِ

علیم ہے۔ جس نے توحید کی آیات کو قدرت کے قلم

الْقُدْرَۃِ فِیْ صُدُوْرِ اَھْلِ التَّعْلِیْمِ، وَرَقّٰی صُدُوْرَ

سے اہل تعلیم کے سینوں میں لکھا اور ترقی دی

اَھْلِ الْھِدَایَۃِ فِیْ طُرُقِ سِرِّ اَھْلِ الْمَعْرِفَۃِ لِاَھْلِ

اہل ہدایت کے سینوں کو سِرّ اہل معرفت کے راستوں

الْوِلَايَةِ وَنَاهِيكَ بِاَهْلِ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ خَاطَبَ

میں اہل ولایت میں ، اور تجھے اصحاب کہف ورقیم کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

مُوسَى الْكَلِيْمَ بِكَلَامِ التَّكْرِيْمِ وَشَرَّفَ نَبِيَّهُ الْكَرِيْمَ

موسیٰ کلیم (علیہ السلام) کے ساتھ کلام تکریم کیا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بِقَوْلِهِ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ

کو اپنے فرمان ولقد اتیناک سبعاً من المثانی والقران العظیم کے ساتھ

الْعَظِيْمَ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَاصِمِ الْجَبَابِرَةِ

فضیلت دی۔ وہ یوم جزا کا مالک ہے۔ وہ جباروں اور

وَالْمُتَمَرِّدِيْنَ وَمُبِيْدِ الطُّغَاةِ وَالْمُعْتَدِيْنَ وَقَامِعِ

سرکشوں کو ہلاک کرنے والا اور حد سے گزرنے والے شریروں و باغیوں کو نیست کرنے والا ہے۔

رُءُوْسِ الْفَرَاعِنَةِ وَاَهْلِ الْبِدْعِ وَالْمُلْحِدِيْنَ ذٰلِكُمُ

فرعونوں کے سروں کو کاٹنے والا ہے اور اہل بدعت اور ملحدین کا قلع قمع کرنے والا ہے۔ یہ تمہارا

اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۝ يَا مَنْ زَيَّنَ

پالنے والا اللہ ہے اللہ تعالیٰ برکت والا، رب العالمین ہے۔ اے وہ ذات

الْكَآئِنَاتِ بِمَلَابِسِ التَّكْوِيْنِ وَاَرْسَلَ نَجَآئِبَ

جس نے لباس تکوین کے ساتھ کائنات کو زینت دی

الْمَلَكُوْتِيَّاتِ تَقُوْدُ جَنَائِبَ الْمُكَرَّمِ الْمَتِيْنِ۔ يَامَنْ

اور جناب مکرم متین کو ملکوتیات کی طرف بھیجا۔ اے وہ

نَشَرَ سَحَائِبَ عُقُوْدِ عَفْوِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ۔

ذات جس نے تمام مخلوق پر عفو عقود کے بادل پھیلائے۔

يَامَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ مُلْكِهٖ وَلَا مُعِيْنَ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اے وہ ذات جس کا نہ ملک میں کوئی شریک ہے اور نہ مدد گار ہے۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔

مُعْتَرِفِيْنَ بِالْعَجْزِ عَنِ الْقِيَامِ بِحَقِّ عِبَادَتِكَ

ہم اس بات کا اعتراف کرنے والے ہیں کہ تیری عبادت کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ اور

بِالْعَجْزِ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ عَلٰى مَا اَمَرْتَ مِنَ الْقِيَامِ

تجھ سے مدد مانگتے ہیں ان حقوق کے قیام پر

بِحُقُوْقِكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ، يَاذَا الْفَوْزِ الْعَظِيْمِ

جن کا تو نے ہر وقت اور ہر زمانے میں حکم دیا۔ اے وہ ذات جو بڑی کامیابی والی ہے

يَاذَا الْفَضْلِ الْعَمِيْمِ، يَامَنْ يُّحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ

اے عام فضل والے اے وہ ذات جو ہڈیوں کو زندہ کرتی ہے جب وہ بوسیدہ ہوجائیں،

رَمِيْمٌ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ اَهْلِ الدِّيْنِ

ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت دے، جو اہل دین

الْقَوِيْمِ۔ صِرَاطَ اَهْلِ الْاِسْتِقَامَةِ وَالتَّقْوِيْمِ۔ صِرَاطَ

قویم اور اہل استقامت و تقویم کی راہ ہے۔ان لوگوں کا راستہ

الَّذِيْنَ نَظَرْتَ بِعَيْنِ عِنَايَتِكَ اِلَيْهِمْ هُمْ اَهْلُ الْعَزْمِ

دکھاجن کی طرف تونے نظر عنایت کے ساتھ دیکھا۔ وہ اہل عزم و قلب

وَالْقَلْبِ السَّلِيْمِ۔ صِرَاطَ اَهْلِ الْاِخْلَاصِ وَالتَّسْلِيْمِ۔

سلیم ہیں۔ ہمیں اہل اخلاص اور اہل تسلیم کی راہ دکھا ، ان

صِرَاطَ الَّذِيْنَ تَمَسَّكُوْا بِالْهُدٰى وَفَرِحُوْا بِهَا صِرَاطَ

لوگوں کاراستہ جنہوں نے ہدایت کے ساتھ تمسک کیااور اس کے ساتھ خوش ہوئے۔ان لوگوں کا راستہ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

جن پر تو نے انعام کیا جو انبیاء صدیقین،

وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔ وَاَمْدِدْنَا مَلَآئِكَةَ الظَّفَرِ

شہداءاور صالحین کا راستہ ہے۔ کامیابی و تمکین کے ملائکہ

وَالتَّمْكِيْنِ۔ وَصَرِّفْنَا فِى الْكَآئِنَاتِ، وَالْمَكْنُوْنَاتِ

کے ساتھ ہماری مدد فرما ۔ ہمیں کائنات ، مکنونات

وَالتَّكْوِيْنِ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

اور تکوین میں تصرف دے۔ان لوگوں کی راہ نہ دکھا جن پر غضب کیاگیا اورنہ گمراہ لوگوں کا راستہ۔

اٰمِیْنَ۔ لَا تَجْعَلْنَا ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ وَلَاعَنْ بَابِكَ
آمین! ہمیں گمراہ اور گمراہ کرنے والوں کے زمرے میں نہ کرنا اور ہمیں اپنے دروازے سے
مَطْرُوْدِیْنَ۔ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَةِ الْمُتَّقِیْنَ بِرَحْمَتِكَ
مت دھتکارنا، اور ہمارا حشر متقین کے زمرے میں کرنا اپنی رحمت کے ساتھ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۝
اے زیادہ رحم فرمانے والے، سب رحم کرنے والوں سے۔ اور اللہ درود و سلام بھیجے سیدنا محمد ﷺ اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر

(شرح شمس المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ نمبر 120,121)

یہ اس کی زجر ہے اسے پڑھیں۔

اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِیَّةُ ذَوَاتُ النَّوَاتِ النُّوْرَانِیَّةِ
اے روحانی ارواح ، نورانی ذات والے
الْمُشَعْشِعَةِ بِالْمِنَنِ الرُّوْحَانِیَّةِ وَالنَّوَامِیْسِ
چمکدار ، ساتھ روحانی احسانوں اور ،
الرَّبَّانِیَّةِ الدَّآئِمَةِ فِیْ لَطَآئِفِ تَصْرِیْفِ الْحُرُوْفِ
ربانی عزتوں کے ، جو حروف کی تصریف کے لطائف

وَدَقَآئِقِ مَعَارِفِهَا الْمُكَوَّنَةِ الْمُوَكَّلَةِ بِتَسْخِيْرِ

اور معارف کے دقائق میں ہمیشہ رہنے والے ہیں جو تسخیر

الْقُلُوْبِ وَالْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِيَّةِ رُوْحَانِيَّةِ الْاَعْدَادِ

قلوب اور روحانی ارواح کے ساتھ مقررہ اور موکلہ ہیں

وَعَوَارِفِ اَسْرَارِهَا الْمَخْزُوْنَةِ، اَجِيْبُوْٓا اَيَّتُهَا

اور جو ان کے عوارف کے اسرار ہیں۔ جو چھپے ہوئے ہیں، جواب دو اے

الْاَرْوَاحُ الْعِظَامُ وَالْمَلَآئِكَةُ الْكِرَامُ جِبْرَئِيْلُ

بزرگ ارواح اور ملائکہ کرام جبریل

وَمِيْكَآئِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَرُوْقِيَآئِيْلُ، تَوَكَّلُوْا

ومیکائیل واسرافیل و روقیائیل، تم

بِخِدْمَةِ مَنْ دَعَاكُمْ وَكُوْنُوْا عَوْنًالِّيْ وَاتِّصَالِ

خدمت کے لیے مقرر ہوان کے لیے جنہوں نے تمہیں بلایا ہے اور میرے مدد گار بنواور قبولیت

الْاِجَابَةِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِهْيًا اِشْرَاهِيًا اَذُوْنَاىْ

کے ساتھ مل جاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے۔ اِهْيًا اِشْرَاهِيًا اَذُوْنَاىْ

اَصْبَاءُوْثَ اٰلَ شُدَّاىْ۔ اِفْهَمُوْا مُرَادِىْ وَاقْضُوْا

اَصْبَاءُوْثَ اٰلَ شُدَّاىْ میری مراد سمجھو، میری

حَاجَتِیْ وَتَوَلَّوْا خِدْمَتِیْ بِحَقِّ اللّٰہِ الْفَتَّاحِ الرَّزَّاقِ
حاجت پوری کرو۔ میری خدمت بجا لاؤ اللہ کے حق میں جو فتاح ، رزاق ،
الْحَلِیْمِ الْوَھَّابِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الْاٰلَاءِ اللَّطِیْفِ
حلیم وہاب بہت بلند، بڑی نعمتوں والا ہے بہت لطف فرمانے والا
الْکَبِیْرِ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلَكُ الْاَخْضَرُ
بلند ذات ہے کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ اے ملک اخضر تم قبول کرو۔
بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ وَعَلَیْكَ ٥
برکت ڈالے اللہ تعالیٰ تجھ میں اور تجھ پر

(شرح شمس المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ، صفحہ نمبر 122)

9۔ سورہ فاتحہ کی دعوت ودعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
اللہ کے نام سے شروع جو مہربان نہایت رحم والا ۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو رب
الْعٰلَمِیْنَ ٥ حَمْدًا یَّفُوْقُ اَجْمَلَہٗ وَاَکْمَلَہٗ وَاَفْضَلَہٗ
العالمین ہے۔ ایسی حمد جس کی اجمل، اکمل اور افضل
حَمْدًا لِّحَامِدِیْنَ وَانْغَمِسْ فِیْ بَحْرِ نُوْرِ ذٰلِكَ
حامدوں کی حمد پر فوقیت ہے اور میں اس نور حمد

الْحَمْدِ اِنْغِمَاسًا يَّشْغُلُنِیْ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا بِالْعِزِّ
کے دریامیں غوطہ لگاؤں ایسا غوطہ جو میرے ظاہر و باطن پر شامل ہوجائے۔ عزت
وَالْهَيْبَةِ وَالتَّمْكِيْنِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَاَعْتَصِمُ بِهٖ
ہیبت اور تمکین کے ساتھ، قیامت تک اس کے ساتھ مجھے تمسک کرنا ہے
عِصْمَةً تَحُفُّنِیْ وَتَحْفَظُنِیْ مِنَ الْمُضِرِّيْنَ وَالْاَعْدَآءِ
جو مجھے ڈھانک دے اور نقصان پہنچانے والوں اور دشمنوں سے میری
الْمُصِرِّيْنَ حَمْدًا يَّكُوْنُ لِیْ رِضَآءً وَّفَرَطًا وَّفَرَحًا
حفاظت کرے ۔ ایسی حمد جو میرے لیے موجب رضا پیش خیمہ و خوشی
وَّغِنًی لَّآ اَفْتَقِرُ مَعَهٗ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
و تونگری ہو جس کے ساتھ میں کسی کا محتاج نہ ہوں اولین و آخرین میں سے ،
وَيَكُوْنُ لِیْ وِجْهَةً وَّعِزًّا اَسْتَعِزُّ بِهٖ حَتّٰی اُذِلَّ بِهٖ
اور وہ میرے لیے عزت کا باعث ہو، میں اس سے عزت طلب کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ میں
سَطْوَةَ الْجَبَّارِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الَّذِیْ وَسِعَتْ
جباروں کی سطوت دور کروں وہ رحمٰن جس کی
رَحْمَتُهٗ كُلَّ شَیْءٍ يَّشْهَدُ بِهَا كُلُّ مَوْجُوْدٍ بِمَآ
رحمت ہر چیز کو وسیع ہے ہر ایک موجود چیز اس کی گواہ ہے۔ ساتھ اس کے

اَقَرَّبِهٖ مِنَ الْاِحْسَانِ فَكُلُّ مَبْدَاٍ وَّفِيْهِ مِنَ
جو اقرار کیا اس کے احسان سے۔ پس ہر مبدأ میں
الْاَسْرَارِ وَالْعَلَانِيَةِ وَغَايَتِهِ الَيْهَاسِرًّا وَّ اِعْلَانًا،
اسرار اور اعلانیہ ہیں اور اس کی انتہائی پوشیدگی ، اور
اَسْئَلُكَ بِهٰذَا السِّرِّ الَّذِىْ اَوْضَحْتَهٗ وَكَانَ ظَاهِرًا
ظاہر میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس راز کے ساتھ جسے تو نے واضح کیا
لِّلْعَيَانِ اَنْ تَغْمِسَنِىْ فِىْ هٰذَا الْبَحْرِ غِمْسَةً لَّا
اور وہ عیان کے لیے ظاہر تھا کہ مجھے اس دریا میں غوطہ دے
تُفَارِقُنِىْ فِىْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ وَالْاَحْيَانِ وَيَكُوْنُ لِىْ
جو کبھی مجھ سے الگ نہ ہو کسی سے الگ نہ ہو کسی وقت یا کسی زمانے میں اور میرے لیے
عُدَّةً وَّعُمْدَةً لَّا اَفْتَقِرُ بَعْدَهَا فِىْ كُلِّ زَمَانٍ وَّمَكَانٍ
وہ تیاری وعمدگی ہو ، کہ پھر کسی دن یا کسی وقت میں اس کے بعد محتاج نہ ہوں
وَّجِهَةً اَعْتَصِمُ بِهَا مِنْ مَّكَآئِدِ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ،
اور وہ میرے لیے ایک جہت ہو جس کے ساتھ میں پناہ حاصل کروں انسان و جنات کے مکروں سے۔
الرَّحِيْمِ الَّذِىْ لَطَفَ بِىْ فِيْمَا سَبَقَ فَكَانَتْ تِلْكَ
الرحیم جس نے میرے ساتھ لطف کیا اس میں جو گزرا۔ پس وہ رحمت سبقت کرنے والی تھی اس سے طرف میرے

الرَّحْمَۃُ سَابِقَۃٌ مِّنْہُ اِلَیَّ فِی الْاَزَلِ الْقَدِیْمِ۔ فَھَا

درمیان قدیم کے۔ پس میں اب الٹ پلٹ ہوتا ہوں

اَنَا اَتَقَلَّبُ فِیْھَا مُذْ وَجَدْتُّ عِلْمًا وَّ خَلْقًا بِاَعْذَبِ

جب سے میں نے علم اور پیدائش پائی ہے ساتھ میٹھے ورد

وِرْدٍ وَّ اَطْیَبِ نَعِیْمٍ۔ اَسْئَلُكَ یَا مَوْلَایَ اِسْبَاغَ

اور عمدہ نعمتوں کے ساتھ۔ اے میرے مولیٰ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ مِنَّتِكَ بِسَابِقِ رَحْمَتِكَ فَلَا

نعمت کو کامل کرنا اور اپنی سابق رحمت کے ساتھ ہمیشہ احسان کرنا۔ پس میں کسی

اَخْشٰی کَیْدًا مِّنْ کُلِّ ذِیْ مَکْرٍ لَّئِیْمٍ اَنْ تُطَھِّرَنِیْ

لعین مکر والے کے مکر کا خوف نہیں کرتا ہوں اور مجھے خلق (پیدائش) میں پاک کر

خَلْقًا وَّ خُلُقًا مِّنْ کُلِّ ذِیْ وَصْفٍ ذَمِیْمٍ مَالِكِ

اور خُلق (عادات میں) ہر برے وصف سے بھی پاک کر۔

یَوْمِ الدِّیْنِ o الَّذِیْ تَعَاظَمَ شَانُہٗ عَنْ اَنْ یَّفْتَقِرَ

وہ یوم جزاء کا مالک ہے۔ اس کی شان بہت بڑی ہے۔ اس بات سے

اِلٰی شَرِیْكٍ وَّ اِعَانَۃِ مُعِیْنٍ، حَکَمَ عَلٰی مَنْ فِیْ

کہ شریک کی طرف محتاج ہو یا مددگار کی مدد کی طرف۔ حکم چلایا ہے ہر ایک

الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ بِقُدْرَتِهِ الْقَامِعَةِ لِجَمِيْعِ
پر جو ملک اور ملکوت میں ہے اپنی قدرت کے ساتھ تمام
الْجَبَّارِيْنَ وَالْمُتَكَبِّرِيْنَ۔ اَلشَّدِيْدِ الْبَطْشِ عَلَى
جباروں اور متکبروں، سرکشوں اور ظالموں پر
الطُّغَاةِ الظَّالِمِيْنَ الْقَاهِرِ بِشِدَّةِ قَهْرِهٖ وَقُوَّتِهٖ
قہر کرنے والا ہے جو قہر کی سختی ،قوت اور گرفت کے ساتھ قاہر ہے ان کے لیے
وَبَطْشِهٖ لِمَنْ تَمَرَّدَ وَطَغٰى مِنَ الطُّغَاةِ وَالْمَرَدَةِ
جو سرکش و نافرمان ہوئے نافرمانوں اور
الْقَاصِمِ مَنْ شَارَكَهٗ فِيْ عَظَمَتِهٖ وَكِبْرِيَائِهٖ
سرکشوں میں سے ، ہلاک کرنے والا ہے اسے جس نے اس کی عظمت اور کبریائی میں شریک کیا جسے
اَخَذُوْ هَالِكًا مَّعَ الْهَالِكِيْنَ أَسْئَلُكَ اَنْ
اس نے پکڑا وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوگیا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یہ کہ تو
تُسَخِّرَلِيْ قُلُوْبَ خَلْقِكَ يَا مُعْطِفَ الْقُلُوْبِ
میرے لیے اپنی مخلوق کے دل مسخر کردے۔ اے دلوں کو ملانے والے
يَا مُلِيْنَ الْحَدِيْدِ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُدُّوْحٌ (3 بار)
اے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کرنے والے اے بدوح

دَحُوْب (3بار) يَا مَالِكَ مُلُوْكِ الْعَوَالِمِ كُلِّهَا

دحوب ۔ اے تمام جہانوں کے بادشاہوں کے بادشاہ مجھے

اَجْمَعِيْنَ مَلِّكْنِىْ مِنْ نَّاصِيَةِ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى

مالک بنا فلاں کی پیشانی کا، یہاں تک

يَكُوْنَ فِىْ قَبْضَتِىْ مِنَ الْاَذِلِّيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

کہ تمام اذلین میرے قبضے میں ہوجائیں ۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں ،تو

سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ وَاَدْرِكْنِىْ

پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں سے ہوں میری مشکل حل فرما

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥

اے زیادہ رحم فرمانے والے۔سب رحم کرنے والوں سے

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ قَدِ ادَّخَرْتُكَ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ۔بے شک میں نے تجھے

لِفَقْرِىْ وَطَاقَتِىْ يَا مَنْ خَضَعَتْ لِعَظْمَةِ الْجَبَّارِيْنَ

اپنے فقرو فاقہ اور طاقت کے لیے ذخیرہ بنایاہے۔ اے وہ ذات جس کی عظمت کے آگے تمام جبار

وَالْمُتَكَبِّرِيْنَ لِجَلَالِهٖ طُغَاةُ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ

اور متکبر جھک گئے اور اس کے جلال کے سامنے انس و جن

الْمُتَمَرِّدِیْنَ یَا شَدِیْدَ الْبَطْشِ یَا عَظِیْمَ الْقَهْرِ یَا
کے سرکش ذلیل ہو گئے ۔ اے سخت گرفت والے اے بڑے قہر والے،
مُنْتَقِمُ مِنْ کُلِّ ذِیْ سَطْوَۃٍ مَّکِیْنٍ، اَیِّدْنِیْ بِنَصْرٍ
اے ہر سطوت والے مکین سے انتقام لینے والے۔ میری اپنی مدد
مِّنْكَ وَفَتْحٍ مُّبِیْنٍ، حَتّٰی اَقْهَرَ اَعْدَآئِیْ اَجْمَعِیْنَ۔
اور فتح مبین کے ساتھ تائید کر یہاں تک کہ میں اپنے تمام دشمنوں پر غلبہ حاصل کروں۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
ہمیں سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا
عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝
نہ کہ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی
هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ مَوَاهِبَ الصِّدِّیْقِیْنَ۔ وَاَشْهِدْنَا
ہمیں اپنے پاس سے صدیقین کے مواہب (عطیات) بخش دے اور
مَشَاهِدَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَاَمْدِدْنَا بِمَلَآئِکَةِ
ہمیں شہداء وصالحین کے حاضر ہونے کی جگہ حاضر کرا اور ہماری کامیابی
الظَّفَرِ وَالتَّمْکِیْنِ کَمَا قُلْتَ فِیْ قَوْلِكَ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ،
و تمکین کے ملائکہ کے ساتھ مدد کر۔ جیسے تو نے اپنے قول حق مبین میں فرمایا ہے

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

کہ تمہارا رب تمہاری تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد کرے گا

مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ

ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر وتقویٰ کرو اور کافر اسی

مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ

دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار

الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ

فرشتے نشان والے بھیجے گا۔ اسے اللہ نے تیرے لئے ایک بشارت بنایا ہے۔

وَصَرِّفْنَا فِى الْكَائِنَاتِ وَالْمُكَوَّنَاتِ وَافِضْ عَلَيْنَا

ہمیں کائنات و مکنونات میں تصرف دے۔

مِنْ فَيْضِ نَعْمَآئِكَ بَرَكَاتٍ تُعِيْدُ اِلَيْنَا مِنْ

ہم پر اپنی نعمتیں بہا اور ایسی برکتیں

بَرَكَاتِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔ وَلَا تَجْعَلْنَا ضَآلِّيْنَ

جو تو نے اولین و آخرین پر بہائیں۔ ہمیں گمراہ

وَلَا مُضِلِّيْنَ۔ وَلَا تَحْشُرْنَا فِىْ زُمْرَةِ الْبَاغِيْنَ،

اور گمراہ کرنے والے نہ بنا۔ ہمارا حشر باغی لوگوں میں نہ کرنا۔

يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ وَاَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ

اے مستغیثین کے غیاث ! میری مدد فرما اور مجھے اپنے خفی لطف کے ساتھ پالے۔

الْخَفِيِّ فَاِنَّ مَنْ اَخْفَيْتَهٗ تَحْتَ خَفِيِّ لُطْفِكَ فَقَدْ

بے شک جسے تونے اپنے لطف میں پوشیدہ کیا تووہ پوشیدہ ہوا اور اس نے پائی

خَفِيَ وَشُفِيَ وَعُوفِيَ وَكُفِيَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

شفاء، عافیت اور کفایت۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، تیری ذات پاک ہے

اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (سات مرتبہ) وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ

میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں ۔مجھے اپنے سایہ رحمت کے سایہ میں

كَنَفِكَ الْوَفِيِّ الْحَصِيْنِ الْمَنِيْعِ الْكَافِي الْحَفِيْظِ

داخل کر جو وافی مضبوط کافی حفاظت والا

السَّاتِرِ الْمُحِيْطِ وَاغْمِسْنِيْ سَعَةَ رِزْقِكَ مِنْ

اور چھپانے والا اور محیط ہے

خَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَّفَرِّجْ عَنِّيْ

اوراپنی رحمت کے خزانوں سے وسیع رزق عطا کر وہ رحمت جو ہر چیز پر وسیع ہے۔

كُلَّ كَرْبٍ يَا مُفَرِّجًا عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ ۔ بِرَحْمَتِكَ

اے سختیوں کے کھولنے والے مجھ سے ہر تکلیف کو کھول دے اے مصیبت کے مارے لوگوں کو آسانیاں دینے والے!

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ شَهَتْ اَشْهَتْ اَلْمُقْسِطَ اَلْوَحَا

اپنی رحمت کے ساتھ اے ارحم الراحمین ۔ شہث اشہث المقسط الوحا

اَلْعَجَلْ يَا مَيْمُوْنُ وَ شَهَدْ اَنْ اَلْوَحَا يَا شَهَدْ اَنَّ

العجل یا میمون و شہدان الوحا یا شہدان

اَلْعَجَلْ تَوَكَّلُوْا بِكَذَا وَكَذَا اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِعِزِّ

العجل توکلوا بکذا وکذا میں تمہیں اللہ کی عزت اس کی

عِزِّ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِمَا جَرٰى

ذات کے نور اور فاتحہ الکتاب کی قسم دیتا ہوں اور اس کے ساتھ

بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَا اَجَبْتَ وَاَسْرَعْتَ

جسکے ساتھ اللہ کے پاس سے حکم جاری ہوا یہ کہ تم قبول کرو اور میری حاجت کے پورا کرنے کے لیے جلدی کرو

بِقَضَآءِ حَاجَتِيْ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ

اور وہ یہ ہے، بے شک اس کا حکم یہ ہے کہ جب کسی

اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ٥

چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا پس وہ چیز ہوجاتی ہے۔

(شرح شمس المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ نمبر 124,123)

10. سورہ فاتحہ کی دعوت ودعا

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ لُجَّةَ بَحْرِ اَحَدِيَّتِكَ وَطَمْطَامِ فَرْدِيَّتِكَ
اے رب مجھے اپنے بحر احدیت کی تہہ میں اور طمطام افرادیت میں داخل کر
حَتّٰى اَخْرُجَ اِلٰى نُضَارِ رَحْمَتِكَ وَعَلٰى وَجْهِیْ لَمْحَاتُ
یہاں تک کہ میں تیری رحمت کی سرسبزی کی طرف جاؤں۔ میرے منہ پر تیری رحمت کے
الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰثَارِ رَحْمَتِكَ مُهَابًا بِهَيْبَتِكَ قَوِيًّا
آثار سے قرآن کے لمحات ہوں تیرے ہیبت کے ساتھ ہیبت والا تیری قوت کے ساتھ
بِقُوَّتِكَ عَزِيْزًا بِعِزَّتِكَ وَاَلْبِسْنِیْ خُلَعَ الْعِزِّ
قوی اور تیری عزت کے ساتھ میں عزیز ہو جاؤں۔ مجھے عزت اور قبولیت کا لباس
وَالْقَبُوْلِ وَسَهِّلْ عَلَىَّ تَسَاهِيْلَ الْوَصْلِ وَالْوِصَالِ
پہنا۔ وصل و وصال کے راستے مجھ پر آسان کردے
وَتَوِّجْنِیْ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَاَلِّفْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ اَحْبَابِكَ
اور مجھے کرامت کا تاج پہنا دے۔ میرے اور اپنے احباب کے درمیان الفت ڈال دے۔
يَامَالِكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، يَا مَنِ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ
اے دنیا وآخرت کے مالک اے وہ ذات جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا۔

خَلِيْلًا وَّ كَلَّمَ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا وَّ كَرَّمَ مُحَمَّدًا صَلَّى
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْرِيْمًا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ o
عزت بخشی۔ سلامتی ہو! یہ بات ہے رب رحیم کی۔
يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o
اے یوم حشر کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
اور ان لوگوں کا راستہ نہ دکھا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہ لوگوں کا۔

(شرح شمس المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ نمبر 129)

11 سورہ فاتحہ کی دعوت ودعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام
الْعَالَمِيْنَ o حَمْدًا يَّكُوْنُ لِيْ رِضَاءً وَّلِيْ مَرْضَاةً عِنْدَ
جہانوں کا رب ہے۔ ایسی حمد جو میرے لئے رضامندی

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o الَّذِیْ دَحَی الْاَقَالِیْمَ،

اور رب العالمین کے نزدیک خوشنودی کا سبب ہو وہ رحمان و رحیم ہے۔ اس نے اقالیم کو بچھایا

وَاخْتَصَّ مُوْسَی الْکَلِیْمَ، یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ،

حضرت موسیٰ کو کلیم مخصوص کیا۔ وہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے جبکہ وہ بوسیدہ ہو جائیں۔

فَھُمَا اسْمَانِ عَظِیْمَانِ شِفَآءٌ لِّکُلِّ دَآءٍ سَقِیْمٍ، وَطَرِیْقٌ

پس یہ دونوں اسم بہت بڑے ہیں۔ یہ ہر بیمار کے لیے شفاء و علاج ہیں۔

لِّجَنَّاتِ النَّعِیْمِ، وَنَجَاۃٌ مِّنْ عَذَابِ الْجَحِیْمِ، مَالِكِ

اور جنات نعیم کی طرف راستہ ہیں۔ دوزخ کے عذاب سے نجات ہیں۔

یَوْمِ الدِّیْنِ o لَیْسَ لَهٗ فِیْ مُلْکِهٖ شَرِیْكٌ وَّلَا مُنَازِعٌ

یوم جزا کا مالک ہے۔ اس کا سلطنت میں کوئی شریک نہیں ہے اور نہ کوئی اس سے جھگڑنے والا ہے

وَّلَا مُعِیْنٌ، اِیَّاكَ نَعْبُدُ بِالْاِقْرَارِ وَنَعْتَرِفُ

اور نہ کوئی مدد گار۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اقرار کے ساتھ اور اپنی تقصیر کا اعتراف

بِالتَّقْصِیْرِ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ

کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد لاشریک ہے۔

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ، وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا

اس کے لیے ملک ہے۔ وہ حق مبین ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْاَمِيْنُ۔ وَاللّٰهُ مُكَوِّنُ

محمد ﷺ اللہ کے رسول صادق امین ہیں ۔ اللہ مکون (تشکیل کرنے والا)

الْاَكْوَانِ وَعَالِمُ خَفِيَّاتِ الْاِضْمَارِ وَ مُكَوِّرُ اللَّيْلِ

ہے اکوان کا اور خفیات و مضمرات کو جاننے والا ہے۔ وہ لپیٹنے والارات دن کا ہے

وَالنَّهَارِ، حُجَّتِىْ لِكُلِّ الْعَالَمِيْنَ وَ وِجْهَتِىْ اِلَى

میری حجت تمام عالمین (جہانوں) کے لیے ہے، اور تو ہی میری سمت توجہ ہے

الْاَقْرَبِيْنَ وَالْاَبْعَدِيْنَ مِنَ الْاَجْنَاسِ الْمُخْتَلِفِيْنَ۔

تمام قریب اور بعید پر ۔ اور ہم حاجت پر تجھ سے

وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ بِكَ عَلٰى كُلِّ حَاجَةٍ مِّنْ اُمُوْرِ

ہی مدد طلب کرتے ہیں جو امور

الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ يَا مَالِكَ مُلُوْكِ الْعَوَالِمِ

دنیا و دین سے ہیں۔ اے اللہ! اے تمام عالموں کے ملوک کے مالک

كُلِّهَا اَجْمَعِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے اور میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ رَبِّ نَجِّنِىْ وَاَدْرِكْنِىْ بِرَحْمَتِكَ

اے رب! مجھے نجات دے اور مجھے پا لے اپنی رحمت کے ساتھ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَنَجِّنِیْ مِمَّا
اے ارحم الراحمین اے رب العالمین۔ اور مجھے نجات دے
اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ
اس چیز سے جس سے میں ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں، ہمیں سیدھی راہ دکھادے۔ ان لوگوں کی راہ جن
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا
پر تونے انعام کیا ہے اور ان کی راہ نہ دکھا جن پر غضب ہوا اور نہ ہی
الضَّآلِّیْنَ٥ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْلِیْ عَبْدَكَ الْاَخْضَرَ اِنَّكَ عَلٰی
گمراہوں کی راہ دکھا۔ اے اللہ! میرے لئے اپنے سرسبز وشاداب بندے (حضرت خضر علیہ السلام) کو مسخر کردے
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ٥
بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

شرح شمس المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ نمبر 131,130)

12. برائے تسخیر و محبت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین۔
تَوَكَّلْ یَا جِبْرَآئِیْلُ اَنْتَ وَاَعْوَانُكَ بِحَقِّ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ
اے جبرائیل تو اور تیرے مددگار ساتھی موکل ہوں واسطے عزیز، جبار،

الْكَرِيْمِ الْوَهَّابِ الْقَهَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اَلْقِ مَحَبَّةَ كَذَا
کریم ، وہاب ، قہار کے ۔ اے اللہ تو فلاں کی محبت
فِيْ قَلْبِ كَذَا بِحَقِّ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ
فلاں کے دل میں (الرحمٰن الرحیم مالک یوم
الدِّيْنِ) وَبِحَقِّ اللهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ،
الدین) کے واسطے اور اللہ الحی القیوم الواحد الاحد کے واسطے ڈال
تَوَكَّلْ يَا اِسْرَافِيْلُ اَنْتَ وَاَعْوَانُكَ، وَاَلْقِ مَحَبَّةَ كَذَا
دے ۔ اے اسرافیل تو اور تیرے مددگار ساتھی بھروسہ رکھیں اور فلاں کی محبت
فِيْ قَلْبِ كَذَا بِحَقِّ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ)
فلاں کے دل میں (ایاک نعبد و ایاک نستعین)
وَبِحَقِّ الْمَلِكِ الْمُقْتَدِرِ الْمُقَدِّمِ الْمُبْدِءِ الْمُعِيْدِ،
کے واسطے ڈال دے اور ملک المقتدر المقدم المبدی المعید
تَوَكَّلْ يَا رُوْقِيَائِيْلُ اَنْتَ وَاَعْوَانُكَ وَاَلْقُوْا مَحَبَّةَ
کے واسطے ڈال دے اے روقیائیل ! تو اور تیرے مددگار ساتھی مقرر ہوں
كَذَا فِيْ قَلْبِ كَذَا بِحَقِّ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ)
اور فلاں کی محبت فلاں کے دل میں ڈال دو (اھدنا الصراط المستقیم)

وَبِحَقِّ الْفَرْدِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ تَوَكَّلْ يَا نُوْرَ آئِيْلُ اَنْتَ
کے واسطے سے اور الفرد الحی القیوم کے واسطے ۔ بھروسہ کر اے نورائیل تو
وَاَعْوَانُكَ وَاَلْقُوْا مَحَبَّةَ كَذَا فِيْ قَلْبِ كَذَا بِحَقِّ
اور مددگار ساتھی فلاں کی محبت فلاں کے دل میں ڈال دے ، واسطے
الْوَاحِدِ الْعَلِيْمِ الْجَوَادِ الْكَرِيْمِ تَوَكَّلْ يَا عِزْرَآئِيْلُ
الواحد العلیم الجواد الکریم کے ، اے عزرائیل
اَنْتَ وَاَعْوَانُكَ سَمِيْعًا مُّطِيْعًا وَّاَلْقُوْا مَحَبَّةَ كَذَا
تواور تیرے مددگار ساتھی مقرر ہوں سمیع و مطیع ہو کر اور فلاں کی محبت فلاں
فِيْ قَلْبِ كَذَا بِحَقِّ (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵
کے دل میں واسطے (صراط الذین انعمت علیھم
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) وَبِحَقِّ الْقَاهِرِ
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین) کے اور واسطے القاہر
الْعَزِيْزِ الْجَلِيْلِ الْكَبِيْرِ تَوَكَّلْ اَنْتَ وَاَعْوَانُكَ سَمِيْعًا
العزیز الجلیل الکبیر کے موکل ہوں تو اور تیرے مددگار ساتھی سمیع
مُّطِيْعًا وَّاَلْقُوْا مَحَبَّةَ كَذَا وَكَذَا فِيْ قَلْبِ كَذَا بِحَقِّ
و مطیع ہو کر اور ڈال دو فلاں کی محبت فلاں کے دل میں ،" اُن (بتوں) سے اللہ تعالیٰ کی

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۝

محبت جیسی محبت کرتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں" کے واسطے

شرح شمس المعارف۔ مصنف، حضرت الشیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ نمبر 131)

عمل خاص سورۃ فاتحہ

حضرت شیخ المشائخ مرشدی وجدی مدظلہ العالی نے فرمایا کہ غریب خانہ پر مولانا مفتی عزیز الحسن صاحب بریلوی اپنے آخر زمانہ حیات میں اس غرض سے تشریف لائے کہ عمل سورہ فاتحہ اس فقیر کو عنایت فرمائیں میں اُس وقت دہلی میں تھا مفتی صاحب اپنے وطن کو واپس ہوئے اتفاقات زمانہ سے یہ فقیر دہلی سے بریلی آیا مفتی صاحب نے دعوت کی اور حاضرین کو ہٹا کر تخلیہ میں اس عمل کی اجازت بخشی یہ عمل بہترین اعمال سے ہے مفتی صاحب فرماتے تھے کہ یہ عمل خاص ودیعت الٰہی ہے ہر مرض کے لیے دوا ہے سوائے موت کے، فتوح غیب بھی اس سے حاصل ہوتا ہے اور جلب منفعت اور سلب امراض اور انشراح صدر اور کشف انوار اور درستی احوال اور دفع اہوال اور رفع حزن و ملال اور مصقلہ قلب اور بہت سے فائدے بیحد اور بیشمار اس کے متعلق ہیں، یہ عمل مستغنی عن التوصیف ہے چاہیے کہ ہر ماہ ثابت کے عروج ماہ میں اول روز جمعہ کو بعد طلوع صبح اس عمل کو شروع کرے اس طرح کہ

یوم جمعہ کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 787 مرتبہ پڑھے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

یوم ہفتہ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ 1441 مرتبہ پڑھے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

یوم اتوار کو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ 1111 مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

یوم پیر کو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ 1011 مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

یوم منگل کو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ 1711 مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

یوم بدھ کو صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ 1201 مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

یوم جمعرات کو غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اٰمِيْنْ 1221 مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

اس عمل کو ایک سال تک ہر ماہ ثابت کے نوچندی جمعہ سے شروع کر کے عمل میں لاوے یہ عمل خاندان قادریہ میں مظہر العجائب والغرائب ہے ایام قراءت عمل میں ترک حیوانات جلالی و جمالی اور مکروہات اور محرمات اور لزوم عزلت اور صوم اور لطافت وطہارت اور غسل اور استعمال عطر اور بخور ملحوظ رکھے شرح ماہ ثابت واسطے حصول جاہ و حشمت وترقی درجات بہادوں اگھن پہاگن جیٹھ اور ماہ ذو جہتین برائے فلاح و تسخیر و محبت و جذب القلوب کنوار پوس چیت اساڑھ اور ماہ منقلب برائے تخریب اعداء کاتک ماگھ بیساکھ ساون میں اس عمل کے لیے اجازتِ استاد ضرور ہے بغیر اجازت جو پڑھے گا بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھاوے گا۔

حوالہ۔(وظائف اشرفی از شیخ المشائخ سید شاہ ابو محمد علی حسین صاحب اشرفی جیلانی صفحہ نمبر 101)

واسطے قبولیت دُعاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الۡحَمۡدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَاذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ يَاحَیُّ يَاقَیُّوۡمُ ،وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّاھُوَالرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ٥ الٓمّٓ٥ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ٥ يَاخَيۡرَالۡوَا رِثِيۡنَ يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡن يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ يَا سَمِيۡعَ الدُّعَآءِ يَآاَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَارَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ، الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ۔ يَارَحۡمٰنُ يَا رَحِيۡمُ يَا سَرِيۡعُ يَا كَرِيۡمُ يَالَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ٥ اَنۡتَ حَسۡبِىۡ وَنِعۡمَ

الْوَكِيْلُ وَ اسْمُ اللهِ تَعَالَى الْاَعْظَمُ الَّذِىْٓ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنِّىْٓ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

حدیثِ مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: "**مَنْ صَمَتَ نَجَا**" یعنی جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

حدیثِ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے اگر اپنی امت سے کوئی خوف ہے تو وہ زبان کا خوف ہے۔ **اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىَ اللِّسَانُ**
"اپنی اُمت سے میں جس چیز کا زیادہ خوف کرتا ہوں وہ زبان ہے" (ترمذی شریف)

روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے پاس ایک عالم آیا تو آپ خاموشی سے ہی بیٹھے رہے اور اُس عالم سے گفتگو نہ فرمائی۔ جب عالم دربارِ مجدّد سے باہر آیا تو کہنے لگا کہ ہم تو حضرت مجدّد سے کچھ کلام سننے آئے تھے مگر حضرت نے کوئی کلام ہی نہیں فرمایا لہٰذا ہمیں یہاں آنے میں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حضرت مجدّد الف ثانی کو جب اُس کی اِس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جسے ہماری خاموشی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو اسے ہمارے کلام سے بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

سورہ آلِ عمران

سورہ آلِ عمران کے آخری رکوع کی روزانہ تلاوت سے تہذیب نفس و تزکیہ اخلاق اور تطہیرِ قلب حاصل ہونا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحمت والا ہے
اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ
بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات
وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ○ۚۙ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ
اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔ جو اللہ کی یاد کرتے
اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ
ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور
خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا
زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار
بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ
نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے رب ہمارے بے شک

تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی
اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ
مددگار نہیں۔ اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے
اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ
کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور
عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا
ہماری برائیاں محو فرمادے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ اے رب ہمارے
مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ
اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت
لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ
کے دن رسوانہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ
میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو تو وہ
بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے

وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا
سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں
الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ
اللہ کے پاس کو ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب
الثَّوَابِ ۝ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ۝
ہے اے سننے والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے گا۔
مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝
تھوڑا برتنا ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا
لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ
بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے
اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ
سب سے بھلا اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ

پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اُترا اور جو ان کی طرف اُترا ان کے دل اللہ

لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

کے حضور جھکے ہوئے اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ يٰٓاَيُّهَا

کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۖ وَاتَّقُوا

ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اللہ سے ڈرتے رہو اس اُمید پر کہ کامیاب ہو

شانِ اہلِ بیت

اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ

کہ میری اہل بیت کی مثال اے مسلمانوں تمہارے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی ہے جو شخص بھی اس میں سوار ہو گیا بچ گیا اور جو سوار نہ ہوا ہلاک ہو گیا۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامان آلِ رسول

ختم شریف

باوضو دوزانوں بیٹھیں سامنے شیرینی حلال وطیب اور صفائی سے تیار کی ہوئی کُل یا جز اور پانی کا ایک گلاس رکھ لیں۔اگر ختم شریف پڑھنے والے مرد یا عورت یا بچے کو کوئی سورت یاد نہ ہو تو درج ذیل سورتیں اور آیات کو پڑھ کر دعا کر لیں۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ط
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ
آپ فرمادیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ ومعصوم محبوب،صلی اللہ علیک وعلیٰ آلِک واصحابک وبارک وسلم) اے کفر کرنے والو میں نہیں پوجتا جو کچھ کہ تم پوجتے ہو
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝
اور نہ ہی تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں
وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ط لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ ع
جو کچھ کہ تم پوجتے ہو اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جو کچھ کہ میں پوجتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ (تین مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝
آپ فرما دیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب ،صلی اللہ علیک وعلیٰ آلِک واصحابک وبارک وسلم) اور اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہ) حقیقی ایک ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) بے نیاز ہے اور (اُس نے) کسی کو نہیں جنا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
اور نہ وہ (کسی) سے جنا گیا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ
آپ فرما دیجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب ،صلی اللہ علیک وعلیٰ آلِک واصحابک وبارک وسلم) میں صبح کے پروردگار (حقیقی) کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ
اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ ڈوبے اور (اُن) عورتوں کی شرارت جو گرہوں میں
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠
دم کریں (پھونکیں) اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
ساتھ (شروع) نام اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ) نہایت مہربان بڑے رحم فرمانے والے کے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ
آپ فرماد یجیے (اے محمد اے میرے محفوظ و معصوم محبوب، صلی اللہ علیك وعلی آلك واصحابك وبارك وسلم) میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا (حقیقی) پروردگار ہے سب لوگوں کا (حقیقی) بادشاہ ہے سب لوگوں کا
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ
معبود (برحق) ہے۔ وسوسے کے شر سے چھپے ہوئے شیطان کے جو کہ لوگوں کے
صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۠
سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے (وہ شیطان) خواہ جنوں کی جنس ہو یا آدمیوں کی جنس سے ہو

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾
سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ
روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد
نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ (آمين)
اور نہ بہکے ہوؤں کا
الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾
وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
راہ میں اُٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اِس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اُترا اور
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
جو تم سے پہلے اُترا اور آخرت پر یقین رکھیں ۝ وہی لوگ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ
اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان
رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا
بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔ ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ
سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ
اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا۔ سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً
خوف ہے نہ کچھ غم ۔ اور ہم نے تمہیں
لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
کے باپ نہیں ہاں اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور
شَيْءٍ عَلِيْمًا ٥ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ
اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥
(نبی) پر، اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

نوٹ: اس کے ساتھ آپ درودِ تاج بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَسَلٰمٌ عَلَى
پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے

الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ سب سے بڑا ہے، وہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہیں

شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ۝

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی (سورۃ طٰہٰ آیت 109)

شفاعتِ ولی اللہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن حساب و کتاب کے بعد جنتی، جنت میں جا رہے ہوں گے۔ایک طرف دوزخیوں کی صف ہوگی۔جب ان کے قریب سے کوئی اللہ کا ولی گزرے گا۔تو ان دوزخیوں میں سے کوئی ولی اللہ کو پہچان کر کہے گا "کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں" میں وہی ہوں جس نے دنیا میں ایک مرتبہ آپ کو پانی پلایا تھا اسی طرح "وقال بعضهم" ان میں سے کوئی اور کسی دوسرے جنتی کو دیکھ کر کہے گا "میں ہوں وہ جس نے آپ کو دنیا میں وضو کروایا تھا"

فَیَشْفَعُ لَهٗ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ۝ (پس وہ نیک لوگ اُن گنہگاروں کی شفاعت کریں گے جس سے اُن کی بخشش ہو جائے گی۔(مشکوٰۃ شریف)

واسطے پشت پناہی رجال الغیب: کسی بھی عمل کی ابتداء سے پہلے بہ نیت رجال الغیب مردانِ خدا جس سمت پہ اُس روز ہوں کھڑے ہو کر اُن کی طرف باادب رخ کر کے دائیں ہاتھ شہادت کی اُنگلی اس سمت کھڑی کر کے درج ذیل دعا مع ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ کر سات بار پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔
اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا
اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ يَا رِجَالَ الۡغَيۡبِ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ
سلام ہو تم پر اے نظر نہ آنے والو۔ سلام ہو تم پر
يَا اَرۡوَاحُ الۡمُقَدَّسَةُ اَعِيۡنُوۡنِىۡ بِقُوَّةٍ وَانۡظُرُوۡنِىۡ
اے پاکیزہ روحو! طاقت کیساتھ میری مدد کرو اور مجھ پر نظر رحمت کرو،
بِنَظۡرَةٍ اَجِيۡبُوۡنِىۡ بِدَعۡوَةٍ يَا نُقَبَآءُ يَا نُجَبَآءُ يَا رُقَبَآءُ
میری دعاء قبول کرو ۔ اے نقیبو! اے نجیبو، اے رقیبو!
يَا اَبۡدَالُ يَا اَوۡتَادُ اَرۡبَعَةُ يَا اِمَامَانِ يَا قُطۡبُ يَا فَرۡدُ
اے ابدالو، اے چار اوتادو، اے دو اماموں، اے قطب،
يَا اُمَنَآءُ اَغِيۡثُوۡنِىۡ بِغَوۡثِيَّةٍ وَّانۡظُرُوۡنِىۡ بِنَظۡرَةٍ وَّارۡحَمُوۡنِىۡ
اے فرد اے امینو میری مدد کرو اور میری طرف نظر رحمت کرو اور مجھ پر رحم کرو،

وَاحْصِّلُوْا مُرَادِیْ وَ مَقْصُوْدِیْ وَقُوْمُوْا عَلٰی قَضَآءِ
میری مراد پوری کرو میرا مقصد پورا کرو میری حاجات کو
اَحْوَالِیْ عِنْدَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
پیش کرو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
وَسَلَّمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ
اللہ تعالیٰ تم پر دنیا اور آخرت میں سلامتی نازل فرمائے۔ اے اللہ
صَلِّ عَلَی الْخِضْرِ۔
خضر پر رحمت نازل فرما

سفر پر نکلتے وقت کی دعائیں:

گھر سے نکلتے وقت داہناں پاؤں باہر رکھیں اور یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ایک مرتبہ)

اٰیت الکرسی (ایک مرتبہ)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۝ بڑی رحمت والا مہربان اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَلْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اُسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو
الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ
کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے
مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین
وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ٥
تین مرتبہ: یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا نَاصِرُ یَا نَصِیْرُ
ایک مرتبہ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ ٥ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ٥
تین مرتبہ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی

اَلْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ٥

سواری پر بیٹھ کر یہ دعاء پڑھے۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ

مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ٥

نحوست، تکالیف اور پریشانیوں سے بچاؤ کیلئے

یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ اے رحم کرنے والے، اے مہربان، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہر

یَا حَافِظُ یَا نَاصِرُ یَا مُعِیْنُ یَا شَافِیْ یَا کَافِیْ یَا قَادِرُ

چیز کو قائم رکھنے والے، اے حفاظت فرمانے والے، اے مدد فرمانے والے، اے نصرت فرمانے والے شفاء دینے والے، اے حاجات کو پورا کرنے والے، اے قدرت والے،

یَا کَرِیْمُ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ بِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ بِحَقِّ اِیَّاكَ

اے کرم فرمانے والے بطفیل کٓھٰیٰعٓصٓ ، حٰمٓعٓسٓقٓ اِیَّاكَ

نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ، اِحْفَظْنِیْ مِنْ نَّحُوْسَةِ

نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ الْمُشْتَرِیْ وَالزُّحَلِ وَالزُّهَرَةِ
سورج، چاند، مشتری، زحل، عطارد، زھرہ، مریخ، راس سورج، چاند، مشتری، زحل،
وَالْعُطَارِدِ وَالْمِرِّیْخِ وَالرَّاسِ وَالذَّنْبِ بِحَقِّ یَااَللّٰهُ
عطارد، زھرہ، مریخ، راس اور گناہ کی نحوست سے محفوظ فرما ، اے اللہ اپنے
یَآاَحَدُ یَاصَمَدُ یَالَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا
کرم کے طفیل، اے یکتا، اے بے نیاز، اے اولاد اور والدین سے پاک اور اپنا
اَحَدٌ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
ہمسر نہ رکھنے والے یکتا ۔ اللہ تعالیٰ اپنی بہترین مخلوق محمد ﷺ پر آپ کے تمام اصحاب
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o
پر رحمت نازل فرمائے ۔ اے رحم فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے رحم فرما

اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ لیں بچوں کے والدین بھی پڑھ سکتے ہیں ۔ نحوستِ سفلی و دیگر ہر طرح کی اِن کلمات کے پڑھنے سے وارد نہیں ہوتی ۔ اس کا عامل پریشانیوں نحوستوں سے حفاظت میں رہتا ہے ۔

داڑھی شریف

داڑھی شریف بڑھانا تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بلکہ خود حضور ﷺ کی نہایت پاکیزہ اور پیاری سنّت ہے۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آیاتِ مقدّسہ، احادیث مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال مبارک کی روشنی میں داڑھی بڑھانا واجب اور مونڈنا یا کترواکر ایک مُٹھی سے کم کردینا حرام ثابت کیا ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے "پاک ہے وہ ذات جس نے بنی آدم کے مردوں کو داڑھیوں سے زینت عطاء فرمائی"۔ اگر آپ غور کریں تو دیکھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے داڑھی شریف مرد کو عطاء فرمائی ہے عورت کو نہیں۔ داڑھی منڈوانا یا کترانا عورتوں کی شکل بنانا اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بگاڑنا اور فطرت کو بدل دینا ہے اسی لیے حضور ﷺ نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں (امام احمد)۔

قرآن کریم سورۃ النسآء میں ہمیں یہ بتاتا ہے کہ شیطان مردود نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ان الفاظ میں چیلنج کیا تھا۔ (کنز الایمان، سورۃ النساء، آیت نمبر 118 تا 121)

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ
اور بولا قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ
اور ضرور اُنہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور اُنہیں کہوں گا، کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝
اورضرور اُنہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان
يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ط وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ
کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان اُنہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان اُنہیں

جَهَنَّمُ ز وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ٥

وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اُس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے

اور سب سے پہلے شیطان کے اس داڑھی منڈوانے والے حکم کی تعمیل قوم لوط نے کی جن پر عذاب نازل ہوا اور وہ تباہ ہوئے۔ (دُرِّ مَنْثور)۔

ہندوستان میں یہ خباثت شیطان نے انگریز کے ذریعہ کی، انگریز نے جب یہ دیکھا کہ مسلمان کو جبراً اسلام سے دور نہیں کیا جاسکتا تو اُس نے یہ سکیم سوچی کہ مسلمان کو شعائر اسلام سے دور کر کے کمزور کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اُس نے اسلام کے ہر حکم کی مخالفت عملی طور پر شروع کردی کھانا کھڑے ہوکر کھانا، پینا بائیں ہاتھ سے، پیشاب کھڑے ہوکر کرنا، داڑھی منڈانا وغیرہ وغیرہ۔

احادیث مبارکہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو مونچھوں کو پست (یعنی چھوٹا) اور داڑھیاں کثیر و وافر (بڑی) رکھو (صحیح بخاری و مسلم شریف)۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مونچھیں پست کراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو (طبرانی، بیہقی شریف)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجوسی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں منڈواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو (طبرانی)۔ ایک وہ وقت تھا کہ دمشق کے والی سلطان حسن بن محمد نے داڑھی منڈوانے والوں کو ملک بدر کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت قاضی شریح کی داڑھی مبارکہ پیدائشی نہیں تھی آپ فرماتے تھے کاش مجھے دس ہزار کے بدلے داڑھی مل جائے اور حضرت احنف بن قیس کے تلامذہ و مریدین فرماتے ہیں کہ اگر ہمیں حضرت احنف کیلئے داڑھی مل جائے تو ہم اُس کو بیس ہزار درہم میں بھی خریدنا پسند کریں گے۔

داڑھی منڈوں سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نفرت کا عبرتناک واقعہ: سگِ ایران خسرو پرویز کے پاس حضرتِ عبداللہ بن حُذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ہاتھ سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا تبلیغی نامۂ مُبارَک پہنچا، تو اس ظالم و گستاخ نے نامۂ مبارک کو دیکھتے ہی غصّہ سے پھاڑ ڈالا اور اُس بدزَبان نے (آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ مبارک میں گستاخانہ کلمات کہے) اس کے بعد سگِ ایران خُسرو (کِسریٰ) نے باذان کو جو یمن میں اِس کا گورنر تھا اور عرب کا تمام مُلک اِس کے زیرِ اقتدار سمجھا جاتا تھا یہ حکم بھیجا کہ (یہاں پر بھی سگِ ایران کی بکواس حذف کی جاتی ہے) باذان نے ایک فوجی دستہ مامُور کیا جس کے افسر کا نام خرخَسرہ تھا۔ نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اثر و رسوخ پر گہری نظر ڈالنے کے لئے ایک مُلکی افسر بھی اُس کے ساتھ کیا جس کا نام بانویہ تھا۔ یہ دونوں افسران جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رُعبِ نبوّتِ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے اُن کی گردن کی رگیں تھرتھرا رہی تھیں۔ یہ لوگ چونکہ آتش پرست پارسی تھے۔ اس لئے داڑھیاں مُنڈی ہوئیں اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں اور اپنے بادشاہ کسریٰ کو ربّ کہا کرتے تھے۔ اُن کے چہرے پر نظر ڈال کر پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیف پہنچی۔ کراہت کے ساتھ فرمایا، "تم پر ہلاکت ہو کہ ایسی صورت بنانے کا تم سے کس نے کہا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا، ہمارے ربّ کسریٰ نے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا؛ مگر میرے پاس ربّ تعالیٰ نے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ "داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کترواؤں"۔ (فیضانِ سنّت، صفحہ نمبر 584)۔

نوٹ: راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کے نزدیک سوچنے کا معاملہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو آتش پرست تھے اور خسرو کو خدا مانتے تھے وہ داڑھیاں رکھتے تب بھی جہنمی یعنی اُنکے داڑھی رکھنے سے اُنہوں نے جنتی نہیں ہو جانا تھا تاوقتیکہ کلمہ نہ پڑھ لیں جب ایسے لوگوں کے چہروں پر داڑھی نہ دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلِ اقدس کو تکلیف پہنچی کہ جو تھے ہی جہنمی تو پھر اُن چہروں پر داڑھی شریف نہ دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل اقدس پر کیا گزری ہوگی جو آپ کے اُمتی ہونے، غلام ہونے اور عشق رسول کا دعویٰ کریں مگر پھر چہرے فرنگیوں اور مجوسیوں کی مانند۔

روزانہ، ماھانہ یا سالانہ محفِل میلاد کی برکتیں

محفلِ میلاد شریف منعقد کرنا اور ولادت پاک کی خوشی منانا اور اِس ذکر کے موقع پر خوشبو لگانا، گلاب چھڑکنا، شرینی تقسیم کرنا حسب توفیق کھانا پکا کر ختم شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرنا غرض کہ خوشی کا اظہار کرنا بہت ہی باعث برکت اور رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے۔ راقم الحروف محمد محسن منوّر یوسفی نے اس عمل کو بہت مجرب پایا اور دیکھا میلاد شریف کا ادب و احترام کے ساتھ اہتمام کرنے والے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ عزّتوں برکتوں، رحمتوں اور رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔

حضرت **امام جلال الدین سیوطی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مسجد اور جس محلّہ میں امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا میلاد پاک پڑھا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اس مکان، اس مسجد اور اس محلّہ کو گھیر لیتے ہیں اور اُس مکان والوں پر درود شریف پڑھتے ہیں (باالوسائل فی شرح الشمائل)۔

میلاد پاک کا لنگر شریف مقبول بارگاہ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ میں عید میلاد النبی ﷺ کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا ایک سال اتنا تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا، مگر صرف بُھنے ہوئے چنے میں نے وہی چنے تقسیم کر دیئے، رات کو سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرّف ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کے سامنے وہی بھُنے ہوئے چنے رکھے ہیں اور آپ بہت شاد ہو کر تناول فرما رہے ہیں۔ (درثمین)

جآء الحق میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادتِ پاک کا واقعہ بیان کرنا حمل شریف کے واقعات، نورِ محمدی کی کرامات، آپ ﷺ کا نسب نامہ یا شیر خوارگی اور حضرت

حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں پرورش حاصل کرنے کے واقعات بیان کرنا اور حضور ﷺ کی نعت پاک نظم میں نثر میں پڑھنا سب اس کے تابع ہے۔ اَب واقعہ ولادت خواہ تنہائی میں پڑھو یا مجلس جمع کر کے اور نظم میں یا نثر میں کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر پڑھا جائے وہ میلاد شریف ہی کہلائے گا۔

خود قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار جگہوں پر دیگر انبیاء اور حضور ﷺ کا میلاد پاک بیان کیا ہے۔ مثلاً اسی آیت کو لے لیں" **لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ** " (اے مسلمانوں تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لے آئے) اس میں ولادت کا ذکر ہوگیا پھر **مِنْ اَنْفُسِكُمْ** میں حضور ﷺ کا نسب نامہ بیان ہوا یعنی تم میں سے یا تمہاری بہترین جماعت میں سے ہیں **حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ** سے آخر تک حضور ﷺ کی نعت بیان ہوئی۔ آج میلاد شریف میں یہ تین باتیں بیان ہوتیں ہیں، معلوم ہوا کہ میلاد کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنّت ہے۔ مدارج النبوت وغیرہ میں ہے کہ سارے پیغمبروں نے اپنی اپنی اُمتوں کو حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خبریں دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان تو قرآن نے بھی نقل فرمایا"۔ (سورہ الصّف آیت نمبر 6 کا کچھ حصہ)

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ
میں ایسے رسول کی خوش خبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گئے اُن کا نام پاک احمد ہے

یہ بھی میلاد شریف ہے فرق صرف اتنا ہے کہ ان حضرات نے اپنی قوم کے مجمعوں میں فرمایا ہے کہ وہ تشریف لائیں گئے۔ ہم اپنے مجمعوں میں کہتے ہیں کہ وہ تشریف لے آئے۔ فرق صرف ماضی و مستقبل کا ہے بات ایک ہی ہے معلوم ہوا کہ میلاد سنّت انبیاء بھی ہے **خود حضور نبی پاک ﷺ نے مجمع صحابہ کے سامنے منبر پر کھڑے ہوکر اپنی ولادت پاک اور اپنے اوصاف بیان فرمائے۔ (جس سے معلوم ہوا کہ میلاد پڑھنا سنّت رسول اللہ ﷺ بھی ہے)** چنانچہ مشکوٰۃ جلد دوئم باب فضائل سیّد المرسلین فصل ثانی میں حضرت عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاید حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تک خبر پہنچی تھی کہ بعض لوگ ہمارے نسب پاک پر طعن کرتے ہیں۔ "**فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا**" پس منبر پر قیام فرما کر پوچھا بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ہم کو بہتر مخلوق میں سے کیا پھر انکے دو حصے کیئے عرب و عجم، ہم کو ان میں سے بہتر یعنی عرب میں سے کیا، پھر عرب کے چند قبیلے فرمائے ہم کو ان کے بہتر یعنی قریش میں سے کیا۔ پھر قریش کے چند خاندان بنائے ہم کو ان میں سے سب سے بہتر خاندان یعنی بنی ہاشم میں سے کیا۔ اسی مشکوٰۃ اسی فصل میں ہے کہ ہم خاتم النبین ہیں اور ہم حضرت ابراہیم (علیہ السّلام) کی دعا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت اور اپنی والدہ کا دیدار ہیں جو انہوں نے ہماری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور چمکا جس سے شام کی عمارتیں ان کو نظر آئیں **اس مجمع میں حضور ﷺ نے اپنا نسب نامہ اپنی نعت شریف، اپنی ولادت پاک کا واقعہ بیان فرمایا یہ ہی میلاد شریف میں ہوتا ہے**، ایسی صدہا احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔

صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جا کر فرمائش کرتے تھے کہ ہم کو حضور ﷺ کی نعت شریف سناؤ۔ **معلوم ہوا کہ میلاد سنّتِ صحابہ بھی ہے**۔ چنانچہ **مشکوٰۃ باب فضائل سیّد المرسلین فصل** اوّل میں ہے کہ حضرت عطا ابن یسار فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی وہ نعت سناؤ جو کہ توریت شریف میں ہے، انہوں نے پڑھ کر سنائی اسی طرح حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی نعت پاک توریت میں یوں پاتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہیں میرے پسندیدہ بندے ہیں، نہ کج خلق، نہ سخت طبعیت ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں اور ان کی ہجرت طیبہ میں۔ ان کا ملک شام میں ہوگا ان کی اُمّت خدا کی بہت حمد کرے گی، رنج وخوشی ہر حال میں خدا کی حمد کرے گی۔

یہ تو مقبول بندوں کا ذکر تھا کفار نے بھی وِلادت پاک کی خوشی منائی تو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کرہی لیا۔ "جب ابولہب مر گیا تو اُسکو اس کے بعض گھر والوں نے خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا گزری ابولہب بولا کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا"

(بخاری شریف)

بات یہ تھی کہ ابولہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا۔ اس کی ایک لونڈی ثویبہ نے آکر اس کو خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد رسول اللہ ﷺ) پیدا ہوئے۔ اس نے خوشی میں اس لونڈی کو انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا تو آزاد ہے۔ یہ سخت کافر تھا۔ جس کی برائی قرآن میں آئی ہے۔ مگر اِس خوشی کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر یہ کرم کیا کہ جب دوزخ میں وہ پیاسا ہوتا ہے تو اپنی اس انگلی کو چوستا ہے، پیاس بجھ جاتی ہے، حالانکہ وہ کافر تھا اور ہم مومن، وہ دشمنِ اسلام تھا اور ہم ان کے بندے بے دام، اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی، نہ کہ رسول اللہ ﷺ کی، ہم رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔

ماھانہ ختم گیارھویں شریف

راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کا یقین کامل ہے جو شخص فرائض کو ادا کرنے کے بعد نہایت اَدب واحترام اور محبت وعقیدت کے ساتھ ہر ماہ کسی بھی تاریخ کو لیکن خصوصاً چاند کی دس تاریخ یعنی "دن دسواں رات گیارھویں" بعد از نمازِ مغرب حضور پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ایصال ثواب کے لئے نذر نیاز وختم شریف کا اہتمام کرے وہ معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو جاتا ہے اور روحانی ترقی کا تو کیا کہنا۔ جہنم کی آگ سے آزاد اور بہشت کا حق دار بن جاتا ہے اُسکا مال و دولت آفات ونقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے غرض کہ یہ محفل ایسی بابرکت اور مقدس ہے کہ عالم ارواح سے انبیاء واولیاء تشریف لاکر صاحب دعوت کو انوار اور فیوض و برکات سے نوازتے ہیں۔ بلکہ ایسے نیک اور پاکیزہ لوگ بھی

موجود ہیں جو بزرگوں کے آستانوں پر ہونے والی محفل گیارہویں شریف میں حاضری دیتے ہیں اور نہ صرف فیض یاب ہوتے ہیں بلکہ ان محافل میں آنے والی پاکیزہ ارواح مقدسہ کی زیارت سے بھی مستفید ہوتے ہیں اور دین اور دنیا کی برکتیں اور رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔ان ہی میں سے چند ایک ایسے واقعات دل کو سکون اور ایمان کی تازگی کے لیے لکھے جا رہے ہیں ان تمام واقعات و مشاہدات کو بیان کرنے سے پہلے مختصراً اُن فیوض و برکات کا ذکر کروں گا جو بندہ ناچیز نے محفلِ گیارہویں شریف کی برکت سے دیکھے اور محسوس کئے۔اسی محفلِ پاک کو پابندی سے منانے کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے زیارات و فیض کے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے آج سے چند سال پہلے مجھے خواب میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارتِ مبارکہ ہوئی جس میں آپ سرکار نے بندہ ناچیز کو ماھانہ محفلِ گیارہویں شریف کے اہتمام کا فرمایا۔تب گیارہویں شریف کا باقاعدہ آغاز کیا گیا،شروع شروع میں چند دوست احباب آتے اُن کے لیے لنگر شریف کا انتظام کیا جاتا اور یہ سارا انتظام بندہ ناچیز اپنے ہاتھوں سے خود کرتا تھا،آج الحمدُلِلّٰہ اس محفل کو جو آج سے تقریباً بیس سال پہلے شروع کی گئی تھی چار پانچ سو لوگوں کا اجتماع بن گئی ہے دُور دُور سے لوگ اس محفل گیارہویں شریف میں شرکت کے لیے تشریف لاتے ہیں۔راقم الحروف نے مُریدین کے اصرار اور تعاون سے لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر محفلِ گیارہویں شریف کے لیے ایک ہال بھی بنوایا جس کا نام اُسی نسبت سے "بزم شاہ جیلاں" رکھا ہے۔اسی ہال مبارک کی تعمیر کے دوران آپ سرکار کی ایسی ایسی کرامات ظہور پذیر ہوئیں کہ اُن کے بیان کے لیے ایک الگ باب درکار ہے۔اسی محفل گیارہویں شریف میں کئی لوگوں کو حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور غوث اعظم کی زیارتِ مبارکہ ہوئی ہے۔ان ہی میں سے چند ایک ایسے واقعات دل کو

سکون اور ایمان کی تازگی کے لیے لکھے جا رہے ہیں۔

دسویں محرم 08-1-21 کو ماھانہ گیارہویں شریف کی محفل میں حسنین کریمین کے مناقب بیان ہو رہے تھے اسی دوران میرے بڑے بیٹے احمد کو اُونگھ آ گئی مراقبہ میں وہ دیکھتا ہے ایک محفل تو وہ ہے جہاں راقم الحروف اور باقی لوگ موجود ہیں مگر ایک محفل پردے کے پیچھے ہو رہی ہے جہاں حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تشریف فرما ہیں (پردہ اس لیے لگایا گیا تھا کہ کیونکہ دوسری طرف ہال زیرِ تعمیر تھا)۔

اسی سے ملتا جلتا ایک اور خواب عدنان ولد احسان الحق نے اُسی محفل میں دیکھا کہ محفل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں۔ایک اور دوست طارق محسنی ولد محمد طفیل فرماتے ہیں کہ اختتامِ محفل پر جب دعاء مانگی جا رہی تھی اُنہیں کھلی آنکھوں سے حضور نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔غلام مصطفیٰ ولد ملک سید محمد فرماتے ہیں بڑی گیارہویں شریف کی محفل میں حاضر تھا اور بیان مبارک سن رہا تھا کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی اور دیکھا کہ حضور غوث الاعظم بھی تشریف فرما ہیں اور بیان سماعت فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ " اپنے پیرو مرشد کو میرا پیغام دینا کہ اُن کا بیان اور منقبت ہمیں پسند آئی مگر میں بھول گیا اور جب رات کو گھر جا کر سویا تو خواب میں دوبارہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تشریف لائے اور فرمایا " تم نے میرا پیغام اُن کو نہیں دیا " ۔سیّد حسن ولد سیّد سلیم شاہ کو بھی محفلِ گیارہویں شریف میں حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارتِ مبارکہ ہوئی جس میں انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام محفلِ گیارہویں شریف میں جلوہ فرما ہیں اور ہر طرف انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے۔خود راقم الحروف کو ایک مرتبہ 2008-1-26 گیارہویں شریف کی رات حضور نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت ہوئی کہ آپ سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔

ایسے بہت سے واقعات ہیں جو راقم الحروف کے ذاتی مشاہدات پر مبنی ہیں، اگر اِن ہی واقعات کو گیارھویں شریف کی برکات کے حوالے سے بیان کرنا شروع کروں تو موضوع بہت طویل ہو جائے گا۔ دوسری اور اصل بات یہ کہ اِن واقعات کے بیان سے مراد اپنی شان یا کرامت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ گیارھویں شریف ایسی بابرکت محفل ہے کہ کروانے والے کو دنیاوی نفع تو ملتا ہی ہے ساتھ ساتھ روحانی درجات بھی بلند ہوتے ہیں اور ایسی جگہیں مقدس ارواح اور خود حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرکز نگاہ بن جاتیں ہیں۔ قارئین کی مزید تسلی کے لیے اِسی ضمن میں شیخ القرآن محمد فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب برکاتِ گیارھویں شریف سے بھی چند واقعات پیشِ خدمت ہیں

حضرت علی حضرت اُویس قرنی حضرت خواجہ بہاؤالدین اور خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی محفلِ گیارھویں شریف میں تشریف آوری

حکیم الامت حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات مرزا مظہرِ جانِ جاناں سے ایک مکتوب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ۔ میں نے خواب میں ایک چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں بیٹھے ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ اور حضرت جنید رضی اللہ عنہ تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں، استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فنا آپس میں جلوہ نماہ ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ سیّدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت و عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اُویس قرنی ہیں پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی یہ تمام بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ایک

شخص نے کہا "امروز عرس حضرت غوث الثقلین است بتقرب عرس بودند" (کلمات طیبات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) آج غوث الثقلین کے عرس کی تقریبات میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔

فوائد 1۔زبردست حوالہ ہے ضد نہ ہوتو مخالفین کوانکارنہیں کرنا چاہیے کیونکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے اور ہمارے مسلّم بزرگ ہیں ۔2۔اولیاء اللہ اور محبوبان خدا عالمِ برزخ میں جہاں چاہیں آجاسکتے ہیں بلکہ آتے جاتے رہتے ہیں (مثلاً چاروں بزرگوں کو دیکھئے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کوفہ (نجف اشرف) سے، حضرت اُویس قرنی یمن سے حضرت جنید بغداد سے، حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا سے دہلی میں رہنے والے بزرگ حضرت مرزامظہرِ جانِ جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کونظر آئے اور کہیں عرس کی تقریب میں جاتے دکھائی دیئے۔3 ۔کسی خوش بخت کی گیارھویں کا جلسہ خیرات تقریب میں اِن حضرات کا تشریف لے جانا بتاتا ہے کہ یہ محفل ایسی متبرک ومقدس ہے کہ ایسی شخصیات عالمِ ارواح سے تشریف لاکر صاحب دعوت کوانوار اور فیوض وبرکات سے نوازتے ہیں۔4۔ان کوعالم دنیا کے حالات کی بھی خبر ہے کہ کہاں کیا ہورہا ہے اسی لیے ہم خوش نصیب گیارھویں کی تقریب نہایت محبت اور عقیدت سے مناتے ہیں کہ شاید کبھی ہماری قسمت بیدار ہوتو ایسی متبرک ومقدس ہستیاں ہم غریبوں کو بھی نواز دیں تو کیا عجب ہے۔5۔جیسے یہ حضرات گیارھویں شریف کی محفل میں تشریف لاتے نظر آئے ایسے ہی بزرگوں کے عرسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔6۔نہ صرف مذکورہ بالا حضرات بلکہ ہر محبوب خدا جس کو چاہے نواز دے۔

روایت تجربہ گیارھویں: حضرت مولانا محمد وحید قادری مرحوم لکھتے ہیں کہ گیارھویں شریف کے فضائل وکمالات بے شمار ہیں واللہ (بہ خدا) ہم نے جس کو **گیارھویں شریف کا پابند پایا وہ معاشی لحاظ سے فارغ البال ہوجاتا ہے اور روحانی ترقی کا کیا کہنا** عوام اہلِ اسلام کو بالعموم اور سلسلہ قادری سے بالخصوص اس کا التزام کرنا چاہیے، ہر چاند کی گیارہ یا اس

سے اوّل و آخر جب چاہیں حسب توفیق حضور غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کی روح اقدس کو نذرانہ پیش کریں۔

(میلادِ شیخ مطبع گلزار محمدی کلکتہ، بحوالہ برکاتِ گیارھویں شریف از شیخ القرآن فیض احمد اُویسی)

گیارھویں کی برکت سے آگ سے بچ کر بہشت کا حق دار بنا: حضرت مولانا قاضی عماد علوی بن نظام شاہ محمد بن قاضی وجیہہ الدین قادری قدس سرہ نے فرمایا کہ برہان پور (ہند) میں ہمارے مکان کے قریب ایک کھتری (ہندو) حضور غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کا معتقِد اور ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو نہایت مکلّف کھانے پکا کر پیر پیراں کی نذر گزارتا اور غریبوں کو کھلاتا جب وہ مرا تو ہندوؤں نے حسب رواج آگ میں جلانا چاہا لیکن آگ اُس کا ایک بھی بال نہ جلا سکی جلانے والے ہندوؤں نے بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہے تنگ آ کر دریا میں بہا دیا۔ اندریں ایک درویش کو سرکار غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) نے خواب میں فرمایا فلاں ہندو میرے کسی خاندان کے کسی فرد کے ہاں مسلمان ہوا تھا اور بہ دل و جان اسلام کا عاشق تھا اور وہ ہمارے سلسلہ قادریہ میں داخل تھا اب وہ مر گیا ہے اس کی تکفین و تدفین کیجئے اس درویش نے برہان پور پہنچ کر ہندوؤں سے لاش سنبھالی اور اسلامی طریقہ سے کفن دفن کا کام سرانجام دیا۔ (صمصام الکرامات و مناقب غوثیہ و گلدستہ کرامات، میلادِ شیخ و تفریح الخاطر، بحوالہ برکاتِ گیارھویں شریف از شیخ القرآن فیض احمد اُویسی)

فائدہ: گیارھویں شریف کی برکت سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا وہ وعدہ برحق ثابت ہوا جو آپ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ " تیرے مریدوں کو دنیا و آخرت کی آگ میں بند نہ کروں گا "۔

(تفریح الخاطر، بحوالہ برکاتِ گیارھویں شریف از شیخ القرآن فیض احمد اُویسی)

گیارھویں کی برکت سے غرق شدہ مال محفوظ: ایک تاجر کا کاروبار بذریعہ جہازوں کے چلتا تھا اس نے اپنے کارندوں کو دریائی سفر میں کئی جہاز سامان کے بھجوائے۔ اچانک وہ جہاز سامان سمیت دریا میں غرق ہو گئے، کارندوں نے تاجر کو خط لکھا کہ جہاز سامان

سمیت غرق ہو گئے تاجر نے جواب بجھوایا فکر نہ کرو ان کے لئے جدوجہد رکھو مجھے یقین ہے کہ میرا سامان ضائع نہ جائے گا اس لئے کہ میں التزام سے **حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ** کی گیارھویں کرتا ہوں۔ خط پہنچتے ہی کارندے جہازوں کی تلاش کے در پے ہوئے۔ ساحل پر پہنچے تو دیکھا کہ تمام جہاز سامان سمیت بہ سلامت کنارۂ دریا پر موجود کھڑے ہیں۔ خوش ہوئے اور سامان بیچ کر بہت منافع کما کر تاجر کے پاس پہنچے تاجر نے خوشی میں خصوصیت کے ساتھ غوث اعظم کی نیاز کا اہتمام کیا۔

(صمصام القادریہ وسیلا شیخ، بحوالہ برکاتِ گیارھویں شریف از شیخ القرآن فیض احمد اُویسی)

صلوٰۃ الاسرار برائے قضائے حاجت: روایت ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی بہجۃ الاسرار میں اور ملاّ علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت کرتے ہیں اُس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کرے پھر نبی ﷺ پر گیارہ بار درود وسلام عرض کرے اور گیارہ بار کہے۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَآءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے۔

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَآءِ حَاجَتِيْ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ، پھر حضور ﷺ کے توسل سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرے۔

یا شیخ سیّدی عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ: یہ عمل بڑے بڑے اولیاء کرام کا وظیفہ حیات رہا ہے۔ اس کی برکت سے راہ طریقت کی اعلیٰ منزلیں طے ہوتی ہیں اور سخت مشکلیں اللہ پاک حل فرما دیتا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کے وسیلے سے دلی مراد بر آتی ہے اس کی تاثیر بندے کو خدا سے ملا دیتی ہے۔ اِس کلمہ کی روزانہ ایک تسبیح پڑھنے سے دین و دنیا کے معاملات میں

سرفرازی حاصل ہوتی ہے، سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اِس کلمہ کے پڑھنے والے کے لئے حضور غوث پاک سرکار شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے فیوض و برکات اُس کے شامل حال ہوتے ہیں اور ان سے تعلق کی مضبوطی ہوتی ہے۔

قلائدالجواہر میں ہے کہ شریف نامی مقروض ایک بندہ تھا۔ وہ ایک مرتبہ چودہ اونٹ شکر کے لادکر جنگل میں سے گزر رہا تھا۔ ایک بیابان میں اس کے چار اونٹ گم ہوگئے جب بہت تلاش کرنے پر بھی نہ ملے تو وہ بندہ کہتا ہے کہ اسے یاد آیا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے اسے فرمایا تھا جب بھی تمہیں کوئی پریشانی ہو تو میرا نام پکارنا وہ پریشانی دور ہو جائے گی۔ تو اُس بندے نے فوراً کہا "یا شیخ عبدالقادر جیلانی میرے اُونٹ گم ہوگئے ہیں" تو عین اُسی وقت ایک شخص سفید لباس میں دور ایک ٹیلے پر کھڑا نظر آیا اُس نے مجھے اشارہ سے اپنی طرف بلایا جب میں وہاں پہنچا تو وہاں کوئی نہ تھا البتہ چاروں اُونٹ بمعہ ساز وسامان کے ٹیلے کے نیچے کھڑے تھے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ "اول دو رکعت نفل پڑھیں پھر ایک تسبیح درود شریف اور ایک تسبیح تیسرا کلمہ پھر ایک تسبیح شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ پڑھیں دوبارہ نفل کے ایک سو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا بھی موجبِ برکت ورحمت ہے۔ حدیث دلبراں میں ہے کہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر روز بعد از نمازِ مغرب اِس کلمہ کا ورد فرماتے تھے۔ اِس طرح خطبات شیر ربانی میں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مغرب کے بعد چھت پر تشریف لے جاتے اور وہاں دیگر وظائف کے ساتھ " شَیْئًا لِلّٰہِ یَا شَیْخ حَضْرَتْ سُلْطَانُ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدُالْقَادِر جِیْلَانِیْ" کا ورد فرماتے تھے۔ مختصراً یہ کہ اس وردِ مبارک کی بہت ہی برکتیں ہیں۔

یَا سَیِّدِیْ سُلْطَانَ مُحْیِ الدِّیْنِ شَیْخ عَبْدُالْقَادِرِ جِیْلَانِی شَیْئًا لِلّٰہِ

مراقبہ

دست با کار دل با یار

ہتھ کار ول تے دل یار ول

چشم بندو گوش بندو لب بہ بند
گر نہ بینی سر حق برمن بہ خند
آنکھ بند کر لو ، کان بند کرلو، زبان بند کرلو
اگر پھر بھی رازِ حق حاصل نہ ہوتو سمجھنا کہ ہم مذاق کرتے تھے

مراقبہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب کیمیائے سعادت میں لکھتے ہیں "اے دوست! یہ نہ سمجھ کہ عالم روحانی کی طرف قلب کا دروازہ موت سے قبل نہیں کھلتا یہ خیال غلط ہے اگر کوئی شخص عالم بیداری میں عبادت کرے اور خود کو بُرے اخلاق سے بچائے، تنہائی اختیار کرے ظاہری آنکھیں بند کر دے اور ظاہری حواس معطل کر دینے کے بعد اپنے دل کو معرفت الٰہی کی طرف رجوع کرے۔ زبان کی بجائے دل سے "اللّٰہ" کے نام کا ورد کرتے ہوئے خود کو محو کر دے اور دنیا کی ہر شے سے بے نیاز ہو جائے تو اس درجے پر پہنچنے کے بعد انسان کے قلب کا دروازہ عالم بیداری میں بھی کھل جاتا ہے دوسرے لوگ جو خواب میں دیکھتے ہیں وہ عالم بیداری میں دیکھنے لگتا ہے۔ اس کو فرشتے نظر آتے ہیں، وہ انبیاء اکرام کا دیدار کرتا ہے اور ان سے فیوض حاصل کرتا ہے ملائکہ، زمین و آسمان اُس کو دکھائی دینے لگتے ہیں"۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے " مراقبہ کی حقیقت یہ ہے کہ قوت ادراک کو کسی چیز کی طرف متوجہ کر دیا جائے چاہے حق تعالیٰ کی صفات کی طرف یا جسم سے روح کے جدا ہونے کی حالت کی طرف یا اسی طرح کسی دوسری چیز کی جانب یہ توجہ اس طرح ہو کہ عقل، وہم، خیال اور سارے حواس اس توجہ کے تابع ہو جائیں اور جو چیز محسوس نہ ہو وہ بجائے محسوس ہونے کے معلوم ہو جائے " بہر حال جس طرح ورزش اور دیگر عملی طریقوں سے جسمانی خطوط میں تبدیلی پیدا کی جاتی ہے اسی طرح مراقبہ کے ذریعے ذہنی حرکات پر بھی قابو پایا جاسکتا ہے۔ باطنی حواس کو بیدار کرنے میں ارادے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مراقبہ میں بند آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی سیاہ چادر کے پس پردہ یہ بات محفوظ ہوتی ہے کہ مظاہرات موجود ہیں۔ یہ علم اور یقین باطنی نگاہ کو متحرک کر دیتا ہے۔ پہلے مرحلے میں ارادے میں اضمحلال پیدا ہوتا ہے لیکن متواتر مشق کے نتیجے میں ارادہ حرکت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور مراقبہ کرنے والا باطنی دنیا کو بند آنکھوں سے اسی طرح

دیکھتا ہے جس طرح کھلی آنکھوں سے مادی خدوخال نظر آتے ہیں۔
اس بات سے ہم بخوبی واقف ہیں کہ یقین ہر کام میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے اگر ہمیں اس بات کا یقین نہ ہو کہ کراچی کوئی شہر ہے تو ہم کراچی نہیں جاسکتے۔ اگر یہ بات ہمارے یقین میں نہ ہو کہ کیمیا کوئی علم ہے تو ہم علمِ کیمیاء نہیں سیکھ سکتے۔ جب مراقبہ کی مشق کے ساتھ ساتھ آدمی کے ذہن میں دنیا کی کوئی فکر لاحق نہیں ہوتی۔ یہاں وہ مکان کی قید و بند سے آزاد ہوتا ہے۔ اس کے قدم زمان کی ابتداء سے زمان کی انتہا تک ارادے کے مطابق اُٹھتے ہیں۔ جب انسان کا نقطہ ذات مراقبہ کے مشاغل میں پوری معلومات حاصل کر لیتا ہے تو اس میں اتنی وسعت پیدا ہو جاتی ہے کہ زمان کے دونوں کناروں ازل اور ابد کو چھو سکتا ہے اور ارادے کے تحت اپنی قوتوں کا استعمال کرسکتا ہے وہ ہزاروں سال پہلے کے یا ہزاروں سال بعد کے واقعات دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے کیونکہ ازل سے ابد تک درمیانی حدود میں جو کچھ پہلے سے موجود تھا یا آئندہ ہوگا، اِس وقت بھی موجود ہے۔ شہود کی اس کیفیت کو عارفوں کی اصطلاح میں سیر یا معائنہ بھی کہتے ہیں۔
مثلاً ماہرین فلکیات کہتے ہیں کہ ہمارے نظام شمسی سے الگ کوئی نظام ایسا نہیں جس کی روشنی ہم تک کم و بیش چار برس سے کم عرصے میں پہنچتی ہو۔ وہ ایسے ستارے بھی بتاتے ہیں جن کی روشنی ہم تک ایک کروڑ سال میں پہنچتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم اس سیکنڈ میں جس ستارے کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ ایک کروڑ سال پہلے کی ہئیت ہے۔ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ موجودہ لمحہ ایک کروڑ سال پہلے کا لمحہ ہے۔ یہ غور طلب ہے کہ ان دونوں لمحوں کے درمیان جو ایک اور بالکل ایک ہیں ایک کروڑ سال کا وقفہ ہے۔ یہ ایک کروڑ سال کہاں گئے؟ معلوم ہوا کہ ایک کروڑ سال فقط طرزِ ادراک ہیں۔ طرزِ ادراک نے صرف ایک لمحہ کو ایک کروڑ سال پر تقسیم کر دیا۔ جس طرح طرز ادراک گذشتہ ایک کروڑ سال کو موجودہ لمحہ کے اندر دیکھتی ہے۔ اسی طرح ادراک آئندہ ایک کروڑ سال کو موجودہ لمحہ کے اندر دیکھ سکتی ہے پس! یہ تحقیق ہوتا ہے کہ ازل سے ابد تک کا تمام وقفہ ایک لمحہ ہے جس کو طرز ادراک نے

ازل سے ابد تک کے مراحل پر تقسیم کر دیا ہے ہم اس ہی تقسیم کو مکان (Space) کہتے ہیں۔ گویا ازل سے ابد تک کا تمام وقفہ مکان ہے اور جتنے حوادث کائنات نے دیکھے ہیں وہ سب ایک لمحہ کی تقسیم کے اندر مقید ہیں۔ یہ ادراک کا اعجاز ہے جس نے ایک لمحہ کو ازل تا ابد کا روپ عطا کر دیا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی میرے طریقے میں بالواسطہ یا بلا واسطہ مرد یا عورت قیامت تک داخل ہوں گے سب کو میرے پیش نظر کیا گیا ہے اُن کا نام اور نسب، ولادت گاہ اور مسکن تک مجھے بتا دیا گیا ہے۔

پوری کائنات اس حقیقت پر قائم ہے کہ وہ ایک ہستی کی ملکیت ہے یعنی تمام موجودات کا مالک ایک ہی ہے اسی حقیقت کی وجہ سے تمام مخلوقات ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو فیضان پہنچانے پر مجبور ہیں اگر کائنات ایک ہستی کی ملکیت نہ ہوتی تو ایک دوسرے سے ربط ممکن نہ ہوتا۔ اسی قادر مطلق مالک ہستی کو اللہ تبارک و تعالیٰ کہتے ہیں اور اسمائے الٰہی میں یہی لفظ اَللّٰہُ (تبارک وتعالیٰ) اسمِ ذات ہے۔ دیگر اسماء صفات الٰہی کو ظاہر کرتے ہیں۔ لفظ اَللّٰہُ میں ایسی تجلی مستور ہے جو حاکمیت اور خالقیت کو ظاہر کرتی ہے اس تجلی کی معرفت آدمی تمام عالم کی بنیاد مشاہدہ کر لیتا ہے کیونکہ خالقیت اور مالکیت تمام مخلوقات پر محیط ہے۔

مراقبہ میں یہ تصوّر کیا جاتا ہے کہ قلب پر اسم ذات "اَللّٰہُ" نورانی حروف سے لکھا ہوا ہے اور اس کی شعاعیں صاحب مراقبہ کے وجود پر محیط ہے چنانچہ جس قدر جذب و استغراق حاصل ہوتا ہے راہ سلوک کا مسافر تمام عالم کو اسم ذات کے انوار کے آئینے میں دیکھتا ہے۔

روحانیت کی اصطلاح میں یہ کوشش بھی جس میں کہ تمام ذہنی رجحانات کو ذات باری تعالیٰ کی طرف موڑ دیا جائے" مراقبہ ذات کہلاتی ہے" قرآن کریم میں جگہ جگہ اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے تعلق حاصل کرنا ہی ساری عبادات اور ریاضت کا جوہر ہے۔ چاہے وہ نماز ہو، روزہ ہو، زکوٰۃ ہو، حج ہو یا ذکر الٰہی ہو یا دوسری نفلی

عبادات ہوں انہی پاکیزہ نفس لوگوں کے لیے جن کا اللہ تبارک وتعالیٰ سے ذہنی رابطہ قائم ہو جاتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۝

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں زندگی کی خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرسکتی (سورہ نور آیت نمبر 37)

ان سب باتوں کا بغور تجزیہ کیا جائے تو ایک ہی بات سامنے آتی ہے کہ ان اعمال وافکار کے ذریعے ذہنی مرکزیت ایک نقطہ پر قائم رہتی ہے اور یہ نقطہ اللہ کی ذات ہے جو اِس کائنات کی حقیقتِ کبریٰ ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ " اَللّٰہُ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اُس کو دیکھتا ہے۔پس اگر تجھ کو یہ بات میّسر نہ ہو کہ تو اس کو دیکھ سکے تو یہ محسوس کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے"۔غور کیا جائے تو پتہ یہ چلتا ہے کہ اِس حدیثِ پاک میں پہلا مقام مشاہدہ ہے اور دوسرا مراقبہ۔بندہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کر لیتا ہے تو اس کے دماغ میں وہ دروازہ کھل جاتا ہے جس سے وہ غیب کی دنیا میں داخل ہو کو وہاں کے حالات سے واقف ہو جاتا ہے۔حدیث شریف میں ہے" مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے" (مراقبہ،ازقلم پیر شمس الدین عظیمی)

پیر عبدالطیف خان نقشبندی حسن نماز کے صفحہ نمبر (191) پر علامہ اقبال کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ علامہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پاکیزہ ضمیر، نگاہ پاک اور آسمانوں پر پرواز کرنے والے روحانی باز و عطا فرمائے ہیں۔اگر انسان اپنی خداداد صلاحیتوں کو بیدار کر لے اور ان سے کام لینا چاہے تو یہ انفس (نفسِ انسانی کا ظاہر اور باطن) اور آفاق (کائنات میں جو کچھ ظاہر و باطن ہے) کی سیر کرتا ہے اور ان سے بطریق کشف وشہود آگاہ ہوسکتا ہے۔چونکہ یہ عالم حقیقتِ انسانی کا ہی تفصیلی ظہور ہے اس لئے جو آفاق میں تفصیلی طور پر موجود ہے وہ انفس میں بھی ہے مگر اجمالی طور پر موجود ہے۔یعنی آفاق میں ہر چیز تفصیلی طور پر موجود ہے مگر انفس میں وہ اجمالی (یعنی مختصر) طور پر دیکھی جاسکتی ہے

(اگر کوئی شخص آفاق و انفس کی یہ وضاحت نہ سمجھ سکے تو وہ جان لے کہ جو کچھ تمام کائنات میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے اُسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اختصار کے ساتھ انسان کے اندر بھی موجود کر دیا ہے اور اگر بصیرت قلبی ہو تو اپنے اندر وہ سب کچھ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے جو آفاق میں موجود ہے)۔

مومن کی یہ پہچان کہ گم اُس میں ہے آفاق
کافر کی یہ پہچان کے آفاق میں گم ہے

بہت کم بندوں کو معلوم ہے کہ اگر بندے کو خدا کی تلاش رہتی ہے تو خدا بھی بندے کی تلاش میں رہتا ہے۔ بندہ اگر خدا کے کام کرتا ہے تو خدا بھی بندوں کے کاموں میں لگا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان خدا کو تلاش کرتا ہے تو خود کو پالیتا ہے اور اگر اپنی تلاش کرتا ہے تو خدا کو پالیتا ہے۔(مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ)

جس نے اپنے آپ کو پہچانا پس اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ (الحدیث)

فرماتے ہیں کہ درج بالا حقائق کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ خدا کو انسان سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ مرغوب نہیں اور انسان سے بڑھ کر اور کوئی چیز خدا کی عاشق نہیں۔ خدا کو ہمارے اور ہمیں خدا کے بغیر چین نہیں آتا۔ اس لئے فرمایا کہ "یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ہوتا ہے" گویا بندہ اور مولیٰ دونوں ایک دوسرے کے لئے بے تاب ہیں۔ حضورِ قلب کو اسی لئے رواج دیا گیا ہے کہ جب ذرا گردن کو جھکایا تو خدا کو دیکھ لیا بلکہ کائنات کی ہر شئے کا دیکھنا حضورِ قلب کے ذریعے ممکن ہو جاتا ہے۔ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم چالیس سال سے آئینہ داری کرتے آئے ہیں اور ہمارے آئینے نے کبھی غلطی نہیں کی۔ ان کا یہ دیکھنا اُس نور فراست کی وجہ سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے راسخ مومنین کے سینوں میں رکھ دیا ہے اور حضور قلب کی دولت سے نوازا ہے۔ حضرت مجددؒ الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام جو کچھ دیکھتے ہیں اپنے اندر ہی دیکھتے ہیں۔ حضورِ قلب اپنے اندر ہی سفر کرنا کہلاتا ہے۔ جو لوگ وصل الٰہی چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنے ہی نزدیک ہو جائیں۔ اولیائے کرام کی بزرگی اور

دیگر کمالات حضورِ قلب سے ہی وابستہ ہے جو لوگ دیدارِ الٰہی کے جلوے لوٹتے ہیں انہی کی زندگیوں میں جمالِ الٰہی کا حُسن نظر آتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی بات کو اس طرح بیان کیا ہے۔

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند

گر نہ بینی سر حق بر من بہ خند

آنکھ بند کرلو، کان بند کرلو، زبان بند کرلو اگر پھر بھی رازِ حق حاصل نہ ہو تو سمجھنا کہ ہم مذاق کرتے تھے

تصورِ شیخ (ماخوذ از رابطہء شیخ، پیر عبداللطیف خان نقشبندی)

تصورِ شیخ سے مراد ہے کہ مرید اپنے شیخ کی صورت کو اپنے سامنے یا دل میں ایسے رکھے جس طرح کوئی چیز ہر وقت نگاہ میں رکھی جاتی ہے یا اپنی صورت کو شیخ کی صورت ہی تصور کرے اگرچہ اُس کا شیخ سامنے نہ ہو چنانچہ جب مرید اپنے شیخ کی برکات کو پیشِ نظر رکھے گا اور اپنے ہر کام کو عین اسی انداز میں کرے گا جس طرح اُس کے شیخ کا انداز ہو بلکہ اپنی ہر حرکت کو شیخ کی حرکت تصوّر کرے گا۔ اب جب رابطے کا غلبہ ہو جائے گا تو مرید اپنے آپ کو شیخ کے روپ میں دیکھے گا اور خود کو اس کے لباس میں ملبوس اور اُسی کی صفت سے متصف پائے گا۔ گویا وہ جدھر دیکھتا ہے اپنے شیخ کی صورت کو ہی دیکھتا ہے ایسے مرید کو "فنافی الشیخ" کہتے ہیں اور یہ "فنافی الشیخ" کا مقام "فنافی اللہ" کا مقدمہ (ابتداء) ہے اس کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ یوں سمجھتا ہے کہ

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق

ہر کجامی نگرم روئے ترامی بینم

(میرے کثرت شوق کے باعث در و دیوار آئینہ بن گئے جدھر بھی دیکھتا ہوں آپکا چہرہ ہی نظر آتا ہے)

حضرت سائیں توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے **فنافی الشیخ کے متعلق سوال کیا گیا تو** فرماتے ہیں کہ فنافی الشیخ میں بہت جلدی فائدہ ہوتا ہے **واصل باللہ** ہونے کا آسان اور

جلدی طے ہونے والا راستہ یا طریقہ یہی ہے کیونکہ وہ کمالات اور تجلّیات جو پیشوا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بلا واسطہ یا بنفسِ نفیس) وارد ہوتی ہیں وہ شیخ کے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے بالتبعّ (طفیلی ہونے یا پیروی میں) مرید پر بھی وارد ہونے لگتی ہیں گویا اس طرح پیشوا کے ساتھ ساتھ مرید کی بھی ترقی ہونے لگتی ہے۔

فرماتے ہیں تصوّر کو یہاں تک پکانا چاہیے کہ مرید کی حرکات وسکنات ،نشست و برخاست غرضیکہ ہر قول میں پیشواء کی ادائیں آجائیں اور آخرکار پیشواء کی صورت کے مشابہ ہو جائے جیسا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرید بھی ان امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے جن میں اُس کا شیخ مبتلا ہوا اور اگر شیخ تندرست ہو جائے تو مرید کی بیماریوں میں بھی افاقہ ہو جاتا ہے عسرت اور آسائش کی حالت میں بھی مرید کے اوقات اپنے شیخ کی موافقت میں گزرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ایک دن ایسا بھی آتا ہے جب اُن کی شکلوں اور لباس میں بھی مماثلت نظر آنے لگتی ہے

جیسے کہ نسخہ کیمیاء میں لکھا ہے کہ **نجیب الدین سہروردی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اور مجیب الدین سہروردی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **میں اس قدر موافقت طبع اور باہمی عشق پایا جاتا تھا اور دونوں کا لباس اور شکل وصورت میں اس قدر ہم آہنگی تھی کہ لوگوں کے لیے دونوں میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا تھا یہ مماثلت محبت اور خیالات کی یکجہتی کے باعث ہوتی ہے۔** (عوارف المعارف)

تصورِ شیخ بھی محبت کی مانند ہر وقت وصول الی اللہ حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔اس سے شیخ اور پھر حضور ﷺ کے انوار کا انعکاس یا انصباغ حاصل ہوتا ہے۔اسی مناسبت کی وجہ سے سالک اپنے شیخ کے باطن سے فیض حاصل کر لیتا ہے۔اس حقیقت کی بنا پر **حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "پیر کا سایہ ذکر حق سے بہتر ہے"** یعنی شیخ سے رابطہ رکھنا ذکر کرنے سے زیادہ نفع بخش ہے کیونکہ سالک اپنی ابتدائی حالت میں اللہ عزّ وجل کے ساتھ اپنی مناسبت قائم کرنے کی (اصل روحانی) استعداد نہیں رکھتا۔

حضرت ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قوت القلوب میں ایک روایت نقل کی

ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عابد کو دیکھا تو اس کی عبادت کو دیکھ کر تعجب کیا کہ یہ شخص بہت عبادت گزار ہے حضرت ابوتراب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس عابد کو اپنے گھر لے آئے اور اس کی تمام ضروریاتِ زندگی کو اپنے ذمہ لے لیا تا کہ یہ شخص ضروریاتِ زندگی سے بے فکر ہو کر محوِ عبادت ہو سکے۔ رات کو ابوتراب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس عابد سے گفتگو کیا کرتے تھے اور ایک روز انہوں نے پوچھا کہ کیا تم نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو اُس وقت بقیدِ حیات تھے) کو دیکھا ہے اس بزرگ نے کہا نہیں۔ میں ایسی باتوں سے غافل ہو کر عبادت میں مشغول رہتا ہوں کچھ دنوں بعد آپ نے پھر دریافت کیا اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ کاش تم ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھتے۔ جب یہ تذکرہ متعدد بار ہو چکا تو اس بزرگ نے غصے کی جھلملاہٹ میں کہا تیرا ناس ہو! میں ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر کیا کروں گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کو ستّر مرتبہ دیکھا ہے اس نے مجھے ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔ ابوتراب فرتے ہیں کہ اس کے اس کلام پر مجھے بھی طیش آ گیا اور کہا "تیرا ناس ہو" اگر تو ابو یزید (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو ایک بار دیکھتا تو یہ تیرے خدا کو ستّر بار دیکھنے سے بہتر ہوتا۔ اس بزرگ نے پوچھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابو تراب نے فرمایا تیرا ناس ہو! تو اللہ کو جو دیکھتا ہے تو وہ تیرے جذب و احوال کی مقدار کے مطابق تیرے سامنے آتا ہے اور اگر تو ابو یزید (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی روحانیت کے مطابق اللہ کو دیکھتا تو، تو دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ اسکی قدر کے مطابق ظاہر ہوتا۔ درج بالا گفتگو کے بعد وہ بزرگ معاملہ کی اصلیت کو سمجھ گیا اور اس بات پر رضا مند ہو گیا کہ ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھے گا اور نہایت بے چینی سے کہنے لگا کہ مجھے اس کے پاس لے جاؤ۔ آخر کار دریا کے پار ایک پہاڑی پر وہ دونوں چلے گئے اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب وہاں نمودار ہوئے تو اس بزرگ نے ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دور سے ہی دیکھا تو دیکھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا اور مر گیا۔ جب حضرت ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقوع پر ابوتراب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے "آقا کیا بات ہے کہ آپ کی ایک نظر نے ہی اس

کو قتل کر دیا" فرمایا کہ تیرا دوست صادق تھا۔اس نے اپنے دل میں اللہ کو اس طرح ٹھہرا لیا تھا جو اپنے اوصاف کے ساتھ اس پر منکشف نہ ہوا۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے پورے صفاتی جلوؤں کو نہ دیکھ سکا۔فرمایا کہ جب اس نے ہم کو دیکھا تو اس کے قلب کا ستر کھل گیا اور وہ ان تجلّیات کو جو اس نے دیکھیں برداشت نہ کر سکا اور مر گیا یعنی وہ کمزور اور کم درجہ کے سالکین میں سے تھا اس لئے مر گیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے سورج کو کسی رنگین شیشے میں دیکھا جاتا ہے۔اگر شیشے کا رنگ سیاہ ہے تو آنکھ سورج کی تیز شعاعوں کی تمازت دیکھنے کو برداشت کرتی ہے کیونکہ سورج کی تجلیات شیشے میں سے چھن کر یعنی (Filter) ہو کر آتی ہیں لیکن اگر بغیر عینک کے سورج کو دیکھا جائے تو آنکھوں کا نور ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔چنانچہ سورج کے نور کی بات فلٹر پر موقوف ہے۔ہر انسان جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انوار کو دیکھتا ہے تو یہ اس کی روحانیت کے انداز پر منحصر ہے اور یہ سورج کو فلٹر کے اندر دیکھنے کی طرح ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نور کو تو سورج کے نور سے کوئی نسبت ہی نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے معراج میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا کیونکہ جس ظرفِ روحانی کے ذریعے آپ ﷺ نے دیکھا وہ آپ ﷺ کے لیے قابلِ برداشت ثابت ہوا جب کہ موسیٰ علیہ السلام کے روحانی جذب کی یہ کیفیت نہ تھی اسی لئے آپ اللہ کے انوار کو برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو گئے۔صوفیائے کرام کا قول ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی ذات کو بیچ میں لے کر دیکھتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے انوار کو برداشت کر لیتے۔اس گفتگو سے معلوم ہوا کہ ہر شخص اپنے روحانی شیشے کی نوعیت کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے اور یہ کہنا درست ہے کہ رؤیت حق بقدرِ استطاعت ہوتی ہے۔

حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی شخص کو بیعت کے لئے قبول فرماتے تو پہلے اُسے توبہ کرواتے اور اگر اس طالب میں عشق ومحبت کا جذبہ ہوتا تو اسے رابطہ اور نگہداشت کے طریقے پر اپنی صورت کا بہ حقیقت جامع امر فرماتے (یعنی فرماتے میری

شکل دل میں ہر وقت رکھو) ایسا کرنے سے طالب کو بہت کچھ کشائش حاصل ہوتی ہے۔
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں خواجہ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اپنے بزرگوں سے نسبت اور اجازت یافتہ تھے مستفیض ہونے کی غرض سے آئے تو آپ نے ان کو نگہداشتِ صورت کے لئے ارشاد فرمایا۔ خواجہ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا "حضرت یہ طریقہ تو مبتدیوں کے لئے ہے براہ کرم مراقبہ اعلیٰ کے لئے ارشاد فرمائیں" لوگوں نے کہا کہ جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کریں چنانچہ وہ نگہداشت (صورت کا تصور کرنے) میں مشغول ہو گئے۔ ابھی دو روز ہی گزرے تھے کہ ان پر حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت عظیم غالب ہوگئی اور غلبہ سکر اس قدر رہا کہ باوجود سنجیدگی اور بڑھاپے کے زمین سے تقریباً دو گز اوپر اچھل جاتے اور ہر طرف دیواروں اور درختوں سے خود کو ٹکراتے اور جو لوگ ان کو پکڑے ہوتے تھے ان کی قوت اس نگہداشت کے مقابلہ میں ہیچ ہوگئی اور پھر وہ دیکھا جو دیکھا۔

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کے مطابق جو لوگ اپنے شیخ سے عقیدت رکھتے ہیں ان کو اپنے شیخ کے فیوض بھی پہنچتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جو کمالات ان کے شیخ میں موجود ہوں مرید اپنی محبت اور لگاؤ کی وجہ سے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اور کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ موافقت کے باعث دونوں میں اس قدر مماثلت ہو جاتی ہے کہ عوام کے لئے شیخ اور مرید میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور محبت کی اس منزل میں "من تو شدم، تو من شدی" کا مقام مرید کو اسی محبت کے باعث میسر ہو جاتا ہے جسے ایک جان دو قالب بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک حدیث پاک کا حوالہ دیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ **كُلُّ تَقِيٍّ وَّ نَقِيٍّ فَهُوَ اٰلِيْ** (ہر متقی اور پاکیزہ میری (روحانی) اولاد میں ہے) آپ نے فرمایا کہ مرید بھی شیخ کی روحانی اولاد میں شامل ہوتا ہے اور جب مرید شیخ سے رابطہ قائم کرے تو وہ اپنے شیخ کی ذات میں اس طرح ڈوب جائے کہ

اپنی کسی حرکت وسکون کو اپنا نہیں بلکہ پیر کا سمجھے حتیٰ کہ پیر و مرید کی صورت ایک جیسی ہو جائے۔فرماتے ہیں کہ شیخ بہاؤالدین زکریا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور شیخ شہاب الدین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) جب ایک جگہ بیٹھ جاتے تو لوگ دونوں میں تمیز نہ کر سکتے تھے۔ان کا درجہ اتحاد اس قدر بڑھ گیا تھا کہ دونوں کی شکل وصورت بھی ایک ہوگئی تھی۔حضرت سیالوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ مریدِ صادق کو اپنی حاجت پیر کے آگے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی پیر کی امداد ہر وقت مرید کو پہنچتی رہتی ہے۔فرماتے ہیں کہ مرید پیر کی محبت اور اطاعت میں اس طرح غرق ہو جائے کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کے مظہر کو دیکھ سکے۔

بقول مولانا رومی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

گر تو ذاتِ پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

اگر تو نے پیر کی ذات کو قبول کیا ہے تو پیر کی ذات میں خدا اور رسول دونوں شامل ہوگئے ہیں

گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن، ہم دیباچہ را

اور اگر تم نے مرشد خواجہ یعنی پیر کی ذات کو خدا سے جدا دیکھا تو گویا تم نے کتاب حق کا دیباچہ اور متن دونوں کو الگ کر دیا

"تذکرہ اولیائے نقشبند" از علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں (اور دیگر تذکروں میں بھی) ہے کہ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہلے پہل جلّاد تھے۔ایک موقع پر وہ ایک شخص کو قتل کرنے پر تین بار ناکام ہوئے تو آپ نے اُس شخص سے پوچھا کہ تم کیا کلمہ پڑھ رہے تھے کہ تلوار تم پر اثر نہیں کر رہی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے پیر کا نام لے رہا تھا، پوچھا کون ہے تمہارا پیر؟ اس نے کہا سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! آپ نے تلوار کو وہیں پھینکا اور یہ کہہ کر ان سے بیعت کے لئے چلے گئے کہ جو تلوار کی زد سے بچا سکتا ہے تو وہ

یقیناً جہنم کی آگ سے بھی بچا سکتا ہے۔اس کے بعد ان کا نام سلسلہ نقشبندیہ کے اکابرین میں لیا جانے لگا اور آپ معروف صاحبِ تصرف بزرگ ہو گزرے ہیں۔

اپنے شیخ سے والہانہ محبت کی ایک خوبصورت مثال حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتی ہے جسے وہ خود اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ "خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می کند" (یعنی مخلوق کہتی ہے کہ خسرو بت پرستی کرتا ہے) اور وہ اپنے شیخ سے بت پرستی کی حد تک محبت کرتا ہے۔لوگوں کے اس اعتراض پر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بجائے اپنی صفائی پیش کرنے کے نہایت بے باکی سے فرمایا" آرے آرے می کنم باخلق و عالم کار نیست" (یعنی ہاں ہاں میں بت پرستی کرتا ہوں لیکن مخلوق کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے)۔

حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید دریا میں ڈوب رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دو تا کہ تجھے نکال لوں اُن کے مرید نے عرض کی کہ یہ ہاتھ تو اپنے مرشد حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا۔حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ظاہر ہوے اور اُن کو نکال لیا۔خواجہ قادر بخش جہانخیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں سے فرمایا کرتے تھے کہ اپنے محبوب و مطلوب کے سوا کسی کی طرف بھی نہ دیکھا کرو۔اگر ایسا ہو تو پھر جا کر کہیں کوئی طالب کمال کو پہنچتا ہے اور انوارِ رحمانی اُس پر وارد ہوتے ہیں۔

حضرت اُویس قرنی رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنْہُ ایسے بزرگ تھے جو حضور ﷺ کے زمانے میں موجود تھے مگر غلبہ حال اور والدہ کی نگہداشت کے باعث آپ ﷺ سے شرف زیارت حاصل نہ کر سکے مگر اس کے علاوہ فیضانِ رسالت آپ کے دل و دماغ میں ایسے ہی جاری تھا جیسا کہ صحابہ کرام کے لئے متصوّر تھا۔تصوف کی دنیا میں حضرت اویس قرنی (رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ) کے زمانے سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی بزرگ کا زمانہ نصیب نہ ہوا ہو تو وہ غیابت زمانی کی حالت میں بھی اس بزرگ سے فیض لے سکتا ہے خواہ یہ دوری غیابت زمانی کی نوعیت سے ہو یا غیابت مکانی ہو۔چنانچہ ہر شخص ہر بزرگ سے خواہ وہ کسی زمانے

میں یا کسی جگہ بھی ہو۔فیض کی جولا نگاہ سے عین اسی طرح فیض حاصل کر سکتا ہے جیسے کہ وہ اس بزرگ کے زمان و مکاں میں آکر مستفیض ہو رہا ہو۔ایسے فیض لینے والے کو اُویسی کہتے ہیں۔

کون کس کا اُویسی تھا،ایسی فہرست مرتب کرنا بہت مشکل امر ہے البتہ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُویس قرنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ کے بعد بہت سے بزرگوں نے حضور ﷺ سے بالمشافہ فیض حاصل کیا۔ایسے لوگوں میں شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ کا نام قابلِ ذکر ہے۔ایسے ہی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے،حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اور حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فیض اخذ کیا۔یہ سب اُویسی بزرگوں کی مثالیں ہیں۔

(مشاہدہ حق،حضرات القدس،اولیائے نقشبند وغیرہ)

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز فقیر مراقبہ میں مشغول تھا تو یہ دیکھا کہ ایک شخص کی روح جو سینکڑوں میلوں کے فاصلے پر تھی فقیر سے اس قدر فیض لے رہی تھی کہ فقیر تقریباً خالی ہوا جا رہا تھا مگر فیض الٰہی لا متناہی ہوتا ہے اس سے بندہ خالی نہیں ہوتا۔آپ نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص آپ ہی کا مرید تھا۔

جس طرح حضرت اُویس قرنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ،حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا تصور باندھ کر فیض لیتے تھے۔اس طرح ہم بھی اَولیائے کرام کی زندگی میں اور بعد میں ان کے مزارات سے فیض لے سکتے ہیں مگر چونکہ مبتدی ایسا نہیں کر سکتا لہٰذا ابتداء میں اپنے شیخ کو درمیان میں رکھتا ہے۔

اولیائے کرام بیداری کی حالت میں اندھیرے کمرے میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور خیالات کو ہر طرف سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر لیتے ہیں (اور بموجب حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخ کی صورت کی طرف متوجہ ہو کر اس سے توجہ طلب

کرتے ہیں)۔اصل میں یہ طریقہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنہ کا ہے کہ آپکو آنحضرت ﷺ سے بے انتہا محبت تھی جن ہاتھوں میں ہاتھ دیے اُس ذاتِ پاک میں اپنے آپ کو فنا کر لیا، حاضر ہیں تب بھی توجہ غیر حاضر ہیں تب بھی توجہ، تصوّر، رابطہ اور فنافی الشیخ کی بدولت وہ مقام حاصل کیا جو انبیاء کرام کے بعد کسی کو حاصل نہیں۔ یہ بات سمجھنی چاہیے کہ کوئی اُس وقت تک مقامِ فنا فی اللہ کا مقام حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ فنا فی الرسول ﷺ نہ ہو جائے اور فنا فی الرسول ﷺ اُس وقت تک نہیں ہوا جا سکتا جب تک فنا فی الشیخ نہ ہو جائے۔

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوب نمبر 187 حصّہ سوم دفتر اول میں فرماتے ہیں کہ تصوّرِ شیخ (رابطہ) ذکرِ الٰہی کرنے سے بھی زیادہ نفع بخش ہے۔ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز کی حالت میں تصوّرِ شیخ کے پائے جانے کو بہت مستحسن قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دولت تو لاکھوں میں سے کسی ایک خوش بخت کو نصیب ہوتی ہے۔

آپ مکتوب نمبر 30 دفتر دوئم، حصّہ اول صفحہ نمبر 101، پر فرماتے ہیں کہ خواجہ محمد اشرف نے نسبت رابطہ (تصورِ شیخ) کے متعلق لکھا ہے کہ (اس کا تصوّرِ شیخ) اس حد تک غالب آچکا ہے کہ وہ نماز میں بھی اپنے شیخ کے تصوّر کو اپنا مسجود دیکھتا ہے اور جانتا ہے اور اگر فرضاً نفی کرے تو بھی منتفی (یعنی ذہن سے نفی) نہیں ہوتا۔ آپ خواجہ محمد اشرف کو لکھتے ہیں کہ اے محبت کے اطوار والے! یہ دولت طالبانِ حق کی تمنا اور آرزو ہے۔ ہزاروں میں شاید ایک کو نصیب ہوتی ہے اس کیفیت اور معاملے والا مرید صاحب استعدا اور تامُ المناسبت والا (یعنی شیخ سے مکمل نسبت رکھنے والا ہوتا) ہے۔ احتمال ہے کہ شیخ مقتداء کی تھوڑی سی صحبت سے شیخ کے تمام کمالات کو جذب کر لے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رابطے (تصوّرِ شیخ) کی نفی کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ (شیخ) مسجود الیہ ہے، مسجود لہ، نہیں (یعنی جس کی طرف سجدہ کیا جائے نہ کہ وہ جس کو سجدہ کیا جائے) محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (نماز کی حالت میں محراب، دیواریں یا دیگر بہت سی چیزیں سامنے ہوں تو بھی نماز

میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوتی) اس قسم کا ظہور سعادت مندوں کو ہی میسّر آتا ہے تاکہ وہ تمام احوال میں صاحبِ رابطہ (یعنی مرشدِ کامل) کو اپنا ذریعہ جانیں اور اپنے تمام اُوقات میں اس کی طرف متوجہ رہیں نہ کہ اس بدنصیب گروہ کی طرح جو اپنے آپ کو (تصوّرِ شیخ) سے بے نیاز جانتا ہے اور اپنے قبلہ توجہ کو اپنے شیخ سے پھیر لیتا ہے اور اپنے معاملے کو خراب اور تباہ کر لیتا ہے۔

ذکر اِسم ذات اَللّٰہُ

یہ نام اسم ذات ہے اور تمام صفاتِ الٰہیہ کا جامع ہے، جو کوئی ہر نماز کے بعد (100) سو مرتبہ یا کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے صاحب باطن اور صاحب کشف ہو جائے۔ ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے دل کی طرف توجہ دے یہ تصور کرے کہ قلب پر اِسم ذات "اَللّٰہُ" نورانی حروف سے لکھا ہوا ہے اور اُس کی شعاعیں صاحب مراقبہ کے وجود پر محیط ہیں اور یہ خیال بھی رکھے کہ جب سانس اندر لے تو **اَللّٰہُ** اور جب باہر نکالے تو **ھُوْ** کے تصور کے ساتھ جیسے جیسے جذب واستغراق بڑھتا جائے گا تمام عالم کو اسم ذات کے انوار کے آئینے میں دیکھے گا۔ ان شآءَاللّٰہ۔

سلبِ امراض

حضرت شاہ غلام علی مجدّدی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفیائے متقدمین کے طریقے پر ازالہ مرض کی توجہ کے دو طریقے رائج ہیں پہلا طریقہ یہ کہ مریض کے سامنے بیٹھ کر اسکی صحت کا تصوّر باندھ کر خدا کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مریض سے مرض سلب کر کے اُس مرض کو اپنے اُوپر ڈالنے پر ہمّت وخیال کو لگاتے ہیں۔ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جس کے چہرہ پر ورم تھا آپ نے توجہ فرمائی تو اُسکا ورم آپکے چہرہ مبارک پر آ گیا۔

حضرت قیوم زماں مرزا جانِ جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ازالۂ مرض کے لیے اسطرح توجہ فرماتے کہ مریض کے سامنے بیٹھتے اپنے اور مریض کے درمیان پانی کا پیالہ، سفید چادر یا کوئی اور چیز رکھ لیتے۔ پھر مریض سے مرض سلب کرنے پر ہمّت لگاتے اور اُس چیز پر مرض ڈال دیتے اور آپ فرماتے ہیں کہ میں مریض کے جسم سے مرض کو سلب کر کے اُسکی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیتا ہوں۔ (فیض نقشبند مترجم مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری صفحہ نمبر 47)

شیخ المشائخ حضرت مولانا سیّد ابو احمد محمد علی حسین صاحب الشرفی جیلانی سجادہ نشین کچھوچھہ شریف قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ سلبِ مرض کا طریقہ یہ ہے کہ نفس کو تمام خطروں سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اُس بیماری میں مبتلا سمجھے جو مریض کو ہے پس وہ مرض اُس کی طرف سے منتقل ہو جائے گا اور یہ خلقت میں عجائب صنعت الٰہی سے ہے آگے جا کر فرماتے ہیں کہ یہ ہر شخص کا کام نہیں اپنی جان کو ہوشیاری سے بچاتا ہوا سلب میں کوشاں ہو بعد فاتحہ بزرگان مراقب ہو کر مریض کے مرض کو بہ تصوّر تمام کھینچ کر اپنی طرف لا کر دُور پھینکے لیکن اپنے آپ کو محفوظ رکھے یعنی اپنے قریب لا کر دُور کر دے (اپنے اُوپر نہ آنے دے) چند بار اسی طرح کرنے سے مرض سلب ہو جائے گا۔ آگے فرماتے ہیں کہ یہ عمل ہمیں از عنایت و کرم اپنے پیر و مرشد مولانا حاجی شاہ امین احمد سجّادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم الملک شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرّہٗ العزیز سے ملا ہے، اور یہ سب بطفیل حضرت مرشدی وجدّی سیّد شاہ نیاز اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت غوث العالم مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی محبوب یزدانی رضی اللہ تعالیٰ عنھما ہے۔

تیسرا طریقہ مرض کے دفع ہونے اور توجہ بخشی کا یہ ہے کہ استخارہ کے بعد صاحب نسبت وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور درودِ استغفار پڑھ کر نہایت عجز کے ساتھ درگاہ مجیب الدّعوات میں التجاء کرے کہ مریض سے مرض یا گنہگار سے گناہ زائل ہو۔ اس کے بعد مریض یا گنہگار کے سامنے بیٹھے اور ہمّت تمام جمع کر کے سانس لیتے وقت تصّور کرے کہ مریض کے قالب سے مرض یا گنہگار سے گناہ دور ہوتا ہوا اور سانس لمبے کھینچے اور دم چھوڑتے

وقت خیال کرے کہ قالب مذکور سے مرض یا گناہ سلب ہو کر زمین پر گرتا ہے امداد الٰہی سے مریض شفاء پائے گا اور گنہگار تائب ہو جائیگا۔

شفاعتِ رسول مقبول ﷺ کا حاصلِ شرف ہونا

جو شخص اس آیت شریفہ کو پابندی سے پڑھے گا تو انشاءاللہ بروز قیامت حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ آیت یہ ہے۔

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے

عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥

تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (سورۂ توبہ آیت نمبر 128)

اس آیت میں بے اندازہ برکت ہے اگر آپ روزانہ معمولاً ایک بار اس آیت کو بعد نمازِ فجر پڑھتے رہیں گے تو انشاءاللہ بروز قیامت آپ کو حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی شفاعت کا شرف حاصل ہوگا اور زندگی کے ہر کام میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔

متفرق سُورتوں کے فضائل

سورۃ یٰسٓ: جو شخص اس سورت کا وِرد روزانہ کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے لیے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔کشائش رزق وتسخیر، عزت و برکت کے لیے مجرب ہے۔خاص طور پر اس سورت کو سات مبینوں کے ساتھ پڑھنا بہت ہی مجرب ہے۔کسی بزرگ سے اجازت لے کر پڑھیں تو فائدہ سونے پر سہاگہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ: جو شخص فقر و فاقہ سے عاجز ہو اُسے اکتالیس (41) دفعہ روزانہ اس سورت کو پڑھنا چاہے اس کی برکت سے ذلت وخواری اور تنگدستی جاتی رہے گی۔مال و دولت اور عزّت بڑھے گی اگر ہمیشہ پڑھتا رہے گا تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔اگر کسی میّت کی قبر پر پڑھے اسے عذاب قبر سے نجات ملے گی جو شخص رات کو نمازِ عشا کے بعد پڑھے،کبھی بھوکا نہ رہے گا اور غیب سے اللہ تبارک وتعالیٰ روزی دے گا۔انشاءاللہ

سُوْرَۃُ الْجِنِّ :جس جگہ دیو پری یا دیگر بلّیات کا اثر ہو وہاں اس سُورت کو سات بار پڑھ کر دم کرے بفضل تعالیٰ تمام بلائیں جاتی رہیں گی اگر رات دن بشرطِ طہارت وتقویٰ تنہائی میں بیٹھ کر اس کو ورد کرے تمام دیو، پری اور جنّات وغیرہ اس عامل کے تابع و فرمانبردار ہوجائیں گے اور ہر طرح مدد کریں گے جس کسی کو آسیب ہوگیا ہو اس سورت کو سات بار سات دن تک پڑھیں او دم کریں اللہ کے فضل وکرم سے آسیب کا اثر جاتا رہے گا۔جنات کی حاضری کے لیے روزانہ سات مرتبہ پڑھنا بھی اس سورت کا مجرب پایا گیا۔

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ : جس بچی کی شادی نہ ہوتی ہو وہ روزانہ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف یہ سورۃ پانچ مرتبہ پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ نیک اور صالح جگہ عطاء فرمائے گا۔(انشاءَ اللہ)۔نوٹ۔اُس وقت تک اِسکی تلاوت جاری رکھے جب تک نکاح ہوکر رخصتی نہ ہوجائے۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی: اگر کوئی شخص کہیں بھاگ کر نکل گیا ہو اور اسے واپس بلانا چاہیں تو اس

سورت کو باوضو تنہائی میں بیٹھ کر دو ہزار بار پڑھے انشاءاللہ تعالیٰ واپس آجائے گا۔

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ: جو شخص یہ چاہے کہ فجر کے وقت غیبی امداد سے اُسکی آنکھ کھل جائے یعنی نیند سے بیدار ہو جائے وہ جمعہ شریف والے دن نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے سورۃ الکہف کی تلاوت کرے انشاءاللہ نماز فجر کے وقت کوئی نہ کوئی خواب میں آکر باقاعدہ اُسکا نام لے کر اُس کو نیند سے بیدار کردے گا مگر اس کیفیت کا کسی سے ذکر نہ کرے ورنہ یہ حالت ختم ہو جائے گی۔

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ: جنگ وجدال کے وقت جو شخص سورۃ الفتح کو اکتالیس (41) دفعہ پڑھے بفضل خدا دشمنوں پر فتح یاب ہوگا اور تیر و تفنگ شمشیر وغیرہ کے زخم سے محفوظ رہے گا اگر اس سورۃ کو لکھ کر بازو پر باندھے دشمنوں کی مکاریوں سے امن میں رہے گا۔ رمضان شریف کا چاند دیکھتے وقت تین بار پڑھنے سے سال بھر کی روزی فراخ رہے گی۔

جمیع امراض کے لیے آیاتِ شفاء

مواہب میں امامِ طریقت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ اُن کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا۔ خواب میں اُنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور عرض کیا کہ اُن کے فرزند کے لیے دُعا فرمائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آیاتِ شفا کیوں بھول گیا۔ قشیری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں بیدار ہوا تو غور کیا چھ جگہ پر قرآن شریف میں آیات شفا مجھ کو ملیں اِن آیات کو میں نے لکھا اور دھو کر فرزند کو پلایا ایک لحظہ میں شفا ہو گئی۔ شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب مجربات تعویذات و عملیاتِ اُویسی کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں۔ شیخ تاج الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ اعظم اولیاء شافعیہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہ کثرت مشائخِ عظام کو بیماروں کی عافیت کے لیے اِن آیاتِ شفاء کو لکھتے دیکھا ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عبدالوہاب متقی کو بیماروں کے لیے اِس عمل کو کرتے دیکھا ہے۔ قاضی بیضاوی نے بھی

اپنی تفسیر میں قول باری تعالیٰ **وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ** o (سورت بنی اسرائیل آیت نمبر 82 کا کچھ حصّہ) (اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفاء ہے) اور دیگر آیات شِفاء کا ذکر کیا ہے۔ اگر کوئی مریض ہو تو اِن آیات کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا جائے، اور یہ عمل گیارہ دن، اکیس دن یا اکتالیس دن کیا جائے۔ شروع میں بِسمِ اللّٰہ شریف اور تین تین مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔ اگر یہ نہ کیا جاسکے تو پھر اِن آیات کو بِسْمِ اللّٰہ اور سورت فاتحہ کے ساتھ چینی کی رکابی پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں انشآءَ اللہ بہت جلد صحت یابی ہو گی۔

اس عمل کو لکھنے یا پڑھنے سے قبل دونوں صورتوں میں اول وآخر درود شفا لکھا یا پڑھا جائے
(درود شفا کی تفصیل صفحہ 164 پر ملاحظہ ہو۔)

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ o وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ o يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ o يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ o وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ o وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا o اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ o قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ o

دُعا کی قبولیت اور آنکھوں کی روشنی واپس لانے کا مجرب عمل

اپنی دعاؤں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ لینا دعا کی قبولیت کا سبب ہے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک نابینا صحابی، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے یعنی آنکھ کی خرابی دور ہو جائے۔

آپ سرکار ﷺ فرمانے لگے اگر چاہے تو میں تیرے لیے دعاء کروں اور اگر تو صبر کرے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا آپ دعاء فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وضو کر اور اچھی طرح سے وضو کر اور اِن کلمات کے ساتھ دعاء کر بعض روایات میں ہے کہ اُس کو

فرمایا دو رکعت نماز ادا کرو اور یوں دعاء کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ
نَبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ
فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ ط اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ

جیسے ہی اُس نابیناء نے وضو کر کے نفل پڑھ کر یہ دعاء کی اُس کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔
تمام محدثین نے مذکورہ بالا روایت ترمذی شریف، نسائی شریف، مستدرک حاکم شریف اور ابنِ ماجہ شریف کے حوالہ سے اسے نقل کیا ہے اور اِسے امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما کی شرط پر صحیح کہا گیا ہے جیسا کہ علامہ شوکانی (جسے ابن تیمیہ کے مقلدین اہلحدیث حضرات اپنا امام مانتے ہیں) نے تحفۃُ الذاکرین صفحہ نمبر 161 میں لکھا ہے نیز یہ بھی تحریر کیا ہے کہ جب اس نابینا نے دعاء کی اور کھڑا ہوا تو اُس کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔
شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجرب تعویزات و عملیات اُویسی کے صفحہ نمبر 87 پر آستانہ دہلی جولائی 1959ء کے حوالے سے شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ عبدالباقی صاحب فرنگی محلی (رحمتہ اللہ علیہ) کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ الحدیث اس حدیث کو بیان کرتے ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ** 0 بیان کرنے کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ عبدالباقی صاحب فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ 1937 میں میری بینائی بے حد کمزور ہوگئی تھی۔ میں نے گیارہ (11) روز تک بعد نماز فجر اکیس (21) باران کلمات کو پڑھ کر اپنے ہاتھ کے

انگوٹھوں پر دم کیا اور آنکھوں سے لگایا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور اکرم رحمت دو عالم ﷺ کی برکت سے مجھے شفاء حاصل ہوگئی اور بینائی تیز ہوگئی۔

شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب رحمۃ اللہ مجرب تعویزات و عملیاتِ اُویسی کے صفحہ نمبر 70 پر فرماتے ہیں (بلکہ راقم الحروف نے کئی بزرگانِ عظام سے بھی یہ سُنا) کہ اذان اور اقامت میں جب رسول اللہ ﷺ کا نام سنے تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر ملے تو بینائی تیز ہوگئی اور مرتے دم تک آنکھوں کی روشنی بحال رہے گی اور بعد الموت بہشت اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت میں تشریف لائے تو فرشتے نورِ محمدی ﷺ کی زیارت کے لیے حاضری دیتے تو آدم علیہ السلام نے ملائکہ کی حاضری کا سبب پوچھا تو حکم ہوا کہ نورِ محمدی ﷺ کی زیارت کا اشتیاق ہوا تو بارگاہ ایزدی میں زیارت کی التجاء کی۔ **فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ظَفَارِ ظَفَرَيْ آدَمَ مِثْلَ الْمِرْاٰةِ فَقَبَّلَ ظَفَرَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ** ط (تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مدنی ﷺ کا جمال آدم علیہ السلام کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا جس پر آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں کو چوما اور آنکھوں پر لگایا۔) اس کے بعد حدیث شریف میں ہے کہ لَمْ يَعْمَ اَبَدًا یعنی حضرت آدم علیہ السلام اسی عمل کی بدولت تادمِ زندگی نابینا نہ ہوئے۔ (فتاوٰی جواہر۔ فتاوٰی سراج المنیر۔ فتاوٰی مفتاح الجنان۔ نعم الانتباہ از منیر العین صفحہ 143۔ اسی کا واقعہ انجیل برنباس صفحہ نمبر 61-60 مترجم مطبوعہ حمیدیہ سٹیج لاہور میں بھی ہے)

معلوم ہوا کہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا حضرت ابوالبشر سیّدنا آدم علیہ السلام کی سنّت ہے۔ اپنے باپ کی سنّت پر عمل کرنا اپنے باپ کے ہونے کا ثبوت دینا ہے۔ بہر حال میں اُسی دعاء کے متعلق جسکا ذکر پیچھے گزرا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی تھی اُس کے متعلق ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ فرمانے کے بعد ایک دفعہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے دورِ خلافت میں ایک شخص اُن کے پاس کسی ضرورت کے پیشِ نظر گیا لیکن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے اُس شخص کی طرف کوئی توجّہ نہ فرمائی۔ چنانچہ اُس شخص کی جب حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی اور اپنے

واقعہ کو بیان کیا تو ابنِ حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فکر نہ کرو، تازہ وضو کرو اور پھر مسجد میں جا کر دو نفل ادا کرو اور یہ دعاء کرو۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ** ۝ اس کے بعد وہ شخص حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے پاس پہنچا دروازے پر دربان نے فوراً استقبال کیا اور حضرت عثمان غنی ذالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ اُسے اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا بھئی کیا بات ہے اُس شخص نے اپنی ضرورت اور حاجت بیان کی حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فوراً اُسے حل فرمایا اور بہت عزت سے رُخصت فرمایا۔ **حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص بعد میں مجھے ملا میرا بہت شکریہ ادا کرنے لگا۔ میں نے اس سے کہا بھئی یہ دعاء حضور اکرم ﷺ نے ایک نابینا کو سکھائی تھی اور میں اُس وقت موجود تھا۔** (اس میں ظاہری حیات کے بعد توسل یعنی آپکے وسیلہ مبارک سے دعا کرنا اور ندا غائبانہ دور سے پکارنے کا ذکر ہے یہ کمال واقعہ معجم طبرانی صغیر، حجۃ اللہ علی العالمین اور جذب القلوب میں موجود ہے)

آنکھ کی روشنی کو واپس لانے کا نہایت نفیس قابل قدر عمل

ایک صاحب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) کی خدمت میں عرض کی کہ روشنی بہت کم ہے فرمایا، آیت الکرسی شریف یاد کر لیجیے۔ ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھیے اور پڑھتے ہوئے جب اِس کلمہ **وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا** پر پہنچیں اس وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آنکھ پر رکھ کر اس کلمہ کو گیارہ (11) بار کہیں پھر ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

قید سے خلاصی کیلئے مجرب و آزمودہ عمل

اگر کوئی شخص قید میں گرفتار ہو تو اُسے چاہیے زبان روکے بغیر بلا حساب بے حساب **لَاحَوْلَ**

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے سارا سارا دن پڑھے ساری رات پڑھے جب نماز کا وقت ہو تو نماز ادا کر کے دوبارہ اِس کا ورد شروع کر دے۔ اِس کی برکت سے انشآءَ اللہ ایسی صورت نکل آئے گی کہ قید سے رہائی نصیب ہوگی۔ راقم الحروف نے خود کئی ایسے مجرموں اور قاتلوں کو قید سے رہائی مِلتے ہوئے دیکھی ہے جنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کہ بعد اِن بابرکت الفاظ کا ورد کیا۔ پیر طریقت مفتی محمد زبیر صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) سے سنا کہ ایک مرتبہ قتل کے مقدمے میں سات مجرم پکڑ کر قید کیے گئے، توبہ کرنے کے بعد جب انہوں نے اِس کلمہ کا ورد شروع کیا تو عدالت سے ایک ایک کر کے اُس مقدمے سے سب بری ہوتے چلے گئے کچھ ہی عرصہ میں وہ سب قید سے رہائی پا چکے تھے۔ ویسے بھی **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ جنت کا خزانہ اور سو بیماریوں کی دواء ہے۔** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ** (یعنی کوئی طاقت نہیں نیکی کرنے کی اور کوئی قوت نہیں برائی سے بچنے کی مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے) یہ کلمہ ایک سو بیماریوں کی دواء ہے۔ اُن سب سے کم فکر اور پریشانی کی بیماری ہے ایک اور مقام پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:- **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ** کثرت سے پڑھا کر بے شک یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

شیخ امام قطب ابوالحسن شاذلی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے سفر و سیاحت کے دوران ایک مردِ خدا کی صحبت نصیب ہوئی اُس نے مجھے وصیّت کی کہ نیک اعمال میں اچھے افعال کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ سے بڑھ کر کوئی قول زیادہ ممدّ و معاون نہیں کیونکہ اِس کلمے کے ذریعے بندہ اپنے نفس سے بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور اُس کے فضل کو مضبوطی سے تھامتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کو مضبوطی سے تھام لیا تو اُسے صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت نصیب ہوگئی" (اشعتہ اللمعات)

سالم ابن عوف کی رہائی کا واقعہ: مفسرین نے فرمایا کہ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ایک بیٹے کو جن کا نام "سالم" تھا مشرکوں نے گرفتار کر لیا۔ تو عوف بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اپنی مفلسی وفاقہ مستی کی شکایت کرتے ہوئے یہ عرض کی کہ مشرکوں نے میرے بچے کو گرفتار کرلیا ہے۔ جس کے صدمے سے اس کی ماں بہت پریشان ہے۔ تو اس سلسلے میں اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم صبر کرو اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرو اور تم بکثرت، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھا کرو اور اُس بچے کی ماں کو بھی تاکید کردو کے وہ بھی کثرت سے اس وظیفہ کا ورد کرتی رہے۔ یہ سن کر عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر چلے گئے اور اپنی بیوی کو یہ وظیفہ بتا دیا اور پھر دونوں میاں بیوی اس وظیفہ کو بکثرت پڑھنے لگے۔ اِسی دوران میں وظیفہ کا یہ اثر ہوا کہ ایک دن مشرکین "سالم ابن عوف" کی طرف سے غافل ہو گئے چنانچہ موقع پا کر حضرت سالم مشرکوں کی قید سے نکل بھاگے اور چلتے وقت مشرکوں کی چار ہزار بکریاں اور پچاس اُونٹوں کو بھی ہانک کر ساتھ لائے اور اپنے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا ماں باپ نے دروازہ کھولا تو حضرت سالم موجود تھے ماں باپ بیٹے کی ناگہاں ملاقات سے بے حد خوش ہوئے اور عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے بیٹے کی سلامتی کے ساتھ قید کی رہائی کی خبر سنائی۔ اور یہ فتویٰ دریافت کیا کہ مشرکین کی یہ بکریاں اور اُونٹ ہمارے لئے حلال ہیں یا نہیں؟ تو حضور علیہ الصَّلاۃُ والسلام نے ان کو اجازت دے دی کہ وہ اُونٹوں اور بکریوں کو جس طرح چاہیں استعمال کریں اور اُس کے بعد مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ (سُوْرَۃُ الطَّلَاق آیت نمبر 2 کا کچھ حصہ آیت نمبر 3 مکمل)۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اُس کا گمان نہ ہو

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ

اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے

دستِ غیب کا خزانہ: مذکورہ بالا یہی آیت فجر کی نماز کے بعد یا روزانہ گیارہ مرتبہ یا اکیس مرتبہ یا اکتالیس مرتبہ کسی بھی وقت اس آیت کے ورد وعمل سے دستِ غیب نصیب ہوتا ہے۔ اِسی آیت کی تفسیر میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں تقویٰ سے، غموں سے نجات اور غیبی روزی اور روزی میں برکت ملتی ہے اِس آیت کے ورد وعمل سے دستِ غیب نصیب ہوتا ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی اور جسے اللہ کافی ہو اُسے دوسرے کے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے اُس کے دروازے پر آتے ہیں۔ اگر کاروبار، روزی وغیرہ میں بہت تیزی سے ترقی و برکت چاہتے ہوں تو ہر نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اپنے ورد میں رکھیں انشآءَ اللہ بے حساب کاروبار، روزی وغیرہ میں برکت ہوگی۔

اوراد و وظائف کی کتابوں میں اسی آیت کریمہ کے متعلق ایک اور عمل میں نے لکھا ہوا پایا کہ جس کے کرنے سے، جہاں سے وہم وگمان نہ ہو خزانہ غیب سے روزی پہنچے کہ خود حیران ہو جائے، روزانہ اسی آیت کریمہ **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ** سے لے کر **لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا** تک ایک ہزار بار پڑھے خواہ صبح، خواہ شام اوّل آخر ایک ایک مرتبہ درودِ مستغاث شریف اِسی طرح چالیس یوم کا لحاظ رکھے کہ ہر روز وقت مقررہ پر پڑھے خواہ صبح، خواہ شام مگر بعد عشاء کے بہتر ہے۔ ان شآءَ اللہ تعالیٰ اِس کا اثر پانچویں چھٹے دن ہی ظاہر ہوگا کہ غیب سے ایک چیز پہنچے گی مگر لانے والے سے کسی قسم کا سوال نہ کرے کہ تم کون ہو یہ کیا چیز ہے، کچھ نہیں بس نہایت خوشی وخاموشی سے وہ چیز لے کر حفاظت سے رکھ لے۔ جب چالیس 40 دن کی دعوت ختم ہو جائے، چاہیے کہ ہر روز بعد ہر نماز اوّل آخر درود شریف آیۃ مذکورہ پڑھتا رہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ **حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اِس کو لے لیں تو یہ آیت لوگوں کو کافی ہو جائے گی اور وہ آیت** یہی ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ سے لے کر لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا تک۔ اِسی آیت کریمہ کے متعلق شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ اپنی کتاب غرائب القرآن میں

علامہ اجھوری کی کتاب فضائل رمضان کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

حکایت عجیبہ: کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ سمندر میں کشتی پر سوار ہو کر سفر کر رہے تھے تو سمندر میں سے ایک آواز دینے والے کی آواز آئی۔ مگر اُس کی صورت نہیں دکھائی پڑی تو اُس نے کہا **اگر کوئی شخص مجھے دس ہزار دینار دے دے تو میں اُس کو ایک ایسا وظیفہ بتا دوں کہ اگر وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گیا ہو اور اِس وظیفہ کو پڑھ لے تو تمام بلائیں اور ہلاکتیں ٹل جائیں گی۔** تو کشتی والوں میں سے ایک نے بلند آواز سے کہا کہ آؤ، میں تجھ کو دس ہزار دینار دیتا ہوں تو مجھے وہ وظیفہ بتا دے تو آواز آئی کہ تو دیناروں کو سمندر میں ڈال دے مجھے مل جائیں گے۔ چنانچہ کشتی والے نے دس ہزار دیناروں کو سمندر میں ڈال دیا۔ تو اُس غیبی آواز والے نے کہا کہ وہ وظیفہ **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ** سے لے کر **لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا** تک ہے۔ تجھ پر جب کوئی مصیبت پڑے تو اس کو پڑھ لیا کرو۔ یہ سن کر کشتی کے سب سواروں نے اُس کا مذاق اُڑایا اور کہا کہ تو نے دس ہزار دیناروں کی کثیر دولت ضائع کر دی۔ تو اُس نے جواب دیا کہ ہرگز ہرگز میں نے اپنی دولت کو ضائع نہیں کیا اور مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ قرآن شریف کی آیت ضرور نفع بخش ہو گی۔

اس کے بعد چند دن تک کشتی چلتی رہی پھر اچانک طوفان کی موجوں سے کشتی ٹوٹ کر بکھر گئی اور سوائے اس آدمی کے کشتی کا کوئی آدمی بھی زندہ نہیں بچا۔ یہ کشتی کے ایک تختے پر بیٹھا ہوا سمندر میں چلا جا رہا تھا یہاں تک کہ ایک جزیرہ میں اتر پڑا اور چند قدم چل کر دیکھا کہ ایک شاندار محل بنا ہوا ہے اور ہر قسم کے موتی اور جواہرات وہاں پڑے ہوئے ہیں اور اس محل میں ایک بہت ہی حسین عورت اکیلی بیٹھی ہوئی ہے اور ہر قسم کے میوئے اور کھانے کے سامان وہاں رکھے ہوئے ہیں۔ اس عورت نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور کیسے یہاں تک پہنچ گئے؟ تو اُس نے عورت سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور یہاں کیا کر رہی ہو؟ تو اس عورت نے اپنا قصہ سنایا کہ بصرہ کے ایک عظیم تاجر کی بیٹی ہوں میں اپنے باپ کے ساتھ سمندری سفر میں جا رہی تھی تو ہماری کشتی ٹوٹ گئی اور مجھے کوئی اچانک کشتی میں سے اُچک کر لے

بھاگ گا۔ میں اس جزیرہ میں اِس محل کے اندر اُس وقت سے پڑی ہوں. ایک شیطان ہے جو مجھے اِس محل میں لے آیا وہ ہر ساتویں روز یہاں آتا ہے اور میرے ساتھ صحبت تو نہیں کرتا مگر بوس و کنار کرتا ہے اور آج اس کے یہاں آنے کا دن ہے۔ لہٰذا تم اپنی جان بچا کر بھاگ جاؤ ورنہ وہ یہاں آ کر تم پر حملہ کر دے گا۔ ابھی اس عورت کی گفتگو ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم اندھیرہ چھا گیا تو عورت نے کہا کہ جلدی بھاگ جاؤ وہ آ رہا ہے ورنہ وہ تم کو ضرور ہلاک کر دے گا۔ چنانچہ وہ آ گیا اور وہ شخص کھڑا رہا مگر جونہی شیطان اس کو دبوچنے کے لیے آگے بڑھا تو اس نے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ کا وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا تو شیطان زمین پر گر پڑا، اور اس زور کی آواز آئی کہ گویا پہاڑ کا کوئی ٹکڑا ٹوٹ کر گر پڑا ہے اور پھر شیطان جل کر راکھ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر عورت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فرشتہ رحمت بنا کر میرے پاس بھیج دیا ہے۔ تمہاری بدولت مجھے اس شیطان سے نجات ملی۔ پھر اس عورت نے اس مرد سے کہا کہ اِن موتی جوہرات کو اُٹھا لو اور اِس محل سے نکل کر میرے ساتھ سمندر کے کنارے چلو اور کوئی کشتی تلاش کر کے یہاں سے نکل چلو۔ چنانچہ بہت سے موتی جوہرات اور پھل وغیرہ کھانے کا سامان لے کر دونوں محل سے نکلے اور سمندر کے کنارے پہنچے تو ایک کشتی "بصرہ" جا رہی تھی دونوں اِس میں سوار ہو کر بصرہ پہنچے۔ لڑکی کے والدین اپنی گم شدہ لڑکی کو پا کر بے حد خوش ہوئے اور اِس مرد کے ممنون واحسان ہو کر اُس کو بہت عزت واحترام کے ساتھ اپنے گھر میں مہمان رکھا پھر لڑکی کے والدین نے پوری سرگذشت سن کر دونوں کا نکاح کر دیا، اور دونوں میاں بیوی بن کر رہنے لگے اور تمام موتی جوہرات جو دونوں جزیرہ سے لائے تھے وہ دونوں کی مشترکہ دولت بن گئی اور اُس عورت سے خداوند تعالیٰ نے اس مرد کو چند اولاد بھی دی اور دونوں بہت ہی محبت واُلفت کے ساتھ خوشحال زندگی بسر کرنے لگے۔ (صاوی ج4 ص183)

درسِ ہدایت: اِس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اعمال ووظائف قرآنی میں بڑی بڑی تاثیرات ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ عقیدہ درست ہو اور اعمال کو صحیح طریقے سے پڑھا جائے اور زبان

گناہوں کی آلودگی اور لقمہ حرام سے محفوظ اور پاک وصاف ہو اور عمل میں اخلاص نیت اور شرائط کی پوری پوری پابندی بھی ہو تو اِنْ شَآءَاللّٰہ قرآنی اعمال سے بڑی بڑی اور عجیب عجیب تاثیرات کا ظہور ہوگا۔ جس کی ایک مثال آپ نے پڑھ لی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)۔

دستِ غیب کے متعلق اعلیٰحضرت قدس سرہ کا اِرشادِ مبارک: آپ فرماتے ہیں کہ دستِ غیب جو قرآنِ مجید میں اِرشاد ہے اُس کی طرف لوگوں کی توجہ ہی نہیں کہ فرمایا ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

(اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اُس کا گمان نہ ہو سورۃ الطلاق آیت نمبر 2 کا کچھ حصہ) لوگوں کا عمل **يَتَّقِ اللّٰهَ** پر نہیں ورنہ حقیقتاً سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ فرماتے ہیں میرے ایک دوست مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا مدینہ منورہ سے بھیجا ہوا خط اتوار کے روز مجھے ملا جس میں پچاس روپیہ کی طلب تھی۔ بدھ کے روز یہاں سے ڈاک جاتی تھی جو ہفتہ کو ڈاک کے جہاز میں روانہ ہو جاتی تھی پیر کے دن تو مجھے خیال ہی نہ رہا منگل کے روز یاد آیا دیکھا تو اپنے پاس ۵۰ پچاس پیسے بھی نہیں وہ دن بھی ختم ہوا نماز مغرب پڑھ کر اور یہ فکر کہ کل بدھ ہے اور ابھی تک روپیہ کی کوئی سبیل نہیں ہوئی میں نے سرکار میں عرض کی کہ حضور ہی میں بھیجنا ہے عطاء فرماتے جائیں کہ باہر سے حسنین میاں (اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بھتیجے) نے آواز دی "سیٹھ ابراہیم بمبئی سے ملنے آئے ہیں"۔ میں باہر آیا اور ملاقات کی چلتے وقت اکیاون 51 روپیہ اُنہوں نے (نذر کیئے) حالانکہ ضرورت پچاس روپے کی تھی۔ یہ اکیاون یوں تھے کہ ایک روپیہ فیس منی آرڈر بھی تو دینا پڑتا غرض صبح کو فوراً منی آرڈر کر دیا۔

آج ہمارے گھروں میں کاروبار میں رزق میں برکت کیوں نہیں: بعض لوگ چند ہدایات جن کو بھول کر یا جانتے ہوئے بھی عمل نہ کر کے خیر و برکت کھو دیتے ہیں اور بہت معقول آمدنی ہونے کے باوجود ضروریات پوری نہیں ہوتیں جس کے نتیجے میں مقروض ہو جاتے ہیں مثلاً اپنے بچوں کے نام بگاڑ کر لینے یا رکھنے یا ادھورے نام لینے سے برکت اُڑ

جاتی ہے دوسرے اچھے نام بھی ادھورے لے کر پکارنا اوراکثر بگاڑ کر لینا مثلاً کسی کا نام عبدالرحیم یا عبدالکریم ہے تو اُس کو رحیم یا کریم کہہ کر پکارنا ہی منع ہے، نہ کہ اور بگاڑ کر لینا ذرا غور کیجیے کہ رحیم اور کریم اللہ کے نام ہیں ان کو بگاڑ کر لینا کتنا بڑا جرم ہوگا۔ کیا ایسے گھر میں برکت کا نزول ہوگا۔ سلطان محمود غزنوی نے ایک دن ایاز کے بیٹے جن کا نام محمد تھا اُسے ایاز کا بیٹا کہہ کر مخاطب کیا تو ایاز رونے لگے۔ بادشاہ نے رونے کا سبب پوچھا عرض کی آج آپ مجھ سے یا میرے بیٹے سے ناراض ہیں کہ ہمیشہ اُس کا نام لے کر پکارتے تھے آج ایاز کا بیٹا کہہ کر مخاطب فرمایا، بادشاہ نے کہا ایاز یہ بات نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کا نام مبارک ہے اور میں بغیر وضو یہ نام لینا بے ادبی تصّور کرتا ہوں۔

احمد اور محمد نام سے رزق میں برکت۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "**جس گھر میں نام محمد یا احمد ہوگا اس گھر میں فقروفاقہ داخل نہ ہوگا**" اور شفا ونسیم الریاض میں ہے کہ حضرت امام مالک رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی گھر میں محمد نام کا بچہ ہوتا ہے تو اُس گھر میں زیادہ سے زیادہ برکت ہوتی ہے بلکہ **اس نام کی برکت سے آس پاس ہمسایگان میں سے چالیس گھر روزی دیے جاتے ہیں۔** اور حضرت امام خفاجی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس برکت سے مراد صرف روزی ہی کی برکت نہیں ہے بلکہ اولاد، کاروبار، معاملات سب میں برکت دی جاتی ہے شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ رضوی اپنی کتاب "نام محمد" میں شفاللقاضی عیاض کے حوالے سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں جس کے راوی حضرت ابنِ یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہیں حضور علیہ الصلاۃ السلام فرماتے ہیں کہ "**اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے زمین پر چلتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ لوگوں کے گھروں کی زیارت کریں جن کے گھروں میں احمد اور محمد نام والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے زمین کا چکر لگاتے ہیں ان کی عبادت یہ ہے کہ وہ اُن گھروں کی نگرانی کریں جن میں محمد نام والے ہیں**"۔ اور پھر یہ کہ جس گھر میں مسلمان رہتے ہوں مگر نمازی کوئی بھی نہیں ایسے گھر کو حدیث پاک میں قبرستان سے تشبیہ

دی گئی ہے پھر یہ کہ صبح فجر سے قبل اُٹھنا کہ حدیث شریف میں اِس کی بہت تاکید ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ صبح کا سونا روزی سے محروم کر دیتا ہے۔ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ کے سوگئی تھیں، حضور نبی پاک ﷺ کا گزر ہوا آپ نے اُنہیں جگا کر فرمایا اے بیٹی کھڑی ہو جاؤ اور پروردگار سے روزی طلب کرو غافلین میں سے مت بنو اللہ تبارک وتعالیٰ صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان لوگوں کو روزیاں تقسیم فرماتا ہے۔

نمازِ اشراق، مالِ غنیمت سے زیادہ دولت کمانے کا ذریعہ ہے: معراج المومنین میں منقول ہے کہ حضور ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ کیا تو وہ بہت جلد فتح مند ہو کر بہت سا مالِ غنیمت ساتھ لایا۔صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے اس بات پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے کم وقت میں اس مالِ غنیمت سے بہت زیادہ مال اور دولت کمانے والی بات بتاؤں؟اس کے بعد آپ نے اشراق کی نماز کے متعلق فرمایا کہ فجر کے بعد اُسی جگہ بیٹھا رہے اور پھر دو نفل اشراق پڑھے۔علماء نے لکھا ہے کہ اس وقت (اشراق سے پہلے) قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔شیخ الاسلام حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ عمل جس کی جزا دنیا میں فی الحال (فوراً) ہوتی ہے وہ یہ عمل ہے یعنی چند روز بعد اس شخص کو (اشراق پڑھنے سے) باطنی روحانیت حاصل ہو جاتی ہے اور مال و دولت بھی ملتا ہے۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ (تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، آسمان میں ہے:الذاریات:22) اِس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تمہارا رزق آسمان سے دیا جاتا ہے۔چنانچہ آسمان والے سے تعلق قائم کر لو اور جو ایسا کرے گا اسے آسمان سے ہر شے ملے گی۔منقول ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا کرتا اور دستِ سوال دراز کرتا آپ ہمیشہ اسے کچھ نہ کچھ عطا فرما دیتے لیکن ایک مرتبہ آپ نے پوچھا اے شخص عمر کا دروازہ اچھا ہے یا اللہ کا اس نے کہا کہ دروازہ تو اللہ کا ہی اچھا ہے۔حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر جاؤ اور قرآن کو پڑھو شاید تمہیں فہم

نصیب ہو، وہ شخص گیا اور پھر کبھی نہ آیا۔ آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ اب وہ کہیں بھی جا کر سوال نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا چلو اس سے حال دریافت کرتے ہیں۔ آپ گئے اور اس سے نہ آنے کا سبب دریافت فرمایا تو اس نے کہا کہ آپ نے ہی تو فرمایا تھا کہ جاؤ اور قرآن پڑھو چنانچہ میں نے قرآن پڑھا اور اب مجھے ہر چیز گھر بیٹھے مل جاتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ قرآن میں تم نے کیا پڑھا ہے؟ کہا جب میں نے قرآن کھولا تو یہ آیت نظر آئی۔ **وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ** جب میں نے یہ آیت پڑھی تو سوچا کہ جب میرا رزق آسمانوں پر ہے تو میں اس کو زمین پر کیوں ڈھونڈتا ہوں۔ بس اُسی دن سے میں نے آسمان والے سے دوستی لگا لی اور اب مجھے ہر شے گھر بیٹھے مل جاتی ہے۔ (جیسے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ہر شے ملتی تھی) اس کا یہ جواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زار و قطار رونے لگے۔

(حسن نماز صفحہ نمبر 341)

جو شخص اپنی عمر دراز اور رزق میں برکت چاہے: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کی عمر دراز ہو اور رزق میں اضافہ ہو اُس کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ سے حسن سلوک اور بھلائی کرے اور (رشتہ داروں) سے صلہ رحمی رکھے** اِسکے علاوہ حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے جو شخص اپنے والدین سے نیکی کا سلوک کرے اُس کے لیے خوشخبری ہے کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) اُس کی عمر دراز فرما دیتا ہے۔ (دُرِ منثور الادب المفرد)

برکت اور خوش حالی کے لیے مجرّب نسخہ: حدیث شریف میں ہے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول کریم ﷺ نے اُسے فرمایا۔

1-جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتو کہو۔(خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو)
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ
2۔پھر مجھ پر سلام پڑھو یعنی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ
3۔پھر ایک مرتبہ: قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ o وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

اُس شخص نے ایسا ہی کیا یعنی اُس نے اپنا معمول بنا لیا جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتا دایاں قدم اندر رکھتے ہی رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق عمل کرتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر دولت کی ریل پیل کر دی یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔(تفسیر قرطبی، تفسیر کبیر)

حصول دولت، وسعت رزق واسطے عزت وتسخیر: ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ یہ دعاء پڑھ لیا کریں اور نمازِ عشاء کی سنتوں اور وتروں کے درمیان جو دو نفل ہیں اُن میں دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے بھی پانچ پانچ مرتبہ پڑھ لیں۔کبھی ناغہ نہ کریں پھر دیکھیں کہ پردۂ غیب سے کیسی کشائش ہوتی ہے وہ مبارک دعا یہ ہے۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ط اِنَّكَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی
الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○

(سورۃ آلِ عِمران، آیت نمبر 26,27)

ترجمہ: یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے تو دن کا حصّہ رات میں ڈالے اور رات کا حصّہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔

نوٹ = (نماز کے اندر پڑھیں تو "قل" سے شروع کریں۔ نماز کے بعد پڑھیں تو اَللّٰھُمَّ سے شروع کریں)

برائے نجات از قرض: علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ نماز جمعہ میں شریک نہ ہوسکا، حضور ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے گزارش کی کہ میں نے "یوحنا بن باریا" یہودی کا قرض دینا تھا وہ میرے دروازے پر تاڑ لگائے بیٹھا تھا کہ میں باہر نکلوں اور وہ مجھے اپنی حراست میں لے لے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے روک دے اس لیے باہر نہ نکل سکا اور نمازِ جمعہ کی شرکت سے محروم رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے معاذ؛ **کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض معاف فرمادے** میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ تو حضور ﷺ نے فرمایا ہر روز یہ دعاء پڑھا کرو۔ (اُوپر جو بیان ہوئی **قُلِ اللّٰھُمَّ** سے لے کر **بِغَيْرِ حِسَابٍ تک**)

(سورۃ آلِ عِمران، آیت نمبر 26,27)

پھر یوں عرض کرے اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جن سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے، تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے اے دنیا و آخرت کے رحمٰن ورحیم جسے تو چاہتا ہے دنیا و آخرت میں سے

دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ان سے محروم رکھتا ہے۔ مجھ سے میرا قرض ادا فرمادے اگر تجھ پر زمین کے برابر سونا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا فرمادے گا۔

قرض کی ادائیگی کی دعاء: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر قرض دار اس دُعاء کو پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا کرا دے گا۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ط

الٰہی تو میری کفایت فرما اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے، اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کردے۔

تیسرا کلمہ اور قل ھو اللہ شریف: میرے حضور قبلہ سرکار نگینہ علیہ الرحمہ تیسرے کلمہ اور قل ھو اللہ شریف کی بھی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں جب کبھی کوئی شخص آپ کے پاس آتا اور عرض کرتا کہ حضور دعا کیجئے میرے کام سیدھے ہو جائیں تو فرماتے ”بیٹا! تو سیدھا ہو جا تیرے کام سیدے ہو جائیں گے“ اور اگر کوئی شخص اپنے مقروض ہونے کا ذکر کرتا تو آپ اسے فرماتے بیٹا نماز پڑھا کر اور داڑھی شریف رکھ لو تیسرا کلمہ اور قل ھو اللہ شریف کی سارے دن میں بلا قید پانچ پانچ تسبیح پڑھنے کا حکم فرماتے اور فرماتے جو شخص یہ وظیفہ کرے گا، اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے اس کے لئے مٹی کو سونا بنا دے گا۔

عملِ آیت الکرسی

شیخ بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے تو اس کی حاجت بر آتی ہے، گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ لگا ہوا شیطان دور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر فرشتے متعین کر دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں ہر آفت، مصیبت اور جن و انسان سے اور ہر اس چیز سے وہ خائف ہو یا بچنا چاہتا ہو۔ (شمس المعارف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے ٹھکانے سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے جو اس کے لئے استغفار و دعاء کرتے ہیں، اور جو اپنے گھر آئے اور اس وقت

آیت الکرسی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے مقدر سے فقر نکال دیتے ہیں۔

صاحب فردوس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روایت نقل کی ہے کہ **حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا رہے گا، اس کے جنت میں داخل ہونے کے لئے بجز موت کوئی رُکاوٹ نہ ہوگی،** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کو نبی کے اجر کے برابر اجر ملے گا۔ (یعنی نبی کے پڑھنے پر جو اجر ملتا ہے اتنا ہی اُسے ملے گا)۔

(آیت الکرسی مع فضائل وخواص، صفحہ نمبر 42,43)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس ایک کھلیان (جرن خضر) تھا، جس کی وہ دیکھ بھال کرتے تھے، انہوں نے محسوس کیا کہ اس میں کمی آتی جارہی ہے ایک رات نگرانی کی تو ایک چوپایہ جو نوعمر لڑکے کے مشابہ تھا دکھائی دیا، انہوں نے اسے سلام کیا، اس نے جواب دیا، پھر انہوں نے پوچھا تم جن ہو یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں، انہوں نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو دکھاؤ، وہ دیکھا تو کتے کا ہاتھ اور بال بھی کتے کے سے تھے، تو میں نے کہا کہ جنوں کی تخلیق اسی صورت پر ہوتی ہے وہ **کہنے لگا جنات جانتے ہیں کہ ان پر مجھ سے زیادہ طاقتور اور کوئی نہیں**، میں نے کہا اور تم جو یہ حرکت (چوری) کررہے ہو اس کی وجہ کیا ہے کہنے لگا مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ صاحبِ خیر ہیں صدقہ وخیرات کو پسند کرتے ہیں اس لئے ہم نے چاہا کہ آپ کے مال سے ہم بھی کچھ لے لیں میں نے اس سے پوچھا کہ ہم تم سے کس چیز کے ذریعہ محفوظ رہ سکتے ہیں، تو کہنے لگا کہ سورۂ بقرا کی آیت "**اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ**" سے، اس آیت کو جو صبح کے وقت پڑھے گا شام تک ہم سے محفوظ رہے گا اور جو رات کو پڑھے گا وہ صبح تک ہم سے بچا رہے گا۔ صبح ہوئی تو میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ واقعہ عرض کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا خبیث نے سچ کہا۔ ایک یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ ایک شخص ایک درخت کے پاس سے گزرا تو اسے کچھ حرکت محسوس ہوئی مگر جب آواز دی تو کوئی جواب نہ

ملا، اس نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی تو اس درخت سے شیطان (جن) اُتر آیا۔ میں نے اس سے پوچھا ہمارے ہاں ایک بیمار ہے اس کا معالجہ کس سے کریں وہ کہنے لگا اسی آیت سے جس کے ذریعہ تم نے مجھے درخت سے اُتارا۔ (روح البیان)

شرحِ صدر، حلِ مشکلات، زیادتیِ علم اور قوّت گویائی کیلئے دُعائیں

حضور ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ میرے ربّ نے مجھے ادب سکھایا ہے اور خوب سکھایا ہے (کنزالعمال حدیث نمبر 31895) یہ وہ مدرسہ ہے جس میں حضور ﷺ نے تعلیم حاصل کی ہے اور اس مدرسہ کا پہلا سبق یہ ہے **قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا** یعنی ہر وقت یہ دعاء کرو کہ "اے میرے ربّ میرے علم میں مزید اضافہ فرما" چنانچہ اس دعاء کے فیض سے حضور ﷺ کو **عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ** کا مرتبہ نصیب ہوا۔ (ترجمہ: اے محبوب ﷺ جو کچھ آپ نہ جانتے تھے ہم نے آپ کو وہ بھی سکھادیا) قرآنِ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے (سورۃ البقرہ آیت نمبر 32)

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝
بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (اے میرے پروردگار زیادہ فرما میرے علم کو) (سورہ طٰہٰ آیت نمبر 114)
رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَيَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝
اے میرے ربّ میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے
يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 25 تا 28)
کہ وہ میری بات سمجھیں۔

ان قرآنی کلمات کے ورد سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں خیر

زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وضو کرے اور جب اُٹھایا جائے اُس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ منہ دھولے" (ابنِ ماجہ، فیضانِ سنت صفحہ نمبر 756)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے، یعنی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے اور اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (ترمذی شریف)

کھانے پینے کے بعد کی دُعائیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے جبکہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ ﷺ کے ساتھ تھے وہ دودھ کا برتن لائیں رسول اللہ ﷺ نے اُس میں سے دودھ پیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں آپ ﷺ کے دائیں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آپ ﷺ کے بائیں جانب تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا پینے کا حق تو اب تیرا ہے کیونکہ تم دائیں جانب ہو مگر چاہو تو خالد بن (ولید رضی اللہ عنہٗ) کو اپنے اوپر مقدم کر سکتے ہو۔ عرض کیا میں آپ ﷺ کے جھوٹے پر کسی کو مقدم نہیں کروں گا بلکہ خود پیوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کھانا کھلائے اُس کو کہنا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَافِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ (اے اللہ ﷻ ہمیں اس میں برکت عطاء فرما اور اس سے اچھا کھلا) اور جس کو اللہ ﷻ دودھ پلائے وہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَافِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ (اے اللہ ﷻ ہمیں اس میں برکت عطاء فرما اور زیادہ عطا فرما)

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی شے ایسی نہیں کہ جو کھانے پینے کے لحاظ سے دودھ کے سوا کافی ہو۔ (یعنی دودھ کھانے اور پینے کا قائم مقام ہے)۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کھاتے اور پیتے تو (اُمت کی تعلیم کے لیے) فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا) حضرت مولانا

قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب سورۃ فاتحہ مع فضائل وخواص میں لکھتے ہیں کہ ابوعلی اور نسائی نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کھا پی کر سیر ہو گیا اور پھر یہ کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَاَشْبَعَنِیْ وَسَقَانِیْ وَاَرْوَانِیْ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور سیر فرمایا (خوب کھلایا) اور اُس نے مجھے پلایا جس سے میری پیاس بجھ گئی) تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا ماں نے اسے ابھی جنا ہے یعنی جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ کھانے سے فارغ ہو کر یہ فرماتے تھے (سورۃ فاتحہ مع فضائل وخواص)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا

جب سونے لگے: جب سونے لگے تو دائیں کروٹ منہ قبلہ رو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھے اور تین بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

اے اللہ تیرے نام کی برکت سے میں مرتا (سوتا) ہوں اور زندہ (بیدار) ہوتا ہوں

جب سو کر اُٹھے: تو یہ دعا اور کلمہ تمجید پڑھے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ○

سب تعریف واسطے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہے وہ ذات کہ زندہ فرماتی ہے ہمیں مارنے کے بعد اور ہمیں اسی کی طرف اُٹھنا ہے

جب سواری پر قدم رکھے: بسم اللہ شریف پڑھے اور یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ٥

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں پاک ہے اللہ جس نے اِسے ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اِس پر قادر نہ تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں

بازار میں داخل ہوتے وقت: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص بازار میں داخل ہو تو کہہ لے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اُسی کے لئے حقیقی بادشاہی ہے اور اُسی

وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥

کے لئے تمام تعریفیں ہیں وہ زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ زندۂ حقیقی ہے اُس کے لئے موت نہیں اُس کے دستِ قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے

فرمایا جو یہ پڑھے گا اُس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اُس کے لئے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔

بیتُ الخلاء میں جانے کے آداب: مسلمان کا کوئی اچھا عمل ایسا نہیں ہے جو نیکی سے خالی ہو۔ یہاں تک کہ بیتُ الخلا میں جانا یہ ایک طرح انسانی تقاضا ہے اور دوسری طرف ادائیگی سنّتِ مصطفٰی (ﷺ) کا ذریعہ ہے۔ بیتُ الخلا میں جانے کے آداب حسبِ ذیل ہیں:- ☆ بیتُ الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں۔ ☆ ننگے سر اور ننگے پاؤں بیت الخلا میں نہ جائیں۔ ☆ قبلہ کی طرف نہ مُنہ کریں نہ پیٹھ۔ ☆ دورانِ

پیشاب و پاخانہ کسی سے بات چیت نہ کریں۔☆کسی کے سلام کا جواب نہ دیں☆اذان کا بھی جواب نہ دیں. ☆باہر کوئی چھینکے تو اُس کے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہنے پر بھی جواب نہ دیں.
☆کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں. ☆درخت کے نیچے سایہ کی جگہ پیشاب نہ کریں.
☆شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئیں۔☆پیشاب کی چھینٹوں سے بچیں. ☆دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کریں۔☆بائیں ہاتھ سے استنجا کریں۔☆ڈھیلوں سے استنجا کرتے وقت طاق تعداد میں تین ڈھیلے استعمال کریں. ☆بیتُ الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ
اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنات اور خبیثہ جناتیوں سے

☆بیتُ الخلا سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں اور **غُفْرَانَكَ** پڑھیں (یعنی تیری بخشش چاہیے) (بخاری، مسلم شریف، ترمذی شریف)

مصیبت، کسی چیز کے گم ہو جانے، جان، مال یا اولاد کے نقصان کے موقع پر کونسی دُعا پڑھنی چاہیے جسکی برکت سے اُسکا بہتر بدل حاصل ہو جائے

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہی کلمات منہ سے نکالے جس کا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ
بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُس کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ مجھے میری

مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا ○

مصیبت سے چھٹکارا دے اور اُس کے بدلے میں مجھے بہتر عطاء فرما۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے بہتر عوض عطا فرماتا ہے (حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کون شخص ہوگا وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہجرت کی وہ فرماتی ہیں پھر بھی میں نے دعا کر لی چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ان کے عوض رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے خاوند تھے، نبی کریم ﷺ کے رضاعی بھائی تھے اور پھوپھی کے بیٹے بھی آپ نے اپنے گھربار کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ کی جانب گھربار سمیت ہجرت کرنے میں آپ اول ہیں اور اول بیت (یعنی پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے ہجرت کی) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں ان خصوصیات کے لحاظ سے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جزوی طور پر سب سے بہتر تھے اس لیے آپ نے یہ خیال کیا اور ان کا ایمان کہتا تھا کہ اس دعا کی برکت سے مجھے ان سے بہتر خاوند ملے گا مگر عقل وسمجھ کہتی تھی کہ یہ نہ ممکن ہے۔ مگر ایمان کے نور اور یقین سے دُعا پڑھ لی اور اس کی برکت سے آپ رسول کریم ﷺ کے نکاح میں آئیں۔

دشمن کے شر سے حفاظت: اب اِس مبارک دعا کا ذکر ہے **اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ شَرَّھُمْ بِمَا شِئْتَ** کا کہ جس کے پڑھنے کی برکت سے کیسا ہی طاقتور دشمن کیوں نہ ہو ذلیل و خوار اور رسوا ہوتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُس شخص کو دشمن کے شر اور نقصان سے اپنی حفظ و امان میں لے لیتا ہے جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص حاجی محمد لطیف نامی بندہ ناچیز کے پاس آیا بہت رویا اور کہنے لگا میرے آباواجداد کی کروڑوں کی زمین پر اسلام آباد کے ایک ایم، این، اے (M.N.A) نے قبضہ کرلیا ہے وہ کہتا ہے کہ معمولی سی رقم لے کر

درمیان میں سے ہٹ جاؤ ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ اور آئیندہ سپریم کورٹ کی پیشی میں بھی مت جانا حالانکہ سول اور ہائی کورٹ نے فیصلہ میرے حق میں کر دیا تھا۔ حضور میں کیا کروں ایک غریب آدمی ہوں بہت مشکل سے اس مقدمہ کو عدالتوں میں لے کر چل رہا ہوں اور اب اُس نے قتل کی دھمکی بھی دیدی ہے اب کیا کروں۔ بندہ ناچیز نے اُس شخص کو اِس دعاء۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ شَرَّهُمْ بِمَا شِئْتَ کے متعلق بتایا اور لکھ دی اور کہا کہ اس دعاء کو 40 دن کے اندر اندر سوا لاکھ مرتبہ پڑھنے کی کوشش کرو ساتھ ہی پانچ وقت کی نماز کی پابندی رکھنا۔ ابھی اس شخص کو اس دعاء کو پڑھتے ہوئے چالیس دن بھی نہیں گزرے تھے کہ بندہ ناچیز محمد محسن منور یوسفی ایک دن صبح کے وقت اخبار پڑھ رہا تھا کہ فرنٹ پر اُسی بدمعاش ایم۔ این۔ اے کے اپنے قتل کی خبر موجود تھی کہ نامعلوم اشخاص نے اُسکو اُسکے گارڈز سمیت اسلام آباد میں فائرنگ کر کے ایک چوراہے میں قتل کر دیا۔ یہ واقعہ تو اِس دعاء کی قبولیت اور تصرف میں دلوں کے یقین کی مضبوطی کے لیے میں نے عرض کر دیا ورنہ اس دعاء سے متعلق بے شمار واقعات موجود ہیں جن کو درجنوں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

اسی دعاء سے متعلق سراقہ کا واقعہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرماتے ہوئے مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے تو کفار مکہ نے ان دونوں نفوس مبارکہ کی جستجو میں ناکامی کے بعد اعلان عام کر دیا کہ جو شخص ان دو سے کسی ایک کو زندہ یا مردہ حالت میں ہمارے سامنے پیش کرے گا اُسے فی کس ایک سو اُونٹنیاں بطور انعام دی جائیں گی تو سراقہ بن مالک جُعشمی بھی اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لیے بہت بے تاب ہوا اپنا گھوڑا لیا اور بڑی تیز رفتاری سے آپ ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا۔ سراقہ کہتا ہے کہ بہت جلد مجھے حضور ﷺ کی پرچھائیں نظر آنے لگیں میری خوشی کی کوئی حد نہ رہی مجھے یقین ہو گیا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

جب میں اُن کے بالکل قریب پہنچا تو اچانک میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور میں چکرا کر زمین پر آ گرا۔ میں فوراً اُٹھا اور اپنے ترکش سے فال کے تیر نکالنے لگا اتفاق سے فال میں

وہ تیر نکلا جو مجھے ناپسند تھا اس پر لکھا تھا کہ تم جن کا تعاقب کرو گے ان کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے لیکن مجھے سو اُونٹنیوں کے لالچ نے ایسا بدحواس کر رکھا تھا کہ میں نے اس تیر کی ذرہ پروانہ کی گھوڑے پر سوار ہوا اور اُس کو ایڑ لگائی۔ وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھنے لگا میں اِس قدر قریب پہنچ گیا کہ حضور ﷺ کی تلاوت کی آواز مجھے سنائی دینے لگی۔ حضور ﷺ کلام الٰہی کی تلاوت کر رہے تھے بڑے سکون اور طمانیت کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ میرے گھوڑے کے سموں کی آہٹ سن کر بھی حضور ﷺ میری طرف متوجہ نہ ہوئے لیکن ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ) بار بار میری طرف دیکھتے تھے جب میں اور نزدیک ہوا تو اس سنگلاخ زمین میں میرے گھوڑے کی ٹانگیں گھٹنوں تک دھنس گئیں۔ میں قلابازی کھاتا ہوا نیچے آگرا۔ میں نے گھوڑے کو جھڑ کا وہ جھٹ کود کر باہر نکل آیا۔ میں نے پھر فال کا تیر نکالا لیکن اس مرتبہ بھی ناپسندیدہ تیر فال میں نکلا۔ یعنی تم انہیں ضرر نہیں پہنچا سکتے یہ تیر دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ میں اس مہم میں کامیاب نہیں ہوسکوں گا۔ میں انہیں گرفتار نہیں کرسکوں گا میں نے فریاد کرتے ہوئے عرض کی:

اُنْظُرُوْا اِلَیَّ فَوَاللّٰہِ لَا اٰذِیْتُکُمْ وَلَا یَاْتِیْکُمْ مِنِّیْ شَیْءٌ تَکْرَ ھُوْ نَہٗ

(مہربانی کر کے مجھ پر نظرِ کرم کرو بخدا! میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا اور نہ میری طرف سے تم کوئی ایسی بات سنو گے جسے آپ لوگ پسند نہیں کرتے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، سراقہ نے ہمارا تعاقب شروع کیا اس وقت ہم پتھریلی زمین میں سفر کر رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہمارا تعاقب کرنے والا اب ہمارے بالکل نزدیک پہنچ گیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا: **لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا:** (ترجمہ: غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے) پھر وہ مزید ہمارے نزدیک ہو گیا اب ہمارے درمیان اور اس کے درمیان صرف ایک دو نیزوں کا فاصلہ رہ گیا تھا میں نے پھر وہی عرض کی اور مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا ابوبکر! کیوں روتے ہو، میں نے عرض کی خداوند ذوالجلال کی قسم! میں اپنے لیے نہیں رو رہا بلکہ حضور ﷺ کے لیے یہ گریہ طاری ہے

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ نے اپنے رب کے حضور عرض کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ (اے اللہ! جس طرح تیری مشیت ہو اس طرح اس دشمن کے شر سے ہمیں بچا) حضور ﷺ کے دستِ مبارک دعاء کے اُٹھنے کی دیر تھی کہ اس پتھریلی زمین میں گھوڑے کے پاؤں دھنس گئے۔ سراقہ چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا اور عرض کرنے لگا یا محمد (ﷺ) آپ کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اللہ سے عرض کریں کہ وہ مجھے معاف کر دے میں حلفاً وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے تعاقب میں آنے والا جو شخص مجھے ملا میں اس کو لوٹا دوں گا۔ یہ میرا ترکش ہے اس میں سے آپ (ﷺ) کچھ تیر لے لیں راستہ میں میری جاگیر سے آپ (ﷺ) کا گزر ہوگا وہاں میرے اُونٹ اور بھیڑیں چر رہے ہوں گے، میرے یہ تیر میرے کارندوں کو دکھا کر آپ (ﷺ) جو کچھ لینا چاہیں گے وہ دے دیں گے۔ اس سخی اور غنی رسول نے ارشاد فرمایا۔ **لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْ اِبِلِكَ وَ غَنَمِكَ** ۔ کہ مجھے نہ تمہارے اُونٹوں کی ضرورت ہے اور نہ بھیڑ بکریوں کی اور اس کو دعائیں دے کر واپس جانے کی اجازت دے دی۔

کسریٰ کے کنگن: علامہ ابن الاثیر ''الکامل'' میں رقمطراز ہیں:

فَلَمَّا اَرَادَاَنْ یَّعُوْدَعَنْہُ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سراقہ نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا
کَیْفَ بِكَ یَاسُرَاقَةُاِذَاسُوِّرْتَ بِسِوَارَیْ کِسْرٰی؟قَالَ کِسْرٰی بن
سراقہ! اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب کسریٰ کے کنگن تجھے پہنائے جائیں گے اس نے سراپا حیرت ہو
هُرْمُزْقَالَ نَعَمْ
کر عرض کی کسریٰ ابن ہرمز کے کنگن؟ حضور نے فرمایا ہاں

سراقہ کہتے ہیں کہ میں واپس آ گیا لیکن اس واقعہ کا تذکرہ کسی سے نہ کیا۔ یہاں تک کہ آٹھ ہجری میں مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ فاتحانہ جاہ وجلال کے ساتھ داخل ہوئے بیت اللہ شریف کو

اصنام واوثان کی نجاستوں سے پاک کیا تقریباً سب اہل مکہ مشرف باالسلام ہو گئے۔اس کے بعد حنین اور طائف کے معرکے سر ہوئے اس وقت مجھے خیال آیا میں نے بہت دیر کر دی اب مجھے فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہونا چاہیے میں وہ گرامی نامہ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جعرانہ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔میں انصار کے شاہ سواروں کے دستے کے درمیان سے گزر رہا تھا۔مجھے اجنبی سمجھتے ہوئے انصاری سواروں نے نیزوں کی انیوں سے مجھے کچوکے دینے شروع کئے۔مجھے کہتے دور ہٹو، دور ہٹو یہاں تک کہ میں نورِ مجسم پیکرِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب پہنچ گیا حضور ﷺ اپنی ناقہ پر سوار تھے پنڈلی مبارک سے چادر ہٹی ہوئی تھی میں نے ہاتھ میں نوازش نامہ پکڑ کر ہاتھ بلند کیا عرض کی یا رسول اللہ ﷺ !حضور کا یہ گرامی نامہ میرے پاس ہے۔میں سراقہ بن مالک ہوں اللہ کے حبیب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، یَوْمَ وَفَاءٍ وَ بِرٍّ اُدْنُہٗ۔" آج وعدہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہے اس کو میرے نزدیک آنے دو" میں قریب ہوا اور حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔پھر میں نے سوچا اس بابرکت گھڑی میں مجھے کچھ فیض حاصل کرنا چاہیے بہت سوچا کیا عرض کروں کچھ نہ سوجھا۔صرف اتنا پوچھ سکا۔یا رسول اللہ (ﷺ) !میں اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے حوض بھرتا ہوں کئی گمشدہ اونٹ پانی پینے آجاتے ہیں اگر میں ایسے اونٹوں کو اپنے حوض سے پانی پینے دوں تو اسکا کچھ اجر مجھے بھی ملے گا۔سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نَعَمْ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِّيٍّ اَجْرٌ (ترجمہ:"ہر زندہ جانور کو جس کا جگر تر ہو پانی پلانا باعث اجر ہے۔(سبل الہدیٰ، جلد۳، صفحہ۲۵۳)(بحوالہ: ضیاء النبی جلد سوئم، صفحہ نمبر 93,94,95)

علامہ ابوالقاسم السہیلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ "الروض الانف" میں تحریر فرماتے ہیں۔"ہم نے اس کتاب میں جہاں کسریٰ کا ذکر کیا ہے وہاں لکھا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں کسریٰ کا تاج، اس کے سونے کے کنگن، اس کا مرصّع کمر بند پیش کیا گیا تو آپ نے سراقہ کو یاد فرمایا۔اور اسے کسریٰ شاہِ ایران کے زیورات عنایت فرمائے اور اسے

حکم دیا کہ وہ اپنے ہاتھ بلند کرے اوران کلمات سے اپنے خداوندقدیر کی حمدوثنا کرے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ سَلَبَ هٰذَا کِسْرٰی الْمَلِكَ الَّذِیْ کَانَ یَزْعُمُ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ زیورات کسریٰ سے چھین لیے جو گمان کرتا تھا کہ
اَنَّهٗ رَبُّ النَّاسِ وَکَسَا اَعْرَابِیًّا مِّنْ بَنِیْ مُدْلَجٍ
وہ لوگوں کا رب ہے اور بنو مدلج کے ایک بدو کو پہنائے

سراقہ نے انہیں کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء کی۔علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ زیور اس لئے سراقہ کو پہنائے تھے کہ سراقہ، جب مسلمان ہوا تھا تو حضور ﷺ نے اس کو یہ خوشخبری دی تھی۔اوراس کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فارس کا ملک ان کے لئے فتح کرے گا اور کسریٰ بادشاہ کے یہ زیورات اور تاج انہیں بطور غنیمت ملیں گے۔سراقہ کو یہ ارشاد عجیب وغریب معلوم ہوا وہ کہنے لگا کسریٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے آپ اس کا ذکر کررہے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا اسی کسریٰ کی بات ہے۔

حضور ﷺ کے اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے یہ کنگن پہنائے۔علامہ سہیلی لکھتے ہیں۔وَاِنْ کَانَ اَعْرَابِیًّا بَوَّا لاَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُعِزُّ بِالْاِسْلَامِ اَهْلَهٗ یُسْبِغُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ نِعْمَتَهٗ وَفَضْلَهٗ ○(ترجمہ:" اگر چہ سراقہ ایک بدوتھا جسے پیشاب کرنے کا بھی سلیقہ نہ آتا تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے اسلام قبول کرنے والوں کو عزتیں عطا فرماتا ہے اور حضور ﷺ پر اور حضور کی امت پر اپنی نعمتوں اور فضل وکرم کے مینہ برساتا ہے"(الروض الانف ، اس واقعہ کو علامہ احمد بن زینی دحلان نے السیرۃ النبویہ میں بھی تحریر کیا ہے)

اسی دعاء سے متعلق عامر بن طفیل کا واقعہ: پیر کرم شاہ صاحب ضیاء النبی میں وفد بنی عامر بن صعصیہ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ وفد جب حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وفد میں قبیلہ کے دیگر افراد کے علاوہ ان کے تین سردار بھی تھے **ایک** عامر بن

طفیل، جس کے دل میں سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ دوسرا اربد بن قیس اور تیسرا جبار بن سلمٰی۔

عامر اس قبیلہ کا رئیس اعظم تھا جب عکاظ میں تجارتی میلہ لگتا اور اطراف واکناف سے بے شمار لوگ اکھٹے ہوتے تو اس کی طرف سے ایک منادی کرنے والا یوں اعلان عام کیا کرتا: ''کسی پیدل کو سواری کی ضرورت ہو تو ہمارے پاس آئے ہم اس کو سواری کا جانور دیں گے اگر کوئی فاقہ سے ہے تو ہمارے پاس آئے ہم اس کو کھانا کھلائیں گے اگر کوئی اپنے دشمن سے خائف وہراساں ہے تو ہمارے پاس آئے ہم اسے پناہ دیں گے۔'' اس کے علاوہ وہ غضب کا حسین تھا لیکن وہ ہر وقت حضور نبی کریم ﷺ کو دھوکا سے قتل کرنے کے منصوبے بناتا رہتا تھا۔

ایک روز اس نے اپنے ساتھی اربد کو کہا (جو عرب کے مشہور شاعر لبید کا بھائی تھا) کہ جب ہم اس شخص (حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس پہنچیں تو میں ان کو باتوں میں مشغول کر کے اپنی طرف متوجہ کرلوں گا، تم اس وقت اپنی تلوار سے ان پر حملہ کر کے ان کا کام تمام کر دینا اس کے قبیلہ کے دوسرے افراد اسلام قبول کرنے پر آمادہ تھے انہوں نے اسے ازراہ خیر خواہی مشورہ دیا اے عامر! سب لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے، تم نادان نہ بنو تم بھی اسلام قبول کرلو اس نے کہا میں نے حلف اٹھایا ہوا ہے کہ میں اسلام ہرگز قبول نہیں کروں گا جب یہ قافلہ بارگاہ رسالت میں پہنچا تو عامر بن طفیل نے حضور ﷺ کے نزدیک ہو کر کہا؛ یا محمد (ﷺ) مجھے اپنا دوست اور صدیق بنا لیجئے حضور نے فرمایا جب تک تم اسلام قبول نہ کرو میں تمہیں اپنا دوست نہیں بناؤں گا۔ اس نے پھر وہی جملہ دھرایا کہ مجھے اپنا دوست بنا لیجئے اور اس نے اپنی گفتگو کا سلسلہ دراز کیا تاکہ طے شدہ منصوبے کے مطابق ''اربد'' حضور (ﷺ) کو مصروف دیکھ کر اپنی تلوار کا وار کر دے لیکن اربد تھا کہ بے جان مجسمہ، بنا بے حس وحرکت کھڑا رہا۔ دراصل اربد نے جب تلوار بے نیام کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے ہاتھ کو شل کر دیا اور اس کو تلوار نیام سے نکالنے کی

تاب ہی نہ رہی۔ایک روایت میں ہے کہ جب عامر بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو سرکار دو عالم (ﷺ) نے اس کے بیٹھنے کیلئے تکیہ بچھایا پھر اسے فرمایا، اے عامر اسلام قبول کرلو عامر کہنے لگا میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے قریب ہو جاؤ اور جو بات کرنا چاہتے ہو تسلی سے کرو۔وہ اتنا نزدیک ہو گیا کہ حضور ﷺ پر جھک گیا اور یوں گویا ہوا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو آپ مجھے اپنا جانشین مقرر فرمانے کے لیے تیار ہیں حضور ﷺ نے فرمایا، اس میں تیرا اور تیری قوم کا کوئی دخل نہیں۔ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ جس کو چاہے گا میرا جانشین بنا دے گا البتہ میں تجھے گھڑ سوار دستے کا امیر بنا دوں گا۔وہ کہنے لگا میں تو آج بھی نجد کے گھڑ سوار دستوں کا امیر ہوں مجھے اس عہدہ کی ضرورت نہیں۔ہاں آپ ایسا کر دیں کہ عرب کے صحرا نشین قبائل کا مجھے امیر بنا دیں اور بڑے شہروں اور قصبوں کی امارت اپنے پاس رکھیں۔سرکارِ دو عالم ﷺ نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا پھر اس نے کہا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا۔فرمایا "لَكَ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْكَ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ" (جو دوسرے مسلمانوں کے حقوق ہیں وہی تمہارے حقوق ہوں گے اور جو ان کے فرائض اور ذمہ داریاں ہوں گی وہی تمہاری ہوں گی) وہ غصہ سے بپھر گیا اور کہنے لگا "میں آپ کے مقابلہ کے لئے اتنے شہسوار اور اتنے پیدل لڑا کے لے آؤں گا جو ان وادیوں کو بھر دیں گے" حضور ﷺ نے اس کی متکبرانہ بات کا ایک ہی جواب دیا اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا کرنے کی ہمت نہیں دے گا اور کئی روز تک یہ دعاء مانگتے رہے۔اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ عَامِرَ بْنَ طُفَيْلٍ بِمَا شِئْتَ ○ (الٰہی! عامر کے شر سے مجھے بچا جس طرح تیری مرضی ہو) اس پر اللہ تعالیٰ نے ایسی بیماری مسلط کر دی جو اس کی ہلاکت کا باعث بنی۔

صحیح بخاری میں مروی ہے کہ اس نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں تین تجویزیں پیش کرتا ہوں، ان میں سے کوئی ایک چن لیں۔

(1) اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ. (صحرائی علاقہ آپ (ﷺ)

کے لیے اور شہری علاقہ میرے لیے) (2) أَوْ أَكُوْنَ خَلِيْفَتَكَ مِنْ بَعْدِكَ (یا مجھے اپنے بعد خلیفہ نامزد کریں)(3) أَوْ أَغْزُوَ مِنْ غَطْفَانَ بِأَلْفِ أَشْقَرَ وَبِأَلْفِ شَقْرَاءَ یا غطفان سے ہزار سرخ گھوڑے لا کر جنگ کروں گا۔

حضور ﷺ کی بارگاہ سے باہر نکلے تو عامر نے اربد کو کہا کہ میں نے تجھے حملہ کرنے کا کتنا موقع دیا۔ جو بات میرے اور تیرے درمیان طے ہوئی تھی تو نے اس پر عمل نہ کیا۔ میں تجھے سب سے زیادہ بہادر سمجھتا تھا لیکن تو پر لے درجے کا بزدل نکلا اب مجھے تیری ذرا پروانہیں اربد نے جھلا کر جواب دیا تیرا باپ مرے! میرے بارے میں جلدی فیصلہ نہ کر۔ میں نے کئی بار تیری تجویز پر عمل کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار ایسی صورت پیدا ہوئی کہ میں اس پر عمل نہ کر سکا۔ پہلی بار تو میرے درمیان اور ان کے درمیان لوہے کی ایک دیوار کھڑی کردی گئی، دوسری بار میں نے تلوار نیام سے نکالنی چاہی تو میرا ہاتھ سوکھ کر شل ہو گیا پھر میں نے کوشش کی تو ایک مست اُونٹ منہ کھولے مجھ پر حملہ کرنے کے لیے دوڑا اور ایک بار جب میں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو تُو میرے سامنے آ گیا کیا میں تجھے قتل کر دیتا؟

جب عامر، خائب و خاسر ہو کر اپنے قبیلے کے ساتھ وطن واپس روانہ ہوا تو راستہ میں اُسے طاعون نے آلیا۔ غرور سے اکڑی ہوئی گردن میں طاعون کی گلٹی نکل آئی لاچار ہو کر اس نے بنوسلول کی ایک عورت کے گھر میں پناہ لی۔ بنوسلول کا قبیلہ پر لے درجہ کا خسیس تھا ان کی کمینگی کو شہرت عام حاصل تھی۔ ایک کمینہ خاندان کی ایک سفلہ صفت خاتون کے گھر میں مرنے کا تصور کر کے وہ لرز لرز جاتا اس نے اپنی قوم کو اپنے پاس بلایا اور کہا ایک بڑی گلٹی میری گردن میں پھوڑے کی مانند نکل آئی ہے بنوسلول کی ایک بڑھیا کے گھر میں موت کا انتظار کر رہا ہوں۔ لے آؤ میرا گھوڑا تا کہ اس پر سوار ہو کر راہِ فرار اختیار کروں۔ اس کا گھوڑا لایا گیا اور اس پر سوار ہو کر وہ اپنا نیزہ ہاتھ میں لے کر لہرانے لگا۔ گھوڑا کودا اور وہ مغرور زمین پر آ گرا اسی وقت ہلاک ہو گیا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عامر بن طفیل مسلمان ہو گیا اور کافی عرصہ تک زندہ رہا لیکن یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے۔ یہ عامر اسی وقت گھوڑے سے گرا اور طاعون کی گلٹی کے درد سے کراہتا ہوا واصل بجہنم ہو گیا۔ جو عامر، مسلمان تھے وہ عامر بن طفیل الاسلمی تھے جو جلیل القدر صحابی تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ **زَوِّدْنِی بِکَلِمَاتٍ اَعِشْ بِهِنَّ** (یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات سکھایئے جن کے مطابق میں اپنی زندگی بسر کرتا رہوں) پیارے حبیب نے یہ پیارے پیارے جملے اپنے پیارے صحابی کو تلقین فرمائے۔ ان جملوں میں حضور سرور کون ومکاں (ﷺ) کہ ہر نیاز آگین غلام کیلئے ہدایت کے بیش بہا خزانے پوشیدہ ہیں اس لئے قارئین کے افادہ کیلئے اس ارشاد کو پورا لکھ رہا ہوں فرمایا اللہ کے حبیب اور محبوب نے: **یَا عَامِرُ أَفْشِ السَّلَامَ وَأَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاسْتَحْيِ مِنَ اللّٰهِ كَمَا تَسْتَحْيِ مِنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِكَ ○ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَإِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ○** (اے عامر! امن وسلامتی کو پھیلاؤ۔ فاقہ کشوں کو کھانا کھلاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح تم اپنے اہل کے کسی مرد سے حیا کرتے ہو اور اگر تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرو کیونکہ نیکیاں برائیوں کو نیست ونابود کر دیتی ہیں)۔

اربد اور جبار دونوں واپس آ گئے، اربد سے لوگوں نے پوچھا کہ تم ان سے ملنے گئے تھے کیا ہوا؟ وہ بکنے لگا کہ کچھ بھی نہیں اس نے ہمیں ایک بات پر ایمان لانے کی دعوت دی اگر آج وہ میرے سامنے ہوتا تو میں اس کو اپنے تیر کا نشانہ بناتا اور اس کا کام تمام کر دیتا۔ اس گستاخانہ بات پر دو روز مشکل سے گزرے تھے کہ وہ اپنے اُونٹ کو چرانے کیلئے اس کے پیچھے جا رہا تھا مطلع بالکل صاف تھا بادل کا نام ونشان تک نہ تھا، شدت کی گرمی پڑ رہی تھی اچانک بجلی کوندی، آگ کا ایک شعلہ اس پر اور اس کے اُونٹ پر گرا اور دونوں کو جلا کر سیاہ بنا دیا البتہ ان کا تیسرا ساتھی جبار کچھ عرصہ زندہ رہا اور اپنی قوم کے ساتھ نعمتِ ایمان سے بہرہ ور ہوا۔

دشمن کے شراور نقصان سے محفوظ رہنے کیلئے ایک اور مجرب دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ○

یہ مبارک دعاء بھی تقریباً وہی اثر رکھتی ہے جو پچھلی دعاء کے متعلق صفحہ نمبر (448) پر بیان ہوا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام دشمنوں کے شراور نحوست سے محفوظ رہنے کے لیے یہ دعاء بھی مانگا کرتے تھے بہت مجرب دعاء ہے جسکی مثال یہ ہے کہ ایک خاندان کی کروڑوں، اربوں روپے کی اراضی پر ایک سابقہ چیف منسٹر اور سندھ کے دو تین وڈیرے قبضہ کرنا چاہتے تھے اُس خاندان کے لوگوں نے اسی دعاء کو مل کر سوا لاکھ مرتبہ دو تین مرتبہ مکمل کیا ایک ماہ کے اندر اندر اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ قدرت حکومت تبدیل ہوئی نئی حکومت نے اُس سابقہ چیف منسٹر کو تو چند ماہ کیلئے جیل خانہ میں قید کر دیا اور باقی اُسکے ساتھی آپس میں ہی لڑنا مرنا شروع ہو گئے۔ بہت آزمودہ دعاء ہے توجہ اور یکسوئی کے ساتھ پڑھا جائے تو فوراً اثر ظاہر ہوتا ہے کسی کو کوئی شخص تنگ کرتا ہو یا کوئی کسی کی رقم دبا کر بیٹھا اور واپس نہ لوٹانے کا اِرادہ ہو کسی بزرگ سے اس کی اجازت لے لی جائے روزانہ ایک وقت ایک جگہ ایک تعداد میں پڑھا جائے تو انشاء اللہ اُس شخص کا معاملہ حل ہو جائے گا۔

کسی عورت کو اسکا مرد اگر طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو: تو وہ عورت اسی دعاء کو روزانہ ایک مخصوص وقت میں ایک ہزار مرتبہ منہ میں ایک کالی مرچ رکھ کر پڑھے، پڑھ چکنے کے بعد کالی مرچ کہیں باہر پھینک دے، اگلے دن نئی کالی مرچ کا دانہ منہ میں رکھ کر پڑھے ایسے روزانہ پڑھنا ہے. انشاءاللہ العزیز اُسکا خاوند اُس کو طلاق نہیں دے پائے گا۔

ضروری بات ان دونوں دعاؤں کے متعلق۔ پہلی دعاء۔ **اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ شَرَّهُمْ بِمَا شِئْتَ** (جس کا ذکر صفحہ نمبر 448 پر ہوا) دوسری دعاء۔ **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ** (جس کا ذکر اُوپر ہوا ہے) ان کے اوّل اور آخر **بِسْمِ اللّٰهِ** شریف یا درود شریف نہیں پڑھنا کیونکہ یہ امر بھی یاد رہے کہ جو عمل

واسطے بغض وعداوت کے کیا جائے ایسے عملیات کے اوّل آخر بِسْمِ اللّٰہِ شریف اور درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ انکا پڑھنا نزول رحمت کے واسطے ہے اور یہ مقام بغض و عداوت کا ہے۔

عہدے سے معزولی پر بحالی کے لیے: اگر کسی کو عہدے سے معزول کر دیا جائے اور وہ اس عہدے پر دوبارہ بحالی کا خواہاں ہو تو اسے چاہیے کہ سُوْرَۃُ الطَّارِق کی یہ آیت۔ اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ کو اکتالیس دن بلا ناغہ پڑھے۔ شرط یہ ہے کہ ناغہ نہ ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عہدے پر بحالی عطا فرمائے گا۔ (انشاءاللہ)

نوٹ: بہتر یہ ہے کہ اس عمل کو فجر کی سنّتوں کے بعد فرضوں سے پہلے سورہ فاتحہ شریف والے عمل کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے وہ عمل جس کا ذکر صفحہ نمبر 299 پر ہوا یعنی فجر کی سنتوں کے بعد 41 اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ اور 41 مرتبہ یہ آیت مبارکہ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ۔

دعائے خیر: جب اللہ تبارک وتعالیٰ نعمتوں اور احسانات سے سرفراز فرمائے اور بے مانگے بھی انعامات اور رحمتیں نصیب فرمائے اور کسی شخص کو بھائیوں، عزیزوں اور دوستوں سے تکالیف پہنچیں اور اُس کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کی جائیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اُسے عروج اور بُلندی عطاء فرمائے تو اُسے یہ دعا کرنی چاہیے۔

یہ حضرت یوسف علیہ اسلام کی دعاء ہے جو رحلت سے پہلے آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں کی تھی۔ (سورۃ یُوسف، 12، آیت نمبر 101)

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ
اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں، مجھے
مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ O
مسلمان اُٹھا اور اُن سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں

ستر ہزار فرشتوں کے دُرود اور دعائیں اور مفت میں جنّت کا باغ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سُنا کہ "یعنی ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ جو کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پُرسی کرے مگر ستّر ہزار نوری فرشتے شام تک اُس پر درود بھیجتے ہیں اور اُس کے حق میں دعاء کرتے ہیں اور اگر شام کو تیمارداری کرے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اُس کی (بخشش کی) دعاء کرتے ہیں اور اُس کے لئے (اس خلوص کا بدلہ) جنّت میں باغ ہوگا" (مسند احمد شریف)

خیر و برکت کا بہترین عمل: جب روپیہ پیسہ مال وزر کسی سے لے تو بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھ کر لے اور جب کسی کو دے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھ کر دے۔ اگر اس پر کچھ ہی دن پابندی کر لی تو نہ کسی کو دینے سے کمی آئے گی نہ ہی آمد میں کمی ہوگی۔ غرض کم آمدنی میں بھی خیر و برکت کا وہ عالم ہوتا ہے کہ اکثر دستِ غیب کا گمان ہونے لگتا ہے۔ (شمع شبستانِ رضا)

علاج نظرِ بد: نظر بد کے دفع کرنے کے لئے کیا کہنا چاہیے۔ اگر دیکھنے والا اس سے خوف زدہ ہے کے اپنی ہی نظر کا ضرر دوسرے کو نہ پہنچے تو وہ یہ کہے **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ** یہ نظر بد کو دور کر دے گا۔ حکایت حدیث شریف میں ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا وہ غسل کر رہے ہیں۔ اور وہ خوبرو اور حسین تھے اس پر عامر کو اُن کے حسنِ بدن پر تعجب ہوا اور وہ کہنے لگے۔ خدا کی قسم میں نے اتنا خوش نُما بدن نہ کسی پردہ نشین عورت کا دیکھا اور نہ کسی مرد کا۔ سہل بن حنیف اسی دم سرور میں آئے اور زمین پر گر پڑے۔ اس کی اطلاع حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچی تو فرمایا کسی پر تہمت دھرتے ہو لوگوں نے عرض کیا کہ عامر نے بدن کو دیکھ کر تحسین و تعریف کی اس کے بعد آپ نے عامر کو طلب کیا اور اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا جب تمہیں اپنے بھائی کی کوئی چیز اچھی معلوم ہوئی اور تم نے اِسے دیکھا اور تمہاری نظر میں وہ اچھا معلوم ہوا تو تم نے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ کیوں نہ پڑھا۔

(عملیات و تعویزاتِ اُویسی صفحہ نمبر 24)

مشتبہ معاملہ کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے: عملیات وتعویزات اُویسی کے صفحہ نمبر 36 پر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی معاملہ کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے سخت پریشان ہے تو اسے چاہیے کہ ان آیات کو مغرب کی نماز کے بعد تین بار پڑھے اور ایک صاف کاغذ پر زعفران سے لکھ کر سو جائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ فلاں امر مشتبہ جس کی حقیقت میں معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ مجھے خواب میں معلوم ہو جائے میں اللہ تعالیٰ سے یقین کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اسی شب انکشاف ہو جائیگا۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ
اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے
وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا
اور جو پتہ گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں
رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ
اور کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو اور وہی ہے جو رات کو تمھاری روحیں قبض کرتا ہے
وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ
اور جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اُٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی معیاد پوری ہو
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ
پھر اسی کی طرف پھرنا ہے پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے
عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
بندوں پر اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ
روح قبض کرتے ہیں اور وہ قصور نہیں کرتے پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے سچے مولیٰ کی طرف

الْحُکْمُ قف وَھُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ O

سنتا ہے اسی کا حکم ہے اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا (سورۃ انعام ،آیت نمبر 59تا62)

اسماء اصحابِ کہف

(1)۔کپڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر آگ میں پھینک دیا جائے تو آگ بجھ جائے گی۔(2) رونے والے بچہ کے گہوارہ میں اس کے سر کے نیچے رکھ دیا جائے تو وہ روئے گا نہیں (3) کھیتی کی برکت کے لیے، کاغذ پر لکھ کر درمیان کھیتی میں لکڑی کھڑی کر کے اس کے سر پر لٹکا دیا جائے تو برکت ہوگی (4) ہر قسم کے درد کے لیے مفید ہے (5) تیسرے روز کی تپ کے لیے (6) عزت و فراخی رزق کے لیے (7) کسی حاکم کے روبرو جانے سے قبل داہنی ران پر باندھے (8) آسانی ولادت کے لیے عورت کی بائیں ران پر باندھے بچہ باآسانی پیدا (9) مال میں رکھنے میں حفاظت ہوگی (10) کشتی میں سوار ہونے کے لیے یا قتل سے نجات پانے کے لیے لکھ کر اپنے پاس رکھنا چاہیے (11) آگ سے حفاظت کے لیے گھر کے دروازہ پر لٹکا دیا جائے۔ لکھنے کا طریقہ۔ مکسلمینا۔ یملیخا۔ مرطونس۔ بیونس سارینونس۔ کشفیططونس۔ ذونوانس۔ قطمیر

مکسلمینا　یملیخا
وعلی اللہ قصد السبیل
قطمیر
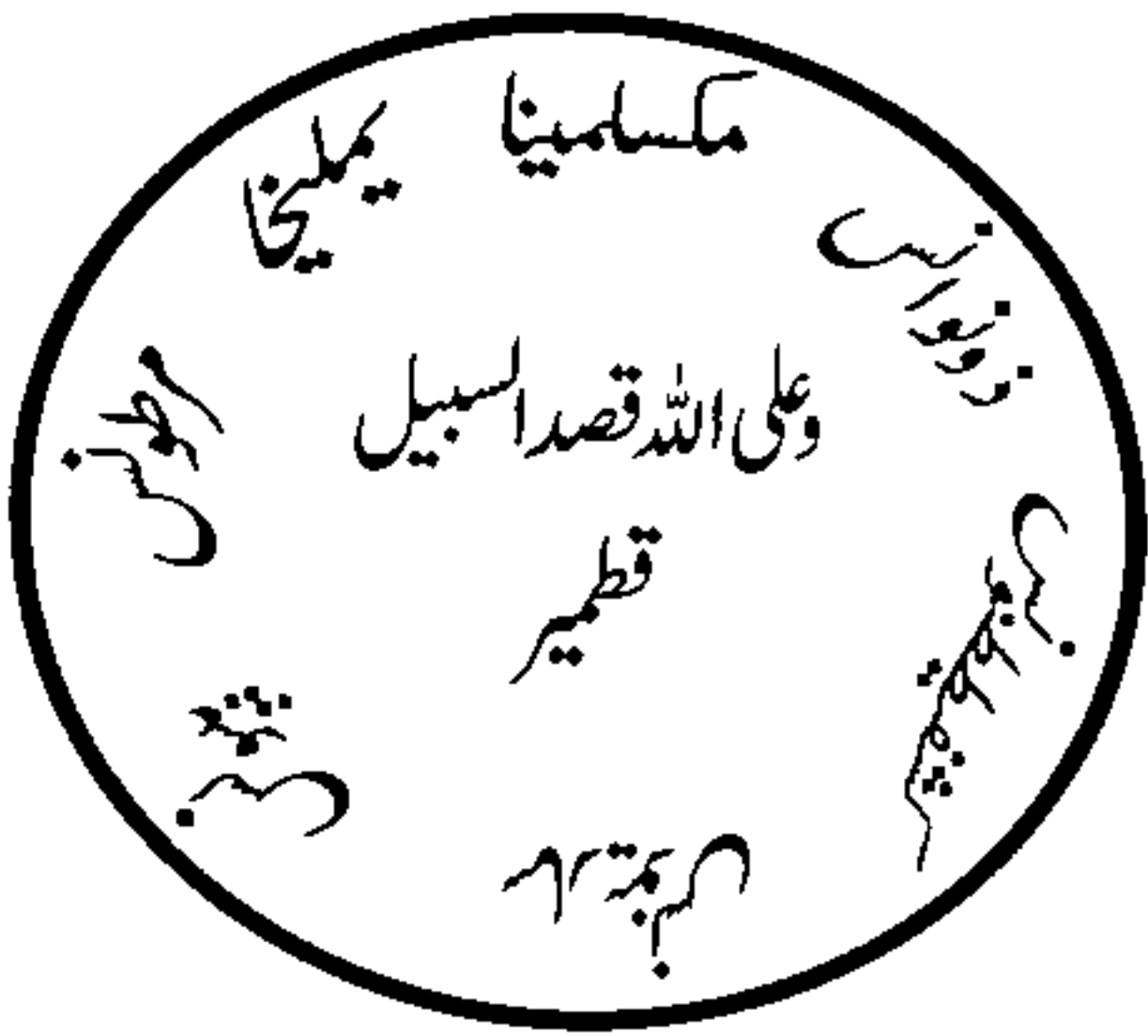
فائدہ۔

یملیخا، میکسلمینا یہ حضرات دقیانوس جبار بادشاہ کے داہنی طرف بیٹھتے تھے۔ مرطونس، بیونس، سارینونس بادشاہ مذکورہ کے بائیں طرف بیٹھتے تھے اور بادشاہ اپنی مشکلات میں ان سے مشورہ لیا کرتا تھا۔ کشفیططونس بکریوں کا چرواہا تھا، کتے کا نام قطمیر تھا جس شہر میں رہتے تھے زمانہ جاہلیت میں اس کا نام افسوس تھا اور زمانہ اسلام میں اس کا نام طرطوس ہوا

اور یہ شہر کونیہ کے قریب مشرق کی طرف واقع ہے۔

(کذافی الکشاف والکبیر للرازی والبسیط والقرطبی وغیرہا من التفاسیر)

فائدہ۔ مذکورہ خود اصحابِ کہف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم مفتی ابوسعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں بتایا تھا۔ جب کہ انہوں نے کہا کہ ہم آپ حضرات کے اسماء لکھتے ہیں لیکن تاثیر کچھ نہیں پاتے تو انہوں نے یہی طریقہ بتایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے القول الجمیل میں لکھا ہے کہ حضرت والد سے میں نے سُنا کہ یہ اسماء لِکھ کر دروازہ پر لٹکا دیا جائے۔ تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے مال پر رکھ دیے جائیں تو چوری نہیں ہوتا۔ کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا۔ مفرور آدمی ان کی برکت سے واپس آ جاتا ہے آگ میں کپڑے پر لکھ کر ڈال دے تو وہ بجھ جائے گی بچہ کے رونے کے واسطے بخار نوبتی کے لیے دردِ سر، اُم الصبیان۔ خشکی وتری کے سفر، جان و مال کی حفاظت، عقل کی تیزی، قیدیوں کی آزادی کے لیے اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھا جائے۔

(خزائن العرفان، مجرب عملیات تعویذاتِ اُویسی)

مصیبت دُور ہو

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

جسے دنیا و آخرت کی کوئی حاجت درپیش ہو اس شعر کو ایک ہزار مرتبہ ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر پڑھے اور درمیان میں بات نہ کرے۔ انشاءاللہ وہ حاجت پوری ہوگی اور جو مصیبت ہو وہ دفع ہوگی۔ (شرح قصیدہ بردہ شریف)

برائے حلِ مشکلات: مشکل کے وقت تین بار کہے۔ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ

(یعنی اے اللہ کے نیک بندوں میری مدد کرو) مدد ہوگی یہ حکم حدیث شریف میں وارد ہے۔

حفاظتِ اولاد: یہ چار بزرگ جو سلاطین اربعہ کہلاتے ہیں۔

(1) خواجہ عبدالکریم مغربی، (2) خواجہ عبدالرحیم مشرقی

(3) خواجہ عبدالرشید شمالی، (4) خواجہ عبدالجلیل جنوبی

ہر ماہ نوچندی جمعرات کو ان چاروں سلاطین کی حلوے یا کسی مٹھائی پر حسب حیثیت بااحتیاط تمام نیاز دلائے اور بچے اس وقت موجود ہوں۔ ان سلاطین کے وسیلے سے ان بچوں کی سلامتی کی اور وسعتِ رزق کی ہر بلا سے امن و امان کی دعا مانگے اور چونکہ 4 رجب ان سلاطین کے وصال کی ہے اس روز زیادہ اہتمام کرے یہاں تک کہ بچہ کی عمر 12 سال ہو پھر چاہے ترک کرے چاہے عمر بھر کا ورد رکھے یہ عمل ان کے لئے نہایت کارآمد ہے۔ جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد طرح طرح کی بیماریوں یا خلل مسان یا نمونیہ یا سوکھا میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں اُن کے لیے یہ عمل مجرب ہے۔

یَاسَلَامُ یَااَللّٰہُ شفائے امراض کے لئے یہ عمل مجرّب ہے۔ مرض شدید میں مریض کے سرہانے بیٹھ کر اس طرح پڑھے کہ تسبیح سرہانے پر مریض کے سر سے مس کرتی رہے۔ جب تسبیح ختم ہو اس تسبیح کو مریض کے تکیہ کے نیچے رکھ دے، دوسرے دن وقت مقررہ یا کچھ قبل پھر تسبیح نکال کر اسی طرح پڑھے اور تسبیح سرہانے رکھ دے اسی طرح تین دن یا تین شب یہ عمل کرے اور تسبیح مریض کے سرہانے تا شفاء ہی رکھی رہنے دے انشاء اللہ پہلے کی نسبت افاقہ اور جلد شفاء حاصل ہوگی۔

دیگر عملِ عجیب: اسم یا سلامُ 111 (ایک سو گیارہ) بار پڑھے اوّل آخر درود شریف 3-3 بار اور مریض پر دم کرے اور اگر مریض نہ آ سکے اور عامل بھی نہ پہنچ سکے تو وہیں اپنے مقام پر پڑھے اور وہیں سے اس طرف منہ کر کے مریض کا تصور کر کے دم کرے، انشاءَ اللہ صحت ہو۔

یا سریع یا مجیب: اس کا ورد دُعاوؤں کی قبولیت میں برائے قضائے حاجات بہت مجرب ہے۔ گیارہ تسبیح روزانہ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بہت مجرب عمل ہے۔

طلبِ بخشش: بعد نمازِ عصر و فجر تین بار پڑھے گناہ بخشے جائیں گے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

مال، جگہ یا چیز جلدی فروخت ہو۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

لکھ کر اپنے مال میں رکھیں جلدی بک جائے گا (سورہ توبہ آیت نمبر 111 کا کچھ حصّہ)

بخار کے لیے مجرّب: یہ پڑھ کر بار بار دم کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا

دانت عمر بھر خراب نہ ہونے کا لاجواب عمل

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید جن کی عمر کم و بیش سو سال تھی اپنے دانتوں سے گنا کھالیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب میں گنا کھاتا ہوں تو میرے دانتوں پر جوان آدمی رشک کرتے ہیں جب ان سے دانتوں کی مضبوطی کا سبب دریافت کیا تو فرمایا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے بچپن میں یہ عمل بتایا تھا کہ عشاء کی نماز کے وتر جب پڑھے جائیں تو پہلی رکعت میں بعد الحمد سُوْرَةُ النَّصْرِ (اِذَا جَآءَ....) دوسری میں سُوْرَةُ اللَّهَبِ (تبت یدا...) اور تیسری میں سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ (قل ھو اللہ...) پڑھنے سے دانت عمر بھر ہر تکلیف سے محفوظ رہتے ہیں جب سے میں اسی طرح پڑھتا ہوں اور اسی

عمل کی برکت سے یہ ہے۔ راقم الحروف نے خود بھی اس پر عمل کیا اور اور اپنے اکثر احباب کو بتایا سب نے اس پر عمل کیا اور اس عمل کی تعریف کی۔ (شمع شبستانِ رضا)

دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے: اس دعا میں دونوں جہاں کی بھلائی طلب کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر 201 میں سے)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اے ہمارے پروردِگار ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا آگ کے عذاب سے

طلب رحم و مغفرت کی دُعا: یہ رسولوں اور مومنوں کی دُعا ہے (سورہ بقرہ آیت نمبر 285 کا حصہ)

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ
ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب تجھ سے ہم بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے

حل مشکلات: یہ کلمہ پانچ سو (500) بار پڑھیں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اول درود شریف گیارہ (11) مرتبہ اور آخر درود شریف گیارہ (11) مرتبہ ہمیشہ پڑھے جب تک مطلب حاصل اور مشکل حل نہ ہو۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر 173 کا حصہ)

طلب اولاد کی دُعا: حضرت زکریا علیہ السلام نے طلبِ اولاد کے لیے یہ دعا مانگی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر حضرت یحیٰی علیہ اسلام کو مرحمت فرمایا۔ طلب اولاد کے لیے یہ دعا مجرّب ہے۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر 38)

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ
اے ہمارے پروردِگار تو عطا فرما اپنی جانب سے نیک اولاد تو ہی تو دعا کا سننے والا ہے

طلبِ اولاد کیلئے ایک اور دعاءِ مجرب۔ (سورہ الانبیاء آیت نمبر 89 کا حصہ)

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰارِثِیْنَ ۝
اے پروردگار تو مجھے اکیلا مت چھوڑیو تو سب سے بہتر وارث ہے۔

اولادِ نرینہ کے لیے: مذکورہ بالا آیت اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں (2500) پچیس سو مرتبہ روزانہ تلاوت کرے انشاءَاللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ فرزند عطا کریگا۔

حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی دعاء ہے۔ جو طلب اولاد کے لیے کی تھی قبول ہوئی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام پیدا ہوئے۔ طلب اولاد صالح کے لیے یہ دُعا بہت ہی مجرّب ہے (سورہ الصّٰفّٰت آیت نمبر 100)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ
اے میرے رب تو مجھے نیک اولاد عطا فرما

بچہ آسانی سے پیدا ہو: اگر کسی عورت کو بچہ جنتے وقت بہت تکلیف ہو۔ تو یہ شعر لکھ کر دائیں ران پر باندھ دیں:

مرا جا شد خرم را نیز جا شد زنِ دہقان زاید یا نہ زاید

بچہ کے تولد ہونیکے بعد تعویذ کھول دیں۔ بزرگوں میں یہ عمل بہت مقبول ہے۔ نوٹ: گڑ پر دم کر کے کھلاتے بھی ہیں۔ بہت زود اثر اور مجرب ہے۔

جس عورت کے بچے نہ بچتے ہوں: اگر کسی عورت کے بچے ہو کر مرجاتے ہوں تو ڈیڑھ چھٹانک اجوائن اور ڈیڑھ چھٹانک کالی مرچ لیکر "سورہ والشّمس" اکتالیس بار پڑھ کر دم کریں یہ عمل بروز اتوار یا پیر نمازِ اشراق کے بعد کریں (یعنی طلوع آفتاب سے لے کر زوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے) عمل کے اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں دم شدہ اجوائن اور کالی مرچ کو حمل سے لے کر بچے کے دودھ چھڑانے تک روزانہ

تھوڑی تھوڑی کھاتے رہیں یعنی جب تک بچہ ماں کا دودھ پینا نہ چھوڑ دے بچہ کی ماں کھاتی رہے۔ بفضلِ خدا بچہ عمر طبعی کو پہنچے گا اور صحت مند ہوگا۔

نوٹ: کالی مرچ اور اجوائن (mix) ملانے سے پہلے کالی مرچ دادر کر لیں یعنی موٹا موٹا کوٹ لیں۔

دافع اِحتلام: ناف پر اسطرح سوتے وقت عمر لکھے کہ عمر کی میم ناف کے سوراخ پر بنے۔ تو انشاء اللہ احتلام نہ ہوگا۔

عمل برائے حُبّ: روزانہ بارہ ہزار مرتبہ یا اوّل اور آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔

یَاوَدُوْدُ

اپنے نام اور اپنی ماں کے نام اور مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے عدد نکال کر جمع کر لیں اور جو تعداد بنتی ہو اسی تعداد سے مطلوب کے گھر کی طرف منہ کر کے صبح کے وقت گیارہ روز تک اوّل اور آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں اور مطلوب کے مکان کی طرف پھونک دیں اور دعا مانگیں بہت جلد اثر ہوگا اگر ظاہر نہ ہو تو چالیس روز تک پڑھیں۔

ایک اور مجرب عمل

مرد کے لیے

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبَہٗ اِلَیَّ

عورت کے لیے

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبَھَا اِلَیَّ

زیادہ مردوں کے لیے

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قُلُوْبَهُمْ اِلَيَّ

زیادہ عورتوں کے لیے

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قُلُوْبَهُنَّ اِلَيَّ

ترکیب شروع ماہ شب جمعہ یا شب دوشنبہ نماز عشاء کی فرض کے بعد اپنی اور اپنی ماں اور مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے اعداد کے مطابق پڑھے مطلوب کا تصور اول سے آخر تک رکھے اور پڑھنے کے بعد اس کا تصور باندھ کر جانب قلب دم کرے اور اس کے مکان کی طرف پھونک دے، منہ مطلوب کے مکان کی طرف کر کے پڑھے۔ درود شریف اوّل و آخر 3-3 بار ضرور پڑھے۔ گوشت وغیرہ سے پرہیز رکھے (کپڑوں پر عطر ضرور لگائے)۔

زیادتی شیر عورت: جس عورت کو دودھ نہ اُترتا ہو کسی چیز پر پڑھ کر کھلا دے بفضلہٖ تعالیٰ دودھ میں زیادتی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے ،ان کی کہاوت جو اپنے

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ

مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے

حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (سورہ البقرہ آیت نمبر 261)

اور اللہ اس بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

زمین وآسمان کی کوئی چیز ضرر نہ دینے پائے ہرنا گہانی آفت اور دہشتگردوں سے بچنے کیلئے

جوشخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات ترتیب ذیل سے پڑھ لے ہر قسم کی ناگہانی آفت وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔اوّل آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

ترتیب یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اللہ تعالیٰ کے نام سے، میں توکّل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر، اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں طاقت (نیکی کرنے کی) اور نہیں
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (ایک مرتبہ)
قوّت (برائی سے بچنے کی) تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان (سورہ یوسف آیت نمبر 64)
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ
اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمِ پاک سے (میں نے صبح و شام کی) جس کی برکت سے نہ زمین کی کوئی چیز
وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (تین مرتبہ)
نقصان دے اور نہ آسمان کی اور وہ سنتا جانتا ہے

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مقدّس ہے کہ جوشخص صبح وشام تین مرتبہ درج بالا کلمات پڑھے پھر کوئی چیز اُسے ضرر نہ دے گی (ابنِ ماجہ، الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ (جو کوئی اس دعاء کو قبل از طعام

پڑھے گا تو کھانا کچھ ضرر نہ کر سکے گا اگرچہ اس میں زہر قاتل بھی ہو)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے کفایہ میں لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا عابد تھا اور اُس کی ایک نوجوان کنیز تھی اور ضعیف العمر تھا۔ جس کے سبب وہ کنیز بہت تنگ رہتی تھی اور لوگوں سے اس کی شکایت کرتی رہتی کہ کسی طریقے سے اس عابد سے خلاصی ہو۔ آخر ایک بڑھیا جو اُس کی ہمسایہ تھی اُس نے کہا میں تجھ کو زہر لا کر دیتی ہوں کسی طرح پانی میں ڈال کر افطار کے وقت زاہد کو پلا دے۔ اُس نے پانی میں گھول کر عابد کو پلا دیا اور منتظر رہی کہ کب عابد مرے۔ مگر عابد پر کچھ اثر نہ ہوا صبح عابد کو زندہ سہی وسلامت دیکھ کر کنیز سے نہ رہا جاسکا اور ساری کیفیت عابد سے بیان کی اور کہا خواہ مارو یا چھوڑو میں نے تم کو زہر دیا تھا۔ اُس نے کوئی اثر نہ کیا اسکا کیا سبب ہے۔ عابد نے تبسم کیا اور کہا کہ میں ایک دعا رکھتا ہوں کہ زہر کیا بلکہ تمام زمین و آسمان کی آفات اس کے پڑھنے سے دور ہو جاتی ہیں اسی لیے اس کی برکت سے زہر نے کچھ اثر نہیں کیا۔ وہ دعائے مبارک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرًا لْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ

اللہ کے نام سے ساتھ جو سب ناموں سے بہت زیادہ بہتر ہے، اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین کا رب ہے اور جو

السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى

آسمان کا رب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسم پاک سے (میں نے صبح وشام کی) جس کی برکت سے نہ زمین کی کوئی چیز

الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥

نقصان دے اور نہ آسمان کی اور وہ سنتا جانتا ہے

مشہور واقعہ ہے کہ زمانہ جنگ میں اسلامی فوجیں ایک قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھیں اور قلعہ ابھی فتح نہیں ہوا تھا۔ محاصرہ سے تنگ آکر قلعہ کا بڑا پادری کچھ ساتھیوں کے ساتھ باہر نکل

کر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ملنے آیا اور شرط یہ رکھی کہ اگر آپ اگلے اور قلعے فتح کر لیں گے تو ہم خود بخود یہ قلعہ آپ کو سونپ دیں گے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا کہ جب تک یہ قلعہ فتح نہیں ہو جاتا ہم آگے نہیں بڑھ سکتے، پادری کے ہاتھ میں زہر کی پڑیا تھی تو اُس نے کہا کہ اگر آپ لوگ محاصرہ نہیں ہٹاتے تو میں یہ زہر کھا کر جان دیدوں گا۔ اس کا بھار آپ کی گردن پر ہو گا حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا کہ کس میں اتنی طاقت ہے کہ خدا کی مرضی کے بغیر کسی کو مار سکے۔ اس پر پادری بولا لیجیئے پھر یہ زہر آپ کھا لیجئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے یہ دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمِ پاک سے (میں نے صبح و شام کی) جس کی برکت سے نہ زمین کی کوئی چیز
وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (تین مرتبہ)
نقصان دے اور نہ آسمان کی اور وہ سنتا جانتا ہے

پڑھ کر زہر کھا لیا۔ چند منٹ آپ کے جسم سے پسینہ نکلتا رہا اُس کے بعد حالت اعتدال پر آ گئی اور زہر کا آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔

جو شخص کسی مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے تو اُس مرض اور مصیبت سے محفوظ رہے گا

حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے گا تو اُس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ
تمام تعریف اللہ کے لیے ہے کہ جس نے مجھے اس بیماری سے دور رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور

فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً ○

اپنے بندوں میں سے بہت سوں پر مجھے فضیلت دی۔

(ترمذی شریف راوی حضرت عمر اور ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن ماجہ راوی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

امام اہلسنّت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بہت شدید بخار تھا، میرے منجھلے بھائی (مولانا حسن رضا خان صاحب) ایک طبیب کو لائے، اُن دنوں بریلی میں طاعون کا مَرض شدت سے پھیلا ہوا تھا ان صاحب نے بغور دیکھ کر چند مرتبہ کہا "یہ وہی ہے" یعنی (طاعون) میں بالکل کلام نہ کر سکتا تھا اس لیے اُنھیں جواب نہ دے سکا، حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں نہ مجھے طاعون ہے اور نہ انشآءاللہ العزیز کبھی ہوگا۔ اِس لیے کہ میں نے طاعون زدہ لوگوں کو دیکھ کر کئی مرتبہ وہ دعاء پڑھ لی ہے جسے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی بَلا رسیدہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھ لے گا اُس بلا سے محفوظ رہے گا" جِن جِن امراض کے مریضوں، جِن جِن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھ کر میں نے اِسے پڑھا الحمدُ للہ عزَّ وَجَلَ آج تک اِن سب سے محفوظ ہوں اور اِنشآءاللہ عزَّ وَجَلَ ہمیشہ محفوظ رہوں گا۔ مجھے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر وہ اعتماد نہ تھا کہ طبیبوں کے کہنے سے (معاذ اللہ) کمزور ہوتا۔ یہ میں نے اس لیے بیان کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائم و باقی معجزات ہیں جو آج تک آنکھوں سے دیکھے جارہے ہیں اور اِنشآءاللہ عزَّ وَجَلَ قیامت تک اہل ایمان مشاہدہ کریں گے۔ میں اگر اُنہی واقعات کو بیان کروں جو میں نے خود اپنی ذات میں مشاہدہ کئے تو ایک دفتر درکار ہو۔ (الملفوظ حصّہ اوّل صفحہ نمبر 19)

راقم الحروف کا مشاہدہ ہے کہ تاجدارِ دوجہاں، شہسوارِ لامکاں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو وہ "روحانی ویکسین" **Ruhani Vaccination** عطاء فرمائی ہے کہ جن بیماریوں اور امراض کا ابھی علاج بھی دریافت نہیں ہوا جنکے حفاظتی ٹیکے اور ویکسین بھی موجود

نہیں اُن سے بھی اِس دعاء کے ذریعے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

سُرمہ کا نُسخہ مجرّب: سرمہ دانی میں ایک لونگ پُھول دار ڈال دیں۔ایک ماہ کے بعد وہ نکال کر علیحدہ کر دیں۔دوسری لونگ پُھول دار ڈال دیں۔اسی طرح ہر ماہ لونگ تبدیل کر دیا کریں اور وہی سرمہ روز لگایا کریں۔انشاءَاللہ عمر بھر کبھی آنکھ میں کوئی شکایت نہ ہوگی اور اگر نظر کمزور ہوگئی ہے تو اس کی مداومت سے روشنی بڑھ کر چشمہ کی عادت چھوٹ جائے گی مجرّب ہے۔ہر لونگ ٹوپی دار پر اگر (21) اکیس بار درودِ شفاء پڑھ کر دم کرلیا کریں تو بہت ہی زود اثر ہو۔درودِ شفاء یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
اے اللہ ! تو درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار اور مولا
مُحَمَّدٍ طَبِيْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ
محمد (ﷺ) پر جو دلوں کے طبیب اور اُس کی پیاس بجھانے والے ہیں اور بدنوں کی عافیت
وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اور شفاء ہیں اور آنکھوں کا نور اور روشنی ہیں اور آپ کی آل اور صحابہ پر
دَآئِمًا اَبَدًا ط۔
ہمیشہ ہمیشہ

بود در جہاں ہر کسے را خیالے   مرا از ہمہ خوش خیال محمد

ترجمہ: کسی کا کوئی شغل اور کسی کا کوئی ، مگر میرا شغل تو ہر وقت خیالِ مصطفےٰ ﷺ ہے۔

استمدادِ اَولیاء

اولیاءاللہ اور انبیاء کو مدد کے لیے پکارا جائے تو وہ مدد کے لیے آتے ہیں۔ میں یہاں چند اپنے ذاتی واقعات کا ذکر کرنا چاہوں گا جس سے اولیاء کرام کی ارواحِ مقدسہ کے مدد کرنے کا ثبوت اظہر من الشّمس ہوتا ہے اور یقینِ کامل ہے کہ اولیاء کرام مشکل حالات میں مدد کرتے ہیں۔

وہ کون تھا جو مجھے میرے دل کی بات سنا کر حضور داتا صاحب کا پیغام بتا گیا۔

آج 10 فروری 2009 سے تقریباً پندرہ بیس سال قبل کی بات ہے کہ راقم الحروف دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاضری کے لیے گیا وہاں میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جو سفید کرتہ تہمد اور سفید پگڑی میں ملبوس تھے۔ اُنکے چہرے سے نورانیت اور بزرگی کے آثار اُمڈ رہے تھے، خدوخال ایسے کہ جن کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا۔ سلام دعا کے بعد مختصر گفتگو ہوئی، اُس مختصر سی ملاقات میں اُن سے اُن کا نام اور پتہ لکھوالیا تاکہ کبھی اُن سے تفصیلی مُلاقات کی جاسکے۔ چونکہ نام اور پتہ ایک کاغذ پر لکھا ہوا تھا اور میں اُسے ذہن نشین بھی نہ کرسکا اور کاغذ جیب میں رکھ لیا۔ اللہ کی قدرت وہ کاغذ جس پر اُنکا نام و پتہ موجود تھا مجھ سے کہیں کھو گیا بہت پریشان ہوا کہ کیا کروں۔ اُن سے دوبارہ کیسے ملاقات ہوگی؟ پتہ تو درکنار مجھے اُن کا پورا نام بھی یاد نہیں تھا البتہ وہ بزرگ نورانی صورت آنکھوں میں سما چکی تھی۔ اسی تڑپ اور محبت میں دن گزرتے گئے تقریباً چھ سات ماہ کے بعد ایک دن جو کہ جمعرات کا تھا دل میں خیال آیا کہ کثیر دنیا حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار سے اپنی مُرادیں برلاتی ہے ہم بھی اپنا یہ معاملہ حضور داتا صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ آپ کے مزار شریف پر جن بزرگوں سے ملاقات ہوئی تھی اُن سے دوبارہ نشست کی کوئی سبیل ہو جائے چنانچہ میں نے حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہنچ کر مواجہہ شریف کے سامنے بیٹھ کر فاتحہ شریف پڑھ کر مراقبہ کیا اور دل ہی دل میں تمام معاملہ عرض گزار کردیا

اورخوداذانِ مغرب کے انتظار میں مسجد میں آکر بیٹھ گیا۔

جس جگہ بیٹھ کر اَذان کا انتظار کر رہا تھا وہاں قریب ہی انتہائی سادہ کپڑوں میں ایک بزرگ بیٹھے مجھے دیکھ رہے تھے جن کو کچھ نوجوان بچے مست، دیوانہ سمجھتے تنگ کر رہے تھے اُن کے سر کی ٹوپی کو ایک دوسرے کی طرف ایسے اُچھال کر پھینک رہے تھے جیسے سکولوں میں بچے (Frisbee) فرسبی کھیلتے ہیں اور وہ بزرگ کبھی ایک کی طرف دوڑتے تھے کبھی دوسرے کی طرف آخر تنگ آ کر اُن بزرگوں نے اُن بچوں کو بہت برا بھلا کہنا شروع کیا تب وہ بچے اُن کی ٹوپی اُن کو دے کر دوڑ گئے اب وہ بزرگ اُٹھے اور چلتے چلتے میرے قریب آئے اور مجھے اُٹھنے کا کہا میں اُٹھ کر کھڑا ہوا تو مجھے گلے سے لگا کر میرے کان میں حضور داتا صاحب کے مزار شریف کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے جن بزرگ کا آپ نے حضرت صاحب (حضور داتا صاحب) سے عرض کیا ہے آپ یعنی (داتا صاحب) فرما رہے ہیں کہ یہیں بیٹھ جاؤ وہ بزرگ یہیں تشریف لا رہے ہیں اور کان میں اُن بزرگ کا نام اور پتہ بھی بتا دیا اور یہ کہہ کر ایک طرف چلتے بنے، میں حیرانی کے عالم میں بیٹھا یہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہ کون شخص ہے کہ جو بات دل ہی دل میں حالت مراقبہ میں حضور داتا صاحب سے میں نے عرض کی وہ بات بھی مجھے بتا گیا اور حضور داتا صاحب کا پیغام بھی مجھے سنا گیا، اتنے میں اَذانِ مغرب شروع ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ وہی بزرگ مسجد میں داخل ہو رہے ہیں جن کی ملاقات کے لیے میں نے حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی تھی وہ سیدھے میری طرف چلتے ہوئے آئے اور اُسی جگہ پر آ کر بیٹھے جہاں میں بیٹھا ہوا تھا یہ اُن سے میری دوسری ملاقات تھی، اُن کا نام بھی بتاتا چلوں وہ تھے پیرِ طریقت مفتی محمد زبیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔خلیفہ مجاز بیربل شریف۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ مشکل کشا، حاجت روا، امدادرس، دلوں کے حال سے واقِف ہوتے ہیں۔خود حضور داتا گنج بخش نے اپنی کتاب کشف المحجوب شریف میں کئی ایسے واقعات لکھے ہیں جن میں مزارات سے فیض لینا اور اپنی حاجت روائی کے لیے اُن کی

قبر پر جانا ثابت ہے۔ خصوصاً حضرت ابوالعباس قاسم المہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ " مَرو کے شہر میں اُن کا یہ اثر ہے کہ لوگ اپنی حاجت روائی کے لیے اُن کی قبر پر جاتے ہیں اور بامراد واپس آتے ہیں" آپ حصولِ مقاصد کے لیے اہل اللہ کی قبر پر جانا مجرب فرماتے ہیں۔ بعض زندہ اولیاء کا وصال شدہ اولیاء سے رابطہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا واقعہ میں وہ بزرگ جو صاحبِ مزار (حضور داتا گنج بخش) کا پیغام مجھے بتا گئے۔ یعنی وہ جانتے تھے کہ بندہ ناچیز محمد محسن منور یوسفی نے مزار شریف پر بحالت مُراقبہ دل ہی دل میں حضور داتا گنج بخش کی بارگاہ میں کیا عرض کیا اور اُن کو یہ بھی معلوم تھا کہ حضور داتا گنج بخش بندہ ناچیز کیلئے کیا فرمارہے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جن بزرگوں سے ملنے کی بندہ نے خواہش ظاہر کی اُن کو حضور داتا گنج بخش اپنے تصرف سے یہاں بُلا چکے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اتنی بڑی مسجد میں اور مزار شریف میں وہ اسی جگہ اسی سمت میں آکر بیٹھنے والے ہیں، یہاں پر میں اپنے قبلہ وکعبہ حضرت باباجی صاحب حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک واقعہ بتاتا چلوں گا۔ ایک مرتبہ باباجی سرکار علیہ الرحمہ شرقپور شریف حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار شریف پر مُراقبہ میں تھے کہ دل ہی دل میں آپ کے برادرِ مکرم حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ "حضور کیسا بھائی گدی نشین بٹھایا ہوا ہے جو کبھی ہنس کر ملا ہی نہیں اور تفننِ طبع کے طور پر یہ بھی عرض کر دیا کہ ہمیشہ دال روٹی کی ہی دعوت فرماتے ہیں"۔ حضرت قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مُراقبہ سے فارغ ہو کر میں دربار سے اُٹھ کر جب حضرت قبلہ عالم ثانیِ ولایت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں پہنچا تو آپ اُسی بیٹھک میں تشریف فرما تھے جس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف فرما ہوا کرتے تھے بندہ نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سامنے قسم قسم کے کھانے رکھ دیئے۔ میں دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گیا کہ آپ میرے دل کی گہرائیوں

کے محفوظ رازوں سے بھی واقف ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی شفقت اور محبت سے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کھاتے کیوں نہیں! کھاؤ۔ تم میرے بھائی جان سے دربار شریف پر انہی کھانوں کے بارے میں کہہ رہے تھے اور میرے نہ مسکرانے کے متعلق بھی سُن لو کہ جس دن سے میرے برادرِ بزرگوار اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُنیا سے پردہ فرمایا ہے میری ساری مسکراہٹیں وہ اسی دن سے اپنے ساتھ لے گئے ہیں اب میری زندگی میں قطعاً کوئی مزہ نہیں رہا۔ یہ فرما کر آپ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح نکل پڑے۔ یہ دیکھ کر میں بھی بے اختیار رونے لگا اور کھانے کا خیال تک نہ رہا۔ اور یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح اپنے عمل سے واضح ہوگئی کہ ''**گدی نشین کا صاحبِ مزار سے رابطہ ہوتا ہے**'' اور یہ کہ صاحبِ مزار مرشدِ کامل اور صاحبِ نظر مزار میں دلوں کی خبریں رکھتے ہیں۔ '' کامل پیرومرشد گدی نشین سے رابطہ رکھتے ہیں۔''

اگر قرآن کی نظر سے دیکھا جائے تو بھی اولیاء اللہ کے مدد کرنے کا ثبوت ملتا ہے سُورۃ النمل کی آیت 40 میں ہے (کنز الایمان)

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ
اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں حضور میں حاضر کروں گا ایک پل مارنے سے پہلے
اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ
پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کا تخت منگوانا چاہا تو ایک ولی اللہ (حضرت آصف بن برخیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ان کی مدد کی اور 900 میل کی مسافت سے تخت لا کر حاضر کر دیا۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ المائدہ آیت نمبر 55 میں فرمایا۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۔
نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں

بے شک تمہارا (مددگار) دوست تو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے ۔اور (ساتھ) وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں ۔ یہاں سے یہ ثابت ہوا کہ ایمان والوں کا مددگار اللہ اور اُس کے رسول اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو بھی فرمایا گیا ہے ۔

دراصل یہاں مقصد کلام اولیاء سے مدد مانگنے کے جواز کو ثابت کرنا نہیں بلکہ راقم کے ذاتی مشاہدہ اور اولیاء سے حاصل شدہ برکات کو لکھنا ہے ۔ورنہ اِس موضوع پر بحث بے شمار سیر حاصل موجود ہے ۔البتہ اخیر پر منکرینِ استمدادِ اولیاء کے پیشواء کا ایک واقعہ لکھنا چاہوں گا کہ کس طرح اُسے بھی اللہ کے بندوں کی نسبت کے حوالے سے اُن کی مدد نے موت کے منہ سے بچالیا۔

حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مدد لینا چاہے تو وہ کہے۔

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ
اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

حتیٰ کہ اس حدیث کے مجرب اور صادق ہونے کا اقرار غیر مقلدین کے علامہ مولانا صدیق حسن خان بھوپالی نے اپنی کتاب نزل الابرار میں بھی کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مرزا پور سے جبل پور جارہا تھا راستہ میں ایک ندی پڑتی تھی میں اپنی سواری سمیت اس ندی میں گر گیا قریب تھا کہ طغیانی کے باعث میں اس میں غرق ہو جاتا۔ مجھے یہ حدیث یاد تھی میں نے فوراً کہا **اعینونی یا عباد اللہ** کہیں سے ایک پتھر بہتا ہوا آیا اور میں اس پتھر پر ٹھہر گیا (یعنی ڈوب مرنے سے بچ گیا)

دست بوسی (بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنا)۔ بزرگانِ دین کے ہاتھ اور پاؤں چومنا اور اِسی طرح ان کے بعد کے تبرکات بال ولباس وغیرہ کو بوسہ دیناان کی تعظیم کرنا مستحب اور احادیث مبارکہ اور عملِ صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ بزرگانِ دین کے ہاتھ اور پاؤں کو چومنا نہایت برکتوں، رحمتوں اور نعمتوں کا سبب بنتا ہے صحابہ کرام کے دور سے نہایت مجرّب وآزمودہ عمل ہے۔ صحابہ کرام نے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے ہیں تابعین نے صحابہ کرام، تبع تابعین نے تابعین اور اولیاء امت نے تبع تابعین کے ہاتھ پاؤں چومنے سے برکات حاصل کیں ہیں۔

احادیث مبارکہ میں تواتر کے ساتھ کئی احادیث ملتی ہیں کہ صحابہ کرام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسے دیئے ہیں۔ زراع بن عامر جو وفدِ عبد القیس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے، سے مروی ہے۔ "جب ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو اپنی سواریوں سے کود کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ اقدس اور پاؤں مبارک کو چومنے لگے" اس حدیث کو سنن ابوداؤد میں روایت کیا گیا۔

امام بخاری نے "الادب المفرد" میں باب تقبیل الرِّجل قائم کیا ہے یعنی "پاؤں کو بوسہ دینے کا بیان۔" اس باب کے اندر انہوں نے مذکورہ بالا حدیث کو حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں "ہم مدینہ حاضر ہوئے تو (ہمیں) کہا گیا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور قدموں سے لپٹ گئے اور انہیں بوسہ دینے لگے" یہ الفاظ خاص مفہوم کے حامل ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے صرف ہاتھ مبارک پکڑنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ ہاتھوں کے علاوہ پاؤں مبارک کو بھی بوسہ دینے کا عمل جاری رکھا در آں حالیکہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک پکڑ رکھے تھے۔

امام ترمذی نے اس مضمون پر ایک حدیث حضرت صفوان بن عسّال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ قومِ یہود کے بعض افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کرنے کے بعد اعلانیہ گواہی دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور کہا "ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔"

اتنے بڑے محدثین کے اس حدیث کو روایت کرنے اور اس سے استشہاد کرنے کے باوجود بھی کوئی متعصب کہہ سکتا ہے کہ یہ ایک یہودی کا فعل تھا، ہم اسے کس طرح لازمی شہادت کا درجہ دے سکتے ہیں۔ اس سوچ پر سوائے افسوس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اعتراض کرنے والے کو یہودی کا عمل تو نظر آ گیا مگر جس کے ساتھ کیا جا رہا ہے وہ بابرکت ہستی نظر نہیں آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو تقبیل سے منع نہیں فرمایا تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ تقریری ہوا۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ وہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے (الادب المفرد بخاری)

اسی طرح ایک مثال آئمہ کرام کے دور سے لیتے ہیں۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی میزانِ کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق، امام سفیان ثوری و دیگر جیّد علما امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے چند فقہی معاملات پر گفتگو کی، امام اعظم کے جواب سن کر وہ سب کھڑے ہو گئے اور امامِ اعظم ابو حنیفہ کے ہاتھوں اور پاؤں پر بوسہ دیا۔ (میزان کبریٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 52)

مختلف طبقات امت سے ہاتھ پاؤں چومنے کے جواز کو بیان کرنے کے بعد راقم اپنا ذاتی مشاہدہ لکھنا چاہتا ہے کہ سادہ سی بات ہے "جنہوں نے سلامیاں دی ہیں سلامیاں لی بھی انہوں نے ہی ہیں" بزرگانِ دین اولیاء عظام کے ہاتھ پاؤں چومنے سے دین و دنیا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

شیخ الحدیث محمد فیض احمد اویسی صاحب دامت رحمتہ اللہ علیہ نے ایک واقعہ " خلاصة

العارفین" کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق وگنہگار تھا وہ ملتان شریف میں فوت ہوا اور بعد وفات کسی نے خواب میں اسے دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اس نے جواب دیا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے" اس سے پوچھا بخشش کا سبب کیا بنا؟ اس نے بتایا" ایک دن حضرت خواجہ بہاوالحق زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دستِ مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اِسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا، تو معلوم ہوا کہ بزرگانِ دین کے ہاتھ اور پاؤں عقیدت سے چومنا جائز ہیں بلکہ جہنم سے خلاصی کا وسیلہ بھی بن سکتے ہیں۔

بُرا یا مکروہ خواب دیکھنے پر: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مکروہ خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوک کر شیطان سے اللہ کی پناہ چاہے اور اس کروٹ کو بدل ڈالے جس پر خواب دیکھنے کے وقت لیٹا ہوا تھا۔ اِس حدیث مبارک کو امام مسلم نے روایت کیا۔

میرے ذاتی مشاہدہ میں یہ بات بارہا آئی ہے کہ اگر کوئی بُرا خواب دیکھے اور اُٹھنے کے بعد تین مرتبہ بائیں جانب تھوک دے تو اُس خواب کی تعبیر واقع نہیں ہوتی۔ اِس عمل کو امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی تعبیر الرویا میں لکھا ہے۔

عمل مجرّب واسطے زیارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضور نبی پاک ﷺ نے 73 مرتبہ اپنی نورانی زیارت سے نوازا۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ اُن کو اسقدر تواتر سے زیارت مبارکہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ ساری عمر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ایمان مبارک کو ثابت کرتے رہے اور بدعقیدہ افراد کے اعتراضات کے جواب دیتے رہے۔

راقم نے الحمد للہ اِس عمل کو نہایت مجرب پایا۔ بلکہ دلائل بیان کرنے کی برکات تو اپنی جگہ

راقم کے ایک مرید نے جب راقم کی اِس موضوع پر تقریر سُنی تو اپنے دل میں ایمانِ والدین مصطفےٰ کے دلائل دھرانے لگا اور دل میں یہی نیت تھی کی حضور ﷺ خوش ہو جائیں۔ چنانچہ اُس کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔

چہرہ کا حسن اور نورانیت: دل و جان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات سے محبت بدنما سے بدنما چہرے کو بھی حسین وجمیل اور نورانی بنا دیتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے انوار وتجلیات انسان کو حسین بنا دیتے ہیں راقم کی ملاقات مدینہ منورہ میں ایک حبشی سے ہوئی۔ اُس کے چہرے پر جو انوار وتجلیات اور نورانیت کی بارش تھی وہ بہت سے سفید فام لوگوں کو بھی پیچھے چھوڑتی تھی۔ وہ بزرگ دلائل الخیرات شریف کے عامل تھے۔

علم الاعداد میں مہارت کے لیے: جو شخص علم الاعداد سیکھنے کا خواہش مند ہو روزانہ 11 تسبیحات 41 دن پڑھے جب 41 دن پورے ہو جائیں تو پھر روزانہ ایک تسبیح عمل میں رکھے۔ انشاءاللہ علم الاعداد کا ماہر ہو جائے گا۔ سورہ مریم آیت 94

لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَ عَدَّهُمْ عَدًّا
بے شک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے

تعویزات وعملیات پر پکی مہر: جو تعویز یا عمل کسی کے لیے کریں آخیر پر اسکو 11 مرتبہ پڑھ دیں یا دم کر دیں۔ سورہ الزخرف آیت نمبر 79

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ
کیا انھوں نے اپنے خیال میں کوئی کام پکا کر لیا ہے تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں

یہ اُس عمل یا تعویز پر پکی مہر ثابت ہوگا اور سونے پر سہاگے کا کام کرے۔

نسخہ مجرب برائے ماہواری: ایام ماہواری کی خرابی کی صورت میں ڈھائی چھٹانک کالی مرچ، ڈھائی چھٹانک اجوائن، ایک تولہ کالا سہاگہ لیں۔ کالی مرچ اور اجوائن کو صاف

کر کے کالی مرچ دادر کر لیں۔یعنی ایک دانے کے چار پانچ ٹکڑے ہو جائیں لیکن باریک پاؤڈر نہ بنے۔کالی مرچ اور اجوائن مکس کر کے روزانہ صبح نہار منہ ایک چٹکی استعمال کریں گرم طبیعت ہے تو گھی کے ساتھ اور اگر بادی طبیعت ہے تو پانی کے ساتھ یا جیسے دل چاہے استعمال کریں۔تین ماہ ماہواری کے دوران پہلے تیسرے اور پانچویں دن شام کو دو عدد چنے کے دانے کے برابر سہاگہ نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔سہاگہ استعمال کرتے وقت داہناں پاؤں دہلیز کے اندر اور بایاں پاؤں دہلیز سے باہر ہو۔یہ عمل تین ماہ کا ہے۔ اِس عرصے میں مچھلی، انڈا، آئس کریم، گوشت وغیرہ سے پرہیز کریں۔اِن تین ماہ میں دودھ وغیرہ کا استعمال زیادہ کریں اور ہم بستری سے پرہیز کریں۔

میرے حضور قبلہ و کعبہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ عمل نہایت مجرب ہے، کالی مرچ، اجوائن سہاگہ پر 41 مرتبہ سورۃ فاتحہ صاحبِ اجازت پڑھ کر دے۔

ہر جائز شرعی چیز کی حفاظت کے لیے: کسی بھی جائز چیز، مرتبہ بزرگی مقام روحانیت کاروبار تجارت وغیرہ کی حفاظت کے لیے اس آیت کا ورد رکھیں (سورۃ المؤمن آیت 44)

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝
اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے

برائے مفرور ولا پتہ گمشدہ: ایک نشست میں 2000 دو ہزار مرتبہ سُوْرَۃُ الضُّحٰی اول آخر ایک تسبیح درود شریف پڑھیں۔پھر اس کا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پاک کو ایصالِ ثواب کر کے آپ کے وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں مفرور ولا پتہ کے لیے دعا مانگیں۔انشاءاللہ مفرور واپس آ جائے گا۔(نوٹ یہ عمل تین دن کا ہے)

لڑکی کے رشتہ کے لیے۔ سورۃ النور فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ایک مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں پیش کریں۔ انشاءاللہ اچھا رشتہ ہو گا رشتہ ہونے تک عمل جاری رکھیں۔

مقدمہ میں کامیابی کے لیے: فیصلے والے دن سے پہلے جو جمعہ آئے اُس دن صبح نو بجے نو بندے نو، نو مرتبہ سورۃ الفتح پڑھیں اول آخر نو، نو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اِسکا ثواب مجلس میں سے کسی نیک بندے یا بزرگ کی مِلک کردے۔ وہ بزرگ اجتماعی دعا میں اسکا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایصالِ ثواب کریں۔ حضور ﷺ کی خدمت میں مقدمہ کی فتح یابی کے لیے عرض کرکے حضور ﷺ کے وسیلے سے ہی اللہ کی بارگاہ میں مقدمہ کی کامیابی کے لیے دعاء کرے۔ نہایت مجرب عمل ہے اسکے ساتھ ہوسکے تو اس عمل کو بھی جاری رکھیں جو صفحہ نمبر 440,439 پر ہے۔

برائے علاج نامردی (اگر کوئی شخص نامرد ہو تو): سم الفار 6 ماشہ، مِٹھا تیلیا 6 ماشہ، افیون 1 تولہ بھیڑ کا دودھ ڈیڑھ پاؤ، کالی مرچ 2 تولہ لیں 11 گھنٹے رات کو اِن کو سِل وٹہ پر پیسیں۔ مسر کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مرغن کھانے کے بعد روزانہ ایک گولی دودھ یا مکھن کے ساتھ 30 دن کھائے۔ اِس دوران ہم بستری سے پرہیز رکھے۔

حیض جاری کرنے کا نسخہ: گلاب کے پھول اگر تازہ ہوں تو دو چھٹانک ورنہ ایک چھٹانک لیں تین گلاس پانی ڈال کر اُبال لیں۔ جب ایک گلاس پانی رہ جائے نیم گرم ہونے پر حسب مقدار چینی ڈالیں اور سارا پانی پی لیں۔ کچھ دن اس عمل کو جاری رکھیں۔

حیض بند کرنے کا نسخہ: پھٹکری پھُلا کر کے اور اندازاً سولہواں حصہ گری لیں باریک کر کے مکس کرلیں۔ پڑی کی شکل میں صبح شام دودھ پتی کے ساتھ یا دہی سے لیں۔ گرم طبیعت ہو تو کچی لسی سے اور یہ تعویز بائیں ران پر باندھ لیں۔

یا قابض　۷۸۶　یا قابض

۹۰۶	۹۱۱	۹۰۴
۹۰۵	۹۰۷	۹۰۹
۹۱۰	۹۰۳	۹۰۸

یا قابض (بائیں) — یا قابض (دائیں)

یا قابض　یا قابض

سایہ جن وآسیب کے دفع کا عملِ خاص: جس شخص کو سایہ یا جن کی کسر ہو اور اُس پر "دورا" یا بے ہوشی یا آواز کا تبدیل ہو جانا وغیرہ کے آثار ہوں تو سورۃ الجن کا عامل یا جس نے سورۃ الجن کا عمل کیا ہو اور صاحبِ اجازت بھی ہو۔ وہ سورۃ الجن کو سات مرتبہ مریض کے سامنے پڑھے اگر وہ حاضر نہ ہو تو تین یا پانچ لوگ اُس کے پاس سورہ جن کی تلاوت کریں اور پانی پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اُس کے منہ پر چھینٹے لگائیں انشاء اللہ وہ ضرور حاضر ہوگا۔ اب جب وہ اسکے وجود میں جن حاضر ہو جائے تو جیسے ہی وہ حاضر ہو سات مرتبہ سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس شہادت کی انگلی پر دم کر کے اُس مریض کے چاروں طرف "کڑا" لگا دے یعنی حصّار باندھ دے۔ اب مریض کی شہادت کی انگلی اپنے ہاتھ سے پکڑے اور اُس کو دبائے اور اُس سے پوچھے تم کون ہو۔ پھر بھی اگر وہ جواب نہ دے تو انگلی اور زور سے دبائیں اور پوچھیں تم کون ہو، پھر بھی جواب نہ دے تو پانی میں سات مرتبہ سورۃ فاتحہ بسم اللہ شریف کے وصل سے پڑھ کر اس پانی کا چھینٹا زور سے اسکے منہ پر مارے۔ اب بھی وہ حاضر نہ ہو تو مسواکوں کا شکنجہ بنا کر اسکی انگلی کو دبائیں اب وہ بولے گا کہ میں کون ہوں میں کہاں سے آیا ہوں اِس سے یہ سب سوال پوچھیں۔ سوال جواب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کریں اُس سے وعدہ لیں کہ آئندہ نہیں آؤ گے۔ اور اگر آؤ گے تو اپنی سزا پاؤ گے اسکے بعد اس کو رخصت کر دیں اور اسکو یہ کہہ دیں اگر دوبارہ آئے تو ہم تمہیں جلا کر راکھ کر دیں گے۔ پہلی مرتبہ اُس سے وعدہ لے کر معاف کر دیں اگر باز نہ آئے دوسری مرتبہ پھر حاضر کر کے دو چار لگا کر چھوڑ دیں۔ تین مواقع دینے کے بعد چوتھی مرتبہ اسکو جلا دیں۔

جلانے کا طریقہ: جس کڑے میں آپ نے اس کو رکھا ہوا ہے۔ اِسی کڑے میں اسکے منہ کے پاس وہ پیالہ (برتن) لے کر جائیں جس میں آپ نے کوئلے دہکائے ہوئے ہیں۔ اِن کوئلوں پر وہ تعویز رکھ کے اسکی دھونی اُسکے ناک کے قریب کریں۔ وہ چیخے گا چلائے گا مجھے معاف کر دیں مجھے چھوڑ دیں۔ میں آئندہ نہیں آؤں گا مگر اس مرتبہ اسکو جلا دیں۔ جلا کر ختم

کردیں تاکہ وہ مرد یا عورت اِس اذیت اور تکلیف سے نجات پائے۔

تعویز: ایک سفید کورے کاغذ پر لکھیں "نمرود۔ ہامان۔ شداد۔ فرعون۔ ابلیس **علیھم العنۃ**" قلم سیاہی سے لکھ کر اِس تعویز کو بند کر کے تہہ در تہہ مربع شکل میں لپیٹ لیں۔ نیلے رنگ کے سوت کے دھاگے سے لپیٹ کر اسکو سرسوں کا تیل لگا دیں اور اسے کوئلوں پر ڈال کر مریض کو دھونی دیں جن جل کر مر جائے گا۔

نہار منہ پانی کا استعمال۔ اگر نہار منہ روزانہ پانچ گلاس پانی کے پی لیے جائیں تو انسان بہت سے موذی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ انسان کا معدہ اگر درست ہو تو تمام جسم ٹھیک ہے اگر معدے میں خرابی ہو جائے تو جسم میں بہت سے امراض جگہ بنا لیتے ہیں۔ نہار منہ پانی پینے سے معدہ صاف ہوتا ہے۔ ویسے بھی پانی کی کمی کو پورے کرنے میں معاونت ملتی ہے۔

حفاظتِ مکان از چور ڈاکو ہر بلا۔ (ٹھیکریوں والا عمل) ایک عدد غیر مستعمل پیالہ منگوالیں۔ پیالے کے چار ٹکرے برابر کٹوالیں۔ ہر ٹھیکری پر درج ذیل عمل لکھیں۔

مکسلمینا۔ یملیخا۔ مرطونس۔ بیونس۔ ساربیونس۔ کشفیططونس۔ زونوانس۔ قطمیر

اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا ٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ٥ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

ٹھیکریوں کو اچھی طرح موم جامہ چڑھا کر مکان دوکان وغیرہ کے چاروں طرف کونوں میں دبا دیں اور پر سیمنٹ کر دیں تاکہ جنات وغیرہ اس کو نکال نہ سکیں۔ اس عمل کے لیے صاحب اجازت ہونا ضروری ہے۔

سایہ۔ کسی بچی پر اگر صرف سایہ ہو وجود میں حاضر نہ ہوتا ہو صرف تکلیف دیتا ہو مثلاً بات بات پر غصہ آنا، لڑنا جھگڑنا، رنگ کا سیاہ پڑنا تو اُسکو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ترجمہ کے ساتھ یاد کروا کر 21 دن صرف تین تین مرتبہ پڑھنے کے لیے کہا جائے اول آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف انشاءاللہ سایہ ختم ورنہ دور ہو جائے گا۔

جس عورت کے بچے نہ بچتے ہوں یا اسقاطِ حمل یا اٹھرا کا مرض۔

ایک کاغذ پر درج ذیل کلام کے چھ تعویذ اِس طریقے سے لکھیں کہ کوئی بعد میں پڑھ نہ سکے نیز کسی کے سامنے بھی مت لکھیں۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ
يَاغَفُوْرُ يَاغَفُوْرُ يَاغَفُوْرُ يَاغَفُوْرُ يَاغَفُوْرُ
یاعتیط یاعتیطط یاعتیططا

ہر تعویز کے پیچھے چاند کی تاریخ 1,2,3 اور 13,14,15 لکھ دیں۔ مریضہ چاند کی تاریخ کے حساب سے تعویز کاٹ کر گلاس میں ڈال دے۔ ایک گھنٹے بعد تعویز نکال کر پانی پی لے۔ خیال رہے تعویز والے کاغذ کی بے ادبی نہ ہو، باہر پودوں وغیرہ میں رکھ دے۔ حمل کے آثار ظاہر ہونے سے بچے کو دودھ پلانے تک اِس کا استعمال جاری رکھنا ہے۔ ایک ماہ میں چھ تعویز استعمال ہوں گے۔

گمشدہ چیز شخص جانور وغیرہ کی واپسی کے لیے: سائل سے اشارے سے گمشدہ کا استعمال شدہ رومال یا کوئی کپڑا لے کر اسکا ایک کونہ اِس طرح لپٹنا شروع کر دیں کہ بعد میں لپٹے ہوئے کپڑے سے گرہ لگائی جا سکے۔ لپیٹنے کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں۔

1۔ الحمد شریف 3 مرتبہ
2۔ سورۃ الناس 3 مرتبہ
3۔ سورۃ الفلق 3 مرتبہ
4۔ سورۃ الاخلاص 3 مرتبہ
5۔ سورۃ الکافرون 3 مرتبہ
6۔ سورۃ الضحیٰ 3 مرتبہ
7۔ سورۃ الطارق 1 مرتبہ

جو حصّہ لپیٹ دیں اُسکو دم کرتے جائیں۔ جب اسکو بل دے کر گرہ لگانے لگیں تو اُسکو آخری مرتبہ درمیان میں زور سے پھونک ماریں اور خوب کس کر گرہ لگا دیں۔ گرہ کے اُوپر اچھی طرح سفید رنگ کا دھاگہ لپیٹ دیں تاکہ گرہ نظر نہ آسکے۔ دم کیا ہوا کپڑا گمشدہ کے گھر

میں رکھے اور روزانہ اسکی 10 تسبیحات پڑھے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ
ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا

ان شاءاللہ چند مہینوں یا چند ہفتوں میں مراد حاصل ہوگی۔ پڑھنے کی جگہ مقرر رکھے۔

گمشدہ کی واپسی کا عمل۔(مٹی کے ڈھیلوں والا عمل)

جس شہر سے بندہ غائب، گم، یا لاپتہ ہوا اس کے علاوہ کسی دوسرے شہر سے مٹی کے سات ڈھیلے جس کا وزن پاؤ یا ڈیڑھ پاؤ ہو منگوالیں۔ ہر ڈھیلے پر اکتالیس مرتبہ الحمد شریف بمعہ بسم اللہ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کریں پھر تمام ڈھیلوں کو اکٹھا رکھ کر درج ذیل عمل پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	ایک مرتبہ
درود شریف	تین مرتبہ
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ	گیارہ مرتبہ
اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ	تین مرتبہ
درود شریف	تین مرتبہ

جب کوئی دیکھ نہ سکے رات 12 یا 1 بجے کے قریب نہر یا دریا پر چلے جائیں۔ جدھر سے پانی آرہا ہے اُس طرف منہ کرکے آدھا جسم ناف تک پانی میں کھڑے ہو جائیں۔ ہر ڈھیلے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فلاں بن فلاں واپس آجاؤ پڑھ کر اپنے سر کے اوپر سے اپنے پیچھے پھینک دیں جدھر کو پانی جا رہا ہے۔

دوسرا طریقہ: سات بندے ایک ہی وقت میں ایک ایک ڈھیلے پر 41 مرتبہ الحمد شریف

بمعہ بسم اللہ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر رکھ دیں یعنی ہر بندہ صرف ایک ڈھیلہ پڑھے گا اور پھر جس نے اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ کا وظیفہ کیا ہوا ہے وہ اُن پر درج ذیل پڑھ کر سائل کو دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ایک مرتبہ
درود شریف	تین مرتبہ
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ	گیارہ مرتبہ
اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ	تین مرتبہ
درود شریف	تین مرتبہ

سیّد اور تقسیم کرنے والے کا ڈبل حصّہ: راقم الحروف کے مجرّ بات میں سے ہے کہ سادات کا ادب انسان کو بہت سی منازل طے کروا دیتا ہے۔ چونکہ سادات کا تعلق سیّد السّادات فخرِ موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص روح اور جسم کا ہے اسی نسبت سے سادات کے ادب کی بدولت انسان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرتا ہے۔ میرے قبلہ و کعبہ پیرو مرشد حضور **حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سادات کے ادب کے معاملہ میں بہت ہوشیار اور پابند تھے**۔ سادات کے ساتھ آپ کو خصوصی عقیدت اور محبت تھی۔ آپ اس مکرم خاندان کا اس قدر ادب اور احترام فرماتے تھے کہ اگر کسی سیّد زادے کو دیکھ لیتے تو اس کے ادب میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ **کسی محفل میں اگر کسی چیز کی تقسیم ہوتی تو آپ سیّد کو دگنا حصّہ دیتے** اور فرماتے ایک زائد حصّہ سیّد ہونے کی وجہ سے ہے اور کبھی کبھی یہ بھی ارشاد فرماتے تھے کہ میرے پیرو مرشد قبلۂ عالم مجمع انوارِ لاثانی پیرِ طریقت سیّد علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی شریف میں عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

پاس تعلیم حاصل فرمایا کرتے تھے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی محبت اور احترام سے سیّد میاں فرماتے اور دگنا حصہ عطا فرماتے۔ پیر طریقت محمد رفیق یوسفی صاحب کے گھر پر حضرت مخدوم سیّد علی ہجویری کا عرس مبارک ہو رہا تھا، یہ 1985ء کی بات ہے، حضرت قبلہ بابا جی صاحب تشریف لائے، ختم شریف کے بعد تبرک شریف تقسیم ہونے لگا، باری باری سنت کے مطابق دائیں طرف سے تبرک کی تقسیم ہو رہی تھی، یکدم سرکار قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ آپ میں سے سیّد صاحب کون ہیں؟ اب جن صاحب پر تبرک کی تقسیم پہنچ چکی تھی وہ سیّد صاحب ہی تھے تو فرمانے لگے کہ شاہ صاحب کو دگنا حصہ دو۔

سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی فرماتے ہیں کہ میں جب بھی آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضری کے لئے حاضر ہوتا تو آپ سرکار نے مجھے اپنے ساتھ اوپر چارپائی پر بٹھانا اور جب کھانا یا پھل فروٹ تقسیم ہوتا تو مجھے دوسروں کی بہ نسبت دگنا حصہ دینا اور اگر سب چائے پی رہے ہیں تو فرمانا شاہ جی آپ کو دو کپ پینے پڑیں گے اور پیار سے فرمانا شاہ جی آپ تو پیر جی ہیں، پیر جی کیونکہ سیّد بادشاہ جو ہوئے۔ اسی طرح آپ سرکار فرمایا کرتے تھے کہ تقسیم کرنے والے کا ڈبل حصّہ لگانا چاہیے۔

دل کی شریانیں بغیر آپریشن کھولنے کا نسخہ: اگر کسی مریض کی دل کی شریانیں بند ہو جائیں یا ان میں رکاوٹ ہو تو اِس نسخہ کا استعمال کرے ان شاء اللہ دل کے مریض کے لیے یہ دوا بہ درجہ اکسیر ہے:

لیموں کا جوس 1 کپ
لہسن کا جوس 1 کپ
ادرک کا جوس 1 کپ
سیب کا سرکہ 1 کپ

اس کو ابال لیں۔ جب تین کپ باقی رہ جائے تو چولہے سے اتار لیں اور قدرتی ٹھنڈا ہونے

پر 3 کپ خالص شہد ملالیں۔ایک بڑی بوتل میں ڈال کر سورۃ فاتحہ 41 مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔روزانہ 3 چمچ کھانے والے نہار منہ استعمال کریں۔

ماہواری کے لیے عمل

روزانہ کا عمل	قبل از حیض 7 یوم قہوہ صبح وشام	بعد از نشان حیض کے
ایک بوتل پانی کی دم کرلیں۔ہر روز قبل از طعام 5 گھونٹ پئیں۔ دیسی اجوائین ایک کلو لے کر اُس سے چاول نکال لیں۔ دیسی اجوائن ڈھائی پاؤ، کالی مرچ ڈھائی چھٹانک، ان کو اچھی طرح ملا کر چٹکی تین انگلی سے صبح نہار منہ کھالیں۔طبیعت میں گرمی ہو تو گھی سے بادی ہو تو پانی سے اگر نہ پتہ چلے تو ایک دن پانی سے ایک دن گھی سے مالش 7 بار تیل زیتون گرم گرم سے کریں۔	دارچینی 2 تولے لونگ 11 عدد کالی مرچ 21 عدد ان کو کوٹ کر تین کپ چائے والے کے برابر وزن پانی نصف رہنے پر اُتار کر شہد مکھی چھوٹی کا بقدر ضرورت ملا کر پی لیں۔صبح و شام یہ دوائی ایک ٹائم کی ہے **پرہیز۔** مٹھائی، کٹھائی، تیل، پنکھا ائیرکنڈیشن، سرد ہوا۔ دورانِ حیض گوشت کی بوٹی کھانے اور ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کریں۔	کالا سہاگہ (مُصَبَّر) برابر وزن 2 چنے کابلی کے آدھا سیر گرم دودھ میں ایک چھٹانک دیسی گھی ڈال کر کاڑھا بنالیں (دہلیز پر ایک قدم اندر ایک قدم باہر کھڑے ہو کر) پی لیں۔ پھر ایک دن چھوڑ کر، پھر ایک دن چھوڑ کر تین دن پئیں۔یہ کورس تین حیض تین ماہ کریں۔پینے کے وقت کسی کے سامنے نہ پئیں۔

ختمِ خواجگان

بروز جمعۃ المبارک بعداز نمازِ عصر وقبل از مغرب پڑھیں۔

1۔بسم اللہ شریف 100بار
2۔درود شریف 100بار
3۔الحمد شریف 100بار
4۔سورہ الم نشرح لك 79بار
5۔سورۃ الاخلاص 1000بار
6۔الحمد شریف 7بار
7۔درود شریف 100بار
1۔یاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ 100بار
2۔یا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ 100بار
3۔یا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ 100بار
4۔یادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ 100بار
5۔یارَافِعَ الدَّرَجَاتِ 100بار
6۔یاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ 100بار
7۔یامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ 100بار
8۔یا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ 100بار
9۔یاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ 100بار
10۔یا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ 100بار
11۔یا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ 100بار
12۔یامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ 100بار
13۔یآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ 100بار
14۔درود شریف 100بار

ایصالِ ثواب برائے خواجگان نقشبند

1۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
2۔خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
3۔خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
4۔خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
5۔خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
6۔خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
7۔خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
8۔خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
9۔پیرانِ پیر خواجہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
10 خواجہ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ ختمِ پاک بزرگانِ نقشبند کے خصوصی فیضِ روحانی کے حصول کے لیے مجرب ہے۔ نیز حصولِ برکاتِ دین ودنیا کے لیے اکسیر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہِ شعبان کے نوافل بسلسلہ شبِ برات

دو(2)نفل: ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ اس کی فضیلت یہ ہے کہ چار سو سال کی عبادت کا ثواب اس کے پڑھنے والے کو حاصل ہوگا۔

چار(4)نفل: ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں، یعنی چودہ شعبان کی رات نفل پڑھیں اور پندرہ کے دن کا روزہ رکھیں، اس کی فضیلت یہ ہے کہ پچاس سال کی عبادت کا ثواب اس کے پڑھنے والے کو حاصل ہوگا۔

آٹھ(8)نفل: ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ اور اس کا ثواب حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کریں۔ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو یہ نوافل پڑھے گا، میں اس وقت تک جنت میں نہ جاؤں گی جب تک میں اس کی بخشش نہ کروالوں۔

چودہ(14)نفل: ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنے کے بعد چودہ 14 مرتبہ سورۃ فاتحہ، 14 مرتبہ سورۃ الاخلاص، 14 مرتبہ سورۃ الفلق، 14 مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ (سورۃ توبہ آیت نمبر 128)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اس حدیث کے راوی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو بیس سال کے روزے رکھنے اور بیس مقبول حج کا ثواب حاصل ہوگا۔

بارہ(12)نفل: ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ اس کی فضیلت یہ ہے کہ رزق اور عمر میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

ایک سو(100)نفل: ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تین سو صحابہ کرام سے سُنا ہے کہ ان نوافل کے پڑھنے والے کی طرف سو (100) فرشتے بھیجے جاتے ہیں۔ ان نوافل کو صلوٰۃ الخیر کہتے ہیں۔

تیس فرشتے اس بندے کو جہنم سے بچاتے۔ تیس فرشتے اس کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ تیس فرشتے اس آفاتِ دنیا سے بچاتے ہیں۔ دس فرشتے اسے شیطان کے مکر وفریب سے بچاتے ہیں۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر ستر (70) مرتبہ نظرِ رحمت فرماتا ہے۔ اور ہر ہر نظر میں اس کی ستر (70) حاجات پوری فرماتا ہے اور سب سے ادنیٰ حاجت یہ ہے کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

برائے حُب

سخت سے سخت دشمنی کو دوستی اور محبت میں بدلنے کے لیے جو شخص سات دن روزانہ سات ہزار مرتبہ اس عمل کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے دشمن کو پلائے وہ دشمن دوست بن جائے گا۔ (سورہ مریم آیت نمبر 96 اور 97 کا کچھ حصہ)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کردے گا

وُدًّا۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یوں ہی آسان فرمایا کہ تم اس سے ڈرو

واسطے چور ڈاکو، دہشت گرد ہر طرح کے نقصان سے بچاؤ کے لیے:

جس جگہ یا مال یا شخص کو لوگوں سے تحفظ فراہم کرنا ہو اس جگہ پر کھڑے ہو کر جس سمت بھی منہ ہو ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دائیں طرف دم کر دیں پھر دوسری مرتبہ پڑھ کر اپنے سامنے کی طرف دم کریں تیسری مرتبہ اپنے بائیں طرف پھونک ماریں چوتھی مرتبہ اپنے پیچھے کی طرف، پانچویں مرتبہ پڑھ کر آسمان کی طرف چھٹی مرتبہ زمین کی جانب اور ساتویں مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک ماریں۔اول آخر تین تین مرتبہ درود ابراہیمی بھی پڑھ لیں۔

اس عمل کے فضائل بے شمار ہیں ایک واقعہ برکت کے لیے لکھ رہا ہوں: "راقم کے ایک پیر بھائی جن کا گھر فیصل آباد کے ایک مضافاتی گاؤں میں تھا ان کا بھینسوں کا باڑا ان کے گھر سے دور کھیتوں میں تھا۔ گھر والوں نے ان کی ڈیوٹی وہاں رات کو سونے کی لگائی ہوئی تھی۔انہوں نے درج بالا عمل کے متعلق سن رکھا تھا وہ کیا کرتے کہ رات کو یہی عمل پڑھ کر گائیں بھینسوں کو وہیں چھوڑ کر کسی کام سے چلے جاتے۔چند دنوں بعد اس علاقہ کے بدنام زمانہ چوروں کا ایک گروہ آپس میں یہ باتیں کرتا پایا گیا کہ وہ گذشتہ کئی دنوں سے ان صاحب (راقم کے پیر بھائی) کے باڑے میں بھینسیں چوری کرنے کی نیت سے جا رہے ہیں مگر جب وہاں پہنچتے ہیں تو ہر مرتبہ وہاں ایک شیر کو بھینسوں کی رکھوالی کرتا دیکھتے ہیں۔وہ حیران تھے کہ فیصل آباد کے مضافات میں شیر کہاں سے آگیا۔ خیر انہوں نے اس جگہ چوری کے ارادے کو ترک کر دیا۔ جب یہ بات میرے اُس پیر بھائی کو پتہ چلی تو اس نے جواب دیا کہ یہ سب اسی عمل کی برکت سے ہوا۔

اذان پڑھنا، سننا اور اس کا جواب دینا:

اذان پڑھنا اذان سننا اور اس کا جواب دینا نہایت ہی بابرکت عمل ہیں۔ ان پر عامل انسان کو قیامت کے روز ان شا اللہ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔ اذان کو سننا، سن کر جواب دینا نہایت بابرکت عمل ہے مگر آج اکثر جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ اذان کے وقت کچھ لوگ باتوں میں لگے رہتے ہیں یا پھر ٹی وی و میوزک وغیرہ بند نہیں کرتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ: "اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔"

مسلم و احمد و ابن ماجہ (حضرت) معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، آپ ﷺ فرماتے ہیں: "مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے دراز ہوں گی"

اسی طرح امام احمد ابوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے، اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے"

بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد (حضرت) جابر رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں "جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ ط اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔" امام احمد و مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی کی روایت (حضرت) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ "مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے" طبرانی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے "وَاجْعَلْنَا فِىْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بھی ہے۔ ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں ﷺ: "جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو وہ جو کہتا ہے تم بھی کہو"

صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ: "جب مؤذن اذان دے، تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جب وہ "حَىَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ: کہے تو یہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہے جنت میں داخل ہوگا۔

برائے خیر و برکت حفاظت مکانات از جن آسیب آتش بلاء و آفات

یہ تعویذ مبارک نہایت مجرب ہے برائے خیر و برکت و حفاظت مکانات، از جن و آسیب آتش و بلاء و آفات۔ اس تعویز میں برکت والی عبارتوں اور اعداد کی تفصیل آگے ملاحظہ ہو۔

1 برائے خیر و برکت و حفاظت مکانات از جن و آسیب و آتش و بلاء و آفات

2 بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ يَا دَلِيۡلَ الۡمُتَحَيِّرِيۡنَ يَا غَوۡثَ الۡمُسۡتَغِيۡثِيۡنَ يَا مُجِيۡبَ الدَّعۡوَاتِ الۡمُضۡطَرِّيۡنَ يَآ إِلٰهَ الۡعٰلَمِيۡنَ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ.

3 كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ اِلَّآ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ وَاَمَّآ اِنۡ كَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ (ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر داہنی طرف والے اور اگر داہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہے داہنی طرف والوں سے) 4 **درود اسمِ اعظم:** اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نَحۡنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ.

5 دُرود جمعه: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلٰوةً دَآئِمَةً مَقۡبُوۡلَةً تُؤَدِّيۡ بِهَا عَنَّا وَعَنۡ اَهۡلِ هٰذَا الۡبَيۡتِ حَقَّهُ الۡعَظِيۡمَ وَ تَزِيۡدُ بِهَا عَلَيۡنَا وَعَلٰى اَهۡلِ هٰذَا الۡبَيۡتِ فَضۡلَهُ الۡعَظِيۡمَ وَصَلِّ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ الۡاَحۡيَآءِ مِنۡهُمۡ

وَالْاَمْوَاتِ ط یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَآئِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِقِرَاءَ تِهَا وَكِتَابَتِهَا فِیْ هٰذَا الْبَیْتِ رَحْمَةً وَّرَاحَةً وَّشِفَآءً وَّعَافِیَةً وَّرِزْقًا حَسَنًا وَّ خَیْرًا كَثِیْرًا وَّسَلَامًا وَّارْفَعْ بِقِرَاءَ تِهَا وَكِتَابَتِهَا عَنْ هٰذَا الْبَیْتِ وَاَهْلِ هٰذَا الْبَیْتِ كُلَّ بَلَآءٍ وَّوَبَاءٍ وَّفِتْنَةٍ وَّفَسَادٍ وَفَقْرٍ وَّكُفْرٍ وَّكَافِرٍ وَّكُلَّ شَرٍّ، اَللّٰهُمَّ نَسْئَلُكَ بِنَا عَفْوًا وَّعَافِیَةً اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَآئِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ وَعَلَیْنَا وَعَلٰی اَهْلِ هٰذَا الْبَیْتِ مَعَهُمْ وَاجْعَلْنَا اَهْلًا لِّذٰلِكَ، اَللّٰهُمَّ كُلَّ یَوْمٍ وَّكُلَّ لَیْلَةٍ وَّكُلَّ سَاعَةٍ وَّكُلَّ لَمْحَةٍ صَلٰوةً تَتَوَالٰی وَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ط رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهَارُوْنَ سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ

وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِO

6 درودِ پنج گنج قادری: 1 ۔ يَاعَزِيْزُ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْعَزِيْزِ الْمُعِزِّ الْاَعَزِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُعَزَّزِيْنَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ عَزِّزْنِيْ بِاِعْزَازِ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ

2۔ يَا كَرِيْمُ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَ اٰلِهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَعَبْدِهِ الْمُكَرَّمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ عَلَيْنَا بِكَرَمِكَ الْعَظِيْمِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ 3۔ يَا جَبَّارُ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ قَاتِلِ الْمُشْرِكِيْنَ دَافِعِ الْحَاسِدِيْنَ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اقْهَرْ بِهَا عَلٰى اَعْدَآئِهٖ بِقَهْرِكَ الْعَظِيْمِ يَا قَهَّارُ۔

4۔ يَا سَتَّارُ صَلِّ عَلٰى سِتْرِكَ الْجَمِيْلِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِسَتْرِكَ الْجَمِيْلِ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ

5۔ يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ جَارِ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَمَانِ الْخَآئِفِيْنَ غِيَاثِ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

حِرْزِ الْاُمِّیِّیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

7 بِحُرْمَۃِ الٓمّٓ الٓمّٓصٓ کٓھٰیٰعٓصٓ الٓرٰ طٰسٓمّٓ طٰسٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حٰمٓ **8** نٓ یٰسٓ طٰہٰ صٓ قٓ الٓمّٓ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ **9** درود فضل عظیم: یَا ذَاالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ صَلِّ عَلٰی فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ وَرَحْمَتِکَ الْعَظِیْمِ وَنِعْمَتِکَ الْعَظِیْمِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ، اَللّٰھُمَّ تَفَضَّلْ عَلَیْنَا بِفَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ صَلِّ عَلٰی سَبَبِ کُلِّ خَیْرٍ وَّدَافِعِ کُلِّ بَلَآءٍ وَّشَرٍّ وَّقَضَآءِ کُلِّ حَاجَۃٍ وَّاَدَآءِ کُلِّ دَیْنٍ وَشِفَآءِ کُلِّ مَرَضٍ وَّحُصُوْلِ کُلِّ مُرَادٍ وَّوَسِیْلَۃِ کُلِّ نِعْمَۃٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ **10** درود غوثیہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ **11** درودنوری: یَا نُوْرُ صَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ الْمُنِیْرِ الْاَنْوَرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُنَوِّرِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بِھَا سِرِّیْ وَ سَرِیْرَتِیْ وَبَصَرِیْ وَ بَصِیْرَتِیْ وَ دُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَعِیَالِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔

12 زیارت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ۔ **13 درود کوثر:** اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ وَّ قَطْرَۃٍ وَّ شَعْرَۃٍ وَّ رِیْشَۃٍ وَّ وَرَقَۃٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَۃً اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی وَ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ اَوْلِیَآئِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ بِھَا وَ ثَاقَنَا بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا **14 درود رحمت:** یَا رَحْمٰنُ

یَا رَحِیْمُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَآئِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ اَبَدًا عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا غَوْثُ یَا غَوْثُ یَا غَوْثُ۔ **15** درود رافت: یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ صَلِّ عَلَی الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَاَوْلِیَآئِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ ط ارْأَفْ بِیْ رَافَةَ الْحَبِیْبِ بِحَبِیْبِهٖ وَرَافَةَ الْوَالِیِّ بِوَلِیِّهٖ ط اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَصُدَّ عَنِّیْ وَجْهَكَ الْكَرِیْمَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَوْ لَمْحَةً **16** یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ **17** حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

ڈائیگرام نمبر 1

1. نقش مہر نبوت حضور اقدس ﷺ

2. خواجہ عبد الکریم مغربی 3. مغربی خواجہ عبد الرشید شمالی

4. خواجہ عبد الکریم مشرقی 5. خواجہ عبد الجلیل جنوبی

6. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

7. یَا جِبْرَائِیْلُ 8. اللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

9. یَا عِزْرَائِیْلُ 10. حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

11. یَا اِسْرَافِیْلُ 12. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

13. یَا مِیْکَائِیْلُ 14. غَوْثُ الثَّقَلَیْنِ قُطْبُ الْکَوْنَیْنِ سَیِّدُنَا الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 15. خواجہ بَھَاؤُ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ عَلِیْمُ السُّنَّۃِ نَقْشْبَنْدِیُّ الْبُخَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 16. شَیْخُ الشُّیُوْخِ شِہَابُ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ سَیِّدُنَا عُمَرُ السُّھْرَوَرْدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 17. سُلْطَانُ الْھِنْدِ وَارِثُ النَّبِیِّ مُعِیْنُ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ حَسَنُ الْاَجْمِیْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 18. اَلْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 19. اَلْاِمَامُ دَارُ الْھِجْرَۃِ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 20. اَلْاِمَامُ الرَّبَّانِیُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 21. اَلْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 22. اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 23. عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 24. عُثْمَانُ الْغَنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْهُ 25. عُمَرُ الْفَارُوْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ 26. اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ 27. عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ 28. نُوْحٌ نَجِیُّ اللّٰہِ 29. مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ 30. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

.31

اَللّٰهُ

رَّسُوْلُ

مُحَمَّدٌ

ڈائیگرام نمبر 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم							
قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له	کفوا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له	کفوا	احد

ڈائیگرام نمبر 3

1.یا شَیْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ شَیْأً لِلّٰہِ 2.یا جِبْرَائِیْلُ عَلَیْکَ السَّلَامُ 3. یَا عِزْرَائِیْلُ عَلَیْکَ السَّلَامُ 4. یَا مِیْکَائِیْلُ عَلَیْکَ السَّلَامُ 5.یَا اِسْرَافِیْلُ عَلَیْکَ السَّلَامُ 6.لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ 7.لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ 8.لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ 9. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ 10.یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

ڈائیگرام نمبر 4

بسم اللہ الرحمن الرحیم			
۴۷۰۱	۴۷۰۴	۴۷۰۷	۴۶۹۴
۴۷۰۶	۴۶۹۵	۴۷۰۰	۴۷۰۵
۴۶۹۶	۴۷۰۹	۴۷۰۲	۴۶۹۹
۴۷۰۳	۴۶۹۸	۴۶۹۷	۴۷۰۸

ڈائیگرام نمبر 5

۹۲_۷۸۶			
۳۹۴	۹۹۱	۹۹۶	۱۳۰
۹۹۵	سلام	شافی	۹۹۲
۱۳۲	حفیظ	حافظ	۳۹۰
۹۹۰	۳۸۹	۱۳۳	۹۹۷

ولی ہندے نے جتھے اوہ سدا دربار وسدے نے
اوہ تھاواں وسدیاں نے جتھے خدا دے یار وسدے نے

اشاریہ

بہ ترتیب حروف تہجی

آ

آب زمزم 79
آب زمزم اور جاپانی سائنسدان 79
آب کوثر 114
آتش پرست 394
آدابِ طریقت 60
آدم علیہ السلام 287،428
آرے آرے می کنم با خلق و عالم کار
نیست 418
آسمان کا ایک دروازہ 285
آسیب 486،424،426
آفاق 410
آفت سے محفوظ رہے 245
آگ سے حفاظت 462
آلآیات الخمس فی کل آیۃ
عشر قافات 270
آمین کی مہر 307
آمین کہنے کی برکت 306
آمین کے چار حروف 307
آمین فاتحہ کی مہر ہے 307
آنکھ کی روشنی واپس لانے کا
عمل 298
آنکھ کی روشنی واپس 429
آنکھوں کی لاعلاج بیماریاں 298
آنکھوں کی روشنی 426
آیاتُ الحرس 245
آیاتُ الخوف 245
آیات اور دعائیں اپنی جگہ یقیناً
موثر و نافع ہوتی ہیں 292
آیاتِ حرز 246
آیاتِ شفاء 425،296،42
آیت الکرسی سات مرتبہ 304
آیت الکرسی 441
آیت الکرسی سات مرتبہ 496
آیت الکرسی کا عمل 496
آیت الکرسی گھر سے نکلتے وقت
پڑھنا 441

ا

ابان بن عثمان 470
ابراہیم ادھم 93
ابراہیم تیمی 261
ابراہیم خادم 68
ابراہیم علیہ السلام 397
ابلیس 487
ابن الشعبیی 290
ابن حبان 90
ابن خزیمہ 90
ابن عربی 298
ابو احمد محمد علی حسین، مولانا سید
422
ابو سعید خدری 290،285،70
ابو عبدالرحمٰن سلمیٰ 65
ابو لہب 398
ابو لہب کی سزا میں کمی 398
ابو محمد عبداللہ یمنی، علامہ 246
ابو الحسن خرقانی، شیخ 223
ابُو الحسن شاذلی 112
ابو العباس، شیخ 447،113
ابو القاسم قشیری 425
ابو امامہ باہلی 83
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ 223
ابو بکر غزنوی 70
ابو تراب بخشی 414
ابو حنیفہ، امام 69،51
ابو سعید بن معلیٰ 276
ابو سعید، مفتی 463
ابو طالب 262
ابو طالب مکی 413
ابو طلحہ مالکی 88
ابو علی فارمدی طوسی، شیخ 223
ابو محمد بالقرای 89
ابو نصر، شیخ 88
ابو ھریرہ 277
ابی بن کعب 277،285
اجازت 171،458
اجازتِ استاد 373
اجازت، اوراد وظائف 171
اجازت کی اہمیت اور فائدہ 76
اجازت کی ضرورت کیوں؟ 75
اجازت کے بغیر کوئی عمل نہ کیا
جائے۔ 76
اجازت ہر خاص و عام کو ہے 42
اجمیری دروازہ 224
اجنبی 291
اجوائن 467
احتلام کا علاج 468
احرار، خواجہ عبیداللہ 413
احمد اور محمد نام سے رزق میں
برکت 436
احمد رضا خان بریلوی، امام 54
،64،429،435،465

احمد سرہندی، شیخ 224
احمد یار خان نعیمی، مفتی
75،76،79،395
احنف بن قیس 393
احیاء العلوم 262،287
الادب المفرد 480
ادراک 408
ادرک کا جوس 491
ادھورے نام 435
اِذنِ عام 42
اربد 454
ارواح مقدسہ 401
ازالہ مرض 421
الاساس 290
استعمال شدہ رومال یا کپڑا 488
استغفار ستر مرتبہ 290
استغناء ماسوا اللہ 401
استفادہ انعکاسی 45
استمدادِ اولیاء 475
اسحاق علیہ السلام 78
اسرافیل 286،287،299
اسقاط حمل 488
استقرار 224
اسم اعظم 120،275
اسم ذات کا ذکر 421
اسم ذات 409
اسماء بنت یزید 83
اسماعیل دہلوی 57
اسماعیل علیہ السلام 78
آسیب و سحر جادو 300
اشتراکیت 169
اشراق 289
اشرف مدنی، خواجہ محمد
224،420
اشقیائے امت 280
اصحاب کہف 462
اصفہان 62
اعتبار خان جمائعتی، پروفیسر 37
اعداد کی اہمیت، وظائف میں 290
اعمش 262
افغانستان 168
اکتالیس دن 297
اکمن 373
الحمد مغربی 333
اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہمسایہ 108
اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھنا 415
اللہ کا اعلان جنگ 69،70
اللہ دتہ یوسفی زمزم 23
اللہ والوں کے دم تعویز دھلے گے 77
المرید لا یرید 60
الیاس و خضر 113
اُم القرآن 276
ام الکتاب 286
امجد علی اعظمی، مولانا 94
امداد اللہ مہاجر مکی 54
امراض سلب کرنا 421
امریکی ڈاکٹروں کی ریسرچ 293
امکنگی، مولانا خواجہ 224
امیر خسرو 66،418
امیر کبیر سید علی ہمدانی، خواجہ
165
امیر ملت اسلامک سنٹر مرغزار
ٹاؤن لاہور 39
امیر کلال، سید 417
انتساب 26
انجیل 278
انس، حضرت 286،303
انصباغ 413
انعکاس 413
انفس 410
انکشاف 461
انگریز 393
انگلی سے پانی 398
انگوٹھے چومنا 428
انوار رضا 65
انوارِ سلطانی 64،67
انڈیا 220،224
اوابین کی نماز 289
اورادِ فتحیہ شریف 42،165
اوراد فتحیہ کو پکڑلو 166
اولاد کی حفاظت 464
اولاد کے حصول کا عمل 306
اولادِ نرینہ 306،467
اولیاء اللہ سے دشمنی 68
اُویس قرنی، حضرت 401،418
اُویسی بزرگوں کی مثالیں 419
اُویسی، کون کس کا اویسی ہے 419
ایام بیض تیرہ چودہ پندرہ 87
ایران 223
ایک کے دس چھ کے ساٹھ 103
اٹھرا 488
اہل بیت کی شان 379
اہل کتاب کی مخالفت 393
ایاز 436
ایک جان دو قالب 416
ایمانِ والدین مصطفیٰ 483

ب

بائیں ہاتھ 393
بائیں ران 462،485
باادب بانصیب 63
باباسماسی، خواجہ محمد 224
بازار میں داخل ہونے کی دعا 446
باطن کی پاکیزگی 300
باقی باللہ، خواجہ محمد 224
باقی باللہ، خواجہ 415
بالجسر 171
بالمشافہ فیض 419

بایزید بسطامی، خواجہ 223،414
بچھو 292
بچیوں کی حفاظت 246
بچے نہ بچتے ہوں 467
بحالی عہدہ کے لئے 459
بحر رحمت 286
بحر عدل 286
بخار کے لئے 465
بخارا 45،223
بخت نصر 281
بخشش 465
بدل حاصل 447
بدن خوش نما 460
برہان الدین مولانا 62
برہان پور 403
بزرگی 300
بزم شاہ جیلاں 399
بغض و عداوت کا نتیجہ 68
بغض و عداوت 459
بلعم باعور 280
بلیات کا اثر 424
بنو سلول 456
بواسیر 164
بونی، امام 300
بیساکھ 373
بیعت طریقت 52
بیعت کا طریقہ 58
بھوپالی 479
بھوک، نفس اور عجز سکھاتی ہے 89
بھوک صدیقین کا طعام 89
بہاؤالحق، خواجہ 482
بہادوں مہینہ 373
بہار شریعت 94
بہاؤالدین خواجہ 03،224
بہاؤالدین نقشبند 46،93
بہاؤالدین، شیخ 417
بہتر خاندان 397
بہتر مخلوق 397
بہتر یعنی قریش 397
بہشت کا حق دار 403
بیبونس 462،487
بیتُ الخلاء میں جانے کے
آداب 446
بیر بل شریف 476
بے ادب بے نصیب 71
بے برکت 288

پ

پاؤں چومنا 480،481
پارسی 394
پاکستان 168
پاکیزگی باطن 300
پانچوں نمازیں سرورِ دو عالم ﷺ
کے پیچھے 112
پچاس رکعت نماز 279
پچاس قاف 270
پرویز 393
پری 424
پگھلی 168
پکی مہر 483
پل صراط کے ہول 307
پنجاب یونیورسٹی 22
پیر کے دن ساٹھ مرتبہ 302
پیر و مرشد پر اعتراض 65
پیر و مرشد کی نعلین مبارک 62
پہاگن 373
پیر کا سایہ ذکر حق سے بہتر 413
پیر کا نام 417
پیر و مرشد سے عقیدت 416
پیر و مرشد کا تصور 420
پیر و مرشد کا فیض و برکات 416
پیر و مرشد کی صورت 412
پیر و مرشد کے چہرے کا تصور 416
پیر و مرشد کے سر ٹوپی 61
پیر و مرشد کی رضا 65

ت

تاجکستان 169
تامُ المناسبت 420
تبرکات کو بوسہ دینا 480
تپ کے لئے 462
تجلیات 413
تحیۃ الوضو 84
تربیتِ عُشّاق 293
ترک حیوانات جلالی و جمالی 373
تُرکستان 168
تسخیر قلوب 328
تسخیر و محبت 369
تسخیر 424
تصورِ شیخ 412،421
تعارف مصنف 22
تعبیر الرویا 482
تعلق و رابطہ کی مضبوطی 309
تعویذ کیوں لکھا جاتا ہے 80
تعویذ 496
تقبیل 481
تقسیم کار کا ڈبل حصہ 490
تقی الدین دوسی 168
تکیہ کے نیچے تسبیح 464
تلاوتِ قرآن کریم 106
تمیمی، شیخ 291
تنگدستی 424
توجہ باطنی 45
تورات 278
توکل شاہ انبالوی، سائیں 412،
419
تیراہ شریف 225
تیرہ، چودہ اور پندرہ 87

تینتیس آیات 42،245
تھری ناٹ تھری کی گولی 40
تہجد 289،82
تیرہ چودہ پندرہ 87
تیسرا کلمہ اور قل ھواللہ 441

ٹ

ٹھیکریوں والا عمل 487

ث

ثانی صاحب 477
ثعلبی 299
ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا 398

ج

جآء الحق 395
جابر 290
جاپان 79
جاپانی سائنسدان اور آبِ زمزم 79
جادو 246،245،247
جادو 300
جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن 33
جامعہ غوث العلوم سمن آباد 37
جامعہ فاروقیہ رضویہ 37
جامعہ ملّیہ دہلی 293
جان، مال یا اولاد کے نقصان 447
جبرائیل 286،298،226
جبل پور 279
جعفر صادق، امام 223،51
جعفریہ قادریہ بمعہ نقشبندیہ 59
جلّاد 417
جلال الدین سیوطی، امام
395،482
جماعت علی شاہ، پیر سید 225
جمال اللہ، سید حافظ 224
جن 486
جن پر حصار باندھنا 486
جن کو جلانے کا طریقہ 486
جن کو کڑا لگانا 486
جنات کا سایہ 228
جنت البقیع 224
جنت البقیع والوں کی زیارت 95
جنت المعلیٰ کی حاضری 96
جونپی، خواجہ عبدالجلیل 464
جنید 87،401
جیٹھ مہینہ 373
جہانگیر اشرف 328،422
جہنم کے سب دروازے حرام 283

چ

چاشت 289
چشم بند و گوش بند و لب بہ بند 412
چغانیاں 224
چلّے 293
چودہ سو اولیائے کاملین 166
چورہ شریف 225
چیت اساڑھ 373
چیل نے بیٹھ کر دی 226
چیونٹی کی حکایت (نسبت کا واقعہ) 55
چھ کے بدلے ساٹھ 103
چہرہ سیاہ کا روشن ہونا 113
چہرہ فرنگیوں، مجوسیوں جیسا 394
چہرہ کا حسن اور نورانیت 483
چیف منسٹر 458

ح

حب کے لیے 495
حج اور عمرہ 90
حج مبرور 90
حج مقبولانِ عشق 93
حج، ساٹھ سال تک لگاتار 112
حجابِ قلبی 123
حجت اللہ، خواجہ 224
حدیثِ محبت 269
حذیفہ یمانی 285
حرز الصحابہ 227
حرزِ یمانی 227
حسن بصری، خواجہ 495
حسن بن علی 291
حسن بن محمد، سلطان 393
حسن مصطفیٰ ﷺ 274
حسن سید ولد سید سلیم شاہ 400
حسن، مفتی محمد 70
حسنین کریمین 78،400
حصار برائے جن 486
حصول مراد 305
حضرت شمس الدین سیالوی 416
حضور ﷺ کے ساتھ نماز 112
حضور ﷺ کے والدین 482
حضورِ قلب 411
حفاظت مکان 487
حفاظت موذی چیز سے 303
حفاظت ہر جائز شرعی چیز کی 484
حلوہ 87
حیض بند و جاری کرنے کا نسخہ 485

خ

خالد 472
خاموشی 375
خانہ کعبہ 55
ختلان 169،224
خَتم خواجگان 493
ختم شریف 380
ختم شریف کا اہتمام 398
خدا کو ستر بار دیکھنے سے بہتر 414
خُذُ هٰذِہِ الْفَتْحِیَّةِ 166
خرقان 223
خرم وہابی 56

خزانۂ غیب 432
خسرو پرویز 393
خضر 60، 65، 120، 261،
121،
خضر والیاس 113
خفی 171
خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می
کند 418
خلل مسان 464
خواب مکروہ دیکھنے پر 482
خواجگان نقشبند 493
خواجہ خواجگان 224
خوارزم 223
خوش حالی 438
خوش نُما بدن 460
خوف 291

د

دائیں ران 467
دالبکنہ 223
داتا صاحب کا پیغام 475
داتا گنج بخش 86
دانت عمر بھر خراب نہ ہو 465
داؤد غزنوی، مولانا 70
داڑھی شریف 392
داڑھی منڈے 393
داہناں پاؤں 388
دردِ گردہ 292
درکات (جہنم کے حصے) 307
دُرود امام 124
درودِ تاج کے مؤلف 113
دُرودِ تاج شریف 128
درود تنجینا 125
درود چالیس ہزار مرتبہ 113
درودِ خضری 118
دُرود شریف 108
دُرود شریف ہزارہ 127
دُرود شریف، تین ہزار مرتبہ 111
درود شریف، فضائل 119
دُرود شفاء 296،121
درود مستغاث شریف 132،42
دُرود مفتاح الجنّۃ 123
دُرود میں سلام بھی 121
درویش محمد، خواجہ 224
دریاء دجلہ 305
دس قاف 270
دست بوسی 482
دست غیب 435
دستِ غیب کا خزانہ 432
دستِ غیب، اعلیٰ حضرت 435
دشمن کے لیے 42، 291،425
458،448،
دعا کی قبولیت 426
دعائے رقاب 42
دُعائے سیفی شریف 226
دُعائے مُغنی شریف 226
دعائے مغنی و سیفی 42
دقیانوس 462
دل کا زنگ 106
دل کی شریانیں کھولنے کا نسخہ 491
دل میں مشاہدہ طلب 91
دل 296
دلائل الخیرات 483،117
دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے 106
دمشق 393
دن دسواں رات گیارھویں 398
دو نوروں کی بشارت 285
دودھ نہ اترتا ہو 469
دوزخ سے نجات 123
دولت و غنا کا حصول 439،328
دیلمی 276
دین و دنیا کی ہر نعمت 299
دہلی 224
دیوپری 424

ڈ

ڈاکو 246
ڈاکوؤں کا ناکہ 246

ذ

ذکر اسمِ ذات 421
ذلت و خواری 424
ذوالفقار حسین شاہ یوسفی 491
ذوجہتین ماہ 373
ذونوانس 462 487

ر

رابعہ بصری 104،93
رات کا قیام 83
رات کے نوافل 82
رامپور 224
رب نواز، مفتی 33
رجال الغیب 387،228
رخسار زمین پر رکھ کر 306
رخصتی 424
رزق کی کشائش 424،328
رزق میں برکت 439،438
رقم میں اضافہ 105
رقم ڈوب جائے تو 458
رمضان قادری، مفتی محمد 37،23
رمضان میں عمرہ 90
رنج و غم 299
روح البیان 307،105،57
روحانی ترقی 401،402
روحانی شیشے 415
روحانی ویکسین 473
روحانیت میں تاثرات 293

روزہ 86
روزہ آدھی طریقت ہے 87
روزی میں برکت 432
روس 169
ریوگر 223

ز

زاہد وخشی، مولانا محمد 224
زبان کا خوف 375
زبور 278
زبیر، خواجہ محمد 224
زبیر، مفتی محمد 476
زجر 353
زکریا علیہ السلام 466
زکوٰۃ 96
زمان کی ابتداء 408
زمان ومکان کی قید سے آزاد 408
زنِ دہقان زاید یانہ زاید 467
زنانہ مرد 392
زنگ دل کا 106
زوال ایمان 307
زیارت حضور ﷺ 29 بار 118
زیارت نبی بحالتِ بیداری 171
زین العابدین، ڈاکٹر 293
زہر کے لئے شفاء 290
زیادتی علم 443
زیادہ دولت کمانے کا ذریعہ 437
زیارت حضور ﷺ 113،482
زیارت حضور ﷺ کھلی آنکھوں 400

س

سائنسدان 79
سات آیات 276
سارواہیوٹو 79
سارینوس 462،487

سالم ابن عوف، رہائی کا واقعہ 430
سانپ 292
سانس 296
ساون مہینہ 373
سایہ جن وآسیب 486
سایہ، 486،487
سبع مثانی 276
سحر 300
سراقہ 449
سردار کو سانپ کاٹ گیا 295
سرمہ کا نسخہ 474
سرہند 224
سعادۃ الدارین 114،117
سعید بن منصور 290
سفر 388
سلاطین اربعہ 464
سلام والا عمل 438
سلبِ امراض 421
سلسلہ اویسیہ 419
سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ 43
سلطان باہو 52،64
سلمان فارسی 223،270
سلیم اصغر شاہ یوسفی 66
سلیمان الجزولی 116
سامی 224
سمرقند 45
سنائی، خواجہ 111
سندھ 458
سوکر اٹھنے کی دعا 445
سواری پر بیٹھنے کی دعا 390،446
سوخار 224
سود 105
سورۂ فاتحہ جمعہ کو بیس 302
سورۂ فاتحہ کی تفسیر 287
سورہ یٰسین 424
سورۂ آل عمران، (26-27) 440

سورہ یٰسین قرآن کا دل 284
سورۂ اخلاص 279
سورۂ آل عمران کا آخری رکوع 376
سورۂ بقرہ کا آخری حصہ 286
سورۂ شفاء 295
سورۂ فاتحہ 275
سورۂ فاتحہ 279
سورۂ فاتحہ اکتالیس مرتبہ 291،299
سورۂ فاتحہ ایک سو اکیس 306
سورۂ فاتحہ چالیس مرتبہ 303،290
سورۂ فاتحہ خیر وبرکت کا ذریعہ 308
سورۂ فاتحہ سات مرتبہ 304
سورۂ فاتحہ سے وسعتِ رزق اور خیر وبرکت 302
سورۂ فاتحہ کی تعداد کا تعین 288
سورۂ فاتحہ میں شفا 293
سورۂ فاتحہ ہر روگ اور بیماری سے شفاء 293
سورۂ فاتحہ، الحمد مغربی 333
سورۂ فاتحہ جمعرات کو تیس 302
سورۂ فاتحہ فضائل 276
سورۂ فاتحہ کی مخصوص دعائیں 42
سورۂ فاتحہ سات دن 310
سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص 465
سورۃ الجن 424
سورۃ الشافیۃ 290
سورۃ الشفا 290
سُوْرَۃُ الضُّحٰی 424
سُوْرَۃُ الْفَتْح 425
سُوْرَۃُ الْکَھْف 425
سُوْرَۃُ اللَّھَب 465
سورۃ الممتحنۃ 424

سُوْرَةُ النَّصْر 465
سورة النور 484
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ 424
سوکھا 464
سونے سے پہلے کی دعا 445
سیاہ چہرے کا روشن ہو جانا 113
سیرت نگینہ رسول ﷺ
60،63،،65،67،82
سینیٹوریم 293
سہل بن حنیف 460
سہل بن عبداللہ تستری 88
سیب کا سرکہ 491
سینہ اور تقسیم کا رکا ڈبل حصہ 490
سیفی شریف 226

ش

شادی نہ ہوتی ہو 424
شاذلیہ 112
شانِ اہلِ بیعت 379
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
56،247،395
شبِ برات 494
شجرہ شریف نقشبندیہ 220
شداد 487
شرح صدر 443
شرف الدین محمود مزدقانی 168
شعائر اسلام 393
شعبان کے نوافل 494
شعرانی 112،81
شفاء العلیل 57
شفاعت 107
شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ 386،423
شفاعتِ ولی اللہ 386
شمالی، خواجہ عبدالرشید 464
شمس الدین امیر کلال، خواجہ 224
شمس الزماں قادری 23
شمس المعارف 300
شیخ بہ درجہ اولیٰ وسیلہ 57
شیخ کے سر پر اگر ٹوپی ہے 61
شیطان کی عبادت 280
شہاب الدین احمد بن موسیٰ 300
شہاب الدین سہروردی 437
شہاب الدین، شیخ 417
شُہدائے اُحد کی زیارت 95،96
شیخ سے عقیدت 416
شیخ کا تصور مسجود 420
شیخ کی صورت کا تصور 416
شیخ کی صورت 412
شیخ کی موافقت 413
شیخ کے فیوض 416

ص

صائم چشتی 68
صاحبِ کتاب کے متعلق 22
صبر 93،447
صحف حضرت ادریس، ابراہیم 288
صدیق اکبر 44
صدیق حسن خان بھوپالی 479
صفوان بن عسال 480
صلاۃ التسبیح 84
صلاۃ الاسرار 404
صلاۃ الاوابین 83
صلاۃ الحاجت 86
صلاۃ اللیل 82
صلاۃ ذاتیہ 127
صور 287

ض

ضامن 171
ضعیف الاعتقاد 292

ط

طارق ولد محمد طفیل 400
طاعون 291،456،473
طبرانی 96
طرز ادراک 408
طفیلی 413
طلاق 458
طلب اولاد کی دعا 466
طوس 223

ع

عائشہ صدیقہ 484،58
عارف ابوالقاسم، شیخ 62
عارف ریوگری، خواجہ 223
عالم ارواح 398
عالم علوی و سفلی 291
عامر بن ربیعہ 460
عامر بن طفیل 453
عبادت گزار سب سے بڑا 106
عبادہ 276
عباس 481
عبدُالعزیز ہاروی، علامہ 120
عبدالباقی صاحب فرنگی محلی،
مولانا شاہ 427
عبدالجبار غزنوی، مولانا 70
عبدالجلیل جنوبی، خواجہ 464
عبدالحق محدث دہلوی 120
عبدالخالق غجدوانی، خواجہ 223
عبدالرحیم، شاہ 395
عبدالرحیم مشرقی، خواجہ 464
عبدالرشید شمالی، خواجہ 464
عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ 57
عبدالقادر جیلانی، 398
عبدالکریم مغربی، خواجہ 464
عبداللطیف خان، پیر 281،288

عبداللہ ابن عمرو 397
عبداللہ بن جابر 277
عبداللہ بن حذافہ 393
عبداللہ بن عمر 281
عبداللہ بن مبارک 85
عبداللہ بن مسعود 90،470
عبدالمصطفیٰ اعظمی، علامہ 432
عبدالواہاب شعرانی، علامہ 481
عبیداللہ احرار، خواجہ 413،224
عثمان بن حنیف 428
عثمان بن عفان 428
عثمان ہارونی، خواجہ
65،279،305
عدنان ولد احسان الحق 400
عرس کی تقریبات 402
عزت و آبرو کی حفاظت 246
عزت و تسخیر 439
عز و شرف 291
عزیز الحسن، مفتی 372
علامہ ابن الاثیر 451
علامہ ابن سیرین 246
علاؤالدین عطار، خواجہ 224
علم الاعداد 483
علی رضی اللہ عنہ، سیدنا 311، 401
227، 307،
علی اصغر شاہ صاحب، پیر سید
225،490
علی پور شریف 63
علی رامیتنی، خواجہ 223
علی پور لاثانی 225
عمر کی میم 468
عمر دراز 438،270
عمرہ کی فضیلت 90
عنایت اللہ نقشبندی، مولانا محمد 120
عہد نامہ 42
عہدہ پر بحالی کے لیے 459
عہدے سے معزولی 459
عیسیٰ علیہ السلام 397

غ

غارِ حرا 293
غجدوان 223
غرضِ تصنیف 40
غزالی 261،280،308،392
غسل، نیم گرم پانی سے 220
غلام علی مجددی، شاہ 421
غلام مصطفیٰ ولد ملک سید محمد 400
غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ 03،61،
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت 399
غیابت مکانی، زمانی 418
غیبی امداد 425،432

ف

فاتحہ فرض نماز کے بعد سات
مرتبہ 311
فاتحہ کی تفسیر، ستر اونٹ 287
فتوحات 300
فجر کی سنتوں اور فرضوں کے
درمیان 299،311
فراست مومن 410
فرعون 487
فروخت جلد ہو 465
فضلی 225
فقیر محمد چوراہی 119،225
فنافی الشیخ 60،412،420
فنافی الرسول 420
فیض احمد اویسی 23،63،401
فیض اللہ تیراہی 225
فیض سے محروم 64
فیضانِ مجددی 120
فیض بالمشافہ 419
فیض کا ایک اصول 65

ق

قارون 97
قاسم بن محمد 223
قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی
مظاہری، مولانا 283
قاضی شریح 393
قاضی عماد علوی مولانا 403
قاف (دس قاف) 270
قدم تمام ولیوں کی گردن پر 71
قرض کی ادائیگی کی دعاء 441
قرضہ ادا 291
قرطبی، علامہ 274
قشیری 65
قصر عارفاں 224
قصیدہ بہار کا حضور غوثِ اعظم 06
قطب الدین بختیار
کاکی، خواجہ 111
قطمیر 462،487
قل شریف اور تیسرا کلمہ 441
قلم 286
قوام الدین بدخشی، شیخ 169
قوت گویائی 443
قوت والا 291
قوم لوط 393
قوی و زور آور 291
قیام اللیل 83
قیصر روم کا حضرت فاروق اعظم کی
خدمت میں خط لکھنا 285
قیوم اربعہ 224
قیوم ثالث 224
قید سے خلاصی 429

ک

کاتک مہینہ 373
کاروبار، رزق میں برکت
نہیں 435
کاروبار بے حساب 432
کالی مرچ 467
کالی مرچ منہ میں رکھ کر 458
کتاب حق کا دیباچہ اور متن 417
کتاب کی اجازت 42
کچھوچھہ شریف 328،422
کرم شاہ صاحب، پیر 453
کسان کی بیوی کو بچہ ہونہ ہو 467
کسریٰ بن ہرمز کے کنگن
449،451
کشف وتاثیر 292
کشفیطظنونس 462،487
کعب احبار 397
کفن بوسیدہ نہ ہوا 117
کلام ضرورت کے سبب 89
کمالات 413
کمرہ علیحدہ، حجرہ وظائف 293
کمزور وناتواں 291
کنگن سراقہ کو پہنانا 449
کنوئیں کا پانی اوپر کناروں تک آجانا
116
کنوار پوس 373
کنہار 168
کوفہ 402
کولاب 169
کوڑھ والے، گنجے نابینا کی
آزمائش 99
کوہ نور کا ہیرا 281
کینسر 296
کھانا فاقہ کی بناء پر 89
کھانا کھڑے ہو کر 393
کھانے پینے کے بعد کی دعائیں 444
کھانے شروع کرنے سے پہلے
443
کھتری 403
کہف 463

گ

گرنہ بینی سرحق برمن بہ خند 412
گم ہو جانے پر 447
گمشدہ چیز شخص جانور وغیرہ کی واپسی
کے لئے 484،488
گناہ، سمندر کی جھاگ برابر 121
گناہ معاف 270
گناہوں کی میل 90
گنجے نابینے اور کوڑھ والے کی
آزمائش 99
گورنمنٹ سائنس کالج 37
گونڈاپور 224
گیارھویں شریف 398
گیارہ قدمی 404
گیارہویں شریف کی برکات 401
گھبراہٹ وپریشانی 299
گھر سے نکلتے کی دعائیں 388
گھر میں داخل ہوتے وقت 438

ل

لاثانی علی پور 225
لاعلاج امراض سے شفاء 296
لمبی عمر 270،438
لوح محفوظ 286
لوط کی قوم 393
لڑکیوں کی حفاظت 246
لڑکی کا رشتہ 484
لڑکے کی پیدائش 306،467
لہسن کا جوس 491
لیموں کا جوس 491

م

ماگھ مہینہ 373
مالدار 291
ماوراء النہر 224
ماہواری کے لئے عمل
483،492
متبادل بہتر ملنا 447
مجاہد کی اذاں 289
مجدد الف ثانی 47،224،60
مجدد الف ثانی، خاموشی والا واقعہ
375
مجربات لکھنے کا مقصد 41
مجربات محسن 42،38،31،25
مجوسی 393
محبت کے انوار 483
محبت 309
محبوب الٰہی 63
محسنیہ 220
محسنیہ نقشبندیہ 220
محمد بن علی 246
محمد بن علی عراقی 298
محمد بن کعب قرظی 299
محمد خان، سلطان 168
محمد عبداللہ یافعی 61
محمد عیسیٰ 224
محمد محسن منور
یوسفی
225،295،349،449،477
،60
محمد نام سے برکت 436
محمد یوسف 220
محمود ابوالخیر فغنوی، خواجہ 223
محمود غزنوی، سلطان 436
محی الدین ابن عربی، شیخ
303،298

مخارج و صفات292
مدد مانگنا475
مدین223
مراکش116
مراجاشد خرم رانیز جاشد467
مراقبہ ذات409
مراقبہ407،475
مرزاپور479
مرزا مظہر جانِ جاناں402،422
مرشد کی ناراضگی65
مرض سلب421
مرض، ہر مرض کی دوا292
مرطنوس462،487
مرگی292
مرو223،477
مرید دوزخ میں نہیں جاسکتا123
مرید وہ ہے جسکا ارادہ نہیں60
مریض کا تصور کرکے دم464
مزارات سے فیض419
مسبعات عشر261
مسجد اقصیٰ166
مسجد شونیزیہ88
مسجدِ قباء کی زیارت95
مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ220
مشاہدہ دل میں طلب91
مشتبہ معاملہ کی حقیقت461
مشرقی خواجہ عبدالرحیم464
مشک169
مشکلات کا حل463
مشکوک292
مشلل223
مصنف22
مصنف کا تعارف22
مصیبت پر صبر93،447
معاذ بن جبل440
معاشی تنگی438

معاشی مشکلات300
معاملہ کی حقیقت جاننا461
معدے میں خرابی487
معراج283،415
معصوم عروۃالوثقیٰ، خواجہ محمد224
معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ
65،305
معین الدین چشتی، خواجہ278
مغرب کی سنتوں کے بعد چالیس
مرتبہ311
مغرب کے فرض اور سنت299
مغربی، خواجہ عبدالکریم464
مغنی شریف226
مغنی و سیفی42
مفرور کی واپسی484
مقاتل306
مقام قدید223
مقدس ارواح401
مقدمہ میں کامیابی485
مکاشفات اور تاثیرات292
مکتبہ المحسن25
مکسلمینا462،487
ملا کی اذان289
ملتان شہر میں وباء عظیم291
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت60
من تو شدم، تو من شدی416
منزل245
منظوم تقریظ27
منقبت68
منقبت غوث اعظم06
منقبت ہمیں پسند آئی400
منگل کو پچاس302
منیۃ المصلی81
موافقت طبع413

موت کے سوا ہر مرض کی
شفاء290
موسیٰ97
مولانا روم53،412
مومن کی فراست410
مونچھیں بڑھی ہوئی394
میاں شیر محمد119،477
میرا نگینہ68
میکائیل286،298
میلاد، محفل کی برکتیں395
میلاد پاک کا لنگر395
میلاد شریف 28 ربیع الاول24
میم، اسم محمد ﷺ306
مٹی کے ڈھیلوں والا عمل489
مٹی کے ڈھیلے سات عدد489
مہدی45
میلاد کا لنگر بھنے ہوئے چنے395
میلاد، شام کی عمارتیں،397

ن

نابینے گنجے کوڑھ والے کی
آزمائش99
ناف کے سوراخ پر میم468
نام بگاڑنا435
نام کی تاثیر80
نامردی485
نجات از قرض440
نجف اشرف402
نجیب الدین سہروردی413
نحوست تکالیف390
نحوستِ سفلی391
نذرِ عقیدت26
نذیر نقشبندی170
نزل الابرار479
نسبت اُویسی419
نسخہ کیمیاء413

نظام الدین اَولیاء 62
نظام الدین، خواجہ 66
نظر بد 460
نعلین پیرو مرشد کی 62
نعمتوں کو شکر سے قید کرلو 280
نعمتوں کے دروازے 300
نفرت 309
نفل اوابین 83
نفل نماز، ہر گام پر دو رکعت 93
نفل وضو 84
نقشبند، تذکرہ اولیائے 417
نقشبند خواجگان 493
نقشبندیہ، فضائل سلسلۂ عالیہ 44
نقشبندیہ طریقہ 45
نقشبندیہ مجدّدیہ یوسفیہ محسنیہ 220
نقشبندیہ مشائخ 47
نقطۂ ذات 408
نکاح 424
نماز اشراق 84،437
نمازِ تہجد 170
نماز چاشت 84
نماز گیارہ قدمی 404
نمازیں قضاء 279
نمرود 487
نمونیہ 464
ننگی تلوار 226
نواب الدین، ڈاکٹر حاجی 119
نوجوان لڑکیوں کی حفاظت 246
نوچندی جمعرات 373،464
نور بخش توکلی، علامہ 417
نور محمد تیراہی، خواجہ 225
نوروں کی بشارت 285
نون سے اسم نوح 306
نیم گرم پانی سے غسل 220
نیند غلبہ کی وجہ سے 89
نہار منہ پانی 487

و

الواقیہ 276
والدین حضور ﷺ 483
وتر 465
وجیہہ الدین، مولانا 63
وحید قادری، مولانا 402
وخش 224
وسیلہ ڈھونڈو 56
وسیلۂ مبارک سے دعا کرنا 429
وصل الٰہی 411
وصول الی اللہ 413
وضو کے نفل 84
وظیفوں میں اعداد کی اہمیت 290
ولادت میں آسانی 462،467
ولایتِ محمدی ﷺ 113
ولی کامل 290
وَلیوں کو تکلیف دینے کا انجام 69
ولی اللہ سے دشمنی 70
وہب 307

ہ

ہاتھ پاؤں چومنا 480،481
ہارون علیہ السلام 308
ہامان 487
ہلفتو 224
ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر 31
ہیبت وجلال 300
ہیپاٹائٹس 296B/C
ہیلے کالج 22
ہڈیوں کے ڈھانچے 296
ہیرا کوہ نور 281

ی

ی سے اسم یحییٰ 306
یافعی 246
یاقوت 283
یثرب وبطحا 45
یحییٰ منیری 60
یعقوب چرخی 169
یعقوب چرخی،، مولانا 224
یمن 227
یوسف بن ایوب ہمدانی، خواجہ 223
یوسف حسین چشتی، خواجہ 279
یوسف علی نگینہ رضی اللہ عنہ، 22، 23، 225، 477
یوم قیامت کے خوف 307
یاسریع یامجیب 465
یاوَدُوْدُ 468
یحییٰ علیہ السلام 466
یحییٰ منیری 418
یبلیخا 487،462

منتخب آیات اور دعاؤں کا اشاریہ

اَعِینُونِی یَا عِبَادَ اللّٰہِ 479

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ 444

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ
مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا 472

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ
قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ 128

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ 458

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ --- 427

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ
سِوَاکَ 441

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ شَرَّھُمْ بِمَا شِئْتَ 448

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ 460

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ --- 125

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ
بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّدَوَآءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ عِلَّۃٍ مَّرَضٍ وَّشِفَاءٍ 121

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ 483

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ 489، 460

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ
وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا 447

اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ○ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ○ فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ
اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ۔ 487

اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ 459

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی
السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ 470

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا 465

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ ------ 470

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ 466

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ------ 443

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ 467

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ 467

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ○ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ 466

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا
غَفُوْرُ یا عتیط یا عتیطط یا عتیططا 488

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ 128

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ 465

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ ------ 439

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا 443

کَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ 225

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ 429-430

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا 445

لَقَدْ اَحْصٰھُمْ وَعَدَّھُمْ عَدًّا 483

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ 484

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ------- 431

یَا سَیِّدِیْ سُلْطَانَ مُحْیِ الدِّیْنِ شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ
شَیْئًا لِلّٰہِ 405

یا عتیط یا عتیطط یا عتیططا 488

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبَھَا اِلَیَّ 468

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبَہٗ اِلَیَّ 468

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 306

یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ 464

یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ 463

محسنِ اعظم

فی مناقبِ غوثِ اعظم

از قلم پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

محمد محسن منور یوسفی

کتابِ محسن

بزبانِ محسن

خود نوشت سوانح حیات

روحانیت کی دُنیا کے محیر العقول واقعات

از قلم پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

محمد محسن منور یوسفی

مکتبہ المحسن-B-499 جوہر ٹاؤن لاہور

سیرت نگینہ رسول

سوانح حیات

پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی شہنشاہ کشف و کرامات

حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

از قلم　پیر طریقت رہبر شریعت

محمد محسن منور یوسفی

کشکول زمزمہ نگینہ

مجموعہ کلام نعتیہ شاعری

عالم نبیل، فاضل جلیل، پیر طریقت، رہبر شریعت

حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

عاشق مدینہ مجمع انوار نگینہ پیر طریقت شاعر اہل سنت

صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی مدظلہ العالی

مکتبہ المحسن -B-499 جوہر ٹاؤن لاہور